قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح اسلامی عقائد
الشریعۃ
تصنیف
الامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری
المتوفی ۳۶۰ھ
مترجم
ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث
کا پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج
(الآجری)
الشریعۃ
الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری
المتوفی سنة ٣٦٠ھ
جلد سوم
مترجم
ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

الشریعۃ (الآجری)

اردو

جلد سوم

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

(المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ)

مترجم

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

باراول	مارچ 2018
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز، دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ، غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ، لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

کتاب: اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

کتاب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

❖❖❖❖❖

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

سورۃ اللیل کی آیات کی وضاحت

1351- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اشْتَرَى بِلَالًا مِنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ بِبُرْدَةٍ وَعَشْرِ أَوَاقٍ، فَأَعْتَقَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى. إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى} [الليل: 2]

يَعْنِي: سَعْيَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَأُمَيَّةَ، وَأُبَيٍّ.

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى} [الليل: 5]

بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

{فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى} [الليل: 7]

قَالَ: الْجَنَّةَ

{وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف اور اُبی بن خلف سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایک چادر اور دس اوقیہ کے عوض میں خرید کر اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر دیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم ہے جب وہ روشن ہو جائے اور اس کی جو اس نے نر اور مادہ کو تخلیق کیا' بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُمیہ اور اُبی بن خلف سے اُنہیں چھڑوا لیا۔

"پس جس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی"۔

اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے' یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔

"تو ہم اسے عنقریب "یسریٰ" کے لیے آسانی فراہم کر دیں گے"۔

اس (یسریٰ) سے مراد جنت ہے۔

"اور جس نے بخل کیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھائی کو

بِالْحُسْنَی} [اللیل: 8]

بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِی اُمَیَّةَ وَاُبَیًّا

جھٹلایا"۔

اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔ یعنی اُمیہ اور اُبی بن خلف نے اس کا انکار کیا۔

{فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰی} [اللیل: 10]

"تو ہم اس کو "عسریٰ" کے لیے آسان کر دیں گے"۔

قَالَ: النَّارَ

اس (عسریٰ) سے مراد جہنم ہے۔

{وَمَا یُغْنِی عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی} [اللیل: 11]

"اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال کسی کام نہیں آئے گا"۔

قَالَ: اِذَا مَاتَ

اس (گرنے) سے مراد یہ ہے کہ جب وہ مر جائے۔

{اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْاُوْلٰی فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی لَا یَصْلَاهَا اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِی کَذَّبَ وَتَوَلّٰی} [اللیل: 12]

"بے شک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے' بے شک آخرت اور پہلی (یعنی دنیا) ہماری ملکیت ہے تو میں نے تمہیں آگ سے ڈرادیا جو بھڑک رہی ہے' انتہائی بدنصیب ہی اس میں داخل ہو گا وہ جو جھٹلائے اور منہ پھیر لے"۔

یَعْنِی اُمَیَّةَ وَاُبَیًّا

اس سے مراد اُمیہ بن خلف اور اُبی بن خلف ہیں۔

{وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِی یُؤْتِی مَالَهٗ یَتَزَکّٰی} [اللیل: 17]

"اور اس (آگ) سے اس شخص کو بچا لیا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ وہ پاکیزگی حاصل کرلے"۔

یَعْنِی اَبَا بَکْرٍ

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

{وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰی} [اللیل: 19]

"اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں تھا جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو"۔

قَالَ: لَمْ یَصْنَعْ ذٰلِكَ اَبُو بَکْرٍ لِیَدٍ کَانَتْ مِنْهُ اِلَیْهِ. فَیُکَافِئَهٗ بِهَا

وہ یہ فرما رہا ہے کہ ابوبکر نے ایسا اس لیے نہیں کیا کہ بلال کی طرف سے اُس پر کوئی احسان تھا جس کے بدلے میں اُس نے ایسا کیا ہے۔

{اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی} [اللیل: 20]

"صرف اپنے بلند و برتر پروردگار کی ذات (کی رضا) کے حصول کے لیے (اُس نے ایسا کیا) اور وہ (پروردگار) عنقریب

راضی ہو جائے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِاَشْيَاءَ فَضَّلَهُ بِهَا عَلَى جَمِيعِ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ بھی ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھ حوالوں سے خصوصیت عطا کی تھی جس کی وجہ سے اُس نے اُنہیں دیگر تمام صحابہ پر فضیلت عطا کی' اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ تَقْدِمَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ پر مقدم حیثیت رکھتے تھے

1352- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَرِضَ قَالَ: مُرُوا اِنْسَانًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، فَلَقِيَ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَتَقَدَّمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَ فَذَهَبَ فَتَقَدَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عُمَرُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کسی سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عبداللہ بن زمعہ گھر سے نکلے' اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی' عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ' یہ حکم دیا ہے تو آپ آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کی' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ حاضرین نے بتایا: حضرت عمر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان صرف ابوبکر کو مانیں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو

فَقَالَ: لَا، يَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ: لَمْ يَكُنْ سَمَّانِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَامَهُ أَشَدَّ اللَّائِمَةِ وَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام نہیں لیا تھا؟ عبداللہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زمعہ کو شدید ملامت کی اور اُن پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

1353- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

حضرت عمر کے نماز پڑھانے پر انکار

1354- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: لَمَّا اسْتُعِينَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ، فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے' عبداللہ بن زمعہ بن اسود کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو میں کچھ مسلمانوں سمیت آپ کی خدمت میں موجود تھا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کیلئے بلایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی سے کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے! عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: میں وہاں سے باہر نکلا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان موجود تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' میں نے کہا: اے عمر! آپ اُٹھیں اور لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ وہ کھڑے ہوئے

1353- رواه أحمد 34/6۔

1354- رواه أحمد 322/4، وأبو داؤد: 4660، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 3895۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَائِبًا فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهِرًا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ، يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ: فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ مَا صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَمْعَةَ: قَالَ لِي عُمَرُ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ بِي يَا ابْنَ زَمْعَةَ، وَاللهِ مَا ظَنَنْتُ حِينَ أَمَرْتَنِي أَنْ أُصَلِّيَ بِالنَّاسِ إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي حِينَ لَمْ أَرَ أَبَا بَكْرٍ رَأَيْتُكَ أَحَقَّ مَنْ حَضَرَ بِالصَّلَاةِ

اور اُنہوں نے تکبیر کہی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز سنی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز کے مالک فرد تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان صرف اُسی کو مانیں گے' اللہ تعالیٰ اور مسلمان صرف اُسی کو مانیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وہ نماز پڑھا لینے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! اے ابن زمعہ! تم نے یہ میرے ساتھ کیا کیا ہے! جب تم نے مجھے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے کہا تو اللہ کی قسم! میں تو یہ سمجھا تھا کہ اللہ کے رسول نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے' اگر ایسا نہ ہوتا تو میں نے لوگوں کو نماز نہیں پڑھانی تھی۔ (عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں:) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی باقاعدہ حکم نہیں دیا تھا' میں نے جب دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو میں نے حاضرین میں آپ کو نماز پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار سمجھا (تو آپ کو یہ بات کہہ دی)۔

حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم

1355- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں:

1355- رواه أبو داود: 4661، وابن أبي عاصم في السنة: 1160.

يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ عَادَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرِ النَّاسَ فَلْيُصَلُّوا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ نَاسًا، فَلَمَّا لَقِيتُ عُمَرَ لَمْ أَبْغِ مَنْ وَرَاءَهُ، فَقُلْتُ لَهُ صَلِّ لِلنَّاسِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا لَا، أَلَا لَا يُصَلِّي لِلنَّاسِ إِلَّا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ ذَلِكَ مُغْضِبًا قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ فَانْصَرَفَ عُمَرُ، وَقَالَ لِي عُمَرُ: أَيْ أَخِي أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْمُرَنِي؟ قُلْتُ لَا، وَلَكِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ لَمْ أَبْغِ مَنْ وَرَاءَكَ قَالَ: فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُس کے دوران وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں سے کہو کہ وہ نماز ادا کر لیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا' میری ملاقات کچھ لوگوں سے ہوئی' جب میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے اُن کے علاوہ اور کسی کو نہیں چاہا' میں نے اُن سے کہا: آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی' تو ابن زمعہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ نے اپنے حجرہ سے سر مبارک نکالا اور پھر ارشاد فرمایا: خبردار! نہیں! خبردار! نہیں! لوگوں کو نماز صرف ابن ابوقحافہ پڑھائے گا' ابن ابوقحافہ کو لوگوں کو نماز پڑھانی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات غصہ کے عالم میں ارشاد فرمائی۔ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھائی! کیا اللہ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ تم مجھے یہ ہدایت کرو؟ میں نے کہا: جی نہیں! لیکن جب میں نے آپ کو دیکھ لیا تو پھر آپ کے علاوہ میں نے کسی اور کی تلاش نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: یہ روایت مستند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَعْنِي أَنَّهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ اُنہوں نے

لَمْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ وَلَكِنَّهُ لَمَّا كَبَّرَ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ سَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نماز مکمل ادا نہیں کی تھی بلکہ جب اُنہوں نے تکبیر کہی اور بلند آواز میں قرأت شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے سن لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت زندہ تھے۔

1356- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ لَهُ: يَا بِلَالُ، قَدْ بَلَّغْتَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَذَرْ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ: فَلَمَّا تَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ كُشِفَ السُّتُورُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو نماز کیلئے بلایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے بلال! تم نے پیغام پہنچا دیا ہے جو شخص چاہے وہ نماز ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ رہنے دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! تم اُس سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے تو اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے پردہ ہٹایا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا تو یوں

-1356 رواہ البخاری:680 ومسلم:419.

بَيْضَاءُ عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَظَنَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ فَتَأَخَّرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ مَكَانَكَ قَالَ: فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

محسوس ہوا جیسے چاندی کا سفید ٹکڑا ہے جس پر سیاہ کپڑا ڈالا گیا ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لانے لگے ہیں تو وہ پیچھے ہٹ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کی یہاں تک کہ اُسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری مرتبہ دیدار

1357- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونَ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، كَشَفَ السِّتَارَةَ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنِ امْكُثُوا وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری زیارت میں نے پیر کے دن کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ ہٹایا تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا جو قرآنِ مجید کے ورق کی طرح محسوس ہو رہا تھا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنائے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کی امامت کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو (یعنی نماز جاری رکھو) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ گرا دیا' اُسی دن کے آخری حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا' اللہ تعالیٰ کا درود و سلام آپ پر نازل ہو۔

1358- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پیر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ کا پردہ ہٹایا اور حضرت

1357- انظر السابق.

يَوْمُ الِاثْنَيْنِ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتُرَ الْحُجْرَةِ، فَرَأَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَ: فَنَظَرْنَا إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَهُوَ يَبْتَسِمُ قَالَ: فَكِدْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ فِي صَلَاتِنَا فَرَحًا بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَنْكُصَ، قَالَ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ قَالَ: ثُمَّ أَرْخَى السِّتْرَ، فَقُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرمایا جو لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا تو وہ قرآنِ مجید کے ورق کی طرح محسوس ہوا' آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: قریب تھا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی خوشی میں اپنی نماز کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہو جاتے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف اشارہ کیا کہ تم جہاں ہو وہیں رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے پردہ گرا دیا' اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

1359- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ وَمَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ: فَأَتَاهُ الرَّسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے' آپ کی بیماری شدید ہو گئی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ راوی کہتے ہیں: قاصد اُن کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

1359- رواه البخاري: 678 ومسلم: 420.

فَقَالَ لَهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کا واقعہ

1360- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنَ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہونے لگا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے کچھ لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ٹھہرے رہے اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابوبکر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں مصروف ہیں' نماز کا وقت ہو چکا ہے' کیا آپ لوگوں کی امامت کر دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے تکبیر کہی' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور صف کے درمیان کھڑے ہو گئے' لوگوں نے تالیاں پیٹنی شروع کیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب لوگوں نے زیادہ تالیاں پیٹیں اور اُنہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کر کے حکم دیا کہ وہ نماز جاری رکھیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر اُلٹے قدموں

1360- رواہ البخاری:684، ومسلم:421.

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ. فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ، إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. مَنْ نَابَهُ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ إِلَّا الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ وہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے' نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ جب تمہیں نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے) کی ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں پیٹنی شروع کر دیں' تالی پیٹنے کا حکم خواتین کیلئے ہے' جس شخص کو نماز کے دوران ضرورت پیش آئے وہ سبحان اللہ کہہ دے' جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اُسے سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ (پھر آپ ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے) اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا وجہ ہے کہ جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔

1361- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قِتَالٌ قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبِلَالٍ: إِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بنوعمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ اُن کے درمیان صلح کروانے کیلئے اُن کے پاس تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر نماز کا وقت آ جائے اور میں نہ آؤں تو تم ابوبکر سے کہنا وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو

-1361 انظر السابق۔

حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. وَتَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي حَيَاتِهِ إِذَا لَمْ يَحْضُرْ، وَفِي مَرَضِهِ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ. وَقَوْلُهُ لَمَّا تَقَدَّمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَا. يَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَفْضَلَ مِنْهُ. وَعَلَى أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ. وَكَذَا قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ وَقَدْ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَشَرَفَهُ وَفَضْلَهُ وَقَالَ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي. فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ روایات ہیں جو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی غیر موجودگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' اسی طرح اپنی بیماری کے دوران جب آپ ﷺ خود نماز نہیں پڑھا سکتے تھے تب بھی انہیں یہ حکم دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان صرف ابوبکر کو مانیں گے۔ یہ سب باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو فضیلت حاصل نہیں ہے اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے' جو چوتھے خلیفہ راشد ہیں' انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شرف و فضیلت کا ذکر کیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' نبی اکرم ﷺ کو میرا مقام پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ ﷺ مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر سکتے تھے' تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس سے نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ يَكُونُ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهُ

"جس قوم کے درمیان ابوبکر موجود ہو اُن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور اُن کی امامت کرے"۔

حضرت ابوبکر کے لیے کلمات

1362- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ يَكُونُ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهُ

"جس قوم کے درمیان ابوبکر موجود ہو' اُن کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اُس کی بجائے کوئی اور اُن کی امامت کرے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

1363- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ الْحَارِثِيُّ تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ قَالَ: احْتَجَبَ أَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجحاف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین دن تک لوگوں سے ملے جلے نہیں' وہ روزانہ جھانک کر اُن کی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں اپنی بیعت واپس کر دیتا ہوں' تم لوگ جس کی چاہو بیعت کر لو۔

1362- رواه الترمذی:3674، وضعفه الألبانی فی ضعیف الترمذی:757.

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّاسِ ثَلَاثًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِي فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ. قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو بیعت واپس کریں گے اور نہ ہی آپ سے واپس کرنے کیلئے کہیں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو آگے کیا ہے تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وضاحت

1364- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا' انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حیثیت کا پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرنے کا تذکرہ

1365- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1365 رواه أحمد 159/3، والترمذي: 363، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي.

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ، صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ آخری نماز جو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ہمراہ ادا کی وہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرنا

1366- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ، صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ آخری نماز جو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ہمراہ ادا کی وہ آپ ﷺ نے ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر اُس میں ادا کی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

1367- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' اُس کے دوران آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

-1366 انظر السابق۔

-1367 رواہ البخاری:366 ومسلم:95۔

خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَاعِدًا

1368- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ اَيْضًا الْعَطَّارُ قَالَ: ثنا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ: ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَبْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1369- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ اَيْضًا قَالَ: ثنا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثنا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ، فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.. فَصَلَّى خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَاعِدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس دن بیمار رہے' ان میں سے نو دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے' جب دسواں دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''انبیاء و مرسلین کے بعد سورج ایسے کسی شخص پر طلوع یا غروب نہیں ہوا جو ابوبکر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو''

1370- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ

عطاء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا تم اُس شخص کے آگے چل رہے تھے جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے' سورج کسی ایسے فرد پر طلوع یا غروب نہیں ہوا' جو انبیاء و مرسلین کے بعد' ابوبکر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔

1371- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ:

يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، لِمَ تَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عطاء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

''اے ابودرداء! تم اُس شخص کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے زیادہ بہتر ہے' بے شک ابوبکر اُن سب افراد سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَضَائِلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَثِيرَةٌ، قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ، وَنَذْكُرُ فَضَائِلَهُ فِي غَيْرِ بَابٍ، جَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ فَضَائِلَهُ وَفَضَائِلَ عُمَرَ بْنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بہت سے ہیں' اُن میں سے جو اس وقت مجھے یاد تھے وہ میں نے ذکر کر دیئے ہیں اور اُن کے کچھ فضائل ہم دوسرے باب میں بھی ذکر کریں گے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہت سے فضائل عطا کیے تھے' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہیں جنہیں ہمیں

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَنَذْكُرُهَا بَابًا بَابًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

آگے چل کر ایک باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

1372- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُ مَا وَقَعَ نَفَعَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں:

پہلی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ابوبکر کی مثال بارش کی طرح ہے کہ وہ جہاں بھی گرتی ہے فائدہ دیتی ہے۔

فَضَائِلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

1373- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى وَأَنَا جَالِسٌ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ قَالَ: فَمَا ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُمَا حَتَّى هَلَكَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث اعور نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، میں اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں، البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے، اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات نہ بتانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات کبھی ان دونوں کے سامنے ذکر نہیں کی یہاں تک کہ اُن کے انتقال کے بعد یہ بات بیان کی ہے۔

1373- رواه ابن ماجه: 95.

جنت کے ادھیڑ عمر افراد کے سردار

1374- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا:

''یہ انبیاء و مرسلین کے علاوہ' اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں' اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

1375- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں' البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے' اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں حضرات کے انتقال تک میں نے انہیں یہ بات نہیں بتائی۔

1374- رواہ الترمذی: 3663، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 824.

1375- انظر السابق

وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ قَالَ: فَمَا أَخْبَرْتُهُمَا حَتَّى مَاتَا

1376- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَهُ نَفَرٌ مِنَ الْعِرَاقِ فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، حَدِيثٌ بَلَغَنَا أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن زید بن حسن بیان کرتے ہیں:

اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ آئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم تک ایک روایت پہنچی ہے جو آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد (زید بن حسن) نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! انبیاء و مرسلین کے بعد' یہ دونوں اہلِ جنت کے ادھیڑ عمر کے افراد کے سردار ہیں۔

1377- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر اور عمر' انبیاء و مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے تمام پہلے

الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

والے اور بعد والے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں"۔

1378- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1379- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَارَمَّةَ اَبُو زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

"ابوبکر اور عمر، اہلِ جنت کے ادھیڑ عمر افراد کے سردار ہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْزِلَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قدر و منزلت کا تذکرہ

1380- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ وَهَذَا لَفْظُ الْحَكَمِ قَالَ: اَنْبَاَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف تھے اور حضرت عمر رضی اللہ

-1380 رواہ الترمذی:367، والحاکم 68/3۔

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عنہ بائیں طرف تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا''۔

قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا

1381- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَدُهُ الْيُمْنَى عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: هٰكَذَا أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ هٰذَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ہمارے سامنے تشریف لائے' آپ ﷺ کا دایاں دستِ مبارک حضرت ابوبکر پر تھا اور بایاں حضرت عمر پر تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن مجھے اسی طرح ان دونوں کے درمیان اُٹھایا جائے گا''۔

سب سے پہلے کس کیلئے زمین کوشق کیا جائے گا؟

1382- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1382- رواہ الحاکم 465/2 وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 1310.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ مَعِي، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ أُحْشَرُ بَيْنَ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

"(قیامت کے دن) سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا' پھر ابوبکر کو' پھر عمر کو (زمین سے نکالا جائے گا) پھر اہلِ بقیع کو' اُنہیں میرے ساتھ اُٹھایا جائے گا' پھر اہلِ مکہ کو اور پھر اہلِ حرمین کے درمیان مجھے میدانِ محشر میں لایا جائے گا"۔

یہ دونوں سماعت وبصارت ہیں

1383- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ زَادَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِهِ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا قَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سامنے آئے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں سماعت اور بصارت ہیں۔

1384- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ الْكِنْدِيِّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

-1383 رواہ الترمذی:3672' وخرجه الألبانی فی الصحیحة:814.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِي اِلَى مُلُوكِ الْاَرْضِ، يَدْعُونَهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اصحاب میں سے کچھ افراد کو مختلف بادشاہوں کے پاس بھیجوں تا کہ وہ اُنہیں اسلام کی دعوت دیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا''۔

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ. اَلَا تَبْعَثُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُمَا اَبْلَغُ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا غِنًى بِي عَنْهُمَا. اِنَّمَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنَ الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الْجَسَدِ

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے وہ زیادہ بہتر انداز میں تبلیغ کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے بغیر گزارا نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کی دین میں وہی حیثیت ہے جو جسم میں سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے۔

1385- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْبُهْلُولُ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ الْفُرَاتِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يُرْسِلَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ مُهِمَّةٍ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمَا: اَلَا تَبْعَثُ هَذَيْنِ؟ قَالَ: وَكَيْفَ اَبْعَثُ هَذَيْنِ وَهُمَا مِنْ هَذَا الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ آپ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ایک صاحب کو بھجوائیں' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب موجود تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھجوا دیتے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان دونوں کو کیسے بھیج سکتا ہوں کیونکہ دین کیلئے ان دونوں کی حیثیت وہی ہے جو سر میں سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے۔

1386- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا اَبُو جَعْفَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ النَّصِيبِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَهُمْ إِلَى الْأُمَمِ كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَبْعَثُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ فَإِنَّهُمَا أَفْضَلُ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَا غِنًى عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنْ هَذَا الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، وَبِمَنْزِلَةِ الْعَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے یہ ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو مختلف اُمتوں (یعنی مختلف علاقوں کے افراد) کی طرف بھیجوں جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھجوا دیتے کیونکہ یہ دونوں زیادہ فضیلت رکھتے ہیں (یعنی یہ دونوں یہ کام زیادہ بہتر طریقے سے کر سکیں گے)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے بغیر گزارا نہیں ہے' یہ دونوں اس دین کیلئے وہی حیثیت رکھتے ہیں جو سماعت اور بصارت کی ہوتی ہے' یا جو سر میں آنکھوں کی ہوتی ہے۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَزِيرَاهُ وَأَمِينَاهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ اہلِ زمین میں سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' آپ کے وزیر اور آپ کے امین ہیں

1387- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1387- رواه الترمذي: 3680، وضعفه الألباني في ضعيف الترمذي: 758.

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

''ہر نبی کے آسمان والوں (یعنی فرشتوں) میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں (یعنی انسانوں) میں سے دو وزیر ہوتے ہیں' آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

زمین و آسمان کے دو دو وزیر

1388- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

''آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں''۔

1389- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الْحُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ يَعْنِي كَاتِبَ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَمِينَيْنِ وَوَزِيرَيْنِ، فَاَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَاَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

"بے شک ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر ہوتے ہیں' تو آسمان والوں میں سے میرے دو امین اور دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو امین اور دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں"۔

بَابُ فَضْلِ إِيمَانِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان کی فضیلت کا بیان

1390- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، اِذْ اَعْيَا فَرَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّي اُومِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ،

"ایک مرتبہ ایک شخص گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا' جب وہ شخص تھک گیا تو گائے پر سوار ہو گیا' اُس نے گائے کو مارا تو گائے نے کہا: مجھے اس مقصد کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہے مجھے تو زمین میں کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! گائے بھی کلام کر سکتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔ پھر نبی

1390- رواہ البخاری:3471، ومسلم:2388.

إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا. فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا. فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا' اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری کو حاصل کرنا چاہا تو بکری کا مالک بھیڑیے تک پہنچ گیا اور اُس نے بھیڑیے سے بکری کو چھڑوالیا' اُس بھیڑیے نے کہا: درندوں کی بادشاہی کے دن اس کا کون مددگار ہوگا؟ جب اس کی چرواہا میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی کلام کر لیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ یہ دونوں صاحبان وہاں موجود نہیں تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1391- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمِسْعَرٍ، عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا. فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا. إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ. فَقَالُوا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے کو ہانک کرلے جارہا تھا' اسی دوران وہ اُس گائے پر سوار ہوگیا' اُس نے اُس گائے کو مارا تو گائے نے کہا: میں اس مقصد کیلئے پیدا نہیں ہوئی ہوں' میں تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا ہوئی ہوں۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بھی کلام کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُس وقت یہ دونوں صاحبان

1391- انظر السابق.

سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، مَا هُمَا ثَمَّ قَالَ: وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ، إِذْ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهَا فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ: هَاهْ، أَخَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالُوا: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَلَا أَعْلَمُهُ رَوَاهُ عَنْ مِسْعَرٍ إِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ

وہاں موجود نہیں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص بکریوں کے درمیان موجود تھا' اسی دوران ایک بھیڑیے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اُن میں سے ایک بکری کو حاصل کر لیا' وہ شخص اُس بھیڑیے کے پیچھے گیا اور اُس نے بھیڑیے سے بکری کو چھڑوا لیا' تو بھیڑیے نے کہا: آہ! اب تو تم نے مجھ سے اسے حاصل کر لیا ہے لیکن درندوں کے مخصوص دن میں اس کا کون نگران ہوگا' جب میرے علاوہ اس کا رکھوالا اور کوئی نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر ایمان رکھتا ہوں' ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) حالانکہ یہ دونوں صاحبان اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مسعر کے حوالے سے صرف ابن عیینہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

1392- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ يَعْنِي مُحَمَّدًا قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ أُكْثِرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں' ابوبکر اور عمر گئے' میں' ابوبکر اور عمر اندر آئے' میں' ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔

1392- رواہ البخاری: 3685، ومسلم: 2389۔

وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُزِنَا بِالْاُمَّةِ فَرَجَحَا بِاِيمَانِهِمَا

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا پوری اُمت کے ساتھ وزن کیا گیا تو ان حضرات کے ایمان کا پلڑا بھاری تھا

1393- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَاَيْتُنِي اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَجُزْتُ مِنْ اَحَدِ اَبْوَابِ الثَّمَانِيَةِ، فَاُتِيتُ بِكِفَّةِ مِيزَانٍ، فَوُضِعْتُ فِيهَا وَجِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحْتُ بِاُمَّتِي، وَجِيءَ بِاَبِي بَكْرٍ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ، ثُمَّ جِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِاُمَّتِي، ثُمَّ رُفِعَ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ جِيءَ بِاُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِهَا، وَرُفِعَ الْمِيزَانُ اِلَى السَّمَاءِ وَاَنَا اَنْظُرُ

''میں نے خود کو دیکھا کہ مجھے جنت میں داخل کیا گیا' میں اُس کے آٹھ دروازوں میں سے ایک سے اندر داخل ہوا' میرے سامنے میزان کا پلڑا لایا گیا' مجھے اُس میں رکھا گیا' پھر میری اُمت کو لایا گیا اور اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن میری اُمت سے زیادہ تھا' پھر ابوبکر کو لایا گیا اور اُسے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابوبکر کا وزن میری پوری اُمت سے زیادہ تھا' پھر ابوبکر کو اُٹھا لیا گیا اور عمر کو لایا گیا' اُسے میزان کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو عمر کا پلڑا بھاری تھا' پھر میزان کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا اور میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا''۔

حضرت ابوبکر وعمر کا اُمت کے ساتھ وزن ہونا

1394- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ فَهَذِهِ الَّتِي يَزِنُونَ بِهَا قَالَ: فَوُضِعْتُ فِي إِحْدَى الْكِفَّتَيْنِ، وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَوُزِنْتُ، فَرَجَحْتُهُمْ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَوَزَنَهُمْ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَوَزَنَهُمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: صبح سے پہلے مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے چابیاں اور میزان دیئے گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ مقالید سے مراد چابیاں ہیں جہاں تک موازین کا تعلق ہے تو یہ وہ چیز ہے جس سے وزن کیا جاتا ہے۔ مجھے میزان کے دو پلڑوں میں سے ایک میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن زیادہ تھا اور میں اُن پر بھاری ہو گیا' پھر ابوبکر کو لا کر اُن لوگوں کے ساتھ وزن کیا گیا' پھر عمر کو لا کر اُن لوگوں کے ساتھ وزن کیا گیا' (تو وہ بھی اُن پر بھاری تھے)۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ دَرَجَاتِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْجَنَّةِ

باب: جنت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درجات کی فضیلت کا تذکرہ

1395- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1395- رواه الترمذي: 3659، وابن ماجه: 96، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 79.

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ مِنَ الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَأَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بلند درجات والوں کو نیچے کے درجات والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابوبکر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ایک ہے اور عمر اُن میں سے ایک ہے اور یہ دونوں اچھے ہیں''۔

شیخین کے جنت میں بلند درجات

1396- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ أُولَئِكَ وَأَنْعَمَا

''اوپر کے درجات والوں کو نیچے والے یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1397- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهْبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1396- انظر السابق۔

1397- انظر: 1395۔

الْعُلَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، أَلَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بلند درجات والوں کو اُن کے نیچے والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، خبردار! ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1398- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، وَالْأَعْمَشِ، وَكَثِيرٍ النَّوَّاءِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى، لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يُرَى النَّجْمُ الزَّاهِرُ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''بے شک بلند درجات والوں کو اُن کے نیچے والے لوگ یوں دیکھیں گے جس طرح آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھا جاتا ہے، ابوبکر اور عمر اُن (بلند درجات والے افراد) میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

1399- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي الْوَدَّاكِ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

''اہلِ جنت، علیین والے افراد کو یوں دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر اور عمر اُن میں سے ہیں اور یہ دونوں اس کے اہل ہیں''۔

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ وَهُوَ مَعَ مُجَالِدٍ عَلَى الطُّنْفُسَةِ. وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى عَطِيَّةَ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں، یعنی اسماعیل بن ابوخالد کہتے ہیں، وہ اُس وقت مجالد کے ہمراہ طنفسہ میں موجود تھے، وہ کہتے ہیں: میں عطیہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی تھی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1400- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: وَأَنْعَمَا: قَالَ: وَأَهْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں:

میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لفظ انعما کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں اس کے اہل ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَكَذَا رُوِيَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ تَفْسِيرِ وَأَنْعَمَا. فَقَالَ: وَأَهْلًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یزید بن ہارون سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ جب اُن سے لفظ انعما کی تفسیر دریافت کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کے اہل ہیں۔

1401- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، وَسُئِلَ عَنْ تَفْسِيرِ وَأَنْعَمَا. فَقَالَ: وَأَهْلًا

یزید بن ہارون سے لفظ انعما کی تفسیر دریافت کی گئی تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ دونوں اس کے اہل ہیں۔

بَابُ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاقْتِدَاءِ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنے کا حکم دینا

1402- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي

وَاَشَارَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا''

1403- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1402- رواه أحمد 382/5 والترمذي: 3924 وابن ماجه: 97 وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2895۔

1403- انظر السابق۔

عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

"میرے بعد اِن دو افراد کی پیروی کرنا! ابوبکر اور عمر"۔

1404- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد اِن دو افراد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا"۔

1405- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، وَتَخَلَّفَ عَنْهُ النَّاسُ فِي مَسِيرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَرْشُدُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر کے دوران جب کچھ لوگ آپ سے پیچھے رہ گئے تھے اور اُن پیچھے رہنے والوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو گے تو تم ہدایت حاصل کرلو گے۔

1404- انظر: 1402.

1405- رواہ مسلم: 681.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کتاب: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَنْ يُعِزَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ الْإِسْلَامَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کرے

1406- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فَأَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَسْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

"اے اللہ! ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما"۔

تو اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت عمر اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب تھے

1407- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1406- رواه الترمذي:3684، وضعفه الألباني في ضعيف الترمذي:759۔

1407- رواه أحمد2/95، والترمذي:3682، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي:2907۔

مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ، بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

فَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''اے اللہ! تُو ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اُس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما' عمر بن خطاب کے ذریعہ' یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دونوں میں سے زیادہ محبوب تھے۔

بَابُ ابْتِدَاءِ اِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا' یہ کیسے ہوا؟

1408- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَتُحِبُّونَ اَنْ اُعْلِمَكُمْ اَوَّلَ اِسْلَامِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كُنْتُ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا فِي يَوْمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسامہ بن زید بن اسلم مدنی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے کیسے اسلام قبول کیا؟ ہم نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدید مخالف تھا' ایک مرتبہ شدید گرمی کے دن' دن چڑھے میں مکہ کے کسی راستہ سے گزر رہا تھا' اسی دوران قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے دیکھا اور بولا: اے ابن خطاب! تم کہاں جا رہے

شَدِيدِ الْحَرِّ فِي الْهَاجِرَةِ. فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ. إِذْ رَآنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ. فَقَالَ لِي: عَجَبًا لِلَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ هَذَا الْأَمْرُ فِي مَنْزِلِكَ وَأَنْتَ تَقُولُ هَكَذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أُخْتُكَ. فَرَجَعْتُ مُغْضَبًا. حَتَّى قَرَعْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ بَعْضُ مَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا شَيْءَ لَهُ ضَمَّ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ وَالرِّجَالَ مِمَّنْ يُنْفِقُ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَدْ كَانَ ضَمَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى زَوْجِ أُخْتِي قَالَ: فَلَمَّا قَرَعْتُ الْبَابَ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ لَهُمْ: أَنَا عُمَرُ. قَالَ: وَقَدْ كَانُوا جُلُوسًا يَقْرَءُونَ كِتَابًا فِي أَيْدِيهِمْ. فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتِي قَامُوا. حَتَّى اخْتَفُوا فِي مَكَانٍ قَالَ: وَتَرَكُوا الْكِتَابَ عَلَى حَالِهِ قَالَ: فَلَمَّا فَتَحَتْ لِي أُخْتِي الْبَابَ قَالَ: قُلْتُ: أَيْ عَدُوَّةَ نَفْسِهَا: أَصَبَوْتِ؟ قَالَ: وَأَرْفَعُ شَيْئًا فِي يَدِي. فَأَضْرِبُ بِهِ عَلَى رَأْسِهَا. فَسَالَ الدَّمُ قَالَ: فَبَكَتْ. وَقَالَتْ لِي: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ. مَا كُنْتَ صَانِعًا فَاصْنَعْهُ. فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: فَدَخَلْتُ.

ہو؟ میں نے کہا: میں اُن صاحب کے پاس جا رہا ہوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے ابن خطاب! حیرت کی بات ہے' یہ معاملہ تمہارے گھر میں داخل ہو چکا ہے اور تم یہ بات کہہ رہے ہو۔ میں نے اُس سے دریافت کیا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: تمہاری بہن (مسلمان ہو چکی ہے)۔ تو میں غصہ کے عالم میں واپس آیا' میں نے اپنی بہن کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول شریف تھا کہ جب کوئی ایسا شخص اسلام قبول کرتا تھا جس کے پاس ضروریات کی کفالت کیلئے کچھ نہیں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرد یا دو فرد یا زیادہ افراد کو کسی ایسے شخص کے ساتھ ملا دیتے تھے جو اُن کا خرچ برداشت کر سکتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو میرے بہنوئی کے ساتھ ملا دیا تھا' جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عمر ہوں! وہ لوگ اُس وقت بیٹھے ہوئے قرآنِ مجید پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری بہن نے دروازہ کھولا تو میں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمن! کیا تم نے دین تبدیل کر لیا ہے؟ میں نے اپنے ہاتھ میں موجود چیز کو بلند کیا اور وہ اُس کے سر پر مار دی' اُس کا خون بہنے لگا' وہ رونے لگی' اُس نے کہا: اے خطاب کے صاحبزادے! آپ نے جو کرنا ہے وہ کر لیں' میں اسلام قبول کر چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اندر آیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا' گھر کے درمیان میں ایک صحیفہ موجود تھا' میں نے اپنی بہن سے دریافت کیا: یہاں موجود یہ صحیفہ کیا ہے؟ اُس نے مجھے بتایا: اے خطاب کے صاحبزادے! آپ اس سے دور رہیں! کیونکہ آپ نے غسلِ جنابت نہیں کیا اور آپ پاک نہیں ہوئے ہیں اور اس کو صرف

فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ، فَإِذَا بِصَحِيفَةٍ وَسَطَ الْبَيْتِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا هَذِهِ الصَّحِيفَةُ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ لِي: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَعْهَا عَنْكَ. فَإِنَّكَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَا تَطْهُرُ، وَهَذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ قَالَ: فَمَا زِلْتُ بِهَا، حَتَّى أَعْطَتْنِيهَا قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَذَعُرْتُ، وَأَلْقَيْتُ الصَّحِيفَةَ مِنْ يَدِي قَالَ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي فَقَرَأْتُ فِي الصَّحِيفَةِ:

پاک لوگ چھو سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مسلسل اپنی بات پر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے وہ صحیفہ مجھے دے دیا' میں نے دیکھا تو اُس میں یہ تحریر تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! میں گھبرا گیا' میں نے اپنے ہاتھ سے صحیفہ رکھ دیا' پھر میں نے حوصلہ کیا اور اُس صحیفہ کو پڑھنا شروع کیا (تو اُس میں یہ آیت تحریر تھی:)

{سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمِ}

''اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ: فَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى ذَعُرْتُ، وَأَلْقَيْتُ الصَّحِيفَةَ مِنْ يَدِي قَالَ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي فَأَقْرَأُ فِيهَا حَتَّى أَبْلُغَ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اللہ تعالیٰ کے یہ اسماء پڑھے تو میں پھر گھبرا گیا' میں نے پھر صحیفہ رکھ دیا' پھر میں نے حوصلہ کیا اور اُسے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچا:

{آمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ} [الحديد: 7]

''تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس چیز میں سے خرچ کرو جس کے بارے میں اُس نے تمہیں خلیفہ (نائب) بنایا ہے''۔

قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. فَخَرَجَ الْقَوْمُ مُبَادِرِينَ وَكَبَّرُوا اسْتِبْشَارًا بِذَلِكَ، وَقَالُوا: أَبْشِرْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَإِنَّ رَسُولَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں۔ لوگ تیزی سے نکل کر باہر آئے اور اُنہوں نے خوشخبری حاصل کرتے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ. فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اَعِزَّ دِينَكَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ اِمَّا عُمَرَ وَاِمَّا اَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

وَاِنَّا نَرْجُو اَنْ تَكُونَ دَعْوَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: دُلُّونِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَيْنَ هُوَ؟ فَلَمَّا عَرَفُوا الصِّدْقَ دَلُّونِي عَلَيْهِ فِي الْمَنْزِلِ الَّذِي هُوَ فِيهِ قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ قَالَ فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: وَقَدْ كَانُوا عَلِمُوا شِدَّتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَعْلَمُوا بِاِسْلَامِي. فَمَا اجْتَرَاَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنْ يَفْتَحَ لِي الْبَابَ. حَتَّى قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحُوا لَهُ فَاِنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يَهْدِهِ قَالَ: فَفُتِحَ لِيَ الْبَابُ قَالَ: فَاَدْخَلَنِي رَجُلَانِ بِعَضُدِي. حَتَّى دَنَوْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلَاهُ فَاَرْسَلَانِي قَالَ: فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَاَخَذَ بِمَجَامِعِ

ہوئے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور بولے: اے ابن خطاب! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے دن یہ دعا کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہا تھا:

''اے اللہ! ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا فرما' یا عمر یا ابوجہل بن ہشام''۔

تو ہمیں یہ اُمید ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے (جو آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے لوگوں کہا کہ تم لوگ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتاؤ کہ آپ کہاں ہیں؟ جب اُن لوگوں کو میری سچائی کا علم ہو گیا تو اُنہوں نے اُس گھر کے بارے میں بتایا جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے' میں وہاں آیا' دروازہ کھٹکھٹایا' دریافت کیا گیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عمر بن خطاب ہوں۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف میری شدت سے واقف تھے لیکن اُنہیں میرے اسلام قبول کرنے کا پتا نہیں تھا' تو اُن میں سے کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ میرے لیے دروازہ کھول دے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اُس کیلئے دروازہ کھول دو' اگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اُسے ہدایت نصیب کر دے گا۔ تو میرے لیے دروازہ کھول دیا گیا' تو دو آدمیوں نے بازوؤں سے پکڑ کر مجھے اندر داخل کیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں سے کہا: اسے چھوڑ دو! اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری قمیص کے

قَمِيصِي، ثُمَّ قَالَ لِي: اَسْلِمْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ. اللّٰهُمَّ اهْدِهِ قَالَ: فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: فَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً سُمِعَتْ فِيْ طُرُقِ مَكَّةَ قَالَ: وَقَدْ كَانُوا مُسْتَخْفِينَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ تَعَلَّقَ بِهِ اُولٰئِكَ النَّاسُ فَيَضْرِبُونَهُ قَالَ: فَجِئْتُ اِلَى خَالِي فَقَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ. وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ: فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: عُمَرُ فَخَرَجَ اِلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَعَلِمْتَ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ؟ قَالَ: اَوَ فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي: لَا تَفْعَلْ. وَدَخَلَ الْبَيْتَ وَاَجَافَ الْبَابَ دُونِي، قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلَى رَجُلٍ مِنْ كُبَرَاءِ قُرَيْشٍ. فَنَادَيْتُهُ. فَخَرَجَ اِلَيَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَفَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا هٰذَا بِشَيْءٍ. اَرَى الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُونَ وَاَنَا لَا اُضْرَبُ. وَلَا يُقَالُ لِي شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ اَتُحِبُّ اَنْ يُعْلَمَ اِسْلَامُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ لِي: اِذَا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ. فَأْتِ فُلَانًا. فَقُلْ لَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ: اَشَعَرْتَ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ. فَاِنَّهُ قَلَّ مَا يَكْتُمُ السِّرَّ قَالَ:

گریبان سے پکڑ کر مجھ سے فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام قبول کرلو! اے اللہ! اسے ہدایت نصیب کر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس بات پر مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جو مکہ کی گلیوں میں سنا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے پہلے (مسلمان) پوشیدہ طور پر زندگی گزار رہے تھے کیونکہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تھا تو کفار اُس کو مارنا پیٹنا شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے ماموں کے پاس آیا' میں نے اُن کا دروازہ کھٹکھٹایا' وہ گھر میں موجود تھے' اُنہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: عمر! وہ نکل کر میرے پاس آئے' میں نے کہا: میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کرلیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے ایسا کرلیا ہے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر وہ گھر کے اندر گئے اور دروازہ بند کرلیا۔ میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا' میں نے اُسے بلند آواز میں پکارا' وہ نکل کر میرے پاس آیا' میں نے اُس سے کہا: کیا تمہیں پتا نہیں چلا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کرلیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے دل میں سوچا کہ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی' میں مسلمانوں کو دیکھتا ہوں کہ اُن کی پٹائی ہوتی ہے اور مجھے کوئی نہیں مارتا اور مجھے کچھ نہیں کہا جارہا' پھر ایک شخص نے مجھ سے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کی بات پھیل جائے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے مجھ سے کہا: جب لوگ حطیم میں بیٹھے ہوئے ہوں تو تم

فَجِئْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ. فَقُلْتُ لَهُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَشَعَرْتَ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: وَفَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ قَالَ: فَنَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَاَ قَالَ: فَبَادَرَ اِلَيَّ اُولَئِكَ النَّاسُ. فَمَا زَالُوا يَضْرِبُونَنِي وَاَضْرِبُهُمْ قَالَ: فَقَالَ خَالِي مَا هَذَا؟ قَالُوا اِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَاَ. فَقَامَ عَلَى الْحِجْرِ فَنَادَى بِصَوْتِهِ وَاَشَارَ بِكُمِّهِ: اَلَا اِنِّي قَدْ اَجَرْتُ ابْنَ اُخْتِي فَلَا يَمَسَّهُ اَحَدٌ قَالَ: فَتَكَشَّفُوا عَنِّي قَالَ: وَكُنْتُ لَا اَشَاءُ اَرَى اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُ اِلَّا رَاَيْتُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ. اَرَى النَّاسَ يُضْرَبُونَ وَلَا اُضْرَبُ. وَلَا يُصِيبُنِي شَيْءٌ قَالَ: فَلَمَّا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ جِئْتُ اِلَى خَالِي فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْمَعُ؟ قَالَ: اَسْمَعُ فَقُلْتُ لَهُ: جِوَارُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ قَالَ: لَا تَفْعَلْ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جِوَارُكَ عَلَيْكَ رَدٌّ. قَالَ: فَمَا شِئْتَ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَضْرِبُ وَاُضْرَبُ. حَتَّى اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِسْلَامَ

فلاں شخص کے پاس جا کر اُس سے رازداری کے طور پر یہ بات کہنا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے! وہ ایک ایسا شخص ہے جو راز پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُس شخص کے پاس آیا' اُس وقت لوگ حطیم میں جمع ہو چکے تھے' میں نے اُس سے رازداری کے طور پر کہا: کیا تمہیں پتا ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اُس نے کہا: کیا تم نے ایسا کر لیا ہے؟ تو میں نے کہا: جی ہاں! تو اُس نے بلند آواز میں پکار کر کہا: عمر بن خطاب نے اپنا دین تبدیل کر لیا ہے۔ تو وہ لوگ لپک کر میرے پاس آئے اور اُن لوگوں نے مجھے مارنا شروع کیا اور میں نے اُنہیں مارنا شروع کیا' میرے ماموں نے (دور سے دیکھ کر) دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عمر نے دین تبدیل کر لیا ہے۔ تو وہ حطیم پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز میں پکارا اور اپنی آستین کے ذریعہ اشارہ کر کے کہا: میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں' اب اسے کوئی نہ چھوئے۔ تو وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے' میں جس بھی مسلمان کے بارے میں یہ چاہتا کہ یہ دیکھوں کہ اُس کی پٹائی ہو رہی ہے تو میں اُسے دیکھ سکتا تھا (یعنی ہر مسلمان کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا تھا) تو میں نے سوچا کہ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی' میں دوسرے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ اُن کی پٹائی ہو رہی ہے اور مجھے کوئی نہیں مارتا' مجھے کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ جب لوگ حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے' میں اپنے ماموں کے پاس آیا' میں نے اُن سے کہا: کیا آپ سن رہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں سن رہا ہوں۔ میں نے کہا: میں آپ کی دی ہوئی پناہ آپ کو واپس کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: تم ایسا نہ کرو۔ میں نے کہا: آپ کی دی ہوئی

پناہ واپس کی جاتی ہے۔ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! جو تمہاری مرضی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اُس کے بعد میں مسلسل مارتا بھی رہا اور میری پٹائی بھی ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ اِعْزَازِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام اور اہلِ اسلام کو غلبہ کے حصول کا تذکرہ

1409- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: الْآنَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ (مسلمان ہو گئے) ہیں۔

1410- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان

1411- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

1412- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم مسلسل غالب رہے ہیں۔

1413- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِزًّا،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا' اُن

وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْ حِسِّ عُمَرَ وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

کا ہجرت کرنا مدد کا باعث تھا' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھ سکے تھے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ سے بھی خوفزدہ ہو جاتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُنہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے' جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہو گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن میں شمار ہو گا''۔

حضرت عمر کے قبولِ اسلام پر آیت کا نزول

1414- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ الْمُغَلِّسِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا وَامْرَأَةٌ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسْلَمَ، فَصَارُوا أَرْبَعِينَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتالیس افراد اور ایک خاتون اسلام قبول کر چکے تھے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی تعداد چالیس ہو گئی' تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [الانفال: 64]

''اے نبی! تمہارے لیے اللہ کافی ہے اور اہلِ ایمان میں سے جنہوں نے تمہاری پیروی کی (وہ کافی ہیں)''۔

1415- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبَانَ الْكُوفِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آج آسمان والے حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ، وَأَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل اور اُن کی زبان پر رکھا ہے اور سکینت اُن کی زبان پر کلام کرتی ہے

1416- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”حق کو عمر کے دل اور اُس کی زبان پر رکھا گیا ہے“۔

1415- رواه ابن ماجه: 103، وضعفه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 19.

1416- رواه الترمذي: 3683، وأحمد 95/2، وأبو داؤد: 2962، وابن ماجه: 108، وصححه الألباني في صحيح أبي داؤد: 2566.

حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہونا

1417- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اُس کے دل پر رکھا ہے''۔

1418- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے''۔

1419- وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

1417- رواہ أحمد 401/2 وعزاہ الهيثمي في المجمع 66/9 لأحمد والبزار والطبراني في الأوسط.

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1420- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَيَدْخُلُ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِيثُ سَارِيَةَ. فَإِنَّ هَذَا مَوْضِعُهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول واقعہ بھی شامل ہوگا کیونکہ یہ اُس کا مخصوص مقام ہے۔

"ساریہ پہاڑ کی طرف جاؤ"

1421- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا: يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمًا فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. مَرَّتَيْنِ. فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ؛

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا' آپ نے اس کا امیر ایک شخص کو بنایا جس کا نام ساریہ تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران وہ چیخ کر بلند آواز میں کہنے لگے جبکہ وہ منبر پر موجود تھے: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ اُنہوں نے دو مرتبہ یہ کہا' بعد میں جب اُس لشکر کا قاصد آیا تو اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ امیر المؤمنین! ہم دشمن کا سامنا کیے ہوئے تھے' ہم پسپا ہو رہے تھے' اسی دوران کسی نے بلند آواز میں چیخ کر کہا: اے ساریہ!

فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا، فَهَزَمُونَا، فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ، فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ؛ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ

پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ تو ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کر دی تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ نے چیخ کر یہ کلمات کہے تھے۔

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: وَحَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ ذَلِكَ

ابن عجلان نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

1422- قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1423- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَّهَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَخْطُبُ، جَعَلَ يُنَادِي: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ عُمَرُ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور اُس کا امیر ایک ایسے شخص کو مقرر کیا جس کا نام ساریہ تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' اُنہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہنا شروع کیا: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے' بعد میں جب اُس لشکر کا قاصد آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے حال احوال دریافت کیے تو اُس نے بتایا: امیر المؤمنین! ہم پسپا ہو چکے تھے' اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی' کوئی بلند آواز میں کہہ رہا تھا: اے ساریہ! پہاڑ کی طرف طرف جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ!

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ هُزِمْنَا. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا يُنَادِي: يَا سَارِيَ الْجَبَلَ. يَا سَارِيَ الْجَبَلِ. يَا سَارِيَ الْجَبَلَ قَالَ: فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ. فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ

اے ساریہ! پہاڑ کی طرف جاؤ۔ تو ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کرلی تو اللہ تعالیٰ نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ہی نے یہ کلمات بلند آواز میں کہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. كَمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر کلام کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں جو (جنت میں) پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: ''پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے اگر اس اُمت میں کوئی ایسا ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا مُوَافِقٌ لِلْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ. وَمَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُلْقِي فِي قَلْبِهِ الْحَقَّ. وَيَنْطِقُ بِهِ لِسَانُهُ. يُلْقِيهِ الْمَلَكُ عَلَى لِسَانِهِ وَقَلْبِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خُصُوصًا خَصَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ عُمَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز بھی اس سے پہلے والے باب کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے اور علماء کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے! کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں حق کو القاء کر دیا تھا اور اُن کی زبان حق کے ہمراہ کلام کرتی تھی' یہ کلمات ایک فرشتہ اُن کی زبان اور اُن کے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کرتا تھا' یہ وہ خصوصیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص حضرت عمر بن خطاب

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

رضی اللہ عنہ کو عطا کی تھی جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ تُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا

یہ روایات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

1424- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ؛ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

”پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری اُمت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا“۔

1425- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: ثنا مَنْدَلٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قَدْ يَكُونُ فِي اُمَّتِي مُحَدَّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

”میری اُمت میں محدث ہوں گے اور اگر اُن میں سے کوئی ایک ایسا ہو سکتا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے“۔

1424- رواہ البخاری:3689، ومسلم:2398۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ غَضَبَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِزٌّ وَرِضَاهُ عَدْلٌ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے

1426- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقْرِئْ عُمَرَ السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ حضرت عمر کو سلام کہیں اور اُنہیں یہ بتائیں کہ اُن کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی اطلاع

1427- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَعْقُوبَ يَعْنِي الْقُمِّيَّ عَنْ جَعْفَرٍ الْقُمِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ عَلَى عُمَرَ السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا: آپ حضرت عمر کو سلام کہیں اور اُنہیں یہ بتائیں کہ اُن کا غضب' غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی' عدل ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَافَقَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کا اپنے پروردگار کے اُس حکم کے مطابق ہونا جس کے حوالے سے قرآن نازل ہوا

1428- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ: فَنَزَلَتْ:

{وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ قَالَ: وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ؛ فَقُلْتُ لَهُنَّ {عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ...} [التحريم: 5] الْآيَةَ؛ قَالَ: فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تین معاملات میں میری رائے میرے پروردگار کے فرمان کے مطابق تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو یہ مناسب ہوگا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی ازواج کے ہاں ہر نیک اور بُرا شخص آ جاتا ہے' اگر آپ اُنہیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو یہ مناسب ہوگا' تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' آپ کے پاس اکٹھی تھیں' اُن کے خانگی معاملات کا مسئلہ تھا تو میں نے اُن خواتین سے کہا: ایسا نہ ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں' تو اللہ تعالیٰ اُن کی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ بہتر بیویاں عطا کر دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو یہ آیت بھی اسی طرح نازل ہوئی۔

1428- رواه البخاري: 4483، ومسلم: 2399.

چار مواقع پر موافقت

1429- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْبَعٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ صَلَّيْنَا إِلَى الْمَقَامِ؛ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125]

وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ عَلَى نِسَائِكَ حِجَابًا، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الاحزاب: 53]

وَقُلْتُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْكُنَّ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ} [التحریم: 5] الْآيَةَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میری بات' چار معاملات میں اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق ہوئی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم مقامِ ابراہیم کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں تو یہ مناسب ہوگا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم لوگ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دے دیں تو یہ مناسب ہوگا کیونکہ ہر نیک اور بد شخص اُن کے ہاں آجاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے اُن سے مانگو''۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے کہا: یا تو تم باز آجاؤ' ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''عنقریب اُس کا پروردگار اُسے تم سے زیادہ بہتر بیویاں دیدے گا' اگر اُس نے تمہیں طلاق دی''۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ} [المؤمنون: 12] حَتّٰى بَلَغَ الْاٰيَةَ.

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تحقیق ہم نے انسان کو منتخب شدہ مٹی سے پیدا کیا ہے''۔ یہ آیت مکمل ہے۔

فَقُلْتُ اَنَا: فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ يَعْنِي فَنَزَلَتْ.

{فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ}

[المؤمنون: 14]

تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے' تو اُس کے بعد یہ آیت نازل ہوگئی:

''اللہ کی تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

1430- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْحِجَابِ، وَفِي اَسَارَى بَدْرٍ، وَفِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین معاملات میں میری رائے میرے پروردگار کے حکم کے مطابق ہوئی: حجاب کے معاملہ میں' بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں اور مقامِ ابراہیم کے بارے میں۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''

1431- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1430- رواہ مسلم: 2399.

1431- رواہ أحمد 154/4، والترمذی: 3787، والحاکم 85/3.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

1432- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

1433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ الزِّمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1432- انظر السابق۔
1433- انظر 1431۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ وَالدِّينِ الَّذِي أُعْطِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس علم اور دین کے بارے میں اطلاع دینا' جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا

1434- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ؛ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الْعِلْمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا' میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا' میں نے اُس میں سے پی لیا اور بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس سے کیا مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور اُس کی تعبیر

1435- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں سویا ہوا تھا' میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا' میں نے اُس

1434- رواه البخاری:7006، ومسلم:2391.

1435- انظر السابق.

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا انَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

کو پی لیا یہاں تک کہ میں نے اُس کی سیرابی کو اپنے ناخنوں کے اندر چلتے ہوئے محسوس کیا' پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

ایک اور خواب اور اُس کی تعبیر

1436- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: الدِّينُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا' میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اُنہیں میرے سامنے پیش کیا گیا' اُن کے جسم پر مختلف قمیصیں تھیں، کسی کی قمیص سینہ تک آ رہی تھی' کسی کی اس سے کچھ نیچے تھی' پھر عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو اُس کی قمیص نیچے لٹک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین۔

1436- رواه البخاري: 7008، ومسلم: 2390.

بَابُ ذِكْرِ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ

1437- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرُفِعَ لِي فِيهَا قَصْرٌ. فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا غَيْرَتُكَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَهَلْ رَفَعَنِي اللهُ تَعَالَى إِلَّا بِكَ وَهَدَانِي؟ وَهَلْ مَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ إِلَّا بِكَ؟ قَالَ: وَبَكَى

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: قُلْتُ لِحُمَيْدٍ فِي النَّوْمِ أَوْ فِي الْيَقَظَةِ؟ قَالَ: لَا. بَلْ فِي الْيَقَظَةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی بشارت دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے جنت میں کیا تیار کیا ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں داخل کیا گیا' میرے سامنے ایک محل آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ میں ہی ہوؤں گا' میں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: عمر بن خطاب ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اے ابوحفص! میں اُس میں صرف اس لیے داخل نہیں ہوا کہ تمہارے مزاج میں تیزی پائی جاتی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ سے مجھے بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور مجھے ہدایت عطا کی ہے' اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد حمید طویل سے دریافت کیا: یہ معاملہ نیند کے عالم میں پیش آیا تھا یا بیداری کے عالم میں پیش آیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ بیداری کے

-1437 رواه أحمد: 191، والترمذي: 3689، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2911.

عالم میں پیش آیا تھا۔

اس روایت کے مختلف طرق اور الفاظ

1438- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ ... فَذَكَرُوا مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ:

أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا' وہاں سونے کا ایک محل موجود تھا.....

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا''۔

1439- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا' میں نے خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کونے میں موجود تھی' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت عمر کا ہے۔ تو مجھے اُس کے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔

1438- انظر السابق۔

1439- انظر:1437۔

شَوْهَاءَ يَعْنِي حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا: لِعُمَرَ. فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

1440- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ. فَإِذَا امْرَأَةٌ شَوْهَاءُ يَعْنِي حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ؛ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کونے میں موجود تھی' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ (پھر نبی اکرم ﷺ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر بولے:) مجھے تمہاری مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔

1441- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت میں سے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ بھی بیداری کے عالم میں دیکھا اور جو کچھ بھی خواب کے عالم میں دیکھا' وہ حق ہے اور نبی اکرم ﷺ

-1440 انظر: 1341.

-1441 رواه أحمد 233/5 وعزاه الهيثمي في المجمع 74/9.

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَاَى فِي يَقْظَتِهِ وَفِي نَوْمِهِ حَقًّا، وَاِنَّهُ قَالَ:

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهِ الدَّارُ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے ایک گھر دیکھا، میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے''۔

1442- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: اِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مُرَبَّعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: فَاَنَا مِنَ الْعَرَبِ، فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ: فَاَنَا مُحَمَّدٌ فَلِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دن صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اُس میں سونے سے بنا ہوا ایک بڑا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا گیا: ایک عرب کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں، یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا: یہ حضرت محمد کی اُمت سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں میں سے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں! یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس محل میں داخل ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے خلاف کبھی مزاج کی تیزی

1442- رواه الترمذی:3690.

غَيْرَتَكَ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ

نہیں دکھا سکتا۔

1443- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ قَالَ: وَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَبْيَضَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ قَالَ: فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا عُمَرُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک سفید محل دیکھا جس کے صحن میں ایک خاتون موجود تھی' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ میں نے اُس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور اُس کی طرف دیکھا لیکن پھر اے عمر! تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

1444- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ الْخُوَارِزْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1443- رواه البخاري:5226، ومسلم:2394.

1444- انظر السابق.

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:...

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّيْطَانَ يُفَرَّقُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَيْبَةً لَهُ

1445- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ حَكِيمٍ. عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ. عَنِ الْحَسَنِ. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي دَارٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ تَسْأَلْنَهُ. وَتَسْتَخْبِرْنَهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ؛ فَأَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ؛ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ فَاسْتَضْحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا نَبِيَّ اللهِ. مِمَّ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ نِسْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلْنَ عَلَيَّ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَخْبِرْنَنِي رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَوْقَ صَوْتِي؛ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحُجُبَ أَوِ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَدِوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ تَهَبْنَنِي

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے شیطان اُن سے ڈر کر بھاگتا ہے

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں موجود تھے' قریش سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اُن خواتین کی آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند ہوگئی' اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' جب اُن خواتین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو تیزی سے لپک کر پردہ کی طرف چلی گئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کی کچھ خواتین میرے پاس آئی تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور بلند آواز میں مجھ سے بات چیت کر رہی تھیں' جب اُنہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ تیزی سے لپک کر پردہ کی طرف چلی گئیں۔ تو حضرت عمر

1445- رواہ البخاری:3683 ومسلم:2396.

وَتَجْتَرِئْنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ عَنْ عُمَرَ فَوَاللهِ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا قَطُّ فَسَلَكَهُ الشَّيْطَانُ

رضی اللہ عنہ نے (اُن خواتین کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول کے سامنے جرأت کا مظاہرہ کرتی ہو۔ تو اُن خواتین میں سے ایک خاتون نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ سخت اور درشت مزاج شخص ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کو کچھ نہ کہو! اللہ کی قسم! جب عمر کسی جگہ سے گزرتا ہے تو شیطان وہاں سے نہیں گزرتا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَوْلَهُ: كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ؛ وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يُفَرِّقُ مِنْ حِسِّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ..... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کتاب میں اُن کا قول ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا' اُن کی ہجرت' مدد کا باعث تھی' اللہ کی قسم! ہم اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھ سکے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ پر شیطان ڈر کر بھاگ جاتا ہے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُفْلُ الْإِسْلَامِ؛ وَأَنَّ الْفِتَنَ تَكُونُ بَعْدَهُ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کا قفل ہیں اور اُن کے بعد فتنے ہوں گے

1446- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' اُنہوں نے اُنہیں ٹھوکا دیا

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ آخِذًا بِيَدِ اَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ اِذْ غَمَزَهَا. فَقَالَ لَهُ اَبُو ذَرٍّ: مَهْ يَا قُفْلَ الْاِسْلَامِ اَوْجَعْتَنِي فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا ذَرٍّ؟ فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. تَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ اِذْ اَقْبَلْتَ فَاَشْرَفْتَ عَلَى الْوَادِي؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تُصِيبَكُمْ فِتْنَةٌ مَا كَانَ هٰذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاَنْتَ قُفْلُ الْاِسْلَامِ يَا عُمَرُ

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے اسلام کے قفل! ٹھہر جائیں' آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابوذر! یہ کیا بات ہوئی؟ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو فلاں فلاں دن یاد ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یاد دلایا کہ جب آپ آئے تھے اور آپ ایک وادی میں پہنچے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم لوگوں کو کوئی بھی آزمائش اُس وقت تک لاحق نہیں ہوگی جب تک یہ (یعنی حضرت عمر) تمہارے درمیان موجود ہے' اے عمر! تم اسلام کا قفل ہو۔

حضرت عمرؓ فتنوں کیلئے رکاوٹ تھے

1447- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَجَامِعُ بْنُ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ، وَمَالِهِ؛ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالصَّوْمُ فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ عَنْ تِلْكَ اَسْاَلُكَ؛ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ؟ فَقُلْتُ: اِنَّ مِنْ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا. قَتْلُ رَجُلٍ اَوْ مَوْتِهِ قَالَ: اَفَيُكْسَرُ ذٰلِكَ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ قُلْتُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون فتنہ کے بارے میں ہمیں بتائے گا؟ میں نے کہا: میں بتاتا ہوں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کی آزمائش اُس کے اہلِ خانہ اور اُس کے مال میں ہے اور اس کا کفارہ نماز ادا کرنا' صدقہ کرنا اور روزہ رکھنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کررہا! میں تو اُس فتنہ کے بارے میں دریافت کررہا ہوں جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی مانند ہوں گی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: اُس فتنہ سے پہلے ایک بند دروازہ ہے' جو ایک فرد کا قتل یا اُس کی

1447- رواه البخاري:7096، ومسلم:2893۔

لَا بَلْ يُكْسَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

موت کی شکل میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُس دروازہ کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ تو میں نے کہا: جی نہیں! اُسے توڑا جائے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ اس لائق ہوگا کہ وہ قیامت کے دن تک دوبارہ بند نہ ہو۔

وَزَادَ الْأَعْمَشُ: فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ: أَكَانَ يَعْلَمُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ هُوَ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ

اعمش نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ہم اس بات سے ہیبت زدہ ہو گئے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کریں کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا تھا کہ دروازہ سے مراد وہ خود ہیں؟ پھر ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ دریافت کریں' اُنہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اس بات کو اُسی طرح جانتے تھے جس طرح وہ اس بات کو جانتے تھے کہ آنے والی کل سے پہلے رات آئے گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اُنہیں ایک ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی نہیں تھی۔

1448- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون ہمیں فتنہ کے بارے میں بتائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں..... اُس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1449- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1449- أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات 321/1.

اَبِي حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ جِبْرِيلُ يُذَاكِرُنِي اَمْرَ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، اذْكُرْ لِي فَضَائِلَ عُمَرَ وَمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ لِي: لَوْ جَلَسْتَ مَعَكَ مِثْلَ مَا جَلَسَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ مَا بَلَغْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ. وَلَيَبْكِيَنَّ الْاِسْلَامُ بَعْدَ مَوْتِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل مجھے عمر کے بارے میں تلقین کرتے رہے۔ میں نے کہا: اے جبریل! تم میرے سامنے عمر کے فضائل بیان کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا کیا مقام ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اگر میں آپ کے پاس اتنی دیر بیٹھا رہا جتنی دیر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے تو بھی میں حضرت عمر کے تمام فضائل بیان نہیں کر سکوں گا' اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ کے وصال کے بعد اسلام حضرت عمر بن خطاب کے انتقال پر روئے گا۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

1450- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کا چراغ ہیں

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عمر بن خطاب' اہلِ جنت کا چراغ ہے''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قِيلَ لَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ: لَمَّا كَانَ قَدْ أَسْلَمَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَكَّةَ قَبْلَ عُمَرَ. فَكَانَ يُؤْذِيهِمُ الْمُشْرِكُونَ أَذًى شَدِيدًا، وَيَسْتَخْفِي كَثِيرٌ مِنْهُمْ بِإِسْلَامِهِمْ. وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ الْجَمَاعَةُ مِنْهُمْ فَيُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ سِرًّا خَوْفًا عَلَيْهِمْ؛ فَلَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ. وَخَرَجُوا وَأَظْهَرُوا إِسْلَامَهُمْ. فَأَعَزَّ اللهُ الْكَرِيمُ الْمُسْلِمِينَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ، وَأَضَاءَ نُورَ الْإِسْلَامِ، وَقَوِيَتْ قُلُوبُ الْمُسْلِمِينَ، وَعَلِمُوا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ مَنَعَ مِنْهُمْ، وَفَرَّجَ عَنْهُمْ، وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُبْدِلُهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا؛ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''اہلِ جنت کا چراغ ہے'' یہ کس مفہوم کا احتمال رکھتا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: باقی اللہ بہتر جانتا ہے! اس سے مراد یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمانوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا تھا' تو مشرکین اُنہیں شدید اذیتیں دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اُن میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہیں پوشیدہ طور پر قرآن کی تعلیم دیتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے حوالے سے اندیشہ تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کشادگی عطا کی' وہ لوگ باہر نکلے اور اُنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا' تو یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا کیا اور اسلام کے نور کو روشن کر دیا' مسلمانوں کے دلوں کو قوت عطا کی اور مسلمانوں کو یہ بات پتا چل گئی کہ اب اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے اور اُنہیں کشادگی عطا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خوف کے بعد امن نصیب کر دیا ہے۔ کیا آپ نے یہ بات نہیں دیکھی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمائی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا تو مشرکین نے کہا تھا: ہم میں سے نصف لوگ کم ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب کے اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہم لوگ مسلسل غالب رہے ہیں۔

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِإِسْلَامِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! آج حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے پر آسمان والے خوشیاں منا رہے ہیں۔

قُلْتُ: فَصَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِرَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِهَذِهِ الْمَعَانِي وَمَا أَشْبَهَهَا مِنْ فَضَائِلِهِ الشَّرِيفَةِ؛ اسْتَضَاءَ بِإِسْلَامِهِ نُورُ الْقُلُوبِ وَعَزُّوا

میں یہ کہتا ہوں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہلِ جنت کا چراغ ان معانی کے حوالے سے ہو سکتے ہیں' یا اُن کے اور اس جیسے دوسرے فضائل ہیں کہ اُن کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے دلوں کے نور میں اور غلبہ میں اضافہ ہوا تھا۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ. فَهَذَا جَوَابُنَا فِي مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کھلے عام نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے اسلام قبول کیا (تو ہم کھلے عام نماز ادا کرنے لگے)۔ تو یہ ہمارا جواب ہو گا جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم کے بارے میں ہو گا:

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

"عمر بن خطاب' اہلِ جنت کا چراغ ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ جَوَامِعِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے جامع فضائل کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدِ اخْتَصَرْتُ مِنْ ذِكْرِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ، وَفَضَائِلُهُمَا بِحَمْدِ اللهِ كَثِيرَةٌ، وَفِيمَا ذَكَرْتُهُ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَلِمَهُ؛ فَزَادَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اختصار کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل ذکر کیے تھے جو اُس وقت مکہ میں مجھے یاد تھے' ویسے تو ان دونوں حضرات کے فضائل' الحمدللہ! بہت زیادہ ہیں۔ میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کفایت کر جائے گا جو اس کا علم حاصل کر لے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ

الْكَرِيمُ مَحَبَّةً لَهُمَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اُس شخص کے لیے اُن دونوں حضرات کی محبت میں اضافہ کر دے گا۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا اظہارِ حقیقت

1451- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آنِفًا، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ فِي السَّمَاءِ. فَقَالَ لِي: لَوْ لَبِثْتُ مَا لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے کہا: اے جبریل! تم مجھے آسمان میں عمر کے فضائل بیان کرو! تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: اگر میں اتنی دیر ٹھہرا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے یعنی نو سو پچاس سال تک (اور اس دوران حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں) تو حضرت عمر کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

1452- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمر کے معاملہ میں جبریل میرے ساتھ بات چیت کر رہے تھے میں نے کہا: اے جبریل! تم میرے سامنے عمر کے فضائل ذکر کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا کیا مرتبہ و مقام ہے؟ تو اُنہوں

1451- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 321/1، وأعله الهيثمی فی المجمع 68/9.

وَسَلَّمَ: كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُذَاكِرُنِي أَمْرَ عُمَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، اذْكُرْ لِي فَضَائِلَ عُمَرَ، وَمَا لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ لِي: لَوْ جَلَسْتُ مَعَكَ مِثْلَ مَا جَلَسَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ مَا بَلَغْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَلَيَبْكِيَنَّ الْإِسْلَامُ بَعْدَ مَوْتِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نے کہا: اگر میں آپ کے سامنے اتنا عرصہ بیٹھا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے تو بھی میں حضرت عمر کے فضائل بیان نہیں کر پاؤں گا' اے حضرت محمد! آپ کے انتقال کے بعد اسلام حضرت عمر کے انتقال پر روئے گا۔

بَابُ ذِكْرِ مَقْتَلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

1453- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَكَانَ يَصْنَعُ الْأَرْحَاءَ، وَكَانَ يُصِيبُ مِنْهَا إِصَابَةً كَبِيرَةً، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ يَسْتَغِلُّ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ، فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ أَثْقَلَ غَلَّتِي، فَكَلِّمْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي، فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ، وَأَحْسِنْ إِلَى مَوَالِيكَ، وَافْعَلْ وَافْعَلْ. قَالَ: وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَلْقَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورافع بیان کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جس کا نام ابولؤلؤ تھا' وہ چکیاں بنایا کرتا تھا' وہ اس طرح اچھی خاصی آمدنی اکٹھی کر لیتا تھا' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اُس سے روزانہ چار درہم وصول کرتے تھے' ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! حضرت مغیرہ مجھ سے بہت زیادہ خراج وصول کرتے ہیں' آپ اُن سے بات کریں کہ وہ مجھے تخفیف کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ اچھا رویہ رکھو اور ایسا کرو اور ایسا کرو۔ راوی کہتے ہیں: اُس کا یہ خیال تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مل کر اُس کے خراج میں تخفیف کیلئے کہیں گے' یہ سن کر وہ غصہ میں آ گیا

الْمُغِيرَةَ، فَيَأْمُرُهُ بِالتَّخْفِيفِ عَنْهُ، قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: وَسِعَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَدْلُكَ غَيْرِي، فَصَنَعَ خِنْجَرًا، وَشَحَذَهُ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَجَعَلَ لَهُ رَأْسَيْنِ، ثُمَّ أَتَى بِهِ الْهُرْمُزَانِ مِنَ الْفُرْسِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى هَذَا؟ قَالَ: أَرَى هَذَا أَنَّهُ لَا يُضْرَبُ بِهِ أَحَدٌ إِلَّا قَتَلَهُ، قَالَ: فَتَحَيَّنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَتَاهُ مِنْ وَرَائِهِ وَهُوَ فِي إِقَامَةِ الصَّفِّ، فَوَجَأَهُ ثَلَاثَ وَجَآتٍ، طَعَنَهُ فِي كَتِفِهِ، وَطَعَنَهُ فِي خَاصِرَتِهِ، وَطَعَنَهُ فِي بَعْضِ جَسَدِهِ، قَالَ: فَسَقَطَ، وَاحْتُمِلَ إِلَى مَنْزِلِهِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى بِهِمْ، وَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ، وَانْطَلَقَ النَّاسُ نَحْوَ عُمَرَ يَسْأَلُونَ عَنْهُ، وَيَدْعُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنْ يَكُنْ عَلَيَّ فِي الْقَتْلِ بَأْسٌ، فَقَدْ قُتِلْتُ، فَدَعَا بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا قَدْرُ جِرَاحَتِهِ، فَشَرِبَ فَخَرَجَ مَعَ الدَّمِ، فَلَمْ يَتَبَيَّنْ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي انْفَلَتُّ مِنْهَا كَفَافًا، وَسَلِمَ لِي عَمَلِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ:

اور بولا: آپ کا انصاف میرے علاوہ باقی سب لوگوں کیلئے ہے۔ پھر اُس نے ایک خنجر تیار کیا' اُس کی دھار تیز کی' اُس کے دو کنارے بنائے' پھر وہ اُسے لے کر ہرمزان کے پاس آیا اور اُسے دکھا کر دریافت کیا: اس خنجر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جس بھی شخص کو لگے گا وہ شخص مارا جائے گا۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھات میں بیٹھ گیا' وہ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہوا' وہ شخص اُس وقت صف کے درمیان موجود تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تین وار کیے' اُن کے کندھے کو زخمی کیا' اُن کے پہلو کو زخمی کیا اور اُن کے جسم کے کسی اور حصہ کو زخمی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گر گئے' اُنہیں اُٹھا کر اُن کے گھر لے جایا گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز! نماز۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اُنہوں نے قرآنِ مجید کی دو چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی۔ پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تا کہ اُن کے بارے میں دریافت کریں اور اُن کیلئے دعا کریں۔ لوگوں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر قتل کے حوالے سے مجھ پر کوئی حرج ہوتا تو میں قتل ہو گیا ہوں۔ پھر اُنہوں نے مشروب منگوایا تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ اُن کا زخم کیسا ہے' اُنہوں نے مشروب پیا تو وہ خون کے ساتھ باہر نکل آیا لیکن ابھی یہ واضح نہیں ہو رہا تھا۔ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرنا شروع کیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ مجھے برابری کی بنیاد پر چھٹکارا نصیب ہو جائے اور

وَسَلِمَ لِي مَا قَبْلَهَا قَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ رَأْسِهِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. لَا وَاللهِ لَا تَنْفَلِتُ مِنْهَا كَفَافًا. لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَحِبْتَهُ بِخَيْرِ مَا صَحِبَهُ فِيهِ صَاحِبٌ. كُنْتَ تُنَفِّذُ أَمْرَهُ، وَكُنْتَ فِي عَوْنِهِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ. ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَكُنْتَ تُنَفِّذُ أَمْرَهُ، وَكُنْتَ فِي عَوْنِهِ حَتَّى قُبِضَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ. ثُمَّ وُلِّيتَهَا بِخَيْرِ مَا وَلِيَهَا وَالٍ قَالَ: وَذَكَرَ مَحَاسِنَهُ. فَكَأَنَّ عُمَرَ اسْتَرَاحَ إِلَى كَلَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي كَرْبِ الْمَوْتِ. فَقَالَ: كَرِّرْ عَلَيَّ كَلَامَكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ وَجَاءَ صُهَيْبٌ. فَقَالَ: وَاأَخَاهُ وَاأَخَاهُ. رَفَعَ صُهَيْبٌ صَوْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْلًا يَا صُهَيْبُ مَهْلًا يَا صُهَيْبُ. أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ ـ قَالَ: وَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَى سِتَّةٍ: إِلَى عُثْمَانَ. وَعَلِيٍّ. وَطَلْحَةَ. وَالزُّبَيْرِ. وَسَعْدٍ. وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَأَمَرَ صُهَيْبًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جو عمل کیا تھا وہ میرے لیے سلامت رہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُس سے پہلے جو عمل کیا تھا وہ میرے لیے سلامت رہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اُس وقت اُن کے سرہانے موجود تھے' وہ بولے: اے امیر المؤمنین! آپ برابری کی بنیاد پر کیسے چھوٹ سکتے ہیں جبکہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے اور آپ نے نبی اکرم ﷺ کا بہترین طریقہ سے ساتھ دیا جس طرح کوئی بھی شخص ساتھ دیتا ہے' آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کو نافذ کیا' نبی اکرم ﷺ کی مدد کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو وہ آپ ﷺ سے راضی تھے' پھر حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو آپ نے اُن کے حکم کو نافذ کیا' آپ اُن کی مدد کرتے رہے یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہوا تو وہ آپ سے راضی تھے' پھر آپ خلیفہ بنے تو آپ بہترین خلیفہ بنے۔ اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کی خصوصیات کا ذکر کیا تو گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے کچھ آرام محسوس ہوا اور وہ اُس وقت موت کی تکلیف میں تھے۔ اُنہوں نے کہا: تم اپنے بات کو دُہراؤ! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کے سامنے بات کو دُہرایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تمام روئے زمین جتنا سونا ہوتو میں موت کی ہولناکی کے مقابلہ میں اُسے فدیہ کے طور پر دے دوں گا۔ پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: ہائے بھائی جان! ہائے بھائی جان! حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں یہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ٹھہر جاؤ! اے صہیب! ٹھہر

جاؤ! اے صہیب! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جس شخص پر گریہ وزاری کی جاتی ہے اُسے عذاب دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا: حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

1454/1455- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَخَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَاللَّفْظُ لِخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے، خالد بن عبداللہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَ حُذَيْفَةَ عَلَى مَا سَقَتْ دِجْلَةُ، وَبَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مَا سَقَى الْفُرَاتُ، فَوَضَعَا الْخَرَاجَ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَيْهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دریائے دجلہ کی پیداوار کی وصولی کیلئے اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دریائے فرات کی پیداوار کی وصولی کیلئے بھیجا، ان دونوں نے خراج مقرر کیا، جب یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی

1455/1454- رواه البخاري: 1392۔

قَالَ: لَعَلَّكُمَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَوْ شِئْتَ لَا ضَعَّفْتُ أَرْضِي، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: لَقَدْ حَمَّلْتُهَا مَا تُطِيقُ، وَمَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ فَقَالَ: لَئِنْ عِشْتُ لِأَرَامِلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَأَدَعُهُنَّ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى أَحَدٍ بَعْدِي قَالَ: فَمَا لَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةً حَتَّى أُصِيبَ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ لِلنَّاسِ: اسْتَوُوا فَلَمَّا اسْتَوَوْا طَعَنَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، أَوْ قَتَلَنِي الْكَلْبُ قَالَ: فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذِي طَرَفَيْنِ لَا يَدْنُوا مِنْهُ إِنْسَانٌ إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، وَأَلْقَى عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بُرْنُسًا، ثُمَّ جَثَمَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ، طَعَنَ نَفْسَهُ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ قَالَ: وَقَدَّمَ النَّاسُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةً خَفِيفَةً قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي قَالَ: فَجَالَ جَوْلَةً ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَقَالَ: الصَّنِيعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ كُنْتُ أَمَرْتُ بِهِ خَيْرًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي فِي يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں حساب پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم نے زمین پر اتنا خراج عائد کر دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں چاہتا تو میں اپنی زمین پر اس سے دُگنا خراج لازم کر سکتا تھا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اُس پر اُتنا ہی خراج لازم کیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے' اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اہلِ عراق کی بیواؤں کیلئے وہ کچھ طے کر کے جاؤں گا کہ وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہیں ہوں گی۔ پھر اُس کے چار دن گزرنے کے بعد اُن پر حملہ ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جاتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کہا کرتے تھے: تم لوگ سیدھے رہو! جب صفیں سیدھی ہوئیں تو ایک شخص نے اُن پر حملہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! ایک کتے نے مجھے کھا لیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک کتے نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: قاتل نے ایک ایسے خنجر کے ذریعہ حملہ کیا تھا جس کے دو کنارے تھے' جو بھی شخص اس کے قریب گیا اس کے ذریعہ اُس نے اسے زخمی کیا یہاں تک کہ اُس دن تیرہ افراد زخمی ہوئے جن میں سے نو افراد کا انتقال بھی ہو گیا' پھر ایک مسلمان نے ایک کمبل اُس پر ڈالا' جب اُس نے دیکھا کہ وہ قابو میں آ گیا ہے اور اب پکڑا جائے گا تو اُس نے خودکشی کر لی۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا اُنہوں نے مختصر نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم اس بات کو دیکھو کہ مجھے

وَقَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ: فَقَالَ: أَلَا نَقْتُلُهُمْ؛ قَالَ: أَبَعْدَ مَا صَلَّوْا صَلَاتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. ثُمَّ حُمِلَ حَتَّى أَدْخَلُوهُ مَنْزِلَهُ. فَكَأَنَّ لَمْ يُصِبِ الْمُسْلِمِينَ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ لَكَ. ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ. ثُمَّ رَزَقَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي. وَدِدْتُ أَنِّي وَذَاكَ لَا لِي وَلَا عَلَيَّ. ثُمَّ أَدْبَرَ الشَّابُّ. فَإِذَا هُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ. فَقَالَ: رُدُّوهُ. فَرُدَّ. فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي. ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ. أَتْقَى لِرَبِّكَ.

کس نے قتل کیا ہے؟ وہ گئے اور جلدی واپس آ گئے اور بتایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے قتل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ جو کاریگر تھا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُسے برباد کرے! میں نے تو اُسے بھلائی کی بات کا حکم دیا تھا' ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے میری موت کسی مسلمان کے ہاتھوں نہیں رکھی ہے! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں غلام کثرت سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا ہم اُنہیں قتل نہ کردیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس کے بعد قتل کرو گے کہ وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور تمہارے ساتھ حج کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے جایا گیا تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مسلمانوں کو اُس سے پہلے کوئی مصیبت لاحق ہی نہیں ہوئی ہے' لوگ مسلسل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے' اسی دوران ایک نوجوان اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری قبول کریں' اے امیر المؤمنین! کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقدم ہونے کا جو شرف حاصل ہے وہ تو ہے ہی' اُس کے بعد جب آپ خلیفہ بنے تو آپ نے انصاف سے کام لیا اور اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت بھی نصیب کر دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میری تو یہ خواہش ہے کہ میرا معاملہ یہ ہو کہ نہ مجھے کچھ ملے اور نہ مجھ پر کچھ عائد ہو۔ جب وہ نوجوان مڑ کر جانے لگا تو اُس کا تہبند نیچے لٹک

قَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ: فَوَاللهِ مَا مَنَعَهُ مَا كَانَ فِيهِ أَنْ نَصَحَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابِ نَبِيذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَرَفَ أَنَّهُ لَمَّ بِهِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَنَظَرَ فَإِذَا بِضْعٌ وَثَمَانُونَ أَلْفًا فَقَالَ: سَلْ فِي آلِ عُمَرَ فَإِنْ وَفَّى وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيٍّ، فَإِنْ وَفَّتْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ. ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، ائْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ: إِنَّ عُمَرَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ بِأَمِيرٍ، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ فِي أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا، وَإِنْ أَبَتْ فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَدَّخِرُ ذَلِكَ الْمَكَانَ لِنَفْسِي لَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، ثُمَّ رَجَعَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ عُمَرُ: أَقْعِدُونِي

رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس بلواؤ۔ اُسے واپس بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنا تہبند اُٹھالو کیونکہ اس سے تمہارا کپڑا صاف رہے گا اورتم اپنے پروردگار سے زیادہ ڈرنے والے شمار ہو گے۔

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس بات نے بھی اُنہیں خیر خواہی کرنے سے نہیں روکا حالانکہ وہ اس عالم میں تھے' پھر نبیذ کا مشروب لایا گیا وہ اُنہوں نے پیا تو وہ اُن کے زخم سے باہر آ گیا' تو اُنہیں اندازہ ہو گیا کہ اب اُن کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے' اُنہوں نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! تم اس بات کا جائزہ لو کہ میرے ذمہ کتنا قرض ہے؟ جب اس کا جائزہ لیا گیا تو وہ اسی ہزار سے کچھ زیادہ بنتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عمر کی اولاد سے مانگنا' اگر وہ پوری ادائیگی کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ بنوعدی سے مانگ لینا اگر وہ پوری ادائیگی کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ قریش سے مانگ لینا' لیکن اُس کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ جانا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین سیدہ عائشہ کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو: عمر نے آپ کو سلام کہا ہے' یہ نہ کہنا کہ امیر المؤمنین نے کہا ہے کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں اورتم یہ کہنا کہ وہ یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اُسے اُس کے دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے' اگر وہ اجازت دے دیں تو تم مجھے اُن دونوں حضرات کے ساتھ دفن کر دینا اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ رو رہی تھیں' اُنہوں نے بتایا: حضرت عمر نے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنے

ثُمَّ قَالَ: مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: قَدْ اَذِنَتْ لَكَ، قَالَ: اللهُ اَكْبَرُ. مَا شَيْءٌ اَهَمُّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ. فَاِذَا اَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ قُوْلُوْا: يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ فَاِنْ اَذِنَتْ فَادْفِنُوْنِي وَاِلَّا فَرُدُّوْنِي اِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: اسْتَخْلِفْ وَاِنَّ الْاَمْرَ اِلَى هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، وَلْيَشْهَدْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، فَاِنْ اَصَابَتِ الْخِلَافَةُ سَعْدًا، وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ مَنْ وَلِيَ. فَاِنِّي لَمْ اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاُوْصِيْهِ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، اَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا اَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ، وَاُوْصِيْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَجُبَاةُ الْمَالِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضًى

ساتھیوں کے ساتھ دفن ہو جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اُس جگہ کو اپنی ذات کیلئے سنبھال کر رکھا تھا لیکن آج اپنی ذات پر اُن کیلئے ایثار کرتی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے جب واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُنہوں نے اجازت دے دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! میرے نزدیک اُس آرام گاہ سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی جب میں فوت ہو جاؤں تو تم میری میت اُٹھا کر لے جانا ،ور پھر جا کر یہ کہنا کہ عمر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کریں خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے وصال کے وقت ان حضرات سے راضی تھے وہ علی عثمان طلحہ زبیر عبدالرحمٰن بن زبیر اور سعد بن مالک ہیں عبداللہ بن عمر ان کے ساتھ موجود ہوگا لیکن اس کا اس معاملہ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اگر خلافت سعد کو ملتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اس حوالے سے اللہ سے مدد حاصل کریں میں نے اُن کی عاجزی کی وجہ سے یا اُن کی خیانت کی وجہ سے اُنہیں معزول نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں اور اُسے مہاجرین اوّلین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہوں جو اپنے علاقوں سے نکل گئے تھے اور اپنی زمینیں چھوڑ کر آ گئے تھے کہ وہ خلیفہ ان حضرات کے حق کو پہچان کر رکھے اور اُن کی

مِنْهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ فَيُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ

حرمت کی حفاظت کرے' میں اُس خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہوں کہ وہ اُن کے اچھے فرد کی اچھائی قبول کرے اور بُرے فرد کی بُرائی سے درگزر کرے اور میں اُسے مختلف علاقوں کے افراد کے بارے میں بھلائی کی تلقین کرتا ہے کیونکہ یہ اسلام کے اہم جزء ہیں' دُشمن پر غصہ کرنے والے ہیں اور مال میں اضافہ کرنے والے ہیں' اُن سے صرف اُن کا اضافی مال اُن کی رضامندی سے حاصل کیا جائے گا اور میں اُسے دیہاتیوں کے بارے میں بھلائی کی بھی تلقین کرتا ہوں کیونکہ وہ عربوں کی اصل ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں' اُن سے اُن کے اضافی اموال وصول کیے جائیں گے اور اُن کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے' میں اُس خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی بھی تلقین کرتا ہوں کہ اس ذمہ کو پورا کیا جائے اور اُن (ذمیوں) کی خاطر لڑا جائے اور اُنہیں اُن کی طاقت کے مطابق پابند کیا جائے۔

1456- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ سَهْلِ بْنِ مَخْلَدٍ الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ أُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ قَالَتْ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' اُن کی والدہ عاتکہ بنت عوف ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار کا چکر لگا رہے تھے' اُن کی ملاقات حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ سے ہوئی' وہ ایک عیسائی شخص تھا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مجھے چھٹکارا دلائیں کیونکہ اُنہوں نے مجھ پر بہت زیادہ خراج عائد کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

الْخَطَّابِ يَوْمًا يَطُوفُ فِي السُّوقِ فَلَقِيَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. أَعْدُنِي عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَإِنَّ عَلَيَّ خَرَاجًا كَثِيرًا قَالَ: فَكَمْ خَرَاجُكَ؟ قَالَ: دِرْهَمَانِ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ صِنَاعَتُكَ؟ قَالَ: نَجَّارًا نَقَّاشًا حَدَّادًا قَالَ: مَا أَرَى خَرَاجُكَ بِكَثِيرٍ عَلَى مَا تَصْنَعُ مِنَ الْأَعْمَالِ. ثُمَّ لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْمَلَ رَحًى تَطْحَنُ بِالرِّيحِ فَعَلْتُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاعْمَلْ لِي رَحًى قَالَ: لَئِنْ سَلِمْتُ لَأَعْمَلَنَّ لَكَ رَحًى يَتَحَدَّثُ بِهَا مَنْ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ عُمَرُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اعْهَدْ. فَإِنَّكَ مَيِّتٌ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ التَّوْرَاةِ قَالَ عُمَرُ: آللهِ إِنَّكَ تَجِدُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا. وَلَكِنْ أَجِدُ صِفَتَكَ وَحِلْيَتَكَ. وَأَنَّهُ قَدْ فَنِيَ أَجَلُكَ قَالَ وَعُمَرُ لَا يُحِسُّ وَجَعًا. وَلَا أَلَمًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَهُ كَعْبٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. ذَهَبَ يَوْمٌ وَبَقِيَ يَوْمَانِ

دریافت کیا: تمہارا اخراج کتنا ہے؟ اُس نے جواب دیا: روزانہ دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا کام کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا: میں بڑھئی ہوں' نقش بنا سکتا ہوں' لوہار کا کام کر سکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جتنے کام کر سکتے ہو اس حساب سے میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا اخراج زیادہ ہے' مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک ایسی چکی بناؤں گا جو ہوا کے ذریعہ چلے گی' اگر میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے وہ چکی بنا دو۔ اُس نے کہا: اگر آپ سلامت رہے تو میں آپ کیلئے ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کے بارے میں مشرق و مغرب میں بات چیت کی جائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر آ گئے۔ اگلے دن کعب احبار اُن سے ملنے کیلئے آئے اور اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ عہد لے لیں کیونکہ تین دن میں آپ کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اللہ کی کتاب تورات میں یہ بات پائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم نے اللہ کی کتاب تورات میں عمر بن خطاب کا تذکرہ پایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے! ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے آپ کی صفت اور آپ کا حلیہ پایا ہے اور آپ کے انتقال کا تذکرہ پایا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف اور کوئی بیماری نہیں تھی۔ اگلے دن پھر کعب احبار' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ایک دن رخصت ہو گیا ہے اور دو دن

قَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ذَهَبَ يَوْمَانِ وَبَقِيَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَهِيَ لَكَ إِلَى صَبِيحَتِهَا قَالَ. فَلَمَّا كَانَ فِي الصُّبْحِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُوَكِّلُ بِالصُّفُوفِ رِجَالًا فَإِذَا اسْتَوَوا دَخَلَ هُوَ فَكَبَّرَ قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ فِي النَّاسِ فِي يَدِهِ خِنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانِ، نِصَابُهُ فِي وَسَطِهِ، فَضَرَبَ عُمَرَ سِتَّ ضَرَبَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ تَحْتَ سُرَّتِهِ، هِيَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، وَقُتِلَ مَعَهُ كُلَيْبُ بْنُ وَائِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِيُّ، كَانَ حَلِيفَهُمْ، فَلَمَّا وَجَدَ عُمَرَ حَرَّ السِّلَاحِ سَقَطَ، وَقَالَ: أَفِي النَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ هُوَ ذَا قَالَ: فَتَقَدَّمَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى قَالَ: فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُمَرُ طَرِيحٌ؟ قَالَ: ثُمَّ احْتُمِلَ فَأُدْخِلَ إِلَى دَارِهِ، وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْهَدَ إِلَيْكَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَشَرْتَ عَلَيَّ قَالَ: وَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَتُشِيرُ عَلَيَّ بِذَلِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: إِذَنْ وَاللهِ لَا أَدْخُلُ فِيهِ أَبَدًا قَالَ: فَهَبْنِي صَمْتًا حَتَّى أَعْهَدَ إِلَى النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، اُدْعُ لِي

باقی رہ گئے ہیں۔ پھر وہ اگلے دن آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! دو دن رخصت ہو گئے ہیں اور ایک دن باقی رہ گیا ہے اور آپ کے پاس کل صبح تک کا وقت ہے۔ جب اگلی صبح آئی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے کیلئے گئے تو اُنہوں نے صفیں درست کروانے کی ذمہ داری کچھ لوگوں کو سونپی ہوئی تھی' جب صفیں درست ہو گئیں تو اُنہوں نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی' ابولؤلؤ نامی شخص لوگوں کے درمیان موجود تھا' اُس کے ہاتھ میں خنجر تھا جس کے دو سرے تھے اور اُس کا دستہ درمیان میں تھا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چھ ضربیں لگائیں جن میں سے ایک اُن کی ناف کے نیچے لگی اور یہی اُن کی شہادت کا باعث بنی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت کلیب بن وائل بن بکیر لیثی رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے جو اُن لوگوں کے حلیف تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہتھیار کا وار ہوا تو وہ نیچے گر گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا لوگوں میں عبدالرحمٰن بن عوف موجود ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت گرے ہوئے تھے' پھر اُنہیں اُٹھا کر گھر لے جایا گیا' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں ایک عہد دینا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کر دیں تو زیادہ بہتر ہے' آپ کیا چاہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم مجھے مشورہ دو گے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اُنہوں

عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا، قَالَ: وَانْتَظِرُوا اَخَاكُمْ طَلْحَةَ ثَلَاثًا فَاِنْ جَاءَ، وَاِلَّا فَاقْضُوا اَمْرَكُمْ. اَنْشُدُكَ اللهَ يَا عَلِيُّ، اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ. اَنْشُدُكَ اللهَ يَا عُثْمَانَ. اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ بَنِي اَبِي مُعَيْطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ. اَنْشُدُكَ اللهَ يَا سَعْدُ. اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اُمُورِ النَّاسِ شَيْئًا اَنْ تَحْمِلَ اَقَارِبَكَ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ. قُومُوا فَتَشَاوَرُوا. ثُمَّ اقْضُوا اَمْرَكُمْ. وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ صُهَيْبٌ

نے کہا: اس صورت میں اللہ کی قسم! میں اُس میں داخل نہیں ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ خاموشی مجھے پریشان کر گئی یہاں تک کہ اُنہوں نے اُن افراد کے بارے میں عہد لیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی، عثمان، زبیر، سعد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ اُنہوں نے کہا: تم اپنے بھائی طلحہ کا تین دن تک انتظار کرنا، اگر وہ آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اپنا فیصلہ جاری کر دینا، اے علی! میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے بنو ہاشم کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا، اے عثمان! میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے ابو معیط کی اولاد کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا، اے سعد! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کے اُمور کے نگران بن گئے تو تم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہیں کرنا، اب تم لوگ بیٹھ جاؤ، باہمی مشورہ کرو اور اپنے فیصلہ کو جاری کرو، صہیب لوگوں کو نماز پڑھاتا رہے۔

ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ: قُمْ عَلَى بَابِهِمْ فَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَدْخُلُ اِلَيْهِمْ. وَاُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اَنْ يُقَسِّمَ عَلَيْهِمْ فَيْئَهُمْ. وَلَا يَسْتَاْثِرْ عَلَيْهِمْ. وَاَوْصَى الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْاَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم ان لوگوں کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو ان کے پاس نہ جانے دینا، میں اپنے بعد والے خلیفہ کو مہاجرین کے بارے میں تلقین کرتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اُن کے علاقوں اور زمین سے نکال دیا گیا کہ وہ مالِ فئے میں سے ان کا حصہ ان کے درمیان تقسیم کرے اور ان کے ساتھ کوئی (منفی) ترجیحی سلوک نہ کرے، اور میں اپنے بعد والے خلیفہ کو

وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُحْسِنَ إِلَى مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يَعْفُو عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأَوْصَى الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْعَرَبِ فَإِنَّهُمْ مَادَّةُ الْإِسْلَامِ، أَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَاتُهُمْ مِنْ حَقِّهَا، وَتُوضَعَ فِي فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَفِّيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ تَرَكْتُ الْخَلِيفَةَ بَعْدِي عَلَى أَنْقَى مِنَ الرَّاحَةِ. يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَانْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَتَلَكَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ قَتْلِي بِيَدِ رَجُلٍ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً وَاحِدَةً يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَلْهَا أَنْ تَأْذَنَ لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ. يَا عَبْدَ اللهِ، إِنِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فَكُنْ مَعَ الْأَكْثَرِ، وَإِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً وَثَلَاثَةً، فَكُنْ فِي الْحِزْبِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، ائْذَنْ لِلنَّاسِ فَجَعَلَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ لَهُمْ: أَعَنْ

انصار کے بارے میں تلقین کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے ایمان اور جگہ کو ٹھکانہ بنالیا تھا کہ وہ خلیفہ اُن کے اچھے فرد کے ساتھ اچھائی کرے اور بُرے شخص سے درگزر کرے اور میں اپنے بعد والے خلیفہ کو عربوں کے بارے میں تلقین کرتا ہوں کہ وہ اسلام کا مادہ ہیں' اُن کی زکوٰۃ کو وصول کیا جائے گا اور اُن کے غریب لوگوں میں خرچ کردیا جائے گا' میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ کے رسول ﷺ کے ذمہ کے بارے میں تلقین کرتا ہوں کہ اُن کے عہد کو پورا کیا جائے' اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے! میں نے اپنے بعد والے خلیفہ کو بہترین صورتِ حال پر چھوڑا ہے' اے عبداللہ بن عمر! تم لوگوں کے پاس جاؤ اور اس بات کا جائزہ لو کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ اُنہوں نے واپس آ کر بتایا: اے امیر المؤمنین! حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے آپ کو شہید کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے مجھے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں قتل نہیں کروایا جس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بھی سجدہ کیا ہو' اے عبداللہ بن عمر! تم سیدہ عائشہ کے پاس بھیجو اور اُن سے درخواست کرو کہ میں نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن ہو جاؤں' اے عبداللہ! اگر لوگوں کے درمیان اختلاف ہو تو تم زیادہ تعداد کے ساتھ ہونا اور اگر لوگ تین تین ہوں تو تم اُس گروہ میں ہونا جس میں عبدالرحمٰن بن عوف ہوں گے' اے عبداللہ بن عمر! تم لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ تو مہاجرین اور انصار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا شروع کیا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے کہتے تھے: کیا یہ کام (یعنی مجھ پر قاتلانہ حملہ) تم میں سے کسی نے کیا ہے؟ تو وہ لوگ

مِلَاءٍ مِنْكُمْ كَانَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: مَعَاذَ اللّٰهِ. قَالَ: وَدَخَلَ فِي النَّاسِ كَعْبُ الْاَحْبَارِ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْشَأَ يَقُولُ:

وَاَوْعَدَنِي كَعْبٌ ثَلَاثًا اَعُدُّهَا
وَلَا شَكَّ اَنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَهُ كَعْبُ
وَمَا بِي حِذَارُ الْمَوْتِ اِنِّي لَمَيِّتٌ
وَلٰكِنْ حِذَارُ الذَّنْبِ يَتْبَعُهُ الذَّنْبُ

کہتے تھے: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی اندر آئے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو یہ شعر پڑھے:

"کعب نے مجھے تین چیزوں کے حوالے سے بتایا تھا' جنہیں میں نے شمار کیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کعب کی کہی ہوئی بات ٹھیک تھی' مجھے موت کی وجہ سے پریشانی نہیں ہے کیونکہ وہ تو میں نے مرجانا ہے' صرف گناہوں کے حوالے سے پریشانی ہے جو ایک کے بعد ایک ہے"۔

فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ دَعَوْتَ طَبِيبًا؛ قَالَ: فَدُعِيَ بِطَبِيبٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ، فَسَقَاهُ نَبِيذًا فَخَرَجَ النَّبِيذُ يَعْنِي مَعَ الدَّمِ قَالَ: فَاسْقُوهُ لَبَنًا، فَخَرَجَ اللَّبَنُ اَبْيَضَ فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اعْهَدْ، قَالَ: قَدْ فَرَغْتُ

اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ طبیب کو بلوائیں تو یہ مناسب ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک طبیب کو بلوایا گیا' اُس نے اُنہیں نبیذ پلائی تو وہ نبیذ خون کے ساتھ باہر نکل آئی' اُس نے کہا: انہیں دودھ پلاؤ! تو سفید دودھ بھی باہر نکل آیا' تو اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ تیاری کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں فارغ ہو چکا ہوں۔

ثُمَّ تُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قَالَ: فَخَرَجُوا بِهِ بُكْرَةَ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ، فَدُفِنَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ صُهَيْبٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

پھر بدھ کی رات جب ذوالحج کے تین دن باقی رہ گئے تھے 23 ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: بدھ کے دن صبح کے وقت اُن کی میت لائی گئی اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن کر دیا گیا' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عمر کی شہادت پر جنات کا مرثیہ

1457- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

اَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: نَاحَتِ الْجِنُّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَصَفَ ذٰلِكَ فَقَالَ:

عَلَيْكَ سَلَامُ اللهِ مِنْ اَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الْاَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ اُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
نَوَائِحَ فِي اَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ اَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْاَمْسِ يُسْبَقِ
اَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ اَظْلَمَتْ
لَهُ الْاَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاهُ بِاَسْوَقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:
جنات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے:

''آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امیر ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شتر مرغ کے پَروں پر سوار ہوسکتا ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں''۔

1458- حَدَّثَنَا سَهْلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ:

وَمَا كُنْتُ اَخْشَى اَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتَى اَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ شعر زائد ہے:

''مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے''۔

ایک اور مرثیہ

1459- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ الْجِنَّ نَاحَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ إِمَامٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ
بَعْدَهَا نَوَائِحَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ
فَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتَى أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں:
جنات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر نوحہ کیا تھا اور یہ شعر کہے تھے:
”آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شترمرغ کے پَروں پر سوار ہوسکتا ہے!“ مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے“۔

1460- حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: نَاحَتِ الْجِنُّ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

عَلَيْكَ سَلَامُ اللَّهِ مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
نَوَائِحَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جنات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا اور یہ شعر کہے تھے:

”آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شترمرغ کے پَروں پر سوار ہوسکتا

فَيَا لَقَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَظْلَمَتْ
لَهُ الْأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاةُ بِأَسْوَقِ
وَزَادَ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ:
وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتِي أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں"۔

عاصم بن بہدلہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی ہے"۔

ایک اور مرثیہ

1461- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعُوا نَوْحَ الْجِنِّ عَلَيْهِ وَهُمْ يَقُولُونَ:

جَزَى اللهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ
يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبَقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ
لَقَتْلُ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَظْلَمَتْ لَهُ
الْأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاةُ بِأَسْوَقِ
وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
بِكَفَّيْ سَبَنْتِي أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن فضل بن زید العمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اُن پر جنات کا نوحہ سنا' وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

"آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور برکت نازل ہو! جو امام ہیں' اس پھٹے ہوئے چمڑے میں اللہ کا ہاتھ ہے' آپ نے اُمور کو اس طرح نمٹایا کہ جب آپ اُن سے جدا ہوئے تو اُن اُمور کی آستینوں میں نوحہ تھا جو آستینیں پھٹی ہوئی نہیں تھیں' کون شخص اس بات کی گنجائش رکھتا ہے کہ جو آپ نے گزشتہ کل میں آگے بھیجا' وہ شخص اُس سے سبقت لے جائے' کیا کوئی شخص شتر مرغ کے پَروں پر سوار ہو سکتا ہے! مدینہ منورہ میں آپ کی شہادت کے بعد زمین تاریک ہوگئی اور جھاڑیاں بھی اپنے تنوں پر حرکت کرتی ہیں' مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ وہ وفات پا جائیں گے اور میرا سیاہ تہبند (یعنی ماتمی لباس) میرے ہاتھ میں ہے اور آنکھ (غم کی وجہ سے) پھری ہوئی ہے اور نگاہ جھکی ہوئی

وَلَقَاكَ رَبِّي فِي الْجِنَانِ تَحِيَّةٌ
وَمِنْ كِسْوَةِ الْفِرْدَوْسِ لَا تَتَمَزَّقِ

ہے جب آپ جنت میں میرے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو (پروردگار کی طرف سے) سلام کہا جائے گا اور جنت الفردوس کا ایسا لباس دیا جائے گا جو پھٹے گا نہیں"۔

آخِرُ مَا حَضَرَنِي مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں جو کچھ مجھے یاد تھا' یہ اُس کا آخری حصہ تھا۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَوَّلُ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَكْرَمَهُ بِاَنْ زَوَّجَهُ بِابْنَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَضِيلَةٌ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مَعَ الْكَرَامَاتِ الْكَثِيرَةِ، وَالْمَنَاقِبِ الْجَمِيلَةِ، وَالْفَضَائِلِ الْحَسَنَةِ، وَبِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، وَاَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا، وَاَمَرَهُ بِالصَّبْرِ، فَصَبَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُتِلَ وَحَقَنَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے پہلی بات' جو اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ہے' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت عطا کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کی شادی یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی' حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں کسی ایک شخص کے نکاح میں نہیں آئیں' یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے' یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی تھی اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں' عمدہ مناقب ہیں' بہترین فضائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں شہادت کی خوشخبری دی تھی اور یہ بتایا تھا کہ وہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا تو اُنہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ خود شہید ہو گئے لیکن انہوں نے مسلمانوں کے خون کو محفوظ کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِابْنَتَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضِيلَةٌ خُصَّ بِهَا

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو صاحبزادیوں سے شادی ہونا' یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے

1462- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأَشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِمَ سُمِّيَ عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ؟ قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا أَدْرِي قَالَ: لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ إِلَّا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عبداللہ بن عمر ابوعبدالرحمٰن کوفی بیان کرتے ہیں: حسین بن علی جعفی نے مجھ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا نام کیوں دیا گیا؟ انہوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا۔ تو انہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کے نکاح میں نہیں آئیں۔

وحی الٰہی کا حکم

1463- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَنَفِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيمَتَيَّ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان بن عفان کے ساتھ کر دوں''۔

حضرت عثمان کی شادی وحی کے حکم کے تحت ہوئی

1464- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے عثمان کی شادی اُم کلثوم کے ساتھ آسمان کی وحی کے نتیجہ میں کی ہے''۔

خوبصورت ترین جوڑا

1465- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لِعُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا لَحْمٌ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، مَا رَأَيْتُ زَوْجًا أَحْسَنَ مِنْهُمَا، فَجَعَلْتُ مَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَمَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى رُقَيَّةَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتَ عَلَيْهِمَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَ زَوْجًا أَحْسَنَ مِنْهُمَا؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ جَعَلْتُ مَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پیالہ دے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا جس میں گوشت موجود تھا' میں اُن کے ہاں گیا تو وہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' میں نے اُن دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا' میں کبھی حضرت عثمان کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی سیدہ رقیہ کی طرف دیکھتا تھا' جب میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اُن دونوں کے ہاں گئے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُن دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا اور کوئی دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! میں کبھی سیدہ رقیہ کو دیکھتا تھا اور کبھی حضرت عثمان کو دیکھتا تھا۔

1465- عزاہ الهیثمی فی مجمع الزوائد 80/9 للطبرانی.

رُقَيَّةَ، وَمَرَّةً أَنْظُرُ إِلَى عُثْمَانَ

1466- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ، وَأَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانَ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ مُصَاحَبَتِهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے پاس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی اُم کلثوم کے ساتھ طے کر دی ہے اُس کا مہر رقیہ کے مہر کی مانند ہوگا اور اُسی طرح کا ساتھ کا ہوگا جیسے اُس (یعنی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھا۔

1467- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ، الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ: أَلَا أَبُو أَيِّمٍ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، فَلَوْ كُنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے جو صاحبزادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں (یعنی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کسی بیوہ عورت کا باپ یا کسی بیوہ عورت کا بھائی نہیں ہے جو اُس (بیوہ عورت) کے ساتھ عثمان کی شادی کر دے، اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ اُن کی

1466- رواه ابن ماجه: 110 وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 6398.

عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

شادی کر دیتا اور میں نے اُس کے ساتھ (اپنی بیٹیوں کی) شادی آسمان کی وحی کے حکم کے تحت کی تھی۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَاسَاةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالِهِ وَتَجْهِيزِهِ لِجَيْشِ الْعُسْرَةِ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اپنے مال کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینا اور اُن کا جیش عسرت کیلئے سامان فراہم کرنا

1468- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ، فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا فَعَلَ بَعْدَهَا أَبَدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے پاس ایک ہزار دینار تھے' وہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیئے اور تشریف لے گئے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنا ہاتھ اپنی گود میں ڈال کر اُن دیناروں کو اُلٹ پلٹ رہے تھے اور یہ فرمارہے تھے: اگر عثمان اس کے بعد کوئی بھی عمل نہ کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہے۔

1469- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1468- والحديث حسنه الألباني في صحيح الترمذي:6920.

1470- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1471- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دَعْلَجٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَهَّزَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ تِسْعَمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَسَبْعِينَ فَرَسًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جیش عسرت میں نو سو تیس اونٹ اور ستر گھوڑے فراہم کیے تھے۔

1472- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حُمِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةِ بَعِيرٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا الْأَلْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نو سو چالیس اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے تھے' یوں ایک ہزار کی تعداد مکمل کی تھی۔

حضرت عثمان کی آخری دنوں میں گفتگو

1473- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ، عَنِ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ جیش عسرت کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

1473- رواه أحمد 70/1، وابن أبي عاصم في السنة: 1303.

الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: نَشَدَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: عَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ: مَنْ جَهَّزَهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ خِطَامًا وَلَا عِقَالًا. هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا ثُمَّ ذَكَرْتُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَاَجْرُهَا لَكَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَنَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى بَيْتًا فَزَادَهُ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: زِدْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَاَجْرُهُ لَكَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ

فرمائی تھی: جو شخص انہیں سامان فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُن کو سامان فراہم کیا یہاں تک کہ اُنہیں لگامیں اور رسّیاں تک فراہم کی تھیں' کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بئر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' میں نے اُسے خریدا تھا اور اس خریداری کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو! تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ تو اُن حضرات نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص گھر خرید کر اُس کے ذریعہ مسجد میں اضافہ کر دے' اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُسے خرید لیا تھا' پھر اس (خریداری) کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے ذریعہ مسجد میں اضافہ کروا دو تو اس کا اجر تمہیں ملے گا' تو میں نے ایسا کر دیا تھا۔ تو اُن حضرات نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔

بَابُ اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِتَنٍ كَائِنَةٍ وَاَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ ایک فتنہ سامنے آئے گا' حضرت عثمان اور اُن کے ساتھی اُس فتنہ سے لاتعلق ہوں گے

مِنْهَا بُرَءَاءُ

1474- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1474 رواه أحمد 235/4، والترمذي: 3705، والحاكم 102/3.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَوْلَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ: فَذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: هُوَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

کچھ خطباء نے شام میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا' اُن میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی تھے' جو آخری صاحب خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اُن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے اُسے وضاحت سے بیان کیا' اسی دوران ایک صاحب وہاں سے گزرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ میں اُٹھ کر اُن صاحب کی طرف گیا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی طرف رُخ کر کے دریافت کیا: کیا یہ صاحب؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حق پر تھے

1475- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: شَهِدْتُ خُطَبَاءَ فِي أَوَّلِ الْفِتْنَةِ فِي الشَّامِ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فِي آخِرِهِمْ، يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

فتنہ کے آغاز کے دنوں میں' میں شام میں کچھ خطیبوں کی گفتگو میں موجود تھا' اُن خطباء میں سب سے آخر میں جو صاحب کھڑے ہوئے اُن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا' اُنہوں نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا' اسی

1475-/ انظر السابق۔

لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا فِتْنَةً. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَالَ: هٰذَا وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ فَاتَّبَعْتُهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

دوران ایک صاحب وہاں سے گزرے جنہوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اُس وقت حق پر ہوں گے۔ میں اُن صاحب کے پیچھے گیا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

1476- وَأَنْبَأَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: شَهِدْتُ خُطَبَاءَ أَوَّلَ الْفِتْنَةِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں:

فتنہ کے آغاز کے دنوں میں' میں کچھ خطباء کی محفل میں شریک ہوا..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان کے مظلوم ہونے کی پیشگوئی

1477- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً، فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا' ایک صاحب وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص جس نے منہ لپیٹا ہوا ہے' یہ اُس فتنہ کے دوران مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن صاحب کو جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی

1476- انظر: 1474.

1477- رواه أحمد 115/2، والترمذي: 3708.

الْمُقَنَّعُ مَظْلُومًا قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ اطلاع دینا کہ وہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے

1478- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا دُونَهُمَا، فَنَاجَاهُ طَوِيلًا فَمَا فَجَأَنِي إِلَّا وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاثٍ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، يَقُولُ: ظُلْمًا وَعُدْوَانًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بِقَتْلِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ساتھ سرگوشی میں طویل بات چیت کی، اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھٹنے کے بل کھڑے ہو گئے اور بولے: یارسول اللہ! کیا ظلم اور سرکشی کے طور پر۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ اندازہ لگایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُن کی شہادت کے بارے میں بتایا ہے۔

حضرت عثمان کے بارے میں پیشگوئی

1479- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ دِحْيَةَ الزِّيَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ يَعْنِي النَّهْدِيَّ، حَدَّثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: دروازہ کا خیال

-1478 رواه ابن ماجه:112.

-1479 رواه البخاري:3695، ومسلم:2403.

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَقَالَ لِي: احْفَظِ الْبَابَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُو بَكْرٍ. ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ. وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَاْذِنُ فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوَى شَدِيدَةٍ سَتُصِيبُهُ قَالَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَاِذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ حَمَّادٌ: وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَكَمِ، وَعَاصِمًا الْاَحْوَلَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

1480- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي حَائِطٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ

رکھنا! اسی دوران ایک صاحب آئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ وہ صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر ارشاد فرمایا: تم اُسے اندر آنے کی اجازت دو اور اُسے جنت کی خوشخبری بھی دے دو لیکن اُسے ایک شدید آزمائش کا شکار ہونا پڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں اجازت دی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن حکم اور عاصم احول دونوں کو ابوعثمان کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے ہیں: (میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایک باغ میں تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے اور اُنہوں نے سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اُسے اندر آنے کی اجازت دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دو' ایک بڑی آزمائش کے بعد۔ میں گیا تو وہاں حضرت عثمان

بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى شَدِيدَةٍ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى شَدِيدَةٍ فَجَعَلَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ صَبْرًا. حَتَّى جَلَسَ

رضی اللہ عنہ تھے میں نے کہا: آپ اندر تشریف لے آئیں! آپ جنت کی خوشخبری قبول کریں جو ایک بڑی آزمائش کے بعد ہوگی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کیا: اے اللہ! صبر عطا کرنا' یہاں تک کہ وہ تشریف فرما ہوئے۔

1481- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقْ حَتَّى تَأْتِيَ السُّوقَ فَتَلْقَى عُثْمَانَ فِيهَا يَبِيعُ وَيَبْتَاعُ فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ السُّوقَ فَأَلْقَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبِيعُ وَيَبْتَاعُ كَمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ قَالَ: وَأَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَ بِيَدِي فَجِئْنَا جَمِيعًا حَتَّى أَتَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! جب تم بازار پہنچو تو وہاں عثمان موجود ہوگا جو خرید و فروخت کر رہا ہوگا' تم اُس سے یہ کہنا: اللہ کے رسول نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ تم ایک بڑی آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کرو۔ میں گیا' میں بازار آیا' وہاں میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو خرید و فروخت کر رہے تھے' اُسی طرح جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا' میں نے کہا: اللہ کے رسول نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے: آپ ایک سخت آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا: فلاں فلاں جگہ پر ہیں۔ اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر ہم اکٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! زید میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ ایک شدید آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری قبول کرو' یارسول اللہ! مجھے کون سی آزمائش لاحق ہوگی؟

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ. إِنَّ زَيْدًا اَتَانِي فَقَالَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلَاءٍ شَدِيدٍ فَاَىُّ بَلَاءٍ يُصِيبُنِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا مَسَسْتُ ذَكَرِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُكَ فَقَالَ: هُوَ ذَاكَ هُوَ ذَاكَ مَرَّتَيْنِ

اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! نہ تو میں نے کبھی گانے بجانے میں دلچسپی لی' نہ میں نے اس کی تمنا کی' نہ میں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے جب سے میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہوگا' ایسا ہی ہوگا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

1482- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ. فَاَخَذَ عُثْمَانُ بِيَدِي. فَانْطَلَقَ بِي حَتَّى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. مَا هٰذِهِ الْبَلْوَى الَّتِي تُصِيبُنِي؟ مَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ اَسْلَمْتُ، اَوْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں اُنہیں ایک آزمائش کے بعد جنت کی خوشخبری دوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' اُنہوں نے عرض کی: وہ آزمائش کیا ہے جو مجھے لاحق ہوگی' جبکہ میں نے کبھی گانا نہیں سنا' میں نے (کسی غلط کام کی) آرزو نہیں کی' میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے اور میں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا' اگر منافقین تمہارے بارے میں یہ ارادہ کریں کہ تم

وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُقَمِّصُكَ فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ

اُسے اُتار دو تو تم اُسے نہ اُتارنا۔

بَابُ بَذْلِ عُثْمَانَ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَتَرْكِ النُّصْرَةِ لِنَفْسِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں کے خون کی بجائے اپنے خون کو بہا دینا اور قدرت رکھنے کے باوجود اپنی ذات کیلئے مدد حاصل کرنے کو ترک کرنا

1483- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: ثنا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْرِضُ نُصْرَتَهُ وَيَذْكُرُ بَيْعَتَهُ، فَقَالَ: أَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي وَفِي حَرَجٍ مِنْ نُصْرَتِي، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کے سامنے اپنی مدد کی پیش کش کی اور اپنی بیعت کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری بیعت کے حوالے سے تم کھلے ہو اور میری مدد کے حوالے سے حرج میں ہو' میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سلامتی کے ساتھ اور مظلوم ہونے کے طور پر حاضر ہوؤں گا۔

حضرت عثمان کا حضرت مغیرہ کو جواب

1484- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَأَنَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبدالملک بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ کو جو صورتِ حال درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں آپ کے سامنے تین پیشکشیں رکھتا ہوں' اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کیلئے

خِصَالًا ثَلَاثًا: إِنْ شِئْتَ خَرَقْنَا لَكَ بَابًا مِنَ الدَّارِ سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ، فَنُقْعِدُكَ عَلَى رَوَاحِلِكَ، فَتَلْحَقُ بِمَكَّةَ. فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا. أَوْ تَلْحَقُ بِالشَّامِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ. وَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتَ بِمَنْ مَعَكَ فَقَاتَلْتَهُمْ. فَإِنَّ مَعَكَ عُدَّةً وَقُوَّةً. وَإِنَّكَ عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَّا قَوْلُكَ: أَنْ نَخْرِقَ لَكَ مِنَ الدَّارِ بَابًا. فَأَقْعُدُ عَلَى رَوَاحِلِي فَأَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي وَأَنَا بِهَا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ

فَلَنْ أَكُونَ إِيَّاهُ وَأَمَّا قَوْلُكَ أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ فَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ. قُلْتُ: أُفَارِقُ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. وَأَمَّا قَوْلُكَ: إِنَّ مَعِي عِدَّةً وَقُوَّةً فَأَخْرُجُ فَأُقَاتِلُهُمْ؛ فَإِنِّي عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِإِهْرَاقِهِ مِلْءَ مِحْجَمٍ مِنْ دَمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

گھر کے سامنے والے دروازہ کی بجائے کوئی اور دروازہ بنا لیتے ہیں اور آپ سواری پر سوار ہو کر مکہ تشریف لے جائیں کیونکہ اگر آپ مکہ میں موجود ہوں گے تو یہ لوگ وہاں کی بے حرمتی نہیں کر سکیں گے' یا پھر آپ شام تشریف لے جائیں وہاں اہلِ شام موجود ہیں جن میں حضرت معاویہ ہیں' اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا ساتھ دینے والے افراد کے ہمراہ نکل کر ان (باغی) لوگوں سے لڑائی کرتا ہوں کیونکہ آپ کے ساتھ لوگوں کی بڑی تعداد اور قوت موجود ہو گی اور آپ حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ ہم آپ کیلئے سامنے کے دروازہ کی بجائے ایک اور دروازہ بنا دیتے ہیں اور میں سواری پر سوار ہو کر مکہ چلا جاؤں تا کہ وہ مجھے نقصان نہ پہنچا سکیں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مکہ میں خرابی پیدا کرے گا اور اُس پر تمام جہانوں کے عذاب کا نصف عذاب ہو گا''۔

تو میں وہ شخص نہیں بننا چاہتا' جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں شام چلا جاؤں' وہاں اہلِ شام ہیں' وہاں معاویہ ہیں' تو میں یہ کہتا ہوں کہ میں اپنی ہجرت کے مقام اور جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس ہے اُس جگہ کو نہیں چھوڑنا چاہتا' جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میرے ساتھ بڑی تعداد اور قوت موجود ہے' میں نکل کر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں اور میں حق پر ہوں اور یہ باطل پر ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی اُمت میں' میں وہ پہلا ایسا فرد نہیں بننا چاہتا جس نے ناحق طور پر اتنا بھی خون بہایا ہو' جتنا پچھنے لگانے کے دوران نکلتا ہے۔

1485- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي قَالَتْ: قُلْتُ أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ ابْنَ عَمِّكَ عَلِيًّا؟ فَسَكَتَ، قُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: ادْعِيهِ فَجَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ لِي: هَكَذَا أَيْ تَنَحِّي قَالَتْ: فَرَأَيْتُهُ يَقُولُ لِعُثْمَانَ وَلَوْنُهُ يَتَغَيَّرُ أَوْ وَجْهُهُ يَتَغَيَّرُ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لَهُ: أَلَا تُقَاتِلُ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی ساتھی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں حضرت ابوبکر کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں حضرت عمر کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے چچازاد حضرت علی کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے عرض کی: میں حضرت عثمان کو آپ کے پاس بلواؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے بلواؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اشارہ کیا کہ تم ہٹ جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کوئی بات چیت کی تو اُن کی رنگت (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان پر حملہ کا وقت آیا تو اُن سے کہا گیا: آپ ان سے لڑتے کیوں نہیں ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا تو میں اپنی ذات کے حوالے سے صبر کرنے والا ہوں۔

1486- وَحَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

-1485 رواه أحمد 58/1، والترمذي 37/2، وابن ماجه: 113، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 91.

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان کی دو خصوصیات

1487- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا هَاتَانِ الْخَصْلَتَانِ كَفَتَاهُ؛ بَذْلُهُ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَمْعُهُ الْمُصْحَفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صرف یہ دو خصوصیات ہوتیں تو یہ دونوں ہی اُن کیلئے کافی تھیں' اُنہوں نے مسلمانوں کا خون بہانے کی بجائے اپنا خون بہہ جانے کو ترجیح دی اور اُنہوں نے قرآنِ مجید کو جمع کیا۔

شہادت سے پہلے حضرت عثمان کا خواب

1488- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَأَصْبَحَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے بتایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! تم نے آج رات افطاری ہمارے پاس کرنی ہے۔ اُس دن صبح اُنہوں نے روزہ رکھ لیا اور پھر اُسی دن وہ شہید ہو گئے' اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کرے۔

صَائِمًا. ثُمَّ قُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

بَابُ ذِكْرِ إِنْكَارِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَعْظِيمِ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ وَعَرْضِهِمْ أَنْفُسَهُمْ لِنُصْرَتِهِ وَمَنْعِهِ إِيَّاهُمْ

1489- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ: رَافِعًا أُصْبُعَيْهِ أَوْ قَالَ مَادًّا أُصْبُعَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ

1490- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ أَرْسَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ يَدْعُوهُ، فَأَرَادَ إِتْيَانَهُ،

باب: صحابہ کرام کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا انکار کرنا اور اس بات کا اُن حضرات کے نزدیک بہت بڑا ہونا اور اُن حضرات کا خود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کرنا اور حضرت عثمان کا اُنہیں منع کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو احجار الزیت کے مقام پر دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں بلند کی ہوئی تھیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو انگلیاں پھیلائی ہوئی تھیں اور وہ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت نے محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر) ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کا موقع آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اُنہیں بلوایا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لپٹ گئے اور اُنہیں روکنے لگے'

فَتَعَلَّقُوا بِهِ وَمَنَعُوهُ. فَأَلْقَى عِمَامَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، وَنَادَى ثَلَاثًا: اللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَرْضَى قَتْلَهُ وَلَا آمُرُ بِهِ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر موجود سیاہ عمامہ اُتارا اور تین مرتبہ بلند آواز میں پکار کر کہا: اے اللہ! میں اُن کے قتل سے راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مزاحمت

1491- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرُدُّ النَّاسَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ بِسَيْفَيْنِ يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مبارک بن فضالہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جانے سے روک رہے تھے' اُن کے دونوں ہاتھوں میں دو تلواریں تھیں اور وہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے روک رہے تھے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل

1492- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ، عَنْ مَوْلًى لِحُذَيْفَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَتْلُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ يَتَرَدَّدُ فِي الدَّارِ قَائِمًا وَذَاهِبًا كَهَيْئَةِ النَّاخِرِ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَضَى وَهُوَ عَلَيَّ سَاخِطٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حارث بن ربیع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو وہ پریشانی کے عالم میں کبھی کھڑے ہو جاتے تھے' کبھی چلنے لگتے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ امیر المؤمنین ایسے عالم میں دنیا سے رخصت ہوں گے کہ وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔

1493- وَأَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ: اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَحِمَهُ اللهُ بَكَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
زید بن علی نے یہ بات نقل کی ہے:
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر روئے تھے۔

حضرت کعب بن مالک انصاری کا مرثیہ

1494- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُحَبَّرُ بْنُ قَحْذَمٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام شعبی بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے:

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ اَسْلَمُوا بَعْدَ عِزِّهِمْ
اِمَامَهُمْ لِلْمُنْكَرَاتِ وَلِلْغَدْرِ
فَلَوْ اَنَّهُمْ سِيمُوا مِنَ الضَّيْمِ خُطَّةً
لَجَادَ لَهُمْ عُثْمَانُ بِالْاَيْدِ وَالنَّصْرِ
فَمَا كَانَ فِي دِينِ الْاِلَهِ بِخَائِنٍ
وَلَا كَانَ فِي الْاَقْسَامِ بِالضَّيِّقِ الصَّدْرِ
وَلَا كَانَ نَكَّاثًا بِعَهْدِ مُحَمَّدٍ
وَلَا تَارِكًا لِلْحَقِّ فِي النَّهْيِ وَالْاَمْرِ
فَاِنْ اَبْكِهِ اُعْذَرْ لِفَقْدِي عَدْلَهُ

"مجھے اُن لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جنہوں نے غلبہ حاصل ہو جانے کے بعد اپنے امام (یعنی خلیفۂ وقت) کو منکر چیزوں اور عہد شکنی کے سپرد کر دیا' اُنہوں نے ظلم کی لکیریں کھینچیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تائید اور مدد کے ہمراہ اُن کا سامنا کیا' وہ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے دین میں خیانت کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی (مالِ غنیمت وغیرہ) کی تقسیم میں سینہ کی تنگی کا شکار تھے' وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑنے والے نہیں تھے اور کسی چیز سے منع کرنے یا کسی چیز کا حکم دینے کے بارے میں حق کو چھوڑنے والے نہیں تھے' اگر میں اُن پر روتا ہوں تو میں معذور ہوں کیونکہ میں نے

وَمَالِي عَنْهُ مِنْ عَزَاءٍ وَلَا صَبْرٍ
وَهَلْ لِامْرِئٍ يَبْكِي لِعِظَمِ مُصِيبَةٍ
أُصِيبَ بِهَا بَعْدَ ابْنِ عَفَّانَ مِنْ عُذْرٍ
فَلَمْ أَرَ يَوْمًا كَانَ أَعْظَمَ فِتْنَةً
وَأَهْتَكَ مِنْهُ لِلْمَحَارِمِ وَالسِّتْرِ
غَدَاةَ أُصِيبَ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْرِهِمْ
وَمَوْلَاهُمْ فِي إِلَهِ الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ

اُن کے عدل کو کھو دیا ہے اور اُن کے حوالے سے میرے لیے تعزیت یا صبر نہیں ہے' کیا کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لاحق ہونے والی مصیبت کے بعد کسی عذر کی بنیاد پر کسی وجہ سے رو سکتا ہے! میں نے آج کے دن کی طرح کا زیادہ آزمائش والا اور محرمات اور پردے کو پھاڑ دینے والا دن اور کوئی نہیں دیکھا' ایک ایسا دن جس میں مسلمانوں کے بہتر فرد اور اُن کے آقا کو شہید کر دیا گیا جو تنگی اور آسانی کی حیرانگی میں (یعنی ہر حال میں اُن کے آقا تھے)"۔

حضرت سعید بن زید کا تبصرہ

1495- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ: عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ: لَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ فِيمَا فَعَلْتُمْ بِابْنِ عَفَّانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ .

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اُس پر اگر آسمان ٹوٹ پڑتا تو وہ اس بات کا حقدار تھا کہ ٹوٹ پڑتا۔

1496- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ أَنَّ أُحُدًا، انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَكَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قیس بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اگر اس پر آسمان ٹوٹ پڑتا تو اُسے حق تھا کہ ایسا ہوتا۔

مَحْقُوقًا اَنْ يَنْقَضَّ

حضرت عبداللہ بن سلام کی پیشگوئی

1497- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: بَعَثَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَلِيطَ بْنَ سَلِيطٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا اِلَى ابْنِ سَلَامٍ فَتَنَكَّرَا لَهُ، وَقُولَا لَهُ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ تَرَى فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: فَاَتَيَا ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَا لَهُ نَحْوًا مِنْ مَقَالَتِهِ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمَا: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَنْتَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، بَعَثَكُمَا اِلَيَّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَاقْرِئَاهُ السَّلَامَ، وَاَخْبِرَاهُ بِاَنَّهُ مَقْتُولٌ فَلْيَكُفَّ، فَاِنَّهُ اَقْوَى لِحُجَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَتَيَاهُ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا يُقَاتِلَ مَعِي مِنْكُمْ اَحَدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابن سلیط اور عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید کو بھیجا' اُنہوں نے فرمایا: تم دونوں ابن سلام کے پاس جاؤ اور اُن سے یہ کہنا کہ لوگوں کی جو صورتِ حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ یہ دونوں حضرات ابن سلام کے پاس آئے اور اُنہیں اُس کی مانند بات کہی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ تو ابن سلام نے اُن میں سے ایک سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو! اور دوسرے سے کہا: تم فلاں بن فلاں ہو! تم دونوں کو میری طرف امیر المؤمنین نے بھیجا ہے' تم امیر المؤمنین کو سلام کہنا اور اُنہیں یہ بتانا کہ وہ شہید ہو جائیں گے تو وہ ہاتھ روک کے رکھیں' کیونکہ اس طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کی حجت زیادہ مضبوط ہو گی۔ یہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ مل کر لڑائی نہ کرے۔

1498- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ سَلَامٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

ابن سلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا

وَاللهِ لَئِنْ كَانَ قَتْلُ عُثْمَانَ هُدًى لَيَحْتَلِبَنَّ لَبَنًا، وَلَئِنْ كَانَ قَتْلُهُ ضَلَالَةً لَيَحْتَلِبَنَّ دَمًا

قتل ہدایت ہوا تو لوگ دودھ دوہ لیں گے اور اگر اُن کا قتل گمراہی ہوا تو لوگ خون دوہ لیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کی تنبیہ

1499- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ: اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ كَانَ لِي اسْمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانًا. فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ، وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: نَزَلَتْ فِيَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کیوں آئے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں آپ کی مدد کیلئے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگوں کے پاس جائیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور بولے: اے لوگو! زمانۂ جاہلیت میں میرا فلاں نام تھا تو نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا' میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی چند آیات نازل ہوئی تھیں' یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی:

{وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ} [الاحقاف: 10]

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک گواہ نے اس بات کی گواہی دی جو اس کی مانند تھی' وہ ایمان لے آیا اور تم لوگوں نے تکبر اختیار کیا' بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا''۔

وَنَزَلَتْ فِيَّ

یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی:

{قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

''تم فرما دو! میرے اور تمہارے درمیان کے معاملہ کیلئے اللہ

1499- رواه الترمذي: 3253، وابن ماجه: 795.

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ} [الرعد: 43]

تعالیٰ گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے اور وہ شخص (کافی ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے"۔

اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاللّٰهَ. اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوهُ. فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ؛ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. وَلَيُسَلَّنَّ سَيْفُ اللّٰهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ساتھ رہتے ہیں' یہ وہ شہر ہے جس میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا' تو ان صاحب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کے رہو' اللہ تعالیٰ سے ڈر کے رہو' اس حوالے سے کہ تم اُنہیں شہید کر دو' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ تلوار جو میان میں رکھی ہوئی ہے' وہ تم پر سونت لی جائے گی اور پھر وہ قیامت تک دوبارہ میان میں نہیں جائے گی۔

1500- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ تَزَلْ مُحِيطَةً بِمَدِينَتِكُمْ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى الْيَوْمِ. فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَذْهَبُنَّ. ثُمَّ لَا يَعُودُونَ اَبَدًا. فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهُ مِنْكُمْ رَجُلٌ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَ لَهُ. وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَزَلْ مَغْمُودًا عَنْكُمْ. وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ لَا يُغْمَدُ عَنْكُمْ اِمَّا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں تشریف لائے ہیں' اُس وقت سے لے کر آج تک فرشتے تمہارے شہر میں مسلسل گھومتے پھرتے رہتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا تو وہ فرشتے چلے جائیں گے اور دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص اُنہیں قتل کرے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جذام زدہ ہوگا' اُس کا ہاتھ نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں ہے' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ وہ تلوار سونت لے گا اور پھر وہ تلوار دوبارہ تم سے میان میں نہیں جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ شاید اُنہوں نے یہ کہا: ہمیشہ ایسا ہوگا

اَبَدًا، وَاِمَّا قَالَ: اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفًا، وَلَا خَلِيفَةٌ اِلَّا قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ يَجْتَمِعُوا. وَذَكَرَ اَنَّهُ قُتِلَ عَلَى دَمِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ سَبْعُونَ اَلْفًا

یا شاید یہ کہا کہ قیامت تک ایسا ہوگا) جب بھی کسی نبی کو شہید کیا گیا تو اُس کے بدلے میں ستر ہزار لوگوں کو شہید کیا گیا اور جب بھی کسی خلیفہ کو شہید کیا گیا تو اُس کے بدلے میں پینتیس ہزار افراد کو شہید کیا گیا۔ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے قتل کے بدلے میں ستر ہزار افراد مارے گئے تھے۔

1501- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الدَّارِ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، طَابَ اَوْ ضَرَبَ فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَيَسُرُّكَ اَنْ يُقْتَلَ النَّاسُ جَمِيعًا وَاِيَّايَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاِنَّكَ وَاللهِ اِنْ قَتَلْتَ رَجُلًا وَاحِدًا فَكَاَنَّمَا قَتَلْتَ النَّاسَ جَمِيعًا قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ اُقَاتِلْ

قَالَ الْاَعْمَشُ: وَكَانَ اَبُو صَالِحٍ اِذَا ذَكَرَ مَا صُنِعَ بِعُثْمَانَ بَكَى. قَالَ الْاَعْمَشُ: كَاَنِّي اَسْمَعُهُ يَقُولُ: هَاهْ، هَاهْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان کی شہادت سے کچھ پہلے میں حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ایسے ہی ٹھیک ہے یا مار پیٹ ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمام لوگ مارے جائیں اور اُن کے ساتھ میں بھی مارا جاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم ایک شخص کو قتل کرو تو یہ اسی طرح ہے جس طرح تم نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں واپس آ گیا اور میں نے کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کی۔

اعمش بیان کرتے ہیں: ابوصالح جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کا ذکر کرتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ اعمش بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی اُن کے رونے کی آواز سن رہا ہوں کہ وہ ہائے ہائے کر رہے تھے۔

1502- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش بیان کرتے ہیں: ابوصالح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عَنْ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ اِذَا ذُكِرَ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى، فَكَاَنِّي اَسْمَعُهُ يَقُولُ: هَاهْ، هَاهْ

عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے تھے تو رونے لگ جاتے تھے گویا میں اس وقت بھی اُنہیں ہائے ہائے کہتے ہوئے سن رہا ہوں۔

1503- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَلِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اگر سب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر متفق ہو جاتے تو اُن پر یوں پتھروں کی بارش ہوتی جس طرح قومِ لوط پر پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔

1504- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ كَعْبٍ يَعْنِي كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَيَسْتَحِلَّنَّ الْقَتْلُ مَا بَيْنَ دُرُوبِ الرُّومِ اِلَى صَنْعَاءَ، وَلَيَكُونَنَّ فِتَنٌ وَضَغَائِنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

کعب احبار نے یہ فرمایا تھا:

تم لوگ حضرت عثمان کو شہید نہ کرنا' اللہ کی قسم! اگر تم نے اُنہیں شہید کر دیا تو دروبِ روم سے لے کر صنعاء تک کے درمیان میں قتل و غارت گری حلال ہو جائے گی اور عنقریب فتنے اور پریشانیاں سامنے آئیں گی۔

بَابُ ذِكْرِ عُذْرِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: صحابہ کرام کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عذر کا تذکرہ

1505- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: ذَكَرُوا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَأْتِيكُمُ الْآنَ فَاسْأَلُوهُ عَنْهُ. فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْمَائِدَةِ

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ} [المائدة: 93]

كُلَّمَا مَرَّ بِحَرْفٍ مِنَ الْآيَةِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا، كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ اتَّقُوا، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ}

[آل عمران: 134]

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے پاس تشریف لانے والے ہیں' تم اُن سے اس بارے میں دریافت کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے اُن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

جب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کا کوئی حرف تلاوت کرتے تو یہ فرماتے تھے: عثمان اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جو ایمان لائے تھے' عثمان اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی تھی' پھر اُنہوں نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا:

''اور اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1506- وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُن افراد میں سے

سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ: كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوا، ثُمَّ آمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوا

تھے جو ایمان لائے اور پھر اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی' جو ایمان لائے اور پھر اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی۔

محمد بن حنفیہ کی روایت

1507- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْبَصْرَةَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ، وَعِنْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ، وَصَعْصَعَةُ، فَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَرَأَ

{إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ} [الانبياء: 101]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عُثْمَانَ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَرْوِي هَذَا عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن سعد بیان کرتے ہیں:

محمد بن علی (شاید اس سے مراد محمد بن حنفیہ ہیں) بصرہ تشریف لائے تو اُنہوں نے مجھے حدیث سنائی' اُنہوں نے بتایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ اُس وقت اپنے پلنگ پر تھے' آپ کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر' زید بن صوحان اور صعصعہ رضی اللہ عنہما موجود تھے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین کو اپنے پاس موجود لکڑی کے ذریعہ کریدا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جن کیلئے ہماری طرف سے بھلائی سبقت لے جا چکی ہے وہی لوگ اُس سے دور رکھے جائیں گے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت حضرت عثمان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن علی سے دریافت کیا: کیا میں یہ روایت آپ کے حوالے سے نقل کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1508- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ

1508- رواہ البخاری: 2778۔

بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي دَارِهِ، اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَفَضَ حِرَاءُ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَقَالَ أُنَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ: قَدْ سَمِعْنَاهُ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ، فَجَهَّزْتُ الْجَيْشَ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ كَانَ لَا يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَاشْتَرَيْتُهَا بِمَالِي لِلْفَقِيرِ وَالْغَنِيِّ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالنَّاسِ عَامَّةً؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ فِي أَشْيَاءَ عَدَّدَهَا عَلَيْهِمْ

عنہ کو اُن کے گھر میں محصور کر دیا گیا اور لوگ اُن کے گھر کے باہر اکٹھے ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا جس وقت حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے حراء! تم ٹھہرے رہو' تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ تو وہ افراد جنہوں نے یہ بات سنی ہوئی تھی' اُنہوں نے کہا: ہم نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جیش عسرت کے بارے میں جو شخص خرچ کرے گا وہ چیز قبول ہو گی' اُس وقت لوگ تنگدست اور پریشان تھے تو میں نے اپنے مال میں سے اُس لشکر کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ بئر رومہ میں سے کوئی بھی شخص قیمت ادا کیے بغیر پانی حاصل نہیں کر سکتا تھا' میں نے اُسے اپنے مال کے ذریعہ خرید کر غریب اور خوشحال اور مسافر اور سب لوگوں کیلئے وقف کر دیا تھا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ پھر مزید کچھ چیزیں تھیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے سامنے شمار کروائیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکالمہ

1509- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ السَّعْدِيِّ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَشَدَ قَوْمًا فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهُ قَالَ: اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا قَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ: مَنْ يُجَهِّزُ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللهُ لَهُ يَعْنِي: جَيْشَ الْعُسْرَةِ؛ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا

نے لوگوں کو واسطہ دے کر دریافت کیا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص بنوفلاں کی زمین خریدے گا؟ تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے وہ زمین بیس ہزار (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پچیس ہزار کے عوض میں خریدی تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اُسے خرید لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُسے ہماری مسجد میں شامل کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون شخص بئر رومہ خریدے گا؟ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا' تو میں نے اُسے اتنی اتنی رقم کے عوض میں خرید لیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے اُسے خرید لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: کون ان لوگوں کو سامان فراہم کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد جیش عسرت تھی۔ تو میں نے اُن لوگوں کو سامان

عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

فراہم کیا یہاں تک کہ اُنہیں رسّیاں اور لگامیں تک فراہم کیں۔ تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تُو گواہ ہو جا! اے اللہ! تُو گواہ ہو جا! اے اللہ! تُو گواہ ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان

1510- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: جَاءَنِي رَجُلٌ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَلَّمَنِي بِكَلَامٍ طَوِيلٍ، يُرِيدُ فِي كَلَامِهِ بِاَنْ اَعِيبَ عَلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ امْرُؤٌ فِي لِسَانِهِ ثِقَلٌ لَا يَكَادُ يَقْضِي كَلَامَهُ فِي سَرِيعٍ، فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ، قُلْتُ: قَدْ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، وَاِنَّا وَاللهِ مَا نَعْلَمُ عُثْمَانَ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ، وَلَا جَاءَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَيْئًا، وَلَكِنْ اِنَّمَا هُوَ هَذَا الْمَالُ، فَاِنْ اَعْطَاكُمُوهُ رَضِيتُمْ، وَاِنْ اَعْطَى اُولِي قَرَابَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُس نے میرے ساتھ طویل بات چیت کی، وہ یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کروں، وہ ایک ایسا شخص تھا جس کی زبان میں لکنت پائی جاتی تھی، وہ جلدی نہیں بول سکتا تھا، جب اُس نے بات چیت مکمل کر لی تو میں نے کہا: جب نبی اکرم ﷺ زندہ تھے تو ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی اُمت میں نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر ہیں، پھر حضرت عثمان ہیں، اللہ کی قسم! ہمیں یہ علم نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو ناحق قتل کیا ہو، یا اُنہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو، سارا معاملہ مال کا ہے، اگر وہ مال تمہیں دے دیتے تو تم لوگوں نے راضی ہو جانا تھا اور اگر وہ مال اپنے رشتہ داروں کو دے دیتے تو تم لوگ ناراض ہو جاتے، تم لوگ یہ چاہتے تھے کہ تم ایرانیوں اور رومیوں کی طرح ہو جاؤ کہ اُن کا جو بھی امیر بنتا تھا وہ لوگ اُسے قتل کر دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی

سَخِطْتُمْ. اِنَّمَا تُرِيدُونَ اَنْ تَكُونُوا كَفَارِسَ وَالرُّومِ لَا يَتْرُكُونَ لَهُمْ اَمِيرًا اِلَّا قَتَلُوهُ قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِاَرْبَعٍ مِنَ الدَّمْعِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا نُرِيدُ ذٰلِكَ

اللہ عنہما کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہمارا تو یہ ارادہ نہیں تھا۔

ایک شخص کا حضرت عبداللہ بن عمر سے مکالمہ

1511- اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: اَشَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا؟ قَالَ: لَا قَالَ: اَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ قِيلَ لَهُ: اِنَّ هٰذَا يَنْطَلِقُ فَيَزْعُمُ اَنَّكَ وَقَعْتَ فِي عُثْمَانَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَدَعُوهُ لَهُ. فَقَالَ: عَلِمْتَ مَا سَاَلْتَنِي عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا؟ فَقُلْتَ: لَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قُلْتَ: لَا. وَسَاَلْتُكَ هَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؟ قُلْتَ: نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَّا بَدْرٌ. فَاِنَّهُ كَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ. فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ، وَلَمْ يَضْرِبْ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے کہا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس وقت موجود تھے جب دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے تھے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں۔ جب وہ شخص اُٹھ کر جانے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہ شخص جانے لگا ہے اور یہ گمان کر رہا ہے کہ شاید آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ۔ لوگ اُسے واپس بلا کر لائے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے مجھ سے کس چیز کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! میں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں! میں

1511- رواه البخاري: 4066، وأحمد: 5772.

لِأَحَدٍ غَيْرِهِ. وَأَمَّا بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ؛ فَإِنَّهُ كَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ. فَبَايَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ. فَيَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرٌ مِنْ يَدِ عُثْمَانَ لِنَفْسِهِ. وَأَمَّا يَوْمُ الْتَقَى الْجَمْعَانِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے آپ سے سوال کیا کہ کیا وہ اُس دن موجود تھے جس دن دو بڑے لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک غزوۂ بدر کا تعلق ہے تو اُس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے کام کے سلسلہ میں مصروف تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا' آپ ﷺ نے اُن کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا (جو اُس جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا) جہاں تک بیعت رضوان کا تعلق ہے تو وہ اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کے کام کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف سے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ بیعت کی تھی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک اُن کے اپنے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہے' جہاں تک اُس دن کا تعلق ہے جب دو بڑے لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا:

{إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [آل عمران: 155]

''بے شک وہ لوگ جو تم میں سے پھر گئے تھے اُس دن جب دو گروہ مدمقابل آئے تھے تو اُن کے کیے ہوئے بعض اعمال کی وجہ سے شیطان نے اُنہیں پھسلا دیا' تحقیق اللہ تعالیٰ نے اُن سے درگزر کیا' بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا' بُردبار ہے''۔

اذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ

اب تم جاؤ اور اپنی بھرپور کوشش کرلو (یعنی جو کرنا ہے کرلو)۔

1512- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: أَنبَأَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ عَيَّاشٍ قَالَتْ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رُقَيَّةَ أَيَّامَ بَدْرٍ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَأَقَامَ عَلَيْهَا عَلَى أَنْ ضَمِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ سَهْمَهُ فِي بَدْرٍ، وَأَجْرَهُ فِي بَدْرٍ

اُم عیاش بیان کرتی ہیں:

غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ دیا تھا جو بیمار تھیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن کی دیکھ بھال کرتے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ضمانت دی تھی کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے اُنہیں حصہ بھی ملا تھا اور اُنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا۔

1513- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُثْمَانَ زَمَنَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِلَى مَكَّةَ فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْبَيْعَةُ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ، وَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے کہ بیعت رضوان کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھجوایا تھا' جب بیعت کا وقت آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں دستِ مبارک' دائیں دستِ مبارک پر رکھا اور فرمایا: یہ عثمان کیلئے ہے۔

1514- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عَابُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَشْيَاءَ لَوْ فَعَلَ بِهَا عُمَرُ مَا عَابُوهَا عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اُن باتوں پر اعتراضات کیے ہیں کہ اگر وہ کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیے ہوتے تو لوگوں نے اس حوالے سے اُن پر اعتراض نہیں کرنا تھا۔

بَابُ سَبَبِ قَتْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِيشِ السَّبَبُ الَّذِي قُتِلَ بِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدْ ذَكَرْتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ قَالَ فِي عُثْمَانَ: فَاتَّبِعُوا هٰذَا وَاَصْحَابَهُ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ عَلَى هُدًى فَاَخْبِرْنَا عَنْ اَصْحَابِهِ مَنْ هُمْ؟

قِيلَ لَهُ: اَصْحَابُهُ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْهُودُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، الْمَذْكُورُ نَعْتُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ، الَّذِي مَنْ اَحَبَّهُمْ سَعِدَ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ شَقِيَ

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کے سبب کا تذکرہ، وہ کیا سبب تھا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد رونما ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر کیا تھا اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اُس موقع پر اس شخص اور اس کے ساتھیوں کی پیروی کرنا کیونکہ اُس موقع پر یہ لوگ ہدایت پر ہوں گے، تو آپ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہیں؟

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے، جن کی صفات کا تذکرہ تورات اور انجیل میں بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص اُن سے محبت رکھے گا وہ سعادت مند ہوگا اور جو اُن سے بغض رکھے گا وہ بدنصیب ہوگا۔

امام آجری کی وضاحت

فَاِنْ قَالَ: فَاذْكُرْهُمْ. قِيلَ لَهُ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَسَعِيدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ فِي وَقْتِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. كُلُّهُمْ كَانُوا عَلَى هُدًى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّهُمْ اَنْكَرَ قَتْلَهُ، وَكُلُّهُمْ اسْتَعْظَمَ مَا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ اُن کا تذکرہ کریں! تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ وہ حضرت علی بن ابوطالب، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید اور دیگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، یہ تمام لوگ ہدایت پر تھے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور ان تمام حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا انکار کیا تھا اور ان تمام حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

جَرَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَشَهِدُوا عَلَى قَتَلَتِهِ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَنِ الَّذِي قَتَلَهُ؟ قِيلَ لَهُ: طَوَائِفُ أَشْقَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَتْلِهِ حَسَدًا مِنْهُمْ لَهُ وَبَغْيًا، وَأَرَادُوا الْفِتْنَةَ وَأَنْ يُوقِعُوا الضَّغَائِنَ بَيْنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا سَبَقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشِّقْوَةِ فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ أَعْظَمُ.

ساتھ ہونے والے سلوک کو بڑا (ظلم) قرار دیا تھا اور ان کے قاتلوں کے بارے میں گواہی دی تھی کہ وہ جہنم میں جائیں گے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کس نے کیا تھا؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ مختلف لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بدنصیبی کا شکار کیا کہ اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حسد رکھتے ہوئے اور اُن کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اُنہیں قتل کیا' وہ لوگ فتنہ پیدا کرنا چاہتے تھے اور حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے درمیان اختلافات پیدا کرنا چاہتے تھے' دنیا میں اُنہیں جو بدنصیبی حاصل ہوئی وہ تو ہوئی' آخرت میں اُنہیں جو کچھ (یعنی عذاب) ملے گا وہ اس سے زیادہ بڑا ہوگا۔

فَإِنْ قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ؟ قِيلَ لَهُ: أَوَّلُ ذَلِكَ وَبَدْءُ شَأْنِهِ أَنَّ بَعْضَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ السَّوْدَاءِ وَيُعْرَفُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَبَإٍ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ زَعَمَ أَنَّهُ أَسْلَمَ، فَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَحَمَلَهُ الْحَسَدُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَحَابَتِهِ، وَلِلْإِسْلَامِ، فَانْغَمَسَ فِي الْمُسْلِمِينَ، كَمَا انْغَمَسَ مَلِكُ الْيَهُودِ بُولَسُ بْنُ شَاوذَا فِي النَّصَارَى حَتَّى أَضَلَّهُمْ، وَفَرَّقَهُمْ فِرَقًا، وَصَارُوا أَحْزَابًا، فَلَمَّا تَمَكَّنَ فِيهِمُ الْبَلَاءُ وَالْكُفْرُ تَرَكَهُمْ، وَقِصَّتُهُ تَطُولُ، ثُمَّ عَادَ إِلَى التَّهَوُّدِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَهَكَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَبَإٍ، أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ، وَأَظْهَرَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ کس بنیاد پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر اکٹھے ہوئے تھے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: اس کا آغاز یوں ہوا کہ ایک یہودی شخص جس کا نام ابن سوداء تھا اور وہ عبداللہ بن سباء کے نام سے معروف تھا' اللہ تعالیٰ کی اُس پر لعنت ہو! اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے' وہ مدینہ منورہ میں ٹھہر گیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ حسد نے اور اسلام کے ساتھ حسد نے اُسے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان یوں گھل مل جائے جس طرح یہودیوں کا بادشاہ بولس بن شاوذ عیسائیوں میں گھل مل گیا تھا یہاں تک کہ اُس نے عیسائیوں کو گمراہ کر دیا اور اُنہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا اور وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور جب اُن کے درمیان آزمائش اور کفر اچھی طرح راسخ ہو گئے تو اُس نے اُنہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیا' اُس کا پورا واقعہ طوالت کا باعث ہوگا' پھر وہ شخص دوبارہ یہودی ہو گیا۔ عبداللہ

الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَصَارَ لَهُ أَصْحَابٌ فِي الْأَمْصَارِ، ثُمَّ أَظْهَرَ الطَّعْنَ عَلَى الْأُمَرَاءِ، ثُمَّ أَظْهَرَ الطَّعْنَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ طَعَنَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ أَظْهَرَ أَنَّهُ يَتَوَلَّى عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدَهُ وَذُرِّيَّتَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ سَبَأٍ وَأَصْحَابِهِ السَّبَائِيَّةِ، فَلَمَّا تَمَكَّنَتِ الْفِتْنَةُ وَالضَّلَالُ فِي ابْنِ سَبَأٍ وَأَصْحَابِهِ، صَارَ إِلَى الْكُوفَةِ، فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ، ثُمَّ وَرَدَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ، ثُمَّ وَرَدَ إِلَى مِصْرَ، فَصَارَ لَهُ بِهَا أَصْحَابٌ، كُلُّهُمْ أَهْلُ ضَلَالَةٍ، ثُمَّ تَوَاعَدُوا الْوَقْتَ، وَتَكَاتَبُوا لِيَجْتَمِعُوا فِي مَوْضِعٍ، ثُمَّ يَصِيرُوا كُلُّهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ، لِيَفْتِنُوا الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا فَفَعَلُوا، ثُمَّ سَارُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَتَلُوا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَعَ ذَلِكَ فَأَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا يَعْلَمُونَ حَتَّى وَرَدُوا عَلَيْهِمْ،

بن سباء نے بھی اسی طرح کیا' اُس نے اسلام کا اظہار کیا' نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا اظہار کیا تو مختلف علاقوں میں اُس کے ساتھی اکٹھے ہو گئے' پھر یہ لوگ امراء پر تنقید کرنے لگے' پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید شروع کر دی' پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کرنے لگے' پھر وہ لوگ اس چیز کا اظہار کرنے لگے کہ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو' اُن کی اولاد کو اور اُن کی ذریت کو اس بات سے محفوظ رکھا تھا کہ وہ ابن سباء اور ان کے ساتھی سبائیوں کے مسلک کی پیروی کریں۔ جب ابن سباء اور اُس کے ساتھیوں میں فتنہ اور گمراہی پختہ ہو گئے تو یہ لوگ کوفہ چلے گئے' وہاں بھی ان کے ساتھی موجود تھے' پھر وہ بصرہ آ گیا وہاں بھی اُسے کچھ ساتھی مل گئے' پھر وہ مصر چلا گیا وہاں بھی اُس کو کچھ ساتھی مل گئے' یہ سب لوگ گمراہ تھے' پھر ان سب لوگوں نے ایک وقت متعین کیا اور ایک دوسرے کو خط لکھا کہ وہ ایک مقام پر اکٹھے ہوں اور پھر سب لوگ مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے تاکہ مدینہ منورہ میں اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان فتنہ پیدا کریں' پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' پھر یہ لوگ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کریں حالانکہ اہلِ مدینہ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ لوگ اُن کی طرف آ رہے ہیں۔

صحابہ کرام نے باغیوں سے لڑائی کیوں نہیں کی؟

فَإِنْ قَالَ: فَلِمَ لَمْ يُقَاتِلْ عَنْهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قِيلَ لَهُ: إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑائی کیوں نہیں کی؟ تو اُس سے کہا جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو اس

وَصَحَابَتَهُ لَمْ يَعْلَمُوا حَتّٰى فَاجَاَهُمُ الْاَمْرُ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمَدِيْنَةِ جَيْشٌ قَدْ اُعِدَّ لِحَرْبٍ، فَلَمَّا فَجَاَهُمْ ذٰلِكَ اجْتَهَدُوا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ نُصْرَتِهٖ وَالذَّبِّ عَنْهُ، فَمَا اَطَاقُوا ذٰلِكَ وَقَدْ عَرَضُوا اَنْفُسَهُمْ عَلٰى نُصْرَتِهٖ وَلَوْ تَلِفَتْ اَنْفُسُهُمْ، فَاَبٰى عَلَيْهِمْ وَقَالَ: اَنْتُمْ فِيْ حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِيْ، وَفِيْ حَرَجٍ مِنْ نُصْرَتِيْ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُوْمًا، وَقَدْ خَاطَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَثِيْرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ بِمُخَاطَبَةٍ شَدِيْدَةٍ، وَغَلَظُوْا لَهُمْ فِي الْقَوْلِ، فَلَمَّا اَحَسُّوْا اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرُوْا عَلَيْهِمْ؛ اَظْهَرَتْ كُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ اَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الصَّحَابَةَ، فَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَزَعَمَتْ اَنَّهَا تَتَوَلَّاهُ، وَقَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، فَمَنَعُوْهُ الْخُرُوْجَ وَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ طَلْحَةَ، وَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَهُ، وَقَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، وَلَزِمَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ بَابَ الزُّبَيْرِ وَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَهُ، وَقَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ، وَاِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَشْغَلُوْا

صورتِ حال کا پتا نہیں تھا' یہ معاملہ اچانک اُن کے سامنے پیش آیا' مدینہ منورہ میں کوئی لشکر موجود نہیں تھا جو جنگ کیلئے تیار ہوتا' جب ان تمام حضرات کے سامنے اچانک یہ صورتِ حال پیش آئی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے اور اُن کا بچاؤ کرنے کی بھرپور کوشش کی جہاں تک ان کیلئے ممکن تھا' انہوں نے اپنے آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کیا' خواہ ان کی اپنی جانیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بات تسلیم نہیں کی اور ارشاد فرمایا: تم میری بیعت کے حوالے سے حلال ہو اور میری مدد کے حوالے سے حرج میں ہو' میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں گا تو سلامتی کے ساتھ اور مظلوم ہونے کے طور پر حاضر ہوؤں گا۔ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت طلحہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے ان لوگوں کو شدت کے ساتھ خطاب کیا اور ان لوگوں کے سامنے سختی کا اظہار کیا' جب ان لوگوں نے یہ بات محسوس کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُن کے مخالف ہو رہے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک گروہ نے اس بات کا اظہار شروع کیا کہ وہ تو صحابہ کرام کے ساتھ محبت رکھتے ہیں' اُن میں سے ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آ کر بیٹھ گیا' اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لاتعلق رکھا تھا' ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نکلنے نہیں دیا' ایک گروہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ گیا ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں سے لاتعلق رکھا تھا' اُن میں سے

الصَّحَابَةَ عَنِ الِانْتِصَارِ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَلَبَّسُوا عَلَى اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَمْرَهُمْ لِلْمَقْدُورِ الَّذِي قَدَّرَهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ عُثْمَانَ يُقْتَلُ مَظْلُومًا. فَوَرَدَ عَلَى الصَّحَابَةِ اَمْرٌ لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِهِ. وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ عَرَضُوا اَنْفُسَهُمْ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيَاْذَنَ لَهُمْ بِنُصْرَتِهِ مَعَ قِلَّةِ عَدَدِهِمْ. فَاَبَى عَلَيْهِمْ. وَلَوْ اَذِنَ لَهُمْ؛ لَقَاتَلُوا

ایک فرقہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ کر بیٹھ گیا اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اُن سے لاتعلق رکھا تھا۔ تو یہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ صحابہ کرام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد سے غافل کر دیں اور اہلِ مدینہ کو اپنے معاملہ کے حوالے سے فریب کا شکار کریں' تقدیر کے حکم کے تحت ایسا ہونا تھا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہونے کے طور پر شہید ہوں گے' تو صحابہ کرام کے سامنے ایسی صورتِ حال پیش آ گئی جس کا مقابلہ کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ہمراہ صحابہ کرام نے خود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُنہیں اجازت دیں کہ وہ تعداد تھوڑی ہونے کے باوجود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کریں' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن کی بات نہیں مانی' اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُنہیں اجازت دے دیتے تو صحابہ کرام نے اُن باغیوں کے خلاف جنگ کرنی تھی۔

1515- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ الْخُتَّلِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ اَبِي شَحْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُو سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَقَدْ كَانَ فِي الدَّارِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَاَبْنَاؤُهُمْ. مِنْهُمْ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں:

اُس وقت گھر میں مہاجرین' انصار اور اُن کے بیٹوں کی ایک جماعت موجود تھے' جن میں حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' حضرت عبداللہ بن زبیر' حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہم تھے' اور اُن میں سے ایک فرد بھی اتنے اتنے لوگوں سے زیادہ بہتر تھا' ان لوگوں نے یہ کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں ان لوگوں سے نمٹ لینے دیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم

وَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ. الرَّجُلُ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِنْ كَذَا وَكَذَا يَقُولُونَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. خَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ. فَقَالَ: أَعْزِمُ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَإِنَّ لِي عَلَيْهِ حَقًّا أَنْ لَا يُهْرِيقَ فِيَّ دَمًا. وَأُحَرِّجُ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمَا كَفَانِي الْيَوْمَ نَفْسَهُ

میں سے ہر ایک کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ میرا اُس پر جو حق ہے (اُس کے حوالے سے تاکید کرتا ہوں) کہ وہ کوئی خون نہ بہائے' میں تم میں سے ہر اُس شخص کو غلط قرار دوں گا جو میری ذات کا دفاع کرنے کی کوشش کرے گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُ مَظْلُومٌ. وَقَدْ أَشْرَفَ عَلَى الْقَتْلِ. فَكَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوا عَنْهُ. وَإِنْ كَانَ قَدْ مَنَعَهُمْ. قِيلَ لَهُ: مَا أَحْسَنْتَ الْقَوْلَ؛ لِأَنَّكَ تَكَلَّمْتَ بِغَيْرِ تَمْيِيزٍ. فَإِنْ قَالَ: وَلِمَ؟

قِيلَ: لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا أَصْحَابَ طَاعَةٍ وَفَّقَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى لِلصَّوَابِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. فَقَدْ فَعَلُوا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْإِنْكَارِ بِقُلُوبِهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ. وَعَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ لِنُصْرَتِهِ عَلَى حَسَبِ طَاقَتِهِمْ. فَلَمَّا مَنَعَهُمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ نُصْرَتِهِ. عَلِمُوا أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لَهُ. وَأَنَّهُمْ إِنْ خَالَفُوهُ لَمْ يَسَعْهُمْ ذَلِكَ. وَكَانَ الْحَقُّ عِنْدَهُمْ فِيمَا رَآهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ.

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب یہ حضرات یہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہیں اور اُنہیں قتل کرنے کی صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے تو ان لوگوں کیلئے مناسب تو یہ تھا کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے' اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں منع کیا تھا؟

اس شخص سے یہ کہا جائے گا: تم نے بات بہت اچھی کی ہے لیکن کسی امتیاز کے بغیر کلام کیا ہے۔ اگر وہ شخص کہے کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ وہ لوگ تھے جو اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے لوگ تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں قول اور عمل کے اعتبار سے درست چیز کی توفیق عطا کی تھی' ان لوگوں نے وہ کیا جو ان پر انکار کرنا لازم تھا' انہوں نے اپنے دلوں اور زبانوں کے ذریعہ انکار کیا اور انہوں نے اپنی ذات کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کیلئے پیش کیا جو ان کی طاقت کے مطابق تھا لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدد سے روک دیا تو اُنہیں یہ پتا چل گیا کہ اب ان کیلئے اطاعت و فرمانبرداری کرنا لازم ہے' اگر یہ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے تو اس کی گنجائش نہیں رکھ پاتے' ان حضرات کے نزدیک حق یہی تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے تھی' اللہ

تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام حضرات سے راضی ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَلِمَ مَنَعَهُمْ عُثْمَانُ مِنْ نُصْرَتِهِ وَهُوَ مَظْلُومٌ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ قِتَالَهُمْ عَنْهُ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، وَإِقَامَةُ حَقٍّ يُقِيمُونَهُ؟ قِيلَ لَهُ: وَهَذَا أَيْضًا غَفْلَةٌ مِنْكَ، فَإِنْ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: مَنْعُهُ إِيَّاهُمْ عَنْ نُصْرَتِهِ يَحْتَمِلُ وُجُوهًا، كُلُّهَا مَحْمُودَةٌ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو مدد سے روک کیوں دیا تھا جبکہ وہ مظلوم تھے اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان لوگوں کا لڑنا بُرائی سے روکنے کی مانند ہے اور حق کو قائم کرنے کے مترادف ہے۔ اُس شخص سے کہا جائے گا: یہ بھی تمہاری غفلت ہے؟ اگر وہ کہے: وہ کیسے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان حضرات کو اپنی مدد سے روکنا کئی پہلوؤں کا احتمال رکھتا ہے جو سب کے سب لائقِ تعریف ہیں۔

أَحَدُهَا، عِلْمُهُ بِأَنَّهُ مَقْتُولٌ مَظْلُومٌ لَا شَكَّ فِيهِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَهُ

أَنَّكَ تُقْتَلُ مَظْلُومًا، فَاصْبِرْ

پہلی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ اُنہیں مظلوم ہونے کے طور پر قتل کر دیا جائے گا' اس میں کوئی شک نہیں تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ بات بتائی تھی:

''تمہیں مظلوم کے طور پر قتل کیا جائے گا تو تم صبر سے کام لینا''۔

فَقَالَ: أَصْبِرُ، فَلَمَّا أَحَاطُوا بِهِ عَلِمَ أَنَّهُ مَقْتُولٌ، وَأَنَّ الَّذِي قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَقٌّ كَمَا قَالَ لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ وَعَدَهُ مِنْ نَفْسِهِ الصَّبْرَ، فَصَبَرَ كَمَا وَعَدَ، وَكَانَ عِنْدَهُ أَنْ مَنْ طَلَبَ الِانْتِصَارَ لِنَفْسِهِ وَالذَّبَّ عَنْهَا فَلَيْسَ هَذَا بِصَابِرٍ، إِذْ وَعَدَ مِنْ نَفْسِهِ الصَّبْرَ فَهَذَا وَجْهٌ.

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں صبر سے کام لوں گا۔ جب اُن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا کہ وہ قتل ہو جائیں گے اور اُنہیں یہ بھی پتا چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ حق ہے اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ایسا ہونا ضروری بھی ہے تو اُنہیں یہ بات پتا چل گئی کہ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کا وعدہ لیا تھا' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے کیے ہوئے وعدہ کے مطابق صبر سے کام لیا' اگر وہ اپنی ذات کیلئے دوسرے لوگوں سے مدد حاصل کرتے اور اپنا بچاؤ کرتے

کی کوشش کرتے تو ایسی صورت میں وہ صبر کرنے والے شمار نہ ہوتے' تو چونکہ اُنہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کا وعدہ کیا تھا' تو ایک وجہ تو یہ تھی۔

وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ فِي الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قِلَّةُ عَدَدٍ، وَأَنَّ الَّذِينَ يُرِيدُونَ قَتْلَهُ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ. فَلَوْ أَذِنَ لَهُمْ بِالْحَرْبِ لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَتْلَفَ مِنْ صَحَابَةِ نَبِيِّهِ بِسَبَبِهِ. فَوَقَاهُمْ بِنَفْسِهِ إِشْفَاقًا مِنْهُ عَلَيْهِمْ؛ لِأَنَّهُ رَاعٍ وَالرَّاعِي وَاجِبٌ عَلَيْهِ أَنْ يَحُوطَ رَعِيَّتَهُ بِكُلِّ مَا أَمْكَنَهُ. وَمَعَ ذَلِكَ فَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ مَقْتُولٌ فَصَانَهُمْ بِنَفْسِهِ. وَهَذَا وَجْهٌ.

اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ صحابہ کرام کی تعداد تھوڑی ہے اور جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اُن کی تعداد زیادہ ہے' اگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن حضرات کو لڑنے کی اجازت دے دیتے تو اس بات کا اندیشہ موجود تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ کرام کی جانیں ضائع ہو جاتیں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان قربان کر کے اُن حضرات کو بچانے کی کوشش کی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نگران تھے اور نگران پر یہ بات واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی رعایا کا بچاؤ کرنے کی کوشش کرے' پھر اس کے بعد یہ پہلو بھی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ تو پتا تھا کہ وہ شہید ہو ہی جائیں گے تو اُنہوں نے اپنی ذات کے مقابلہ میں اُن حضرات کا بچاؤ کیا' ایک وجہ یہ ہے۔

وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّهُ لَمَّا عَلِمَ أَنَّهَا فِتْنَةٌ، وَأَنَّ الْفِتْنَةَ إِذَا سُلَّ فِيهَا السَّيْفُ لَمْ يُؤْمَنْ أَنْ يُقْتَلَ فِيهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ؛ فَلَمْ يَخْتَرْ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَسُلُّوا فِي الْفِتْنَةِ السَّيْفَ. وَهَذَا أَيْضًا إِشْفَاقٌ مِنْهُ عَلَيْهِمْ. فِتْنَةٌ تَعُمُّ. وَتَذْهَبُ فِيهَا الْأَمْوَالُ، وَتُهْتَكُ فِيهَا الْحَرِيمُ. فَصَانَهُمْ عَنْ جَمِيعِ هَذَا.

اس کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ پتا چل گیا کہ یہ ایک آزمائش ہے اور جب آزمائش کے دوران تلوار کو سونت لیا جائے تو پھر اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ ایسا شخص بھی مارا جائے جو قتل کا مستحق نہیں تھا تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کیلئے یہ چیز اختیار نہیں کی کہ وہ فتنہ کے دوران تلوار سونت لیں' یہ بھی اُن کی طرف سے اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کی کوشش تھی کیونکہ فتنہ عمومی ہوتا ہے' اُس میں اموال ضائع ہو جاتے ہیں' حرمتیں پامال

ہوتی ہیں، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن تمام حضرات کو ان چیزوں سے بچایا۔

وَوَجْهٌ آخَرُ. يَحْتَمِلُ أَنْ يَصْبِرَ عَنِ الِانْتِصَارِ لِتَكُونَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ شُهُودًا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ، وَخَالَفَ أَمْرَهُ، وَسَفَكَ دَمَهُ بِغَيْرِ حَقٍّ. لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ شُهَدَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ. وَمَعَ ذَلِكَ فَلَمْ يُحِبَّ أَنْ يُهَرَاقَ بِسَبَبِهِ دَمُ مُسْلِمٍ، وَلَا يَخْلُفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِإِهْرَاقِهِ دَمِ مُسْلِمٍ، وَكَذَا قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَكَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا الْفِعْلِ مُوَفَّقًا مَعْذُورًا رَشِيدًا، وَكَانَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي عُذْرٍ، وَشَقِيَ قَاتِلُهُ

اس کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مدد حاصل کرنے کے حوالے سے اس لیے صبر سے کام لیا تا کہ صحابہ کرام اُن لوگوں کے خلاف گواہ بن جائیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا تھا اور اُن کے حکم کی مخالفت کی تھی اور اُن کا خون ناحق طور پر بہایا کیونکہ اہلِ ایمان زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ نیز اس کے ہمراہ وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہہ جائے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے فرد نہ بن جائیں جن کی وجہ سے کسی مسلمان کا خون بہہ گیا تھا' اُنہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا جبکہ وہ توفیق یافتہ تھے' معذور تھے اور ہدایت یافتہ تھے اور صحابہ کرام معذرت کے مقام پر تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والے لوگ بد بخت تھے۔

بَابُ ذِكْرِ قِصَّةِ ابْنِ سَبَإٍ الْمَلْعُونِ وَقِصَّةِ الْجَيْشِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ

ابن سباء ملعون کا واقعہ اور اُس لشکر کا واقعہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے اور اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا

1516- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ نے یزید فقعسی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ابن سباء کا تعلق صنعاء سے تعلق رکھنے والے یہودیوں سے تھا'

إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ. عَنْ عَطِيَّةَ. عَنْ يَزِيدَ الْفَقْعَسِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ سَبَأٍ يَهُودِيًّا مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ. أُمُّهُ سَوْدَاءُ. فَأَسْلَمَ زَمَانَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ تَنَقَّلَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ يُحَاوِلُ ضَلَالَتَهُمْ. فَبَدَأَ بِالْحِجَازِ. ثُمَّ الْبَصْرَةِ. ثُمَّ الْكُوفَةِ. ثُمَّ الشَّامِ. فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى مَا يُرِيدُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. فَأَخْرَجُوهُ. حَتَّى أَتَى مِصْرَ. فَاغْتَمَرَ فِيهِمْ. فَقَالَ لَهُمْ فِيمَا كَانَ يَقُولُ: الْعَجَبُ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْجِعُ. وَيُكَذِّبُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ. وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اُس کی ماں ایک سیاہ فام عورت تھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اُس نے اسلام قبول کیا، پھر وہ مسلمانوں کے مختلف علاقوں میں جاتا رہا اور وہاں لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا، اُس نے حجاز سے آغاز کیا، پھر بصرہ گیا، پھر کوفہ گیا، پھر شام گیا، وہ اہلِ شام کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا، اُن لوگوں نے اُسے وہاں سے نکال دیا، وہ مصر آ گیا، اُس نے اُن لوگوں کے درمیان گمراہی پھیلانے کی کوشش کی اور اُن سے یہ کہا کہ یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ ایک شخص اس بات کا قائل ہو کہ حضرت عیسیٰ تو دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور وہ اس شخص کو غلط قرار دے کہ حضرت محمد ﷺ دوبارہ دنیا میں آئیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

{إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ} [القصص: 85]

فَمُحَمَّدٌ أَحَقُّ بِالرُّجُوعِ مِنْ عِيسَى قَالَ: فَقُبِلَ ذَلِكَ عَنْهُ. ثُمَّ وَضَعَ لَهُمُ الرَّجْعَةَ فَتَكَلَّمُوا فِيهَا. ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّهُ كَانَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ. وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ. وَقَالَ لَهُمْ: مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِيٌّ خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ. وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ لَمْ يُجِزْ وَصِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''بے شک وہ ذات جس نے تم پر قرآن (کے احکام) کو لازم کیا ہے، وہ تمہیں اُس کی طرف لے جائے گا جہاں تم جانا چاہتے ہو''۔

تو حضرت عیسیٰ کے مقابلہ میں حضرت محمد ﷺ دوبارہ آنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو کچھ لوگوں نے اُس کے اس نظریہ کو قبول کیا، اُس نے اُن لوگوں کے درمیان رجعت کے عقیدہ کو فروغ دیا اور اس بارے میں بات چیت کرنے لگا۔ اُس کے بعد اُس نے کہا: ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت محمد ﷺ کے وصی تھے۔ اُس نے اُن لوگوں کو بتایا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیاء ہیں۔ اُس کے بعد اُس نے یہ بھی بتایا: اُس شخص سے زیادہ

وَوَثَبَ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ: اَنَّ عُثْمَانَ قَدْ جَمَعَ اَنْ اَخَذَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا. وَهَذَا وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل نہ کرے اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی پر حملہ کر دے۔ اُس کے بعد اُس نے اُن لوگوں کو بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ناحق طور پر حکومت کو حاصل کیا ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔

ابن سباء کے ساتھیوں کی سرکاری اہلکاروں پر تنقید

فَانْهَضُوا فِي هَذَا الْاَمْرِ فَحَرِّكُوهُ وَابْدَءُوا بِالطَّعْنِ عَلَى اُمَرَائِكُمْ. وَاَظْهِرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ. وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ. تَسْتَمِيلُوا النَّاسَ. وَادْعُوا اِلَى هَذَا الْاَمْرِ. فَبَثَّ دُعَاةً. وَكَاتَبَ مَنْ كَانَ اسْتَفْسَدَ فِي الْاَمْصَارِ وَكَاتَبُوهُ. وَدَعَوْا فِي السِّرِّ اِلَى مَا عَلَيْهِ رَاْيُهُمْ. وَاَظْهَرُوا الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ. وَجَعَلُوا يَكْتُبُونَ اِلَى الْاَمْصَارِ بِكُتُبٍ يَضَعُونَهَا فِي عُيُوبِ وُلَاتِهِمْ. وَيُكَاتِبُهُمْ اِخْوَانُهُمْ بِمِثْلِ ذَلِكَ. وَيَكْتُبُ اَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ اِلَى اَهْلِ مِصْرٍ آخَرَ بِمَا يَصْنَعُونَ. فَيَقْرَاُهُ اُولَئِكَ فِي اَمْصَارِهِمْ. وَهَؤُلَاءِ فِي اَمْصَارِهِمْ. حَتَّى يَنَالُوا بِذَلِكَ الْمَدِينَةَ. وَاَوْسَعُوا الْاَرْضَ اِذَاعَةً وَهُمْ يُرِيدُونَ غَيْرَ مَا يُظْهِرُونَ. وَيَسْتُرُونَ غَيْرَ مَا يَرَوْنَ. فَيَقُولُ اَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ: اِنَّا لَفِي عَافِيَةٍ مِمَّا ابْتُلِيَ بِهِ هَؤُلَاءِ اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَاِنَّهُمْ

تو تم لوگ اس معاملہ کے حوالے سے اُٹھ کھڑے ہو اور حرکت کرو اور اپنے امراء پر تنقید کرو اور نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا اظہار کرو' تم لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنہیں اس معاملہ کی طرف دعوت دو۔ پھر اُس نے داعی اور لکھنے والے مختلف علاقوں میں پھیلا دیئے جو اپنے مؤقف کی طرف آنے کی دعوت دیا رتے تھے' اُن لوگوں نے نیکی کا حکم دینے کا اظہار کیا' وہ مختلف علاقوں کے لوگوں کی طرف خط لکھتے تھے اور اُن حطوط میں اپنے حکمرانوں کی خامیاں بیان کرتے تھے' وہ اپنے بھائیوں کو اس طرح کے خط لکھتے تھے' ہر شہر والے دوسرے شہر والوں کو لکھتے تھے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے' پھر اُس دوسرے شہر والے اُنہیں لکھتے تھے' یہاں تک کہ یہ بات مدینہ منورہ تک پہنچ گئی' اُنہوں نے زمین میں بہت زیادہ اس بات کو پھیلا دیا تھا اور وہ لوگ جس چیز کا اظہار کر رہے تھے اُن کی اصل مراد اُس کے علاوہ کچھ اور تھی' وہ لوگ جو ظاہر کر رہے تھے اصل میں ویسا نہیں تھا' ہر شہر کے رہنے والوں نے یہ کہا کہ ہم تو عافیت میں ہیں اُس چیز کے مقابلہ میں جس آزمائش میں یہ لوگ (یعنی اہلِ مدینہ) شکار ہوئے تھے کیونکہ یہ سب مختلف علاقوں سے وہاں آئے تھے' تو اُن لوگوں نے کہا: لوگ جس صورتِ حال کا شکار ہیں ہم اُس حوالے سے عافیت

جَاءَهُمْ ذٰلِكَ، عَنْ جَمِيعِ اَهْلِ الْاَمْصَارِ، فَقَالُوا: اِنَّا لَفِي عَافِيَةٍ مِمَّا النَّاسُ فِيهِ قَالَ: وَاجْتَمَعَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَيَاْتِيكَ عَنِ النَّاسِ الَّذِي اَتَانَا؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا جَاءَنِي اِلَّا السَّلَامَةُ قَالُوا: فَاِنَّا قَدْ اَتَانَا وَاَخْبَرُوهُ بِالَّذِي انْتَهٰى اِلَيْهِمْ قَالَ: فَاَنْتُمْ شُرَكَائِي، وَشُهُودُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاَشِيرُوا عَلَيَّ ۔ قَالُوا: نُشِيرُ عَلَيْكَ اَنْ تَبْعَثَ رِجَالًا مِمَّنْ تَثِقُ بِهِمْ اِلَى الْاَمْصَارِ حَتّٰى يَرْجِعُوا اِلَيْكَ بِاَخْبَارِهِمْ، فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاَرْسَلَهُ اِلَى الْكُوفَةِ، وَاَرْسَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اِلَى الْبَصْرَةِ، وَاَرْسَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اِلٰى مِصْرَ، وَاَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِلَى الشَّامِ، وَفَرَّقَ رِجَالًا سِوَاهُمْ فَرَجَعُوا جَمِيعًا قَبْلَ عَمَّارٍ، فَقَالُوا جَمِيعًا: اَيُّهَا النَّاسُ، وَاللّٰهِ مَا اَنْكَرْنَا شَيْئًا وَلَا اَنْكَرَهُ اَعْلَامُ الْمُسْلِمِينَ وَلَا عَوَامُّهُمْ. وَقَالُوا جَمِيعًا: الْاَمْرُ اَمْرُ الْمُسْلِمِينَ

میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اکٹھے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس لوگوں کی طرف سے کوئی شخص آیا ہے؟ (یا کوئی اطلاع آئی ہے؟) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میرے پاس تو صرف سلامتی کی اطلاعات ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا: ہمارے پاس یہ اطلاعات آئی ہیں اور پھر اُن حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن خبروں کے بارے میں بتایا جو ان حضرات تک پہنچی تھیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھی ہو اور امیر المؤمنین کے گواہ ہو' تم لوگ مجھے مشورہ دو۔ ان حضرات نے کہا: ہم آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ قابلِ اعتماد لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجیں جو واپس آ کر آپ کو مختلف علاقوں کی صورتِ حال کے بارے میں بتائیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو بلوا کر اُنہیں کوفہ بھیجا' حضرت اسامہ بن زید کو بصرہ بھیجا' حضرت عمار بن یاسر کو مصر بھیجا' حضرت عبد اللہ بن عمر کو شام بھیجا اور دوسرے لوگوں کو دیگر علاقوں کی طرف بھیجا۔ یہ تمام لوگ حضرت عمار کی آمد سے پہلے واپس آ گئے' ان تمام لوگوں نے یہی کہا کہ اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے کوئی قابلِ اعتراض چیز نہیں دیکھی ہے اور مسلمانوں کے اکابرین یا اُن کے عوام کی طرف سے ہمیں کوئی قابلِ انکار چیز نظر نہیں آئی ہے۔ ان تمام حضرات کا یہی کہنا تھا کہ معاملہ مسلمانوں کا معاملہ ہے (یعنی اسلامی حکومت کو غلبہ اور تسلط حاصل ہے)۔

1517- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ، وَأَبِي عُثْمَانَ الْغَسَّانِيِّ قَالَا: لَمَّا قَدِمَ ابْنُ السَّوْدَاءِ مِصْرَ أَعْجَبَهُمْ، وَاسْتَحْلَاهُمْ وَاسْتَحْلَوْهُ. فَعَرَضَ لَهُمْ بِالْكُفْرِ فَأَبْعَدُوهُ، وَعَرَضَ لَهُمْ بِالشِّقَاقِ فَأَطْمَعُوهُ فِيهِ. فَبَدَأَ فَطَعَنَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. فَقَالَ: مَا بَالُهُ أَكْثَرُكُمْ عَطَاءً وَرِزْقًا أَلَا نَنْصِبُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يُسَوِّي بَيْنَنَا. فَاسْتَحْلُوا ذَلِكَ مِنْهُ. وَقَالُوا: كَيْفَ نُطِيقُ ذَلِكَ مَعَ عَمْرٍو وَهُوَ رَجُلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: تَسْتَعْفُونَ مِنْهُ ثُمَّ نَعْمَلُ عَمَلَنَا. وَنُظْهِرُ الِائْتِمَارَ بِالْمَعْرُوفِ وَالطَّعْنِ. فَلَا يَرُدُّهُ عَلَيْنَا أَحَدٌ. فَاسْتَعْفَوْا مِنْهُ، وَسَأَلُوا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ فَأَشْرَكَهُ مَعَ عَمْرٍو، فَجَعَلَهُ عَلَى الْخَرَاجِ، وَوَلَّى عَمْرًا عَلَى الْحَرْبِ، وَلَمْ يَعْزِلْهُ. ثُمَّ دَخَلُوا بَيْنَهُمَا حَتَّى كَتَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالَّذِي يَبْلُغُهُ عَنْ صَاحِبِهِ. فَرَكِبَ أُولَئِكَ فَاسْتَعْفَوْا مِنْ عَمْرٍو، وَسَأَلُوا عَبْدَ اللَّهِ فَأَعْفَاهُمْ. فَلَمَّا قَدِمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كُنْتُ مُنْذُ

ابوعثمان غسانی اور ابوحارثہ بیان کرتے ہیں:

جب ابن سوداء مصر آیا تو وہ اُن کو بہت اچھا لگا' وہ اُنہیں پسند آ گیا' اہلِ مصر اُسے پسند آ گئے' اُس نے اُن لوگوں کے سامنے کفر پیش کیا اور اُن کے سامنے بدنصیبی پیش کی تو اُن لوگوں نے اس بارے میں اُس کا ساتھ دیا' اُس نے حضرت عمرو بن العاص پر تنقید سے آغاز کیا اور بولا: ان کا کیا معاملہ ہے کہ ان کی تنخواہ اور معاوضہ سب سے زیادہ ہے' کیا ہم قریش سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو مقرر نہ کریں جو ہمارے درمیان برابری پیدا کرے۔ لوگوں نے اُس کی اس بات کو قبول کیا اور بولے: ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضرت عمرو بن العاص ایک عرب شخص ہیں۔ تو اُس نے کہا: تم اُن سے استعفیٰ مانگنا' پھر ہم اپنا کام کر لیں گے اور ہم یہ ظاہر کریں گے کہ ہم نیکی کا حکم دے رہے ہیں تو کوئی بھی ہم پر اعتراض نہیں کرے گا۔ اُن لوگوں نے حضرت عمرو بن العاص سے استعفیٰ مانگا اور اُن سے یہ مطالبہ کیا کہ عبداللہ بن سعد کو حضرت عمرو کے ساتھ شریک کیا جائے اور اُنہیں خراج کا نگران مقرر کیا جائے۔ حضرت عمرو بن العاص اُس وقت جنگ کے والی تھے' اُنہوں نے اُسے معزول نہیں کیا' پھر وہ لوگ اُن دونوں کے درمیان رکاوٹ بن گئے یہاں تک کہ اُن میں سے ہر ایک نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اُس چیز کے حوالے سے جو اُسے دوسرے ساتھی کے بارے میں اطلاع ملی تھی۔ یہ لوگ سوار ہو کر گئے اور انہوں نے حضرت عمرو سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور حضرت عبداللہ سے بھی کیا تو اُنہوں نے انہیں استعفیٰ دے دیا۔ جب حضرت عمرو بن العاص' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے ابوعبداللہ! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں

وَلِيتُهُمْ أَجْمَعَ أَمْرًا وَلَا رَأْيًا مِنِّي مُنْذُ كَرِهُونِي. وَمَا أَدْرِي مِنْ أَيْنَ أُتِيتُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: وَلَكِنِّي أَدْرِي. لَقَدْ دَنَا أَمْرٌ هُوَ الَّذِي كُنْتُ أَحْذَرُ. وَلَقَدْ جَاءَنِي نَفَرٌ مِنْ رَكْبٍ فَرَدَدْتُ عَنْهُمْ وَكَرِهْتُهُمْ. أَلَا وَإِنَّهُ لَابُدَّ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ أَنْ يَكُونَ. وَوَاللهِ لَأَسِيرَنَّ فِيهِمْ بِالصَّبْرِ وَلَنُتَابِعَنَّهُمْ مَا لَمْ يُعْصَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! جب سے میں اُن کے معاملہ کا نگران بنا تھا' میں نے اُن کے معاملہ کو سمیٹ کر رکھا ہوا تھا اور کسی کی رائے بھی مختلف نہیں تھی' البتہ اُس کے بعد صورتِ حال تبدیل ہوگئی جب اُن لوگوں نے مجھے مجبور کیا اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے بات آئی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن مجھے تو یہ بات پتا نہیں ہے' وہ معاملہ قریب آ گیا ہے جس سے میں بچنا چاہ رہا تھا' میرے پاس کچھ سوار آئے تھے' میں نے اُنہیں واپس کر دیا تھا اور اُن پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا' خبردار! جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا' اللہ کی قسم! میں اُن کے درمیان صبر کے ساتھ چلوں گا اور ہم اُن کی بات مانیں گے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

فَهَذِهِ مِنْ بَعْضِ قَصَصِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبَإٍ وَأَصْحَابِهِ لَعَنَهُ اللهُ. أَغْرُوا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مُنْذُ وَقْتِ الصَّحَابَةِ إِلَى وَقْتِنَا هَذَا. وَجَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ يُنْكِرُونَ عَلَى ابْنِ سَبَإٍ مَذْهَبَهُ. وَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَفَاهُ إِلَى سَابَاطَ. فَأَقَامَ فِيهِمْ فَأَهْلَكَهُمْ. وَادَّعَى عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا [illegible] عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَكَانَهُ عَمَّا قَدْ [illegible] فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِمَّا يَنْحَلُهُ إِلَيْهِ السَّبَائِيَّةُ. وَلَقَدْ أَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ.

وَقَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ عبداللہ بن سباء اور اُس کے ساتھیوں کے بعض واقعات تھے' اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے! اُنہوں نے مسلمانوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کیں جو صحابہ کرام کے وقت سے لے کر آج تک چلی آ رہی ہیں' تمام مسلمانوں نے ابن سباء اور اُس کے مسلک کا انکار کیا ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس کو ساباط کی طرف جلاوطن کر دیا تھا' وہ اُن لوگوں کے درمیان مقیم رہا اور اُس نے اُن لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا' یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک ایسا دعویٰ کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لاتعلق رکھا تھا اور محفوظ رکھا تھا' اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کو اُس چیز سے بلند و برتر رکھا ہے جس کی طرف سبائیہ فرقہ کے لوگ اُن کی نسبت کرتے ہیں'

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو آگ میں جلوا دیا تھا اور یہ بات کہی تھی:

لَمَّا سَمِعْتُ الْقَوْلَ قَوْلًا مُنْكَرًا
أَجَّجْتُ نَارًا، وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

''جب بھی میں کوئی منکر بات سنوں گا تو آگ بھڑکا لوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

فَحَرَّقَهُمْ بِالْكُوفَةِ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: صَحْرَاءُ أَحَدَ عَشَرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں انہیں ایک مقام پر جلوایا تھا جس کا نام صحرائے گیارہ ہے۔

ذِكْرِ مَسِيرِ الْجَيْشِ الَّذِينَ أَشْقَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَعَاذَ اللهُ الْكَرِيمُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ

باب: اُس لشکر کی روانگی کا تذکرہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کے حوالے سے بدنصیبی کا شکار کیا اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے محفوظ رکھا

1518- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ، وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ، وَمُحَمَّدٍ، وَطَلْحَةَ بْنِ الْأَعْلَمِ قَالُوا: وَكَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ بِالَّذِي كَانَ، وَبِكُلِّ مَا صَبَرَ عَلَيْهِ مِنَ النَّاسِ إِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ كِتَابًا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحارثہ نے ابوعثمان اور محمد اور طلحہ بن اعلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ حضرات بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف خط لکھا کہ کیا صورتِ حال ہے؟ اور انہوں نے اُس چیز کے حوالے سے صبر کرنے کی تلقین کی جس پر لوگ گامزن تھے اُس خط میں یہ تحریر تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ؛ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، أَمَّا

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ تمام مؤمنوں اور مسلمانوں کی

بَعْدُ فَإِنِّي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكُمْ، وَعَلَّمَكُمُ الْإِسْلَامَ، وَهَدَاكُمْ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَأَنْقَذَكُمْ مِنَ الْكُفْرِ، أَرَاكُمْ مِنَ الْبَيِّنَاتِ، وَنَصَرَكُمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَوَسَّعَ عَلَيْكُمْ فِي الرِّزْقِ، وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَتَهُ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: {وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ}

طرف ہے' تم لوگوں پر سلام ہو! امابعد! میں تمہیں اُس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم پر نعمتیں کی ہیں اور تمہیں اسلام کی تعلیم دی ہے اور گمراہی سے نکال کر تمہیں ہدایت نصیب کی ہے' تمہیں کفر سے بچالیا ہے' اُس نے تمہیں واضح نشانیاں دکھائی ہیں' دشمن کے خلاف تمہاری مدد کی ہے' رزق کے حوالے سے تمہیں وسعت عطا کی ہے' اپنی نعمتیں تم پر انڈیل دی ہیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو گے تو اُن کا شمار نہیں کر سکو گے' بے شک انسان ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالطَّاعَةِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الْفُرْقَةِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ بِهِ كُلَّ آيَةٍ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِالطَّاعَةِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الْفُرْقَةِ، وَكَتَبَ كِتَابًا آخَرَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا حکم دیا اور پھر فرقہ بندی سے اُنہیں بچنے کی تلقین کی اور اُن لوگوں کے سامنے ہر وہ آیت تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے (حاکمِ وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور اُنہیں فرقہ بندی سے منع کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور خط بھی لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ، وَكَرِهَ لَكُمُ الْمَعْصِيَةَ وَالْفُرْقَةَ وَالِاخْتِلَافَ، وَقَدْ أَنْبَأَكُمْ فِعْلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ، وَتَقَدَّمَ إِلَيْكُمْ فِيهِ لِتَكُونَ لَهُ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ إِنْ عَصَيْتُمُوهُ، فَاقْبَلُوا نَصِيحَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحْذَرُوا عَذَابَهُ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَجِدُوا أُمَّةً هَلَكَتْ إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ تَخْتَلِفَ، فَلَا يَكُونُ لَهَا إِمَامٌ يَجْمَعُهَا، وَمَتَى مَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ لَمْ تَقُمِ

''امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اطاعت وفرمانبرداری سے راضی ہے اور اُس نے تمہارے لیے معصیت' فرقہ بندی اور اختلافات کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' اُس نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں نے ایسا کیا تھا اور یہ چیز تم سے پہلے ہو چکی ہے' تاکہ یہ چیز تمہارے خلاف حجت بن جائے کہ اگر تم نے اُس کی نافرمانی کی' تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نصیحت کو قبول کرو اور اُس کے عذاب سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ تم ہر اُمت کو پاؤ گے کہ وہ اختلافات کا شکار ہونے کے بعد ہی ہلاکت کا شکار ہوئی' اُن کا کوئی پیشوا نہیں تھا جو اُنہیں اکٹھا کرتا' تم جب کبھی بھی ایسا کرو گے تو تم اکٹھا نماز ادا نہیں کر سکو گے اور

الصَّلَاةُ جَمِيعًا، وَسَلَّطَ عَلَيْكُمْ عَدُوَّكُمْ، وَيَسْتَحِلُّ بَعْضُكُمْ حُرَمَ بَعْضٍ، وَمَتَى مَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ تُفَرِّقُوا دِينَكُمْ، وَتَكُونُوا شِيَعًا، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ} [الانعام: 159]

وَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِمَا أَوْصَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَأُحَذِّرُكُمْ عَذَابَهُ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ يُعْتَبَرُ بِهِ، وَيُنْتَهَى إِلَيْهِ، أَوَ لَا تَرَوْنَ إِلَى شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لِقَوْمِهِ

{وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ} [هود: 90].

وَكَتَبَ بِكِتَابٍ آخَرَ:

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَقْوَامًا مِمَّنْ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَظْهَرُوا لِلنَّاسِ إِنَّمَا

تمہارا دشمن تم پر مسلط ہو جائے گا اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی حرمت کو حلال قرار دیدے گا' جب کبھی بھی تم ایسا کرو گے تو تمہارے دین میں فرقہ بندی آ جائے گی اور تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی اختیار کی' وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے' تمہارا اُن کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' تو اللہ تعالیٰ اُنہیں خبر دے گا اُس چیز کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے''۔

تو میں بھی تمہیں اُسی بات کی تلقین کرتا ہوں جس کی ہدایت تمہیں اللہ تعالیٰ نے کی تھی' میں تمہیں اُس کے عذاب سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں' قرآن نازل ہوا تا کہ اس سے سبق حاصل کیا جائے' اس کی طرف رجوع کیا جائے' کیا تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

''اے میری قوم! میری مخالفت تمہارے سامنے یہ چیز (یعنی عذاب) نہ لے آئے کہ تمہیں وہی چیز لاحق ہو جو نوح کی قوم کو' یا ھود کی قوم کو' یا صالح کی قوم کو لاحق ہوئی تھی اور لوط کی قوم تو تم سے دور بھی نہیں ہے' تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور پھر اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' بے شک میرا پروردگار رحم کرنے والا' محبت رکھنے والا ہے''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور خط بھی لکھا تھا (جس میں یہ تحریر تھا:)

''امابعد! کچھ لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں' اُنہوں نے لوگوں کے سامنے یہ چیز ظاہر کی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی

يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَقِّ، وَلَا يُرِيدُونَ شَرًّا وَلَا مُنَازَعَةً فِيهَا. فَلَمَّا عُرِضَ عَلَيْهِمُ الْحَقُّ إِذَا النَّاسُ فِي ذَلِكَ شَتَّى. مِنْهُمْ آخِذُ الْحَقِّ وَنَازِعٌ عَنْهُ مَنْ يُعْطَاهُ. وَمِنْهُمْ تَارِكٌ لِلْحَقِّ رَغْبَةً فِي الْأَمْرِ يُرِيدُونَ أَنْ يَبْتَزُّوهُ بِغَيْرِ الْحَقِّ. وَقَدْ طَالَ عَلَيْهِمْ عُمْرِي. وَرَاثَ عَلَيْهِمْ أَمَلُهُمْ فِي الْأُمُورِ. وَاسْتَعْجَلُوا الْقَدَرَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ حق یہ ہے کہ وہ لوگ صرف برائی کا ارادہ کرتے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے جب ان لوگوں کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس بارے میں لوگوں کی حالت مختلف ہو جاتی ہے' اُن میں سے کچھ لوگ حق کو اختیار کر لیتے ہیں اور حق کے حوالے سے اُس شخص سے جھگڑا کرتے ہیں جو حق کو قبول نہیں کرتا' ان میں سے کچھ لوگ حق کو ترک کرتے ہیں اور وہ مخصوص معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں' وہ یہ چاہتے ہیں کہ ناحق طور پر اُس چیز کو حاصل کر لیں۔ اُن کے خلاف میری عمر طویل ہو چکی ہے اور اُمور کے بارے میں اُن کی اُمید اُن پر خرابی پیدا کر چکی ہے اور اُن لوگوں نے تقدیر کے فیصلہ کے بارے میں جلد بازی کی ہے۔ اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

باغیوں کی حجاز آمد

قَالُوا: حَتَّى إِذَا دَخَلَ شَوَّالٌ مِنْ سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ ضَرَبُوا كَالْحَاجِّ. فَنَزَلُوا قُرْبَ الْمَدِينَةِ فِي شَوَّالٍ. سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ خَرَجَ أَهْلُ مِصْرَ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ عَلَى أَرْبَعَةِ أُمَرَاءَ الْمُقِلُّ يَقُولُ: سِتُّمِائَةٍ. وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ: أَلْفٌ. وَخَرَجَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ. وَخَرَجَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ فِي أَرْبَعَةِ رِفَاقٍ. قَالُوا: فَأَمَّا أَهْلُ مِصْرَ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَهُونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَأَمَّا أَهْلُ الْبَصْرَةِ فَكَانُوا يَشْتَهُونَ طَلْحَةَ. وَأَمَّا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَهُونَ الزُّبَيْرَ

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب شوال کی بارہ تاریخ آئی تو یہ لوگ حاجیوں کی شکل میں آئے اور مدینہ منورہ کے قرب و جوار میں پڑاؤ کر لیا' یہ شوال کے مہینہ 35 ہجری کی بات ہے۔ اہلِ مصر چار مختلف قافلوں کی شکل میں آئے تھے' اُن چاروں قافلوں کے امیر چار افراد تھے جن کی کم از کم تعداد چھ سو' زیادہ سے زیادہ تعداد ایک ہزار ہو گی۔ اہلِ کوفہ بھی چار قافلوں کی شکل میں آئے' اہلِ بصرہ بھی چار قافلوں کی شکل میں آئے۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے کہ جہاں تک اہلِ مصر کا تعلق ہے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لگاؤ رکھتے تھے' اہلِ بصرہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسبت رکھتے تھے اور اہلِ کوفہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں دلچسپی رکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:
وَقَدْ بَرَّأَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، مِنْ هَذِهِ الْفِرَقِ. وَإِنَّمَا أَظْهَرُوا لِيُمَوِّهُوا عَلَى النَّاسِ وَلِيُوقِعُوا الْفِتْنَةَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ. وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ الْكَرِيمُ الصَّحَابَةَ مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ عُدْنَا إِلَى الْحَدِيثِ قَالُوا: فَخَرَجُوا وَهُمْ عَلَى الْخُرُوجِ جَمِيعًا فِي النَّاسِ شَتَّى. لَا تَشُكُّ كُلُّ فِرْقَةٍ إِلَّا أَنَّ الْفَلْجَ مَعَهَا. وَإِنَّ أَمْرَهَا سَيَتِمُّ دُونَ الْأُخْرَى. فَخَرَجُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ. تَقَدَّمَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَنَزَلُوا ذَا خُشُبٍ. وَأُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَنَزَلُوا الْأَعْوَصَ. وَجَاءَهُمْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ. وَنَزَلَ عَامَّتُهُمْ بِذِي الْمَرْوَةِ. وَمَشَى فِيمَا بَيْنَ أَهْلِ مِصْرَ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ زِيَادُ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَصَمِّ وَقَالُوا: لَا تَعْجَلُوا وَلَا تَعْجَلُونَا حَتَّى نَدْخُلَ لَكُمُ الْمَدِينَةَ وَنَرْتَادَ. فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُمْ قَدْ عَسْكَرُوا لَنَا. فَوَاللهِ إِنْ كَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَدْ خَافُونَا: اسْتَحَلُّوا قِتَالَنَا وَلَمْ يَعْلَمُوا عِلْمَنَا لَهُمْ عَلَيْنَا إِذَا عَلِمُوا عِلْمَنَا أَشَدُّ. إِنَّ أَمْرَنَا هَذَا لَبَاطِلٌ. وَإِنْ لَمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو ان فرقوں سے لاتعلق رکھا تھا' ان لوگوں نے اس لگاؤ کا اظہار اس لیے کیا تھا تاکہ لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کریں اور صحابہ کرام کے درمیان فتنہ پیدا کر دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اس چیز سے محفوظ رکھا۔ اب ہم اصل بات کی طرف واپس آتے ہیں۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ لوگ نکلے اور نکلنے کے دوران یہ مختلف لوگوں کی شکل میں تھے' ان میں سے ہر ایک فرقہ اس بارے میں کوئی شک نہیں رکھتا تھا کہ کامیابی اُس کے ساتھ ہے اور دوسرے سے پہلے اُس کا معاملہ پورا ہو جائے گا' وہ لوگ نکلے یہاں تک کہ وہ لوگ مدینہ منورہ کے تین مختلف حصوں میں آ گئے' سب سے پہلے اہلِ بصرہ آئے تو اُنہوں نے ذوخشب کے مقام پر پڑاؤ کیا' پھر اہلِ کوفہ آئے اُنہوں نے اعوص کے مقام پر پڑاؤ کیا' پھر اہلِ مصر آئے اُن میں سے زیادہ تر لوگوں نے ذی مروہ کے مقام پر قیام کیا' اہلِ مصر اور اہلِ بصرہ کے درمیان زیاد بن نضر اور عبداللہ بن اصم آتے جاتے رہے۔ ان لوگوں نے کہا: تم لوگ جلدی نہ کرو! تم ہمارے حوالے سے جلدی نہ کرو' پہلے ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو کر صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن لوگوں نے ہمارے خلاف لشکر تیار کر لیا ہے' اللہ کی قسم! اگر اہلِ مدینہ نے ہمیں خوف کا شکار کرنے کا ارادہ کر لیا اور ہمارے ساتھ لڑائی کو درست قرار دے دیا تو وہ ابھی ہمارے بارے میں علم نہیں رکھتے ہیں' تو پھر ہماری یہ کوشش رائیگاں جائے گی اور اگر اُنہوں نے ہمارے ساتھ لڑائی کو درست قرار نہ دیا اور اُنہوں نے ہمارے مؤقف کو سمجھ لیا تو تمہارے پاس اصل صورتِ حال لے کر

يَسْتَحِلُّوا قِتَالَنَا وَوَجَدْنَا الَّذِي بَلَغَنَا بَاطِلًا لَنَرْجِعَنَّ إِلَيْكُمُ الْخَبَرَ قَالُوا: اذْهَبُوا فَدَخَلَ الرَّجُلَانِ فَأَتَوْا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَقَالُوا: إِنَّمَا نَؤُمُّ هَذَا الْبَيْتَ وَنَسْتَعْفِي هَذَا الْوَالِيَ مِنْ بَعْضِ عُمَّالِنَا، مَا جِئْنَا إِلَّا لِذَلِكَ، وَاسْتَأْذَنُوهُمْ لِلنَّاسِ بِالدُّخُولِ، فَكُلُّهُمْ أَبَى وَنَهَى، فَرَجَعَا إِلَيْهِمْ، فَاجْتَمَعَ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ نَفَرٌ فَأَتَوْا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ نَفَرٌ فَأَتَوْا طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ نَفَرٌ فَأَتَوْا الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَالَ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ: إِنْ بَايَعْنَا صَاحِبَنَا وَإِلَّا كِدْنَاهُمْ، وَفَرَّقْنَا جَمَاعَتَهُمْ، ثُمَّ كَرَرْنَا حَتَّى نَبْغَتَهُمْ، فَأَتَى الْمِصْرِيُّونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي عَسْكَرٍ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، عَلَيْهِ حُلَّةٌ مُعْتَمٌّ بِشَقِيقَةٍ حَمْرَاءَ يَمَانِيَةٍ مُتَقَلِّدًا بِالسَّيْفِ لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَقَدْ سَرَّحَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِيمَنِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ، فَالْحَسَنُ جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

واپس آ جائیں گے۔ دوسرے لوگوں نے کہا: تم لوگ جاؤ! دو آدمی گئے' وہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُن لوگوں نے بتایا کہ ہم تو خانۂ کعبہ کی زیارت کی نیت سے آئے ہیں اور ہم اپنے اہلکاروں میں سے فلاں اہلکار کو معزول کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں' ہم صرف اس مقصد کے تحت آئے ہیں۔ اُنہوں نے لوگوں سے اجازت مانگی کہ شہر کے اندر آ جائیں' لیکن سب لوگوں نے انکار کیا اور منع کیا۔ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آئے' اہلِ مصر میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اہلِ بصرہ میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اہلِ کوفہ میں سے کچھ لوگ اکٹھے ہو کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اُن میں سے ہر ایک گروہ نے یہ کہا کہ اگر ہم نے اپنے متعلقہ فرد کی بیعت کر لی تو ہم اُنہیں فریب دے دیں گے اور اُن کی جماعت کو منتشر کر دیں گے اور پھر ہم اپنے اصل مقصود کی طرف آ جائیں گے۔ اہلِ مصر' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' اپنے لشکر میں جو احجار الزیت کے پاس موجود تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس وقت حُلّہ پہنا ہوا تھا جو سرخ رنگ کے یمانی کپڑے کا تھا' اُنہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی ہوئی تھی' اُن کے جسم پر قمیص نہیں تھی' اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا تھا' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ احجار الزیت کے مقام پر موجود تھے۔ اہلِ مصر نے اُنہیں

الْبِصْرِيُّونَ وَعَرَضُوا لَهُ. فَصَاحَ بِهِمْ وَطَرَدَهُمْ. وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الصَّالِحُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعُوا، لَا صَحِبَكُمُ اللهُ قَالُوا: نَعَمْ؛ فَانْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ عَلَى ذَلِكَ. وَأَتَى الْبَصْرِيُّونَ طَلْحَةَ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ أُخْرَى إِلَى جَنْبِ عَلِيٍّ، وَقَدْ أَرْسَلَ بَنِيهِ إِلَى عُثْمَانَ، فَسَلَّمَ الْبَصْرِيُّونَ عَلَيْهِ وَعَرَضُوا بِهِ، فَصَاحَ بِهِمْ، وَطَرَدَهُمْ وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الْمُؤْمِنُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى الْكُوفِيُّونَ الزُّبَيْرَ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ أُخْرَى، وَقَدْ سَرَّحَ عَبْدَ اللهِ يَعْنِي ابْنَهُ إِلَى عُثْمَانَ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَعَرَضُوا لَهُ. فَصَاحَ بِهِمْ وَطَرَدَهُمْ وَقَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ جَيْشَ ذِي الْمَرْوَةِ وَذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَخَرَجَ الْقَوْمُ، وَأَرَوْهُمْ أَنَّهُمْ يَرْجِعُونَ فَانْفَشُوا عَنْ ذِي خُشُبٍ وَالْأَعْوَصِ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى عَسَاكِرِهِمْ، وَهِيَ عَلَى ثَلَاثِ مَرَاحِلَ كَيْ يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، فَافْتَرَقَ

سلام کیا' اُن کے سامنے آئے (یا اُنہیں پیشکش کی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں چیخ کر واپس جانے کیلئے کہا اور فرمایا: نیک لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں کو حضرت محمد ﷺ کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے تو تم لوگ واپس چلے جاؤ' اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھ نہ دے۔ اُن لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر واپس آ گئے۔ اہلِ بصرہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ دُوسری جماعت تھی جو اُس جماعت سے الگ تھی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تھی' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تھا' اہلِ بصرہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور اُن کے سامنے پیشکش کی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے چیخ کر اُنہیں جانے کیلئے کہا اور بولے: اہلِ ایمان یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں پر حضرت محمد ﷺ کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔ اہلِ کوفہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ اور لوگوں کی جماعت تھی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تھا' ان لوگوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور اُن کے سامنے پیشکش رکھی تو اُنہوں نے بھی چیخ کر اُنہیں پرے ہونے کیلئے کہا اور بولے: مسلمان یہ بات جانتے ہیں کہ ذی مروہ' ذی خشب اور اعوص والے لشکروں کو حضرت محمد ﷺ کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔ یہ لوگ وہاں سے نکل آئے اور ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا کہ اب وہ واپس چلے جائیں گے۔ یہ لوگ ذی خشب اور اعوص کے مقام سے اُٹھے اور اپنے لشکروں تک پہنچ گئے جو تین

اَهْلُ الْمَدِينَةِ لِخُرُوجِهِمْ. فَلَمَّا بَلَغَ الْقَوْمُ عَسَاكِرَهُمْ كَرُّوا بِهِمْ فَلَمْ يَفْجَأْ اَهْلُ الْمَدِينَةِ اِلَّا وَالتَّكْبِيرُ فِي نَوَاحِي الْمَدِينَةِ. فَنَزَلُوا فِي عَسَاكِرِهِمْ وَاَحَاطُوا بِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَمَا فَارَقُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ

مرحلوں کے فاصلہ پر موجود تھا' ان کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ منورہ میں موجود لوگ اِدھر اُدھر چلے جائیں' جب یہ لوگ چلے گئے تو اہلِ مدینہ بھی اِدھر اُدھر ہو گئے' جب لوگوں کو ان کے لشکروں کی خبر ملی تو وہ ایک اچانک صورتِ حال تھی جب مدینہ منورہ کے نواحی علاقوں سے تکبیر کی آوازیں آنے لگیں' انہوں نے اپنے لشکروں میں پڑاؤ کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور اُس وقت تک اُن سے جدا نہیں ہوئے جب تک اُنہیں شہید نہیں کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَالْقَصَصُ تَطُولُ كَيْفَ قَتَلُوهُ ظُلْمًا. وَقَدْ جَهَدَ الصَّحَابَةُ وَاَبْنَاءُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنْ لَا يَكُونَ مَا جَرٰى عَلَيْهِ. وَلَقَدْ قَالَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ الْاَشْقِيَاءُ الَّذِينَ سَارُوا اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ لَمَّا نَظَرُوا اِلَى اجْتِهَادِ الصَّحَابَةِ وَاَبْنَائِهِمْ فِي اَنْ لَا يُقْتَلَ عُثْمَانُ قَالُوا لَهُمْ: لَوْلَا اَنْ تَكُونُوا حُجَّةً عَلَيْنَا فِي الْاُمَّةِ لَقَتَلْنَاكُمْ بَعْدَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ واقعہ طویل ہے کہ کیسے ان لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا' صحابہ کرام اور صحابہ کرام کے صاحبزادوں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بچایا جا سکے لیکن یہ بد بخت لوگ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' ان لوگوں نے جب صحابہ کرام اور اُن کے صاحبزادوں کی کوششوں کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید نہ ہوں تو انہوں نے اُن حضرات سے کہا: اگر اُمت میں آپ لوگ ہمارے خلاف حجت نہ بنتے ہوتے تو ہم نے ان کے بعد تمہیں بھی قتل کر دینا تھا۔

1519- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ الْكَلْبِيَّةُ حِينَ دَخَلُوا عَلٰى عُثْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (سیدہ نائلہ) بیان کرتی ہیں: جب یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں آئے اور اُنہیں قتل کر دیا تو سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم انہیں قتل کر دو یا انہیں چھوڑ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ قَالَ: فَقَالَتْ نَائِلَةُ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ: إِنْ تَقْتُلُوهُ أَوْ تَدَعُوهُ فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ

دو' یہ ایک ایسے فرد ہیں جو ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے اور ایک ہی رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَى عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَرَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَلَزِمَ قَوْمٌ بُيُوتَهُمْ فَمَا خَرَجُوا إِلَّا إِلَى قُبُورِهِمْ، وَبَكَتِ الْجِنُّ، وَنَاحَتْ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تو بہت سے صحابہ کرام اُن کی وفات پر روئے' حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہا جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں' لوگ اپنے گھروں میں بند ہو کر بیٹھ گئے' وہ لوگ صرف قبرستان جانے کیلئے نکلا کرتے تھے' جنات روئے تھے اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا تھا۔

1520- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصِّينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَتِ الْجِنُّ عَلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، وَكَانَتْ تُنْشِدُنَا مَا قَالُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَيْلَةَ الْمَسْجِدِ إِذْ يَرْمُونَ بِالصُّمِّ الصِّلَابِ
ثُمَّ قَامُوا بُكْرَةً يَرْمُونَ صَقْرًا كَالشِّهَابِ
زَيْنُهُمْ فِي الْحَيِّ
وَالْمَجْلِسِ فَكَّاكُ الرِّقَابِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن مرہ بیان کرتے ہیں:

میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک جنات کے رونے کی آوازیں آتی رہیں۔ راوی کہتے ہیں: میری والدہ نے ہمیں اُن جنات کے کہے ہوئے اشعار بھی سنائے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھے' جو درج ذیل ہیں:

''مسجد کی رات جب اُن لوگوں نے مصیبت کے عالم میں مخصوص پرندہ کو چھوڑا اور پھر صبح کے وقت وہ اُٹھے اور اُنہوں نے آگ کی چمک کی طرح کا شکرا چھوڑا' اُن کا رونا قبیلہ میں بھی تھا اور محفل میں بھی تھا اور یہ گردنیں چھڑانے (یعنی غلام آزاد کروانے کے حوالے سے تھا)''۔

1521- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَ: وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: وَسَمِعَ صَوْتَ الْجِنِّ:

تُبْكِيكَ نِسَاءُ الْجِنِّ
يَبْكِينَ شَجِيَّاتِ
وَتَخْمِشُ وُجُوهَهَا
كَالدَّنَانِيرِ نَقِيَّاتِ
وَيَلْبَسْنَ ثِيَابَ السُّودِ
بَعْدَ الْقَصَبِيَّاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے جن کی آواز سنی جو یہ شعر پڑھ رہا تھا:

''آپ پر جنات کی عورتیں روتی ہیں اور وہ زار وقطار روتی ہیں' وہ صاف ستھرے دینار جیسے اپنے چہروں کو نوچتی ہیں اور پہلے وہ عمدہ باریک کپڑا پہنتی تھیں اور اب وہ سیاہ کپڑا پہنتی ہیں''۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي قَتَلَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1522- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَدْ سَارُوا إِلَيْهِ وَاللهِ لَيَقْتُلُنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ وَاللهِ

جندب نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ حضرت عثمان کو ضرور شہید کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں جائیں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: ان کے قاتل کہاں جائیں گے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جہنم میں جائیں گے۔

1523- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

بْنُ اِدْرِیسَ، عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ، عَنْ زِیَادِ بْنِ اَبِیْ مَلِیحٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ

اگر سب لوگ حضرت عثمان کے قتل پر متفق ہو جاتے تو اُن پر پتھروں کی بارش ہونی تھی جس طرح قوم لوط پر پتھر برسائے گئے تھے۔

قاتلینِ عثمان کا انجام

1524- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ الْحِمَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیبٍ قَالَ: بَلَغَنِی اَنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ، الَّذِینَ سَارُوا اِلَى عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُّوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جو سوار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے' اُن میں سے زیادہ تر لوگ جنون کا شکار ہو گئے تھے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَكَانَ الْجُنُونُ لَهُمْ قَلِیلًا

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: ایسے لوگوں کیلئے جنون کی سزا بھی کم ہے۔

1525- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِیدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیبٍ قَالَ: اِنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ الَّذِینَ خَرَجُوا اِلَى عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُّوا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: الْجُنُونُ لَهُمْ اَیْسَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں:

جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تھے اُن میں سے زیادہ تر سوار جنون کا شکار ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جنون کی سزا اُن کیلئے ہلکی ہے۔

1526- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ جَهْجَاهُ الْغِفَارِيُّ، أَخَذَ عَصَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّتِي كَانَ يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ، فَوَقَعَتْ فِي رُكْبَتِهِ الْأُكْلَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:

جہجاہ غفاری جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وہ عصا پکڑ لیا تھا جسے وہ ہاتھ میں پکڑتے تھے اور اُسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا تھا' اُس کے گھٹنے میں زخم ہو گیا تھا۔

1527- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: جَهْجَاهُ، تَنَاوَلَ عَصًا مِنْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ، فَرُمِيَ ذَلِكَ الْمَكَانُ بِأَكَلَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بیان کرتے ہیں:

ایک شخص تھا جس کا نام جہجاہ تھا' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا پکڑ لیا تھا اور اُسے اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا تھا' تو اُس کے اُس مقام پر ایک زخم بن گیا تھا۔

1528- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: تَجَهَّزَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَنَهَاهُمْ حُذَيْفَةُ، وَقَالَ: مَا سَعَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن یثیع بیان کرتے ہیں:

بنو عبس سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جانے کی تیاری کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں اس سے منع کیا اور فرمایا: جب بھی کوئی قوم زمین میں اپنے

1528- رواه الترمذي: 2225۔

قَوْمٌ اِلَى ذِي سُلْطَانِهِمْ فِي الْاَرْضِ لِيُذِلُّوهُ اِلَّا اَذَلَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَمُوتُوا

حکمران کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہے تا کہ اُسے ذلت کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو اُن کے مرنے سے پہلے ذلت کا شکار کر دیتا ہے۔

1529- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا كُنْتُ لِاُقَاتِلَ بَعْدَ رُؤْيَا رَاَيْتُهَا: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَاَيْتُ عُمَرَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ اَبِي بَكْرٍ، وَرَاَيْتُ عُثْمَانَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِ عُمَرَ، وَرَاَيْتُ دُونَهُمْ دَمًا، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: هٰذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صخر عجلی بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں تو اُس کے بعد نہیں لڑوں گا جبکہ میں نے خواب دیکھ لیا ہے' میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں' میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر رکھا ہوا ہے' میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت ابوبکر کے کندھے پر رکھا ہوا ہے' میں نے حضرت عثمان کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عمر کے کندھے پر رکھا ہوا ہے اور پھر ان حضرات کے پیچھے میں نے خون دیکھا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو بتایا گیا: یہ اللہ تعالیٰ ہے جو حضرت عثمان کے خون کا حساب لے رہا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان

1530- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالعزیز بن ولید بن سلیمان نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا

سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعَ أَعْمَى يَذْكُرُ عُثْمَانَ وَمَا وَلَدَ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِعُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ: يَقُولُونَ لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَا عَلَى الْأَرْضِ أَفْضَلُ مِنْهُ، وَمَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْهُ فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كَانَ فِيهِمْ أَبُوكَ فَقَالَ: ذَرُونِي مِنْ أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ قُتِلَ وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَعْظَمُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حُرْمَةً مِنْهُ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا رَأَيْتُ فِي مَنَامِي لَكَفَانِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ السَّمَاءَ انْشَقَّتْ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، وَالسَّمَاءُ تُمْطِرُ دَمًا، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا دَمُ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا

شخص کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا جائے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو! روئے زمین پر کوئی بھی اُن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا اور روئے زمین پر کسی بھی مسلمان کی حرمت اُن کی حرمت سے زیادہ نہیں ہے۔ اُن سے کہا گیا: اُن لوگوں میں تو آپ کے والد بھی شامل ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے والد کا معاملہ رہنے دو! جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تھے اُس وقت مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کی حرمت اُن سے زیادہ نہیں تھی اور اگر وہ چیز نہ ہوتی جو میں نے خواب میں دیکھی ہے تو وہی میرے لیے کافی ہوتا' میں نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا ہے' میرے سامنے نبی اکرم ﷺ موجود ہیں' آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر ہیں' بائیں طرف حضرت عمر ہیں اور آسمان سے خون کی بارش ہو رہی ہے' میں نے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ حضرت عثمان کا خون ہے جنہیں مظلوم ہونے کے طور پر قتل کیا گیا ہے۔

1531- وَأَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ وَفْدًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسعید مولیٰ ابواُسید بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی کہ اہلِ مصر کا ایک وفد آیا ہے' وہ نکلے اُن کی ملاقات اُن لوگوں سے ہوئی' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: پھر بنوسدوس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُسے

فَخَرَجَ فَتَلَقَّاهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ يُقَالُ: الْمَوْتُ الْأَسْوَدُ، فَخَنَقَهُ وَخَنَقَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَلْيَنَ مِنْ حَلْقِهِ، لَقَدْ خَنَقْتُهُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَفْسِهِ يَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ كَأَنَّهَا نَفْسُ جَانٍّ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَفِي يَدِهِ السَّيْفُ. فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً فَاتَّقَاهَا بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا. لَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَمْ لَمْ يَقْطَعْهَا وَلَمْ يُبِنْهَا. ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مِشْقَصًا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ

{فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [البقرة: 137]

فَإِنَّهَا لَفِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کالی موت کہا جاتا تھا' اُس نے اُن کا گلا دبایا' اُن کا گلا دبا کر پھر آ گیا اور بولا: میں نے اُن کے حلق سے زیادہ نرم اور کوئی حلق نہیں دیکھا' میں نے جب اُن کا گلہ گھونٹا تو اُن کے جسم میں اُن کا سانس یوں اٹک رہا تھا جس طرح وہ کسی بچے کا سانس ہوتا ہے۔ پھر ایک اور شخص اُن کے ہاں اندر گیا' اُس کے ہاتھ میں تلوار تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر وار کیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کے ذریعہ بچنے کی کوشش کی' اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُن کا ہاتھ جسم سے الگ ہوا تھا' یا الگ نہیں ہوا تھا۔ پھر تجیبی اُن کے ہاں اندر گیا اور اُس نے اُنہیں تیر مارا تو اُن کے خون کا فوارہ پھوٹ کر اُن کے سامنے موجود قرآنِ مجید کی اس آیت پر گرا:

''تو اُن لوگوں کے مقابلہ میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

بَابٌ فِيمَنْ يَشْنَأُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ يُبْغِضُهُ

باب: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے یا اُن سے بغض رکھتا ہے' اُس کا بیان

1532- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1532- رواه الترمذي: 3710، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1967.

زُفَرٍ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أُتِيَ بِجِنَازَةِ الرَّجُلِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ أَبْغَضَهُ اللهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو کبھی کسی شخص کی نمازِ جنازہ ترک کرتے نہیں دیکھا، صرف اس شخص کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

1533- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْأَيْلِيَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ التَّيْمِيُّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1534- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ حَيَّانِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أَبْغَضْهُ أَحَدًا، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ، أَتُبْغِضُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔۔۔ وَذَكَرَ قِصَّةَ حِرَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حیان بن غالب بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اتنا شدید بغض رکھتا ہوں کہ اتنا بغض کسی اور کے ساتھ نہیں رکھتا۔ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت بُرا کرتے ہو! کیا تم ایک جنتی شخص کے ساتھ بغض رکھتے ہو۔ اس کے بعد اُنہوں نے حراء پہاڑ والا پورا واقعہ بیان کیا۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَفَى بِهِ شِقْوَةً لِمَنْ سَبَّ عُثْمَانَ اَوْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بُرا کہتا ہے' اُس کی بدنصیبی کیلئے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں' سب کی لعنت ہو''۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحَابِهِ:

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ

''تم لوگ میرے بعد انہیں ہدف نہ بنالینا' جو شخص ان کے ساتھ محبت رکھے گا تو وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو شخص اُن سے بغض رکھے گا تو وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے اُن سے بغض رکھے گا' جو شخص اُنہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا تو عنقریب اللہ اُس کی گرفت کرے گا''۔

وَلِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

''تم لوگ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ پھر بھی اُن (صحابہ کرام میں سے کسی ایک) کے ایک مد بلکہ نصف مد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قُلْتُ: وَالَّذِي يَسُبُّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی

لَا يَضُرُّ عُثْمَانَ، وَاِنَّمَا يَضُرُّ نَفْسَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ شَهِدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُ يُقْتَلُ شَهِيدًا مَظْلُومًا وَبَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ، رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَرَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، عَلَى رَغْمِ اَنْفِ كُلِّ مُنَافِقٍ ذَلِيلٍ مُهِينٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

نقصان نہیں پہنچا تا وہ اپنا نقصان کرتا ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہ شہید ہونے کے طور پر اور مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں جنتی ہونے کی خوشخبری بھی دی ہے اور یہ بات کئی احادیث میں منقول ہے ان روایات کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے ان روایات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں خواہ (کسی بھی) ذلیل اور دنیا و آخرت میں کمتر منافق کی ناک آلود ہو۔

بَابُ ذِكْرِ اِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضْلِهِ عِنْدَهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت

1535- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ اَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، اِنَّ الْمَلَائِكَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں اُس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں' بے شک فرشتے عثمان بن عفان سے حیاء کرتے ہیں''۔

لَتَسْتَحِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل

1536- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا كَاشِفًا عَنْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى: يَا رَسُولَ اللهِ، دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ فَقَالَ: أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی اور آپ اسی حالت میں رہے اور بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عمر نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی اجازت دی اور اسی حالت میں رہے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے درست کیے اور اُن کے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے حضرت ابوبکر آئے تو آپ نے اُن کی پرواہ نہیں کی' پھر حضرت عمر اندر آئے تو آپ نے اُن کی پرواہ نہیں کی پھر حضرت عثمان اندر آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑے بھی ٹھیک کیے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

اس روایت کے کئی طرق ہیں۔

1536- رواه مسلم: 2401، وأحمد 155/6.

1537- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ كَوْثَرِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

''حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا' عثمان بن عفان ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اور حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

''میری اُمت کے بارے میں' میری اُمت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان بن عفان ہے' فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر علی بن ابوطالب ہے''۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت عثمان' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق ہیں

1538- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

-1538 رواه ابن ماجه:109 وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه:21.

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور اس میں میرا رفیق عثمان بن عفان ہے''۔

1539- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو''۔

1540- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

تَهْجُمُونَ عَلَى رَجُلٍ يُبَايِعُ مُعْتَجِرًا بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

''تم ایک ایسے شخص کے پاس جاؤ گے جس نے یمنی چادر کو اوڑھا ہوا ہوگا اور وہ خرید وفروخت کر رہا ہوگا' وہ شخص جنتی ہوگا''۔

فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي الْبَيْعَ

راوی کہتے ہیں: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو اُنہوں نے یمنی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور لوگوں کے ساتھ

1539- رواه الحاكم: 97/3.

1540- رواه أحمد 109/4 وابن أبي عاصم في السنة: 1292.

وَالشِّرَاءَ

خرید و فروخت کر رہے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شفاعت کرنا

1541- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيعَةَ أَوْ مُضَرَ

"میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے ان دونوں قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے افراد کی تعداد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے: ربیعہ قبیلہ یا مضر قبیلہ"۔

قَالَ: فَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: مشائخ کا یہ کہنا ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

1542- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

"قیامت کے دن عثمان' ربیعہ اور مضر قبیلہ جتنے افراد کی شفاعت کرے گا"۔

-1541 انظر السابق.

1543- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ. عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ. مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ. وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ. وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! اُس چیز کیلئے جو تم نے پہلے کیا' جو بعد میں کیا' جو پوشیدہ طور پر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' جو خفیہ طور پر کیا' جو ظاہر کر کے کیا اور جو بھی قیامت تک ہوگا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد کا واقعہ

1544- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ بِمَكَّةَ. الْمُؤَذِّنُ إِمَامُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِدْرِيسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ. عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالُوا: السَّمَاءُ لَمْ تُمْطِرْ، وَالْأَرْضُ لَمْ تُنْبِتْ. وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: انْصَرِفُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی ہوگئی' لوگ اکٹھے ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: بارش نازل نہیں ہوئی جس کے نتیجہ میں زمین میں پیداوار نہیں ہوئی اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصاف سے کام لو اور صبر کرو' شام ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کردے گا۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ملازمین شام سے قافلہ لے کر آگئے' وہ ایک سو اونٹنیوں پر گندم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اناج لاد کر لائے تھے'

وَاصْبِرُوا فَإِنَّكُمْ لَا تُمْسُونَ حَتَّى يُفَرِّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ. فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا قَلِيلًا أَنْ جَاءَ أُجَرَاءُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ. فَجَاءَتْهُ مِائَةُ رَاحِلَةٍ بُرًّا، أَوْ قَالَ: طَعَامًا. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى بَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَرَعُوا عَلَيْهِ الْبَابَ. فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَ: مَا تَشَاءُونَ؟ قَالُوا: الزَّمَانُ قَدْ قَحَطَ، السَّمَاءُ لَا تُمْطِرُ، وَالْأَرْضُ لَا تُنْبِتُ، وَالنَّاسُ فِي شِدَّةٍ شَدِيدَةٍ، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ عِنْدَكَ طَعَامًا فَبِعْنَاهُ حَتَّى تُوَسِّعَ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُثْمَانُ: حُبًّا وَكَرَامَةً. ادْخُلُوا فَاشْتَرُوا. فَدَخَلَ التُّجَّارُ فَإِذَا الطَّعَامُ مَوْضُوعٌ فِي دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ: يَا مَعَاشِرَ التُّجَّارِ، تُرْبِحُونِي عَلَى شِرَائِي مِنَ الشَّامِ؟ قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ اثْنَا عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ. فَقَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي. قَالُوا: لِلْعَشَرَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ عُثْمَانُ: قَدْ زَادُونِي قَالَ التُّجَّارُ: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَا بَقِيَ فِي الْمَدِينَةِ تُجَّارٌ غَيْرُنَا. فَمَنْ ذَا الَّذِي زَادَكَ؟ فَقَالَ: زَادَنِي اللهُ عَزَّ

لوگ اکٹھے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نکل کر اُن کے پاس گئے تو وہاں کئی لوگ موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اُن لوگوں نے بتایا: قحط سالی کا زمانہ ہے' بارش نازل نہیں ہوئی' زمین میں پیداوار نہیں ہوئی' لوگ قحط سالی کا شکار ہیں' ہمیں یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ کے پاس اناج ہے' ہم اُسے خریدنا چاہتے ہیں تاکہ غریب مسلمانوں کو گنجائش نصیب ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت اچھے! ٹھیک ہے! تم لوگ اندر آ جاؤ اور خریداری کر لو۔ تاجر حضرات اندر گئے تو وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں اناج رکھا ہوا تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! میں نے شام میں یہ جس قیمت پر خریدا تھا تم مجھے اس کا کتنا فائدہ دو گے؟ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں بارہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں چودہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا: ہم دس کے مقابلہ میں پندرہ دے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسری طرف سے مجھے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: اے ابوعمرو! مدینہ منورہ میں ہمارے علاوہ اور کوئی تاجر نہیں ہے' تو وہ کون ہے جو آپ کو زیادہ ادائیگی کر رہا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ ہے جو مجھے زیادہ ادائیگی کر رہا ہے' وہ ہر ایک درہم کے عوض میں دس گنا دے رہا ہے' کیا تم لوگ اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ اُن لوگوں

وَجَاءَ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرَةً، أَعِنْدَكُمْ زِيَادَةٌ؟ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ هٰذَا الطَّعَامَ صَدَقَةً عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

نے کہا: اللہ جانتا ہے' نہیں۔ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اس تمام اناج کو غریب مسلمانوں کیلئے صدقہ کر دیا ہے۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَرَأَيْتُ مِنْ لَيْلَتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَهُوَ عَلَى بِرْذَوْنٍ أَبْلَقَ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ مِنْ نُورٍ، فِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ نُورٍ، وَبِيَدِهِ قَضِيبٌ مِنْ نُورٍ، وَهُوَ مُسْتَعْجِلٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدِ اشْتَدَّ شَوْقِي إِلَيْكَ وَإِلَى كَلَامِكَ، فَأَيْنَ تُبَادِرُ؟ قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَهَا مِنْهُ، وَزَوَّجَهُ بِهَا عَرُوسًا فِي الْجَنَّةِ، وَقَدْ دُعِينَا إِلَى عُرْسِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسی رات میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' آپ ایک ترکی گھوڑا پر سوار تھے' آپ نے نور کا حُلّہ پہنا ہوا تھا' آپ کے مبارک قدموں میں نور کے جوتے تھے' آپ کے ہاتھ میں نور کی چھڑی تھی اور آپ جلدی میں تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضری اور آپ سے بات چیت کرنے کا بہت زیادہ شوق رکھتا ہوں' آپ جلدی میں کہاں جا رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! عثمان نے ایک صدقہ کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اُس کی طرف سے قبول کر لیا ہے اور اس کی وجہ سے جنت میں اُس کی شادی کی ہے اور ہمیں اُس کی شادی پر بلوایا گیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَضِّلُ عَلَيْنَا بِالنِّعَمِ الدَّائِمَةِ، ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَسَلَّمَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہم پر یہ فضل کیا ہے کہ دائمی نعمتیں عطا کیں جو ظاہری بھی ہیں اور باطنی بھی ہیں' یہ حمد ایک ایسے شخص کی بیان کردہ ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم آقا' حمد کو پسند کرتا ہے' تو ہر حال میں ہر طرح کی حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے جو نبی ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل پر بھی (درود) نازل کرے اور سلام بھی نازل کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَمَّا بَعْدُ: فَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. شَرَّفَهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِاَعْلَى الشَّرَفِ. سَوَابِقُهُ بِالْخَيْرِ عَظِيمَةٌ. وَمَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ. وَفَضْلُهُ عَظِيمٌ. وَخَطَرُهُ جَلِيلٌ. وَقَدْرُهُ نَبِيلٌ. اَخُو الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَابْنُ عَمِّهِ. وَزَوْجُ فَاطِمَةَ. وَاَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. وَفَارِسُ الْمُسْلِمِينَ. وَمُفَرِّجُ الْكَرْبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَاتِلُ الْاَقْرَانِ. الْاِمَامُ الْعَادِلُ. الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا. الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ. الْمُتَّبِعُ لِلْحَقِّ. الْمُتَاَخِّرُ عَنِ الْبَاطِلِ. الْمُتَعَلِّقُ بِكُلِّ خُلُقٍ شَرِيفٍ. اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ لَهُ مُحِبَّانِ. وَهُوَ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مُحِبٌّ. الَّذِي لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ. وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ. مَعْدِنُ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ. وَالْحِلْمِ وَالْاَدَبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

امابعد! آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بلند مراتب عطا کیے تھے اور بھلائی کے حوالے سے اُن کی خصوصیات عظیم ہیں' اُن کے مناقب بہت سے ہیں' اُن کی فضیلت عظیم ہے' اُن کا مرتبہ جلیل القدر ہے' اُن کی قدر و منزلت عمدہ ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد ہیں' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے والد ہیں' مسلمانوں کے شہسوار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پریشانی کو دور کرنے والے ہیں' بڑے بڑے سورماؤں کو شکست دینے والے ہیں' عادل حکمران ہیں' دنیا سے بے رغبت ہیں' آخرت کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں' حق کے پیروکار ہیں' باطل سے پیچھے ہٹنے والے ہیں' ہر بہترین خصوصیت سے متصف ہیں' اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں' وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور کوئی بدنصیب منافق ہی بغض رکھ سکتا ہے' وہ عقل اور علم' بردباری اور ادب کا معدن ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ جَامِعِ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

1545- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُودِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّهَا النَّفَرُ جَمِيعًا اَفِيكُمْ اَخٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ عَمٌّ مِثْلُ عَمِّي حَمْزَةَ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ مِثْلُ اَخِي جَعْفَرٍ الْمُزَيَّنِ بِالْجَنَاحَيْنِ بِالْجَوْهَرِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ مِثْلُ زَوْجَتِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ لَهُ مِثْلُ سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا جامع تذکرہ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' اے لوگو! کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مانند ہو؟ جو اللہ کے شیر ہیں اور اللہ کے رسول کے شیر ہیں اور تمام شہیدوں میں سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کا میرے بھائی جیسا بھائی ہو' یعنی جعفر' جنہیں یہ خصوصیت عطا کی گئی کہ اُن کے دو پَر ہیں جو جواہرات سے آراستہ ہیں اور وہ ان دو پَروں کے ذریعہ جنت میں جہاں چاہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص

أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ غَيْرِي وَغَيْرُ زَوْجَتِي فَاطِمَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ يَأْخُذُ سَهْمَيْنِ؛ سَهْمًا فِي الْخَاصَّةِ وَسَهْمًا فِي الْعَامَّةِ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَوَدَّتِهِ مِنَ السَّمَاءِ غَيْرِي فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ} [الروم: 38]

قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَتَلَ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ عِنْدَ كُلِّ شَدِيدَةٍ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَفِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ أَعْظَمَ

ہے جس کے بیٹے میرے بیٹوں حسن اور حسین جیسے ہوں' جو اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو خمس وصول کرسکتا ہو' یہ تو میں کرسکتا ہوں یا میری بیوی فاطمہ کرسکتی تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے (جو مالِ غنیمت میں سے) دو حصے وصول کرتا ہو' ایک خاص حصہ اور ایک عمومی حصہ؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ محبت رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے حکم دیا ہو' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور قرابت دار کو اُس کا حق دو''۔

لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے ہر جنگ کے وقت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے تحت مشرکینِ قریش کے ساتھ لڑائی کی ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ

غَنَاءً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ جِئْتُ اَضْطَجِعُ فِي مَضْجَعِهِ اَقِيهِ بِنَفْسِي وَاَبْذُلُ لَهُ مُهْجَةَ دَمِي غَيْرِي؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَفِيكُمْ اَحَدٌ اَخَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِي؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا قَالَ: فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ وَلِيَ غُمْضَ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ لَا

عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس طریقہ سے ساتھ دیا ہو کہ میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر لیٹ گیا تھا میں نے اپنا آپ پیش کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچایا تھا کیا میرے علاوہ کوئی اور شخص ایسا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی اور ایسا شخص ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھائی قرار دیا ہو اور ایک سے زیادہ مرتبہ یہ فرمایا ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تمہارے درمیان میرے علاوہ کوئی اور ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں بند کی ہوں؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان

1546- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَلْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ اَتَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران نو افراد اُن کے پاس آئے اور بولے: اے ابوعباس! یا تو آپ بھی ہمارے ساتھ اُٹھ کر جائیں یا پھر یہ ہے کہ ہم اُنہیں اُن کے

1546- رواہ أحمد 330/1، والترمذی: 3733، والحاکم 132/3.

تِسْعَةُ رَهْطٍ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ تُخَلِّيَنَا هَؤُلَاءِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ. وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحُ الْبَصَرِ قَالَ: فَانْتَبَذُوا فَتَحَدَّثُوا. فَلَا أَدْرِي مَا قَالُوا قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أُفٍّ وَتُفٍّ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ. وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللهُ أَبَدًا. يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ قَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدُ، لَا يَكَادُ يُبْصِرُ قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اُٹھ کر تمہارے ساتھ جاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کی بینائی سلامت تھی۔ پھر وہ لوگ اُٹھ کر گئے تو بات چیت کرنے لگے' مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے کیا کہا' لیکن اسی دوران حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے آئے' وہ کہہ رہے تھے: اُف ہے اور تف ہے' یہ ایک ایسے شخص پر تنقید کر رہے ہیں جس میں دس خصوصیات ہیں' یہ ایک ایسے شخص پر تنقید کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا' وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے' اُس وقت ہر کوئی اس بات کا خواہش مند ہوا کہ اُس کا نام لیا جائے لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں! تو لوگوں نے بتایا کہ وہ رہائشی جگہ پر آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اُس کی جگہ آٹا پیس لیتا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُن کی آنکھیں دُکھنے آئی ہوئی تھیں' وہ دیکھ نہیں سکتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اُن کی آنکھ میں ڈالا اور پھر تین مرتبہ جھنڈے کو ہلایا اور وہ اُنہیں عطا کر دیا' اسی جنگ میں سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (قیدی ہوکر) آئی تھیں۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ. ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَعَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ لَا يَذْهَبُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ توبہ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (امیر حج بنا کر) بھیجا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کے پیچھے بھیجا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس اعلان (کی ذمہ داری) اُن سے

بِهَا إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

حاصل کر لی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہی چاہتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! اس اعلان کو وہ شخص لے کر جا سکتا ہے جس کا مجھ سے تعلق ہو اور میرا اُس سے تعلق ہو۔

قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ: أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تھا: تم لوگوں میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا ساتھ دے گا؟ تو اُن لوگوں نے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میں دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا: تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کپڑا لے کر حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم پر رکھا تھا اور پھر یہ آیت تلاوت کی تھی:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

''اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ فِي مَكَانِهِ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَائِمٌ. وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ. فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا پہنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ سو گئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرکین' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھات میں تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت سوئے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ کے نبی! حضرت

لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَأَدْرِكْهُ قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ

علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئر میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں' آپ اُن کے پاس چلے جائیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں چلے گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اُسی طرح پتھر پھینکے جاتے رہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پتھر پھینکے جاتے تھے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ چپ سادھ کر کپڑا لپیٹ کر لیٹے رہے' وہ صبح ہونے تک باہر نہیں نکلے' جب اُنہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین نے کہا: تمہارے آقا کو جب ہم پتھر مارتے تھے تو وہ تکلیف کی وجہ سے بے چینی کا اظہار نہیں کرتے تھے جبکہ تم کر رہے تھے تو اسی سے ہمیں صورتِ حال کی تبدیلی کا اندازہ ہو گیا تھا۔

قَالَ: وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَخْرُجُ مَعَكَ، فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوۂ تبوک پر تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو' میرے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ میں جاؤں' یہ صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب تم میری جگہ پر موجود رہو۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي قَالَ: وَسَدَّ الْأَبْوَابَ مِنَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: تم میرے بعد ہر مؤمن کے ولی ہو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: علی کے مخصوص دروازہ کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے تھے کیونکہ مسجد اُن کا

راستہ تھا' اُن کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

قَالَ: وَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں' بے شک علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ. فَهَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ؟ وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ لَهُ فِي حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ: وَكُنْتُ فَاعِلًا: وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہے! یعنی ان لوگوں سے جنہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی ہے اور اللہ تعالیٰ وہ بات جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے' تو کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ اُن لوگوں پر ناراض ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تھی: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اُس کی گردن اُڑا دوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تمہیں کیا معلوم! شاید اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف جھانک کر دیکھا ہو اور فرمایا ہو: تم جو مرضی عمل کرو' میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

1547- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو، أَخُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَقَدْ كَانَتْ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن شداد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اٹھارہ خصوصیات تھیں' اُن میں سے کوئی ایک بھی اُن میں ہوتی تو وہ اس کے ذریعہ نجات پا جاتے اور اُن کی تیرہ خصوصیات ایسی ہیں جو اُن کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہیں۔

ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً، لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْهَا نَجَا بِهَا، وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ

1548- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا نَزَلَتْ آيَةٌ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} [البقرة: 104] إِلَّا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأْسُهَا وَشَرِيفُهَا وَأَمِيرُهَا. وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا بِخَيْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

یایھا الذین امنوا والی آیت صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ وہ تمام اہلِ ایمان کے سردار، اُن کے معزز فرد اور اُن کے امیر تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی کئی آیات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر عتاب کیا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَنَّ عَلِيًّا مُحِبٌّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا

1549- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خارجہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

-1549 رواه البخاري: 2942، ومسلم: 2404.

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ارشاد فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

''میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

فَدَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَعْطَاهُ

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر اُنہیں وہ جھنڈا عطا کر دیا۔

اللہ اور اُس کے رسول کے محب ومحبوب

1550- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

''کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَطْحَنُ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَرْضَى اَنْ يَطْحَنَ، فَاُتِيَ بِهِ فَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ

(جب اگلا دن آیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا: وہ آٹا پیس رہے ہیں' اُن میں سے کوئی بھی آٹا پیسنے پر راضی نہیں تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا اُن کے سپرد کیا' اسی جنگ میں سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (قیدی ہو کر آئی تھیں)۔

غزوۂ خیبر کا واقعہ

1551- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى يَدِ رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ

''میں جھنڈا اُس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح نصیب کردے گا''۔

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُمْ فَدَفَعَ اللِّوَاءَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ فَمَشَى هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا؛ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی امیر ہونے کو پسند نہیں کیا لیکن اُس دن میری خواہش تھی اور میں اُس کا اُمیدوار رہا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اُٹھو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا اُن کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اور جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب نہ کرے تم پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ چل کر گئے' پھر وہ ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکید کے تحت اُنہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کس بنیاد پر لوگوں کے ساتھ جنگ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرو جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے تو وہ تم سے اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر

-1551 رواہ مسلم: 2405.

لیں گے' البتہ اُن کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور اُن لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

1552- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابَهُ. فَجَاءَ مُنْكَسِفًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَالِي اَرَاكُمْ تَنْهَزِمُونَ اَمَا اِنِّي سَاَبْعَثُ اِلَيْهِمْ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَتَشَرَّفَ لَهَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ فِي الْقَوْمِ فَلَمْ يَرَ فِيهِمْ عَلِيًّا. فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ اَرْمَدُ. ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجِيءَ بِهِ يُقَادُ. فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ بِالشِّفَاءِ، وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَمَا لَحِقَ بِهِ آخِرُ اَصْحَابِهِ حَتَّى فَتَحَ عَلَى اَوَّلِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو بھیجا لیکن وہ پسپا ہو کر واپس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم پسپا ہو گئے ہو' اب میں اُن لوگوں کی طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اُسے فتح نصیب کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب اس کی توقع کرتے رہے' (جب وقت آیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہیں آئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: یارسول اللہ! اُن کو آشوبِ چشم کی شکایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ اُنہیں ہاتھ پکڑ کر لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا' اُن کیلئے شفاء کی دعا کی اور اُنہیں جھنڈا عطا کیا' تو ابھی اُن کے آخری ساتھی اُن کے ساتھ جا کر نہیں ملے تھے کہ پہلے والوں کو فتح نصیب ہوگئی۔

چار آدمیوں سے محبت کا حکم

1553- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1553 رواه الترمذي:3720، وابن ماجه:149، وأحمد5/356، والحاكم 3/130.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ هُمْ؟ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار افراد کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں' آپ اُن کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن میں سے ایک علی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: اُس نے مجھے اُن کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اُس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ بھی (یعنی اللہ تعالیٰ بھی) ان سے محبت رکھتا ہے۔

1554- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، وَإِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ ثَلَاثًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے چار افراد کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا ہے' اُس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے' اور اے علی! تم ان میں سے ایک ہو' اے علی! تم ان میں سے ایک ہو۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

وہ چار افراد کون ہیں؟

1555- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنے اصحاب میں سے چار افراد کے ساتھ محبت

-1554 انظر السابق۔
-1555 انظر: 1553۔

اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِي اَنْ اُحِبَّ اَرْبَعَةً مِنْ اَصْحَابِي، وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، وَاَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، وَالْفَارِسِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ

رکھوں اور اُسے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک علی ہے (اس کے علاوہ) ابوذر غفاری، (سلمان) فارسی اور مقداد بن اسود ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا حکم

1556- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ اَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا، وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَلِيًّا، وَيُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَنْ يَحْمِلُ النَّاسَ عَلَى عَدَاوَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھیں، بے شک اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اُس کے ساتھ عداوت رکھنے کی لوگوں کو ترغیب دے گا۔

1557- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1557 رواہ الترمذی:3721 والحاکم 130/3.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُيَيْتِهِ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِرَجُلٍ تُحِبُّهُ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقُرِعَ الْبَابُ. فَجِئْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَنَا عَلِيٌّ. فَقُلْتُ: إِنَّمَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ. ثُمَّ عُدْتُ لِمَوْقِفِي. فَأَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّعْوَةَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِرَجُلٍ تُحِبُّهُ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ فَقُرِعَ الْبَابُ. فَجِئْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَنَا عَلِيٌّ. فَقُلْتُ: قَلِيلًا. ثُمَّ عُدْتُ لِمَوْقِفِي. فَأَعَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّعْوَةَ. فَقُرِعَ الْبَابُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ يَا أَنَسُ فَفَتَحْتُ فَإِذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَأَكَلَ هُوَ وَهُوَ مِنْهُ

ابن ابورجال نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود تھا' آپ ﷺ کو (پکا ہوا) پرندہ تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ جس کے ساتھ تُو محبت رکھتا ہو تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ (کا گوشت) کھائے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے دعا کی: اے اللہ! وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ اسی دوران دروازہ کھٹکا' میں آیا' میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو اُن صاحب نے جواب دیا: میں علی ہوں! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ ابھی اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر میں واپس اپنی جگہ پر آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ جس سے تُو محبت رکھتا ہو تا کہ وہ میرے اس پرندہ (کا گوشت) کھائے۔ دروازہ پر دستک ہوئی' میں آیا' میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں علی ہوں! میں نے کہا: ٹھہر جائیں! پھر میں واپس اپنی جگہ پر آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے پھر دعا کی' پھر دروازہ پر دستک ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! دروازہ کھول دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے' اُنہوں نے اور نبی اکرم ﷺ نے اُس گوشت کو کھایا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ مِنْ قَوْمٍ ثِقَاتٍ: أَنَّهُ

محمد بن جعفر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ثقہ راویوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا بھی کی تھی:

قَالَ: اللّٰهُمَّ وَأَحِبَّهُ

''اے اللہ! تُو اُس سے محبت رکھنا'' (یا اے اللہ! میں بھی اُس

سے محبت رکھتا ہوں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

1558- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ جَبَلِيٍّ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اَئْتِنِي بِرَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

فَاِذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْرَعُ الْبَابَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ قَالَ: فَكُنْتُ اُحِبُّ اَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ. ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ. ثُمَّ اَتَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ: يَا اَنَسُ، اَدْخِلْهُ فَقَدْ عَنَيْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اِلَيَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پہاڑی پرندہ (پکا کر) لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے کر آ! جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہوں''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری خواہش یہ تھی کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تیسری مرتبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اُسے اندر آنے دو' میں نے اُسی کو مراد لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف''۔

1559- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَهْدَتْ اُمُّ اَيْمَنَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرًا مَشْوِيًّا، فَقَالَ:

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے ایک بھنا ہوا پرندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ کے طور پر پیش کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَيَّ مَنْ تُحِبُّهُ وَاُحِبُّهُ، يَأْكُلُ مَعِي

''اے اللہ! تُو میرے پاس اُس شخص کو لے آ! جس سے تُو محبت رکھتا ہو اور جس سے میں محبت رکھتا ہوں' تا کہ وہ شخص میرے ساتھ یہ کھائے''۔

فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ وَاَنَا عَلَى الْبَابِ يَوْمَئِذٍ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شُغْلٍ، وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَاْذَنَ، اِنَّهُ عَلَى حَاجَةٍ فَرَجَعَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ فَدَخَلَ وَهُوَ مَوْضُوعٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاَكَلَ مِنْهُ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ وَاِلَيَّ، وَاللّٰهُمَّ وَاِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں اُس وقت دروازہ پر موجود تھا' میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میری یہ خواہش تھی کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ تشریف لائے اور اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' اُنہیں کوئی کام تھا' وہ چلے گئے' پھر وہ تیسری مرتبہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آواز سنی تو فرمایا: اسے اندر آنے دو۔ وہ اندر تشریف لائے تو وہ کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُس میں سے کھایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کہا: اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف!۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیات

1560- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع بن عمیر' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ

1560- رواہ الترمذی: 3873 وخرجه الألبانی فی الضعیفة: 1124.

حُمَيْدٍ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهَا مَعَ أُمِّي وَأَنَا غُلَامٌ. فَذَكَرْتَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ. وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

بات نقل کرتے ہیں:

میں اپنی والدہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور کوئی ایسی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن کی اہلیہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1561- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأَنَا غُلَامٌ. فَذَكَرَتْ لَهَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ. وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع تیمی بیان کرتے ہیں:

میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' میری والدہ نے اُن کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور کوئی ایسی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُن کی اہلیہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1561- انظر السابق.

بَابُ ذِكْرِ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

1562- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْأَجْلَحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشَيِّعُهُ قَالَ: فَخَرَجَ عَلِيٌّ. فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهُ قَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہی نسبت ہونا جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے تشریف لے گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی گریہ وزاری کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت

1563- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ہمیں ایک حدیث بیان کی' میں اُن کے والد (حضرت سعد بن ابی

1562- رواه البخاري: 3706، ومسلم: 4416، وابن أبي عاصم في السنة: 1346، وأحمد 369/6.

1563- رواه مسلم: 2404.

مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى اَبِيهِ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثْتُهُ عَنْكَ حَدَّثَنِيهِ حِينَ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَهُ اَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا اِلَّا وَاَنَا مَعَكَ. فَقَالَ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

وقاص رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: ایک حدیث آپ کے حوالے سے مجھے بیان کی گئی ہے' آپ وہ مجھے بیان کردیں جو اُس موقع کے بارے میں ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں اُنہیں یہ بتاؤں کہ اُن کے صاحبزادے نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' ورنہ وہ اُس پر غصہ ہوں گے۔ پھر اُنہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے موقع پر تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنا نائب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ آپ جب بھی کسی جنگی مہم میں تشریف لے جائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

1564- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

1564- رواہ مسلم: 2404۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

1565- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: انا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرِ النَّوَاءِ، عَنِ الْاَشْهَلِ، عَنْ سَعْدٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَنَّهُ اَتَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَخْرُجَ مَعَنَا؟ فَقَالَ سَعْدٌ: اُقَاتِلُ رَجُلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ مَا قَالَ: فَقَالَ: مَا قَالَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اُن سے دریافت کیا:

آپ ہمارے ساتھ نکلتے کیوں نہیں ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں ایک ایسے شخص کے ساتھ جنگ کروں گا جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

قَالَ: مَنْ سَمِعَ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ لَوْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَاتَلْتُهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ یہ بات کس نے سنی ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ بات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوتی تو میں اُن کے ساتھ لڑائی نہ کرتا۔

1566- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

1567- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

موسیٰ جہنی نے سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

"تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا"۔

1568- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَعْدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا:

اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

1569- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہ نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا''۔

حضرت علی کو اپنا بھائی قرار دینا

1570- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ الذَّارِعُ شَيْخٌ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْبَصْرَةِ مَعَ اَبِي الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے چہروں کو دیکھنا شروع کیا تو جو

اللهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ فَقَالَ: اَيْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي وجُوهِ اَصْحَابِهِ يَتَفَقَّدُهُمْ. وَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ حَتَّى تَوَافَرُوا عِنْدَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُؤَاخَاةِ بَيْنَ اَصْحَابِهِ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَقَدْ ذَهَبَ رُوحِي وَانْقَطَعَ ظَهْرِي حِينَ رَاَيْتُكَ فَعَلْتَ بِاَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَاِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطٍ مِنْكَ عَلَيَّ فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اَخَّرْتُكَ اِلَّا لِنَفْسِي. فَاَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلَى آخِرِهِ

غیر موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو پیغام دے کر بلواتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ اکٹھے ہو گئے' اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان کس طرح بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میری روح نکلنے لگی تھی اور میری کمر ٹوٹنے لگی تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام اصحاب کے ساتھ یہ کام کر لیا ہے اور میرے ساتھ نہیں کیا' اگر تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے کوئی ناراضگی ہے تو عزت اور شرف آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے تمہیں صرف اپنے لیے رکھا ہے' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا..... اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: ''میں جس کا مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے' میں جس کا ولی ہوں' علی بھی اُس کا ولی ہے''

1571- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1571- رواه أحمد 5/347، والحاكم 3/110، وخرجه الألباني في الصحيحة 4/336.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

''من کنت مولاہ'' کے مختلف طرق

1572- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا' مجھے اُن سے کچھ شکایات پیدا ہوئیں' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُن کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: کیا میں اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1573- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبسطام' جو اسامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

1572- انظر السابق۔

مَرْزُوقٍ، عَنْ اَبِي بِسْطَامٍ مَوْلَى اُسَامَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ اُسَامَةَ وَبَيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُنَازَعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت اسامہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيٌّ، وَاللهِ اِنِّي لَاُحِبُّهُ

''اے علی! اللہ کی قسم! میں اس سے محبت رکھتا ہوں''۔

يَعْنِي اُسَامَةَ فَكَانَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تھے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے پریشانی ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا اُسَامَةُ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''اے اسامہ! جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1574- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1575- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کے نشانات تھے' اُس نے کہا: آپ

1575- رواه أحمد 416/5، وقال الهيثمي في المجمع 104/9.

جَالِسٌ فِي الرَّحَبَةِ؛ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَفْرِجُوا لَهُ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

پر سلام ہو! اے میرے آقا! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کیلئے کشادگی پیدا کرو۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1576- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

غدیر خم کا واقعہ

1577- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ، بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِبَاءٍ أَوْ فُسْطَاطٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں:

میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے بتایا: ہم غدیر خم کے مقام پر جحفہ میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ تین مرتبہ اشارہ کرکے کہا: ادھر آؤ! ادھر آؤ! ادھر آؤ۔ وہاں خزاعہ' مزینہ' جہینہ' اسلم اور غفار قبیلوں سے

فَقَالَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هَلُمَّ، هَلُمَّ، هَلُمَّ وَثَمَّ نَاسٌ مِنْ خُزَاعَةَ، وَمُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، وَأَسْلَمَ، وَغِفَارٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

1578- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْفُسْطَاطِ فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' دور سے ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

18 صحابہ کرام کی گواہی

1579- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمیر بن کعب بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا' اُنہوں نے لوگوں کو اللہ کا

1578- رواه الحاكم 109/3.

مُصَرِّفٍ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

واسطہ دے کر یہ دریافت کیا کہ کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

تو 18 حضرات کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَالَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَوَلَّاهُ، وَدُعَائِهِ بِهِ عَلَى مَنْ عَادَاهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو دعا دی ہے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے خلاف دعائے ضرر کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتا ہو

1580- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تو

1580- رواه أحمد 368/4، وخرجه الألباني في الصحيحة 335/4.

وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

1581- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْاَدَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، فَاَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، وَقَالَ: كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت سواریاں رُک گئیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے بلایا تو مجھے جواب دیا گیا (یعنی میری بات کو سننے کیلئے آ گئے)۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ مَوْلَايَ، وَاَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

"اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں اور جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تُو اُس سے محبت رکھ جو اِس سے محبت رکھتا ہو اور اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھتا ہو"۔

فَقِيلَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعَ اُذُنَايَ، وَاَبْصَرَ عَيْنَايَ، وَمَا بَقِيَ فِي الدَّوْحَاتِ رَجُلٌ وَاحِدٌ اِلَّا قَدْ سَمِعَهُ بِاُذُنَيْهِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ نے خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میرے دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے' میری دو آنکھیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) دیکھ رہی تھیں اور اُس وقت وہاں موجود ہر شخص نے

1581- رواہ أحمد 370/4 والحاکم 109/3.

وَرَآهُ بِعَيْنَيْهِ

اپنے کانوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو سنا اور اپنی آنکھوں کے ذریعہ آپ کو دیکھا (جب آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی)۔

1582- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ نُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا مَوْلَى مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (مکہ سے واپس) آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو ہمارے درمیان اعلان کیا گیا: اکٹھے ہو جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے ٹھہرے' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مؤمن کے نزدیک اُس کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی اُس کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں' اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھنا جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے۔

فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ بولے: اے ابوطالب کے صاحبزادے! آپ کو مبارک ہو! آپ صبح و شام ہر مؤمن کے مولا ہیں۔

-1582 رواه أحمد 281/4، وابن ماجه: 116.

1583- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے غدیر خم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمام اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

''میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے' اے اللہ! تو اُس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے''۔

1584- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو عَمْرٍو الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاسِمٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ عُرْفَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَقُولُ:

هَذَا وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّهُ. اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَدْ وَالَيْتُ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادَيْتُ مَنْ عَادَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں' اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو اُس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے کیونکہ جو اس سے محبت رکھے گا میں اُس سے محبت

رکھوں گا اور جو اس سے دشمنی رکھے گا میں اُس سے دشمنی رکھوں گا''۔

1585- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''جس کا میں ولی ہوں' اُس کا علی بھی ولی ہے' اے اللہ! تو اُس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان

1586- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَلِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے یہ فرمایا تھا:

أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

''میں اُس سے دشمنی رکھوں گا جو تم سے دشمنی رکھے گا اور اُس کے ساتھ ٹھیک رہوں گا جو تمہارے ساتھ ٹھیک رہے گا''۔

1587- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1586 رواہ الترمذی:3869، وابن ماجہ:145، والحاکم 149/3۔

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے یہ فرمایا تھا:

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

''میں اُس سے لڑائی رکھوں گا جو تم سے لڑائی رکھے گا اور اُس کے ساتھ ٹھیک رہوں گا جو تمہارے ساتھ ٹھیک رہے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ وَالْمُؤْذِي لِعَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمُؤْذِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ عہد کہ کوئی مؤمن ہی اُن سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی اُن سے بغض رکھے گا، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچانے والا درحقیقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے والا ہوگا

1588- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيَى بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے ساتھ کوئی

1588- رواه مسلم: 78، والترمذی: 3718، وابن ماجه: 114.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تمہارے ساتھ بغض رکھے گا۔

کوئی مؤمن ہی حضرت علی سے محبت رکھے گا

1589- وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ؛ اَنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اِلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے! اُمّی نبی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

1590- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْاَخْنَسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

1589- انظر السابق۔

1590- رواہ أحمد 292/6، والترمذی: 3719، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 6330۔

مَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

''کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

1591- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِي الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم انصار سے تعلق رکھنے والے افراد' منافقین کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچان لیتے تھے۔

کوئی منافق ہی حضرت علی سے بغض رکھے گا

1592- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرِ الْاَنْصَارِ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم اپنے' یعنی انصار کے گروہ کے درمیان منافق لوگوں کو صرف اس طریقہ سے پہچانتے تھے کہ وہ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت

1593- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں:

-1593 رواہ أحمد 323/6، والحاکم 121/3، وضعفه الألبانی فی ضعیف الجامع: 5618.

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے؟ میں نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یا میں نے سبحان اللہ کہا' یا اس کی مانند کوئی کلمہ کہا۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس نے علی کو بُرا کہا اُس نے مجھے بُرا کہا''۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

1594- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادِ بْنِ أَخِي زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَتْ: مِنَ الَّذِينَ يُسَبُّ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَلَيْسَ يُقَالُ: فَعَلَ اللهُ بِعَلِيٍّ وَبِمَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا؟ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ

یزید بن ابوزیاد' جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں حج کیلئے گیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھی حاضر ہوا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: اہلِ کوفہ سے ہے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن لوگوں سے ہے جن کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے کسی شخص کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتے ہوئے نہیں سنا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ کرے اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھتا ہو اُس کے ساتھ یہ کرے' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے محبت رکھتے تھے۔

حضرت عمرو بن شاس کا واقعہ

1595- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1595 رواہ أحمد 483/3، والحاکم 122/3.

يُوسُفَ قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ. فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ حَتَّى وَجَدْتُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَكَوْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَأَبَدَّنِي بِعَيْنَيْهِ يَقُولُ: حَدَّدَ النَّظَرَ إِلَيَّ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: يَا عَمْرُو. أَمَا وَاللهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:

مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ، جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کیلئے روانہ ہوا، سفر کے دوران مجھے اُن کی طرف سے کچھ زیادتی محسوس ہوئی، جس کی وجہ سے مجھے اُن کے خلاف کچھ غصہ تھا، جب ہم مدینہ منورہ واپس آئے تو میں نے مسجد میں اُن کی شکایت کر دی، اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی۔ ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں آنکھوں کے ساتھ میری طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! اللہ کی قسم! تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں آپ کو اذیت پہنچاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ

1596- حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ. فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ؛ يَسُبُّونَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَقُودُهُ: رُدَّنِي اِلَيْهِمْ. فَقَالَ: اَيُّكُمُ السَّابُّ اللهَ؟ قَالُوا: سُبْحَانَ اللهِ؛ مَا فِينَا اَحَدٌ يَسُبُّ اللهَ قَالَ: فَاَيُّكُمُ السَّابُّ رَسُولَ اللهِ؟ قَالُوا: وَاللهِ مَا فِينَا اَحَدٌ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَاَيُّكُمُ السَّابُّ عَلِيًّا؟ قَالُوا: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ كَانَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنِّي اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُس وقت اُن کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' وہ مکہ میں موجود تھے' زمزم کے چبوترے کے پاس موجود کچھ اہلِ شام کے پاس سے اُن کا گزر ہوا جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ رہے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سعید بن جبیر سے فرمایا جو اُنہیں ساتھ لے کر چل رہے تھے کہ تم مجھے اُن لوگوں کے پاس واپس لے کر جاؤ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو اللہ کو بُرا کہتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اللہ کو بُرا کہتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہاں! ایسا ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ، وَمَنْ سَبَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَكَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

''جو شخص علی کو بُرا کہے اُس نے مجھے بُرا کہا اور جس نے مجھے بُرا کہا اُس نے اللہ کو بُرا کہا اور جو شخص اللہ کو بُرا کہے گا اللہ تعالیٰ اُسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

ثُمَّ وَلَّى عَنْهُمْ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ مَا رَاَيْتَهُمْ صَنَعُوا؟ فَقُلْتُ:

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے

دریافت کیا: اے میرے بیٹے! تم نے اُن لوگوں کو کیا کرتے ہوئے دیکھا؟ (یعنی اُن لوگوں کا ردِ عمل کیا تھا؟) تو میں نے کہا: (یعنی یہ اشعار سنائے:)

يَا اَبَتِ نَظَرُوا اِلَيْكَ بِاَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ نَظَرَ التِّيُوسِ اِلَى شِفَارِ الْجَازِرِ،

"اے اباجان! وہ آپ کی طرف سرخ آنکھوں کے ساتھ یوں دیکھ رہے تھے جس طرح ذبح ہونے والا جانور قصائی کی چھری کی طرف دیکھتا ہے"۔

قَالَ: زِدْنِي يَا بُنَيَّ. قُلْتُ:

اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مزید کوئی تبصرہ کرو؟ میں نے کہا:

خُزْرَ الْعُيُونِ مُنَكِّسِي اَذْقَانِهِمْ، نَظَرَ الذَّلِيلِ اِلَى الْعَزِيزِ الْقَاهِرِ،

"اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور ٹھوڑیاں جھکی ہوئی تھیں اور وہ ایک ذلیل شخص کی نظروں کے ساتھ ایک غالب اور زبردست شخص کی طرف دیکھ رہے تھے"۔

قَالَ: زِدْنِي يَا بُنَيَّ. قُلْتُ: لَيْسَ عِنْدِي زِيَادَةٌ يَا اَبَتِ غَيْرَ الَّذِي قُلْتُ قَالَ: لَكِنْ عِنْدِي زِيَادَةٌ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مزید کچھ کہو۔ میں نے کہا: اباجان! میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے جو میں نے بیان کیا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن میرے پاس ایک ہے:

اَحْيَاؤُهُمْ خِزْيٌ عَلَى اَمْوَاتِهِمْ، الْبَاقُونَ فَضِيحَةٌ لِلْغَابِرِ

"اُن کے زندہ لوگ اُن کے مرحومین کیلئے رسوائی کا باعث ہیں اور جو باقی بچ گئے ہیں وہ بعد میں آنے والوں کیلئے فضیحت کا باعث ہوں گے"۔

محبتِ رسول کا جھوٹا گمان

1597- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عَلِيُّ، مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ فَقَدْ كَذَبَ

فرمایا:

''اے علی! جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور وہ تم سے بغض رکھتا ہو تو وہ جھوٹ بولتا ہے''۔

1598- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ ابْنٍ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يُبْغِضُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاعْلَمْ أَنَّ أَصْلَهُ يَهُودِيٌّ. ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيقَةِ آلِ فُلَانٍ. فَقَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: الْآنَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا. اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا. اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا فَطَلَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَلَسَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے ہوئی' اُنہوں نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو تو یہ بات جان لو کہ وہ اصل میں یہودی ہو گا۔ پھر اُنہوں نے بتایا کہ میرے والد نے میرے دادا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم بنوفلاں کے باغ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی یہاں سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی یہاں سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے! اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے! اے اللہ! تُو اُسے علی بنا دے۔ (یعنی اللہ کرے کہ وہ علی ہی ہو)'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔

1599- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1598- رواہ أحمد 380/3.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق بیان کرتے ہیں:

میں نے سعید بن وہب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کیا تو پانچ یا چھ صحابہ کرام کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

"میں جس کا مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے"۔

محبانِ علی کیلئے دعا

1600- وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا ذَا مُرٍّ وَزَادَ فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، أَوْ قَالَ ابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ

اسی سند کے ساتھ ابواسحاق کا یہ بیان منقول ہے: میں نے عمرو نامی راوی کو سنا کہ جب اُنہوں نے یہ روایت بیان کی تو اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! تُو اُس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور اُس کی مدد کرنا جو اس کی مدد کرے اور اُس سے محبت کرنا جو اس سے محبت کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو اُس سے بُغض رکھنا جو اس سے بُغض رکھے"

1601- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ قَنَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَرَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں اور میرے ساتھ دو آدمی مسجد میں موجود تھے' اُن دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنا شروع کیا تو نبی

فَتَنَاوَلَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضْبَانَ. أَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ. فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللهِ. مِنْ غَضِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ کے عالم میں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے مجھے غصہ کا اندازہ ہو گیا' میں نے کہا: میں اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا لِي وَلَكُمْ مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

''میرا تم لوگوں کے ساتھ کیا واسطہ! جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی' جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی' جو شخص علی کو اذیت پہنچائے اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

تین قسم کے افراد سے اظہارِ لاتعلقی

1602- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ. بُغْضُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وَنَصَبٌ لِأَهْلِ بَيْتِي. وَمَنْ قَالَ الْإِيمَانَ كَلَامٌ

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اور میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا' علی بن ابوطالب سے بغض رکھنا' میرے اہلِ بیت کے خلاف کھڑے ہونا اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ ایمان' کلام (یعنی صرف زبانی اقرار) کا نام ہے''۔

1603- أَنْبَأَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1602- رواہ الدیلمی: 2459.

مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَسْلَمَ الْمَكِّيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: اَخَذَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ بِيَدِي فِي هَذَا الْمَكَانِ فَقَالَ لِي: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ، لَوْ اَنِّي ضَرَبْتُ اَنْفَ الْمُؤْمِنِ بِخَشَبَةٍ مَا اَبْغَضَنِي اَبَدًا، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِينَ بِحُبِّي، وَاَخَذَ مِيثَاقَ الْمُنَافِقِينَ بِبُغْضِي، فَلَا يُبْغِضُنِي مُؤْمِنٌ اَبَدًا، وَلَا يُحِبُّنِي مُنَافِقٌ اَبَدًا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس جگہ میرا ہاتھ پکڑ اور مجھ سے فرمایا: اے ابوطفیل! اگر میں کسی مؤمن کی ناک پر لکڑی مار دوں تو بھی وہ مجھ سے کبھی بغض نہیں رکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان سے مجھ سے محبت رکھنے کا پختہ عہد لیا ہے اور اُس نے منافقین سے مجھ سے بغض رکھنے کا پختہ عہد لیا ہے تو کوئی مؤمن کبھی مجھ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق کبھی مجھ سے محبت نہیں رکھے گا۔

1604- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى جَنْبِهِ، اِذْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ} [النمل: 62]

''کون اُس مجبور کی دعا سنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور پریشانی کو دور کر دیتا ہے' اُس نے تمہیں زمین میں وارث بنایا ہے''۔

قَالَ: فَارْتَعَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم پر کپکپی طاری

فَاَمْسَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَرَأْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَخَشِيتُ اَنْ اُبْتَلَى بِهَا. فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِي. فَاَصَابَنِي مَا رَاَيْتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ. وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

ہوگئ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور فرمایا: اے علی! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے یہ آیت تلاوت کی ہے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اس (یعنی حکومت) میں مبتلا نہ ہو جاؤں' اُس کے بعد مجھے خود پر قابو نہ رہا تو آپ نے میری وہ صورتِ حال ملاحظہ فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تمہارے ساتھ کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا۔

قَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: قَالَ لَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ خَلَفٍ: جَاءَنِي جَعْفَرٌ الطَّيَالِسِيُّ يَسْاَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: ابوبکر' یعنی محمد بن خلف نے ہم سے کہا: جعفر طیالسی اس حدیث کے بارے میں مجھ سے دریافت کرنے کیلئے میرے پاس آئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَعْنِي مِنْ صِفَةِ الْمُؤْمِنِينَ الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ قَدْ اُرِيدَ بِهِمْ خَيْرٌ صِحَّةُ الْمَوَدَّةِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلِاَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یعنی عقلمند مؤمنین کی صفت یہ ہے' جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہو کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھتے ہوں گے' قرآن وسنت اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

محمد بن حنفیہ کا بیان

1605- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ الْاَزْرَقِ، عَنْ اَبِي عُمَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ' اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا} [مريم: 96] لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل کیے عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا''۔

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت موجود ہو گی۔

1606- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}

[مريم: 96]

قَالَ: لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلِأَهْلِ بَيْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت بنا دے گا''۔

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت موجود ہو گی اور اُن کے اہلِ بیت کی محبت موجود ہو گی' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَا أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَتَوْفِيقِ الصَّوَابِ فِي الْقَضَاءِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ بِالسَّدَادِ وَالتَّوْفِيقِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جو علم اور حکمت اور فیصلہ کرتے ہوئے درستگی کی توفیق عطا کیے گئے ہیں ان کا تذکرہ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کیلئے درست رہنے اور توفیق نصیب ہونے کی دعا کرنا

1607- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ شُجَاعٍ أَبُو مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْفِقْهِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا

"میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے"

"میں سمجھ بوجھ کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے"۔

1608- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَنَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عُمَرُ بْنُ الرُّومِيِّ قَالَ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا. فَمَنْ

"میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے جو شخص اس شہر

1607- رواہ الترمذی: 3725 والحاکم 126/3 ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 349/1۔

أَرَادَهَا آتَاهَا مِنْ بَابِهَا

میں آنا چاہتا ہے وہ دروازہ کی طرف سے آئے گا"۔

قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ أَضْلَاعِي لَعِلْمًا كَثِيرًا

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میری پسلیوں کے درمیان بہت سا علم موجود ہے۔

1609- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا

"میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کیلئے دعا

1610- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُرْسِلُنِي إِلَى قَوْمٍ وَيَسْأَلُونِي وَلَا عِلْمَ لِي قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اہلِ یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں، وہ مجھ سے مختلف سوال کریں گے تو میرے پاس تو علم موجود نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ؛ فَإِذَا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت نصیب کر دے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا، جب تمہارے سامنے دو مخالف

الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ. كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءَ

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

فریق آ کر بیٹھیں تو تم اُس وقت فیصلہ نہ دینا جب تک کہ تم دوسرے فریق کو بھی نہ سن لو جس طرح تم نے پہلے فریق کو سنا ہے' یہ اس بات کیلئے زیادہ مناسب ہوگا کہ فیصلہ تمہارے سامنے واضح ہو جائے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا ہوں اور اُس کے بعد مجھے کبھی بھی فیصلہ دینے میں شک لاحق نہیں ہوا۔

1611- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَيْسَ أُحْسِنُ الْقَضَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تاکہ میں اُن لوگوں کے درمیان فیصلے دیا کروں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اچھے طریقہ سے فیصلہ نہیں دے سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْقَضَاءَ

''اے اللہ! اسے فیصلہ کرنے کا علم عطا فرما''۔

ثُمَّ قَالَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَلِّمْهُمُ الشَّرَائِعَ وَالسُّنَنَ وَانْهَهُمْ عَنِ الدُّبَّا وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

''تم اُن لوگوں کو شرعی احکام اور سنتوں کی تعلیم دینا اور اُنہیں دباء' حنتم' نقیر اور مزفت استعمال کرنے سے منع کرنا''۔

1612- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1612- رواه أبو داؤد:3582، والترمذي:1331، وأحمد1/149، والحاكم 4/93

حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي شَابٌّ وَتَبْعَثُنِي اِلَى اَقْوَامٍ ذَوِي اَسْنَانٍ قَالَ فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ، ثُمَّ قَالَ:

اِذَا اَتَاكَ الْخَصْمَانِ فَسَمِعْتَ اَحَدَهُمَا فَلَا تَقْضِيَنَّ بَيْنَهُمَا حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، فَاِنَّهُ اَثْبَتُ لَكَ

فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقَضَاءُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر بھیجا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں اور آپ مجھے سمجھدار لوگوں کی طرف بھجوا رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تمہارے سامنے دو مقابل فریق آئیں اور تم اُن میں سے ایک کو سن لو تو اُس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک تم دوسرے کو بھی نہ سن لو' یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب رہے گا''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی اُلجھن نہیں ہوئی۔

1613- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: اِنَّكَ تَبْعَثُنِي اِلَى قَوْمٍ هُمْ اَسَنُّ مِنِّي، فَكَيْفَ اَقْضِي بَيْنَهُمْ؟ قَالَ:

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں تو میں اُن کے درمیان کیسے فیصلے کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ٹھیک رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کرے گا''۔

1614- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1613 انظر السابق۔
-1614 انظر:1612۔

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ حُبْشِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ شُيُوخٍ ذَوِي أَسْنَانٍ، وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أُصِيبَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھجوا رہے ہیں جہاں بوڑھے اور عمر رسیدہ لوگ موجود ہوں گے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں ٹھیک نہیں رہ سکوں گا (یعنی فیصلہ کرنے میں غلطی ہو سکتی ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ

"اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کرے گا"۔

حضرت علی سب سے بڑے قاضی ہیں

1615- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ

"میری اُمت کے بارے میں میری اُمت میں سے سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے اور اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے اور فیصلہ کرنے کے بارے میں سب سے بہتر علی

ہے اور سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

مختلف صحابہ کرام کے انفرادی فضائل

1616- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْنِي يَعْقُوبَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ: وَهُوَ ابْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اَرْحَمَ هَذِهِ الْاُمَّةِ لَهَا اَبُو بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَمِينُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا يُدْرَكُ

"اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہے' اللہ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے' سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے' سب سے زیادہ بہتر فیصلہ دینے والا علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' اللہ تعالیٰ کی حلال قرار دی ہوئی چیزوں اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے اور ابوہریرہ علم کا برتن ہے اور سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا"۔

وَذَكَرَ صِدْقَ اَبِي ذَرٍّ

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر

غفاری رضی اللہ عنہ کے سچے ہونے کا بھی ذکر کیا۔

1617- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَبُو مُحَمَّدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي زَيْدٍ الدَّبَّاغُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثٍ قَبْلَهُ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ اَبِي مِحْجَنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابومحجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَرْاَفَ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَاَقْوَاهَا بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ، وَاَشَدُّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَعْلَمُهَا بِقَضَاءٍ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَاَعْلَمُهَا بِحِسَابِ الْفَرَائِضِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''اس اُمت کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہے' اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے بارے میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے' سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے اور فیصلہ دینے کے بارے میں سب سے بڑا عالم علی بن ابوطالب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْعَافِيَةِ مِنَ الْبَلَاءِ مَعَ الْمَغْفِرَةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرنا کہ وہ آزمائش سے عافیت میں رہیں اور اُنہیں مغفرت بھی نصیب ہو

1618- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ يَعْنِي الْحَنَّاطَ عَنْ نُصَيْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

-1618 رواہ أحمد 92/1، وابن أبي عاصم في السنة: 1317.

الْقُرَادِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ تُغْفَرُ لَكَ ذُنُوبُكَ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، أَوْ مِثْلَ عَدَدِ الذَّرِّ مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؛

''کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم اُنہیں پڑھ لو تو تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) خواہ وہ ذرّوں کی تعداد جتنے ہوں' باوجودیکہ تمہاری پہلے ہی مغفرت ہو چکی ہو' (وہ کلمات یہ ہیں:)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے' میں اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے اور عظیم عرش کا پروردگار ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دعائے شفاء

1619- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بیمار ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کیلئے میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے راحت نصیب فرما اور اگر آزمائش اور شدت کا معاملہ ہو

1619- رواه أحمد 83/1 والترمذي: 3559 وضعفه الألباني في المشكاة: 6098۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي. فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ الْبَلَاءُ وَالشِّدَّةُ فَصَبِّرْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَخَفِّفْ عَنِّي. فَقَالَ: أَعِدْ، كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ أَوْ رِجْلَهُ عَلَى بَطْنِي ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اشْفِهِ

فَمَا سَقِمْتُ بَعْدُ

تو مجھے صبر نصیب فرما اور اگر زندگی باقی ہے تو مجھے صحت نصیب فرما۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوبارہ کہو! تم نے کیا کہا ہے؟ میں نے بتایا کہ میں نے یہ یہ کلمات کہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک یا قدم مبارک میرے پیٹ پر رکھا اور پھر دعا کی:

''اے اللہ! اسے شفاء نصیب فرما''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جنابِ ابوطالب کا انتقال

1620- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ عَمَّكَ مَاتَ قَالَ: فَاذْهَبْ فَوَارِهِ، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب جنابِ ابوطالب کا انتقال ہوا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: آپ کے چچا انتقال کر گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ' انہیں دفن کر دو اور جب تک میرے پاس نہیں آتے کوئی اور کام نہ کرنا۔ میں گیا' میں نے انہیں دفن کیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں نے انہیں دفن کر دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا' تو میں نے غسل کیا۔

-1620 رواه أبو داؤد:3214، والنسائي:190، وأحمد1/97.

تُحدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي، فَذَهَبْتُ فَوَارَيْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: قَدْ وَارَيْتُهُ فَاَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ.

زَادَ وَكِيعٌ قَالَ: فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا اَحَبَّ اَنَّ لِيَ بِهِنَّ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ

وکیع نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اتنی دعائیں دیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اُن کے عوض میں مجھے روئے زمین پر موجود سب کچھ مل جائے۔

روایت کے اضافی الفاظ

1621- وَحَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَزَادَ: ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ هُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دعائیں دیں جو میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

بَابُ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ الْخَوَارِجِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خارجیوں کے قتل کرنے کا حکم دینا' نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مرتبہ عطا کیا کہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کریں

1622- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: میں دریا کے پار حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' جب خارجیوں کو قتل کیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں کے درمیان ایک

-1621 انظر السابق۔

-1622 رواہ مسلم: 156۔

سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ النَّهْرَ، فَلَمَّا قُتِلَتِ الْخَوَارِجُ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ أَوْ مُوْدَنَ الْيَدِ أَوْ مُثْدَّنَ الْيَدِ قَالَ: فَنَظَرُوا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا وَقَلِّبُوا الْقَتْلَى قَالَ: فَاسْتَخْرَجُوا رَجُلًا آدَمَ مُثْدَّنَ يَدِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّهَا ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَشَكَرَ اللهَ الَّذِي وَلَّاهُ قَتْلَهُمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَهُ بِقِتَالِهِمْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَرَامَةِ لِمَنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالَ عُبَيْدَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَشَيْءٌ بَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

شخص موجود ہوگا جس کا ایک بازو چھوٹا ہوگا' (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں نے جائزہ لیا لیکن اُنہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی' پھر اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تم لوگ غور سے دیکھو اور مقتولین کو اُلٹ پلٹ کر دیکھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے ایک شخص کو نکالا جو گندمی رنگت کا تھا اور اُس کا دایاں بازو چھوٹا سا تھا' یوں جیسے وہ عورت کی چھاتی ہوتی ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے ملاحظہ فرمایا تو اُنہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ موقع دیا کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کریں اور اُن کو یہ مرتبہ دیا کہ وہ اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کریں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم خوش فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں یہ بتاتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس بارے میں اُن لوگوں کی کیا فضیلت بیان ہو چکی ہے جو اُن (خارجی) لوگوں کے ساتھ جنگ کریں گے۔ عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے' یا آپ نے یہ بات خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! ربِ کعبہ کی قسم! میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

خوارج کے ساتھ جنگ

1623- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّهَرَ. فَلَمَّا قُتِلَ أَهْلُ النَّهَرِ قَالَ: إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُوْدَنَ الْيَدِ، أَوْ مُثْدَنَ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجَ الْيَدِ. فَالْتَمِسُوهُ، فَلَمْ يَجِدُوهُ. ثُمَّ قَالَ: الْتَمِسُوهُ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: فَالْتَمِسُوهُ فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ وَالْقَتْلَى عَلَيْهِ قَالَ: وَكَانَتْ يَدُهُ إِذَا مُدَّتِ امْتَدَّتْ مِثْلَ يَدِهِ الْأُخْرَى. وَإِذَا أُرْخِيَتْ دَخَلَتْ وَلَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْعِصَابَةَ الَّتِي تَقْتُلُهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُبَيْدَةُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. مَرَّتَيْنِ

1624- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریا کے کنارے موجود تھا جب اُن لوگوں کو قتل کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہوگا جس کا بازو چھوٹا ہوگا۔ لوگوں نے اُسے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ تو لوگوں کو وہ مل گیا' اُس کے اوپر دیگر مقتولین پڑے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس کا ہاتھ ایسا تھا کہ اگر اُسے کھینچا جائے تو دوسرے ہاتھ جتنا لمبا ہو جاتا تھا لیکن جب اُسے ڈھیلا چھوڑ دیا جائے تو اندر چلا جاتا تھا' اُس ہاتھ میں ہڈی نہیں تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ زیادہ خوش فہمی کا شکار ہو جاؤ گے تو میں تمہیں بتاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس گروہ کے بارے میں کیا وعدہ کیا ہے جو ان لوگوں کو قتل کرے گا اور یہ وعدہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبیدہ نے اُن سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی خود یہ بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ربِ کعبہ کی قسم۔ یہ بات اُنہوں نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جندب بیان کرتے ہیں:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خارجیوں کے ساتھ جنگ کی تو

الْعَامِرِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَوَارِجَ، نَظَرْتُ إِلَى وُجُوهِهِمْ وَإِلَى شَمَائِلِهِمْ فَشَكَكْتُ فِي قِتَالِهِمْ. فَتَنَحَّيْتُ عَنِ الْعَسْكَرِ غَيْرَ بَعِيدٍ. فَنَزَلْتُ عَنْ دَابَّتِي وَرَكَزْتُ رُمْحِي، وَوَضَعْتُ دِرْعِي تَحْتِي، وَعَلَّقْتُ تُرْسِي مُسْتَتِرًا بِهِ مِنَ الشَّمْسِ. وَأَنَا مُعْتَزِلٌ عَنِ الْعَسْكَرِ نَاحِيَةً. إِذْ طَلَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَالِي وَلَهُ. أَنَا أَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَجِيءُ إِلَيَّ. فَقَالَ لِي: يَا جُنْدُبُ. مَا لَكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَنَحَّيْتَ عَنِ الْعَسْكَرِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَصَابَنِي وَعْكٌ فَشَقَّ عَلَيَّ الْغُبَارُ فَلَمْ أَسْتَطِعِ الْوُقُوفَ. قَالَ: فَقَالَ لِي: أَمَا بَلَغَكَ مَا لِلْعَبْدِ فِي غُبَارِ الْعَسْكَرِ مِنَ الْأَجْرِ. ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ فَنَزَلَ. فَأَخَذْتُ بِرَأْسِ دَابَّتِهِ. وَقَعَدَ فَقَعَدْتُ. فَأَخَذْتُ التُّرْسَ بِيَدِي. فَسَتَرْتُهُ مِنَ الشَّمْسِ قَالَ: فَوَاللهِ إِنِّي لَقَاعِدٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ يَرْكُضُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ قَطَعُوا الْجِسْرَ ذَاهِبِينَ قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهْرِ قَالَ: وَإِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَخْبَرَهُ

میں نے خارجیوں کی ظاہری شکل وصورت اور اُن کی عادات واطوار کا جائزہ لیا تو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہو گیا' میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) لشکر سے ہٹ گیا اور زیادہ دور نہیں گیا' میں اپنی سواری سے اُتر گیا اور اپنا نیزہ میں نے زمین میں گاڑ دیا' اپنی زرہ اُتار کر اپنے نیچے رکھ لی اور اپنی ڈھال لٹکا لی تا کہ اُس کے ذریعہ دھوپ سے بچ سکوں' میں لشکر سے ہٹ کے ایک کونے میں موجود تھا' اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر تشریف لائے' میں نے سوچا کہ یہ میرے پاس کہاں آ رہے ہیں' میں ان سے بھاگنا چاہ رہا ہوں اور یہ میرے پاس آ رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: جندب! تم اس جگہ کیوں موجود ہو؟ کیا تم لشکر سے ہٹ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! مجھے درد ہو رہا ہے اور غبار مجھے گراں گزر رہا ہے' اس لیے میں وہاں نہیں ٹھہر سکا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لشکر کے غبار کی وجہ سے آدمی کو کتنا اجر نصیب ہوتا ہے! پھر اُنہوں نے اپنی ٹانگ موڑی اور سواری سے نیچے اُتر آئے۔ میں نے اُن کے خچر کا سر پکڑ لیا' وہ بیٹھے تو میں بھی بیٹھ گیا' میں نے اپنی ڈھال ہاتھ میں پکڑ لی تا کہ اُنہیں دھوپ سے بچاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں ابھی وہاں بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک گھڑسوار گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! وہ لوگ بھاگ رہے ہیں اور پل پار کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اُن لوگوں کو دریا کے اس طرف ہی قتل ہونا چاہیے۔ وہ شخص جس نے اُنہیں یہ خبر دی تھی' ابھی وہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا' اسی

عِنْدَهُ وَاقِفٌ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَدْ وَاللَّهِ عَبَرُوا فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ مَصَارِعَهُمْ دُونَ النَّهْرِ قَالَ: فَجَاءَ فَارِسٌ آخَرُ يَرْكُضُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي بَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَجَعُوا، ثُمَّ جَاءَ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدْ رَجَعُوا، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَتَسَاقَطُونَ فِي الْمَاءِ زِحَامًا عَلَى الْعُبُورِ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْقَوْمَ قَدْ صَفُّوا الصُّفُوفَ وَرَمَوْا فِينَا وَقَدْ جَرَحُوا فُلَانًا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا حِينَ طَابَ الْقِتَالُ قَالَ: فَوَثَبَ فَقَعَدَ عَلَى بَغْلَتِهِ، فَقُمْتُ إِلَى سِلَاحِي فَلَبِسْتُهُ، ثُمَّ شَدَدْتُهُ عَلَيَّ، ثُمَّ قَعَدْتُ عَلَى فَرَسِي، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ خَرَجْتُ، فَلَا وَاللَّهِ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَرِيكٍ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالَ: الظُّهْرَ حَتَّى قَتَلْتُ بِيَدِي سَبْعِينَ

1625- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ،

دوران ایک اور شخص آیا اور بولا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! اُنہوں نے دریا پار کرلیا ہے اور اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اُنہیں دریا کے اس طرف ہی مرنا چاہیے۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ایک اور گھڑسوار ایڑ لگاتا ہوا آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اُس ذات کی قسم جس نے اپنے نبی کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ لوگ واپس لوٹ رہے ہیں۔ پھر کچھ اور لوگ آئے اور اُنہوں نے بھی یہ بتایا کہ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں یہاں تک کہ وہ دریا کو عبور کرتے ہوئے اُس میں گرنے لگے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! اُن لوگوں نے صفیں بنالی ہیں اور ہماری طرف تیراندازی بھی کی ہے اور فلاں کو زخمی بھی کردیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ٹھیک طرح سے لڑائی ہوگی۔ پھر وہ اُچھل کر کھڑے ہوئے اور اپنے خچر پر بیٹھ گئے، میں بھی اپنے ہتھیاروں کی طرف بڑھا، میں نے اُنہیں پہن لیا، اپنے اوپر باندھ لیا اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ گیا، میں نے اپنا نیزہ لیا۔ اللہ کی قسم! اے عبداللہ بن شریک! میں وہاں سے نکلا اور عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ ستر افراد ماردیے تھے۔

ابورافع بیان کرتے ہیں: جب حروریوں نے خروج کیا تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اُنہوں نے کہا: ثالث صرف اللہ تعالیٰ ہوسکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بات حق ہے لیکن اُس کے ذریعہ باطل مفہوم

1625- رواہ مسلم: 1066.

عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ. لَمَّا خَرَجُوا وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَجَلْ. كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ أُنَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ. يَقُولُونَ الْحَقَّ لَا يُجَاوِزُ هَذَا مِنْهُمْ. وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ. أَبْغَضُ خَلْقِ اللهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فِيهِمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ. أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ. فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا. فَقَالَ: ارْجِعُوا. فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ. وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ عَلِيًّا حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ: أَنَا حَضَرْتُ ذَلِكَ مِنْهُمْ

مراد لیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کی صفت بیان کی تھی اور میں اُن لوگوں کی صفت کو پہچانتا ہوں' وہ لوگ حق بات کہیں گے لیکن وہ حق بات اُن کے یہاں سے آگے نہیں جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ ہوں گے' ان میں ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک بازو بکری کے تھن کی طرح ہوگا' یا چھاتی کی طرح ہوگا' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے ساتھ لڑائی کی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ جائزہ لو (یعنی اُس شخص کو تلاش کرو)۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ' اللہ کی قسم! نہ تو میں غلط بیانی کر رہا ہوں اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ ایسا دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ہوا' پھر اُن لوگوں کو ایک ویرانے میں ایسا شخص مل گیا' وہ اُس کی لاش کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا۔ عبید اللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت وہاں موجود تھا۔

1626- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید اللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں:

جب حروریوں نے خروج کیا تو یہ لوگ پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُمْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ سَوَاءً

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تحقیق

1627- أَنبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَأَلْتُ: سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَصْحَابِ النَّهْرِ؟ فَقَالَ: ثنا مَسْرُوقٌ قَالَ: سَأَلَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْهُمْ. فَقَالَتْ: هَلْ أَبْصَرْتَ أَنْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَذْكُرُونَ ذَا الثُّدَيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَمْ أَرَهُ، وَلَكِنْ قَدْ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ قَدْ رَآهُ قَالَتْ: فَإِذَا قَدِمْتَ الْأَرْضَ فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِشَهَادَةِ نَفَرٍ قَدْ رَأَوْهُ أُمَنَاءَ قَالَ: فَجِئْتُ وَالنَّاسُ أَشْيَاعٌ قَالَ: فَكَلَّمْتُ مِنْ كُلِّ سَبْعٍ عَشَرَةً مِمَّنْ قَدْ رَآهُ قَالَ: فَقُلْتُ: كُلُّ هَؤُلَاءِ عَدْلٌ رِضًى. فَقَالَتْ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ بِمِصْرَ

یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے نہر والے لوگوں (یعنی خارجیوں) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مسروق نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اُن لوگوں کے بارے میں دریافت کیا' اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے خود اُس شخص کو دیکھا تھا جس کے بارے میں لوگ ذکر کرتے ہیں کہ وہ چھاتی والا تھا۔ میں نے کہا: میں نے اُسے نہیں دیکھا لیکن اُس شخص نے میرے سامنے اس بارے میں گواہی دی ہے جس نے اُسے دیکھا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اپنے علاقے میں واپس جاؤ تو کچھ لوگوں کی گواہی تحریر کر کے میری طرف بھجوانا' جن لوگوں نے اُسے دیکھا ہو اور جو لوگ امین ہوں۔ مسروق بیان کرتے ہیں: میں واپس آیا' وہاں بہت سے لوگ موجود تھے' میں نے اُن سب میں سے سترہ ایسے افراد کے ساتھ بات چیت کی جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا تھا' میں نے کہا: یہ سب لوگ عادل اور پسندیدہ ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو برباد کرے! اُس نے تو مجھے خط میں یہ لکھا تھا کہ اُس نے ایسے شخص کو مصر میں قتل کیا ہے۔

1628- قَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَالَ يَزِيدُ: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یزید بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّهُمْ شِرَارُ أُمَّتِي، يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي

''وہ لوگ میری اُمت کے بدترین لوگ ہوں گے اور اُنہیں میری اُمت کے بہترین لوگ قتل کریں گے''۔

ثُمَّ قَالَتْ: مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَا كَانَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأَحْمَائِهَا

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف وہ اختلافات ہیں جو کسی خاتون اور اُس کے سسرالی عزیزوں کے درمیان ہوتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ جَوَامِعِ فَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اُن مختلف فضائل کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کے نزدیک معزز اور عمدہ ہیں

1629- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَامُوا، فَخَرَجُوا وَجَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوَمُوا، فَقَالُوا: مَا أَخْرَجَنَا فَرَجَعُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنَا أَخْرَجْتُكُمْ وَأَدْخَلْتُهُ، وَلَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ، بَلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ اور افراد بھی موجود تھے' اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دوسرے لوگ اُٹھ کر باہر چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے' جب یہ لوگ باہر گئے تو انہوں نے ایک دوسرے کو ملامت کی اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باہر تو نہیں نکالا تھا۔ یہ لوگ واپس آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں نے تمہیں نکالا تھا اور اُسے داخل کیا تھا اور نہ ہی میں نے اُسے داخل کیا تھا اور تمہیں نکالا تھا' بلکہ

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَكُمْ وَاَدْخَلَهُ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالا تھا اور اُسے داخل کیا تھا۔

1630- وَاَنْبَاَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ يُكْنَى بِاَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّورِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَهَنَّئُوهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّورِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَهَنَّئُوهُ. بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّورِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بنیاد پر لوگوں نے اُنہیں مبارکباد دی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جو جنتی ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے حوالے سے لوگوں نے اُنہیں بھی مبارکباد دی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کھجور کے چھوٹے درخت کے نیچے سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اگر تو چاہے تو اُسے علی کو بنا دے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے۔

1631- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر انصار کی ایک خاتون کے ہاں گئے' ہم اُس خاتون کے باغ میں بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1630- رواه أحمد 380/3.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَلَسْنَا فِي نَخْلٍ لَهَا. فَقَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: وَجَعَلَ يَنْظُرُ بَيْنَ النَّخْلِ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَطَلَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو اُسے علی بنا دے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کو بشارت

1632- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَتَبَدَّى إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ تَشَاءُ فِي قُصُورِكَ، وَأَزْوَاجِكَ وَخَدَمِكَ. فَلَا تَعْدِلُ رُؤْيَتَهُ عِنْدَكَ شَيْئًا مِمَّا أَنْتَ فِيهِ

"بے شک تمہارا پروردگار تمہارے سامنے ظاہر ہوگا جب تم جنت میں ہوگے، تم جہاں چاہو گے اپنے محلات، اپنی بیویوں اور اپنے خادموں میں رہو گے اور تمہیں جو کچھ بھی نعمتیں حاصل ہوں گی وہ تمہارے نزدیک پروردگار کے دیدار کے برابر نہیں ہوں گی"۔

1633- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: أَنْبَأَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمِيرَةَ الطُّفَاوِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونٌ الْكُرْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے، ہمارا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کتنا عمدہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَنْهُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ نَمْشِي فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ؛ إِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. مَا أَحْسَنَهَا. فَقَالَ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا ثُمَّ مَرَرْنَا بِأُخْرَى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا حَتَّى مَرَرْنَا بِتِسْعِ حَدَائِقَ. كُلُّهَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَنَهَا. فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْهَا

نے ارشاد فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت (باغ) نصیب ہوگا۔ پھر ہم ایک اور (باغ) کے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت ملے گا۔ یہاں تک کہ ہم نو باغات کے پاس سے گزرے، سب کے بارے میں، میں نے یہی کہا کہ یارسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت (باغ) ملے گا۔

جنت کا تین آدمیوں کی مشتاق ہونا

1634- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَشْتَاقُ الْجَنَّةُ إِلَى عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت، علی، عمار اور سلمان کی مشتاق ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اظہارِ حقیقت

1635- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1634 رواه الترمذی: 3798.

-1635 رواه الترمذی: 3873 وخرجه الألبانی فی الضعیفة: 1124.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو اسحاق شیبانی نے جمیع تیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں اپنی والدہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں بچہ تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے میری والدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

1636- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلْتُ إِلَيْهَا مَعَ أُمِّي وَأَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَلَا امْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جمیع بن عمیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن دنوں بچہ تھا' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اُن سے زیادہ محبوب ہو اور ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ محبوب ہو۔

-1636 انظر السابق۔

1637- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْدِيُّ، عَنْ مَعْرُوفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ إِذَا اسْتَرْشَدْتُمُوهُ لَمْ تَضِلُّوا وَلَمْ تَهْلَكُوا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: هُوَ هَذَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ: وَازِرُوهُ، وَنَاصِحُوهُ، وَصَدِّقُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَنِي بِمَا قُلْتُ لَكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم اس سے راہنمائی حاصل کرو گے تو تم گمراہ نہیں ہو گے اور ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کا ساتھ دو اس کی خیر خواہی کرو اور اس کی تصدیق کرو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: میں نے جو تمہیں کہا ہے اس کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے مجھے کہنے کیلئے کہا ہے۔

حضرت علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں

1638- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرِ بْنِ يَحْيَى الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَمِيعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

اَیْ بُنَیَّةُ، اقْنَعِي بِابْنِ عَمِّكِ، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا، وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

"اے میری بیٹی! تم اپنے چچازاد پر قناعت کرو' اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ہمراہ حق طور پر مبعوث کیا ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا"۔

حضرت علی کا جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونا

1639- اَنْبَانَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَابِقٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ، اَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ اَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ اَنْتَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

"اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے' اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے' اے علی! تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے"۔

قَالَهَا ثَلَاثًا

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

1640- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ وَيُقَالُ: عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَكَرُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا اِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جو اپنے گھر کی چھت پر حضرت جبریل علیہ السلام کے قدموں کی آہٹ سنا کرتا تھا۔

وَطِئَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ

1641- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى قَالَ: خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ قَالَ: وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گھر میں موجود تھے' کچھ مہاجرین تھے اور کچھ انصار تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو عہد پورا کرتے ہوں اور پاکیزہ ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ رہنے والے' پرہیزگار شخص سے محبت رکھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق اس کے ساتھ ہوگا' حق اس کے ساتھ ہوگا۔

حضرت ابوایوب انصاری کی نقل کردہ روایت

1642- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْاَشْقَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: اَتَيْنَا اَبَا اَيُّوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے عزت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی طرف وحی کی تو وہ آپ کے دروازے پر

الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْحَى إِلَى رَاحِلَتِهِ فَبَرَكَتْ عَلَى بَابِكَ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفَكَ. فَضِيلَةٌ فَضَّلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا، ثُمَّ خَرَجْتَ تُقَاتِلُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمَا وَأَهْلًا. إِنِّي أُقْسِمُ لَكُمَا بِاللهِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَنْتُمَا فِيهِ. وَمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ، وَأَنَا قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، إِذْ حُرِّكَ الْبَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنَسُ، انْظُرْ مَنْ بِالْبَابِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ وَرَجَعَ فَقَالَ: هَذَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَنَسُ، افْتَحْ لِعَمَّارٍ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ فَفَتَحَ أَنَسٌ الْبَابَ، فَدَخَلَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحَّبَ بِهِ، وَقَالَ: يَا عَمَّارُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي بَعْدِي هَنَاتٌ وَاخْتِلَافٌ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا،

بیٹھ گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے مہمان بن گئے' یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے' پھر آپ نکلے اور آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں کو خوش آمدید ہے! میں تم دونوں کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں موجود تھے جس گھر میں تم دونوں اس وقت موجود ہو' اور اُس وقت گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا تھا' اسی دوران دروازے میں حرکت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھو! دروازے پر کون ہے؟ وہ گئے' اُنہوں نے دیکھا اور واپس آئے اور بولے: حضرت عمار بن یاسر ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے انس! تم عمار کیلئے دروازہ کھول دو جو طیب اور مطیب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول دیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ اندر آئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا اور اُنہیں خوش آمدید کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! میرے بعد میری اُمت میں اختلافات ہوں گے یہاں تک کہ اُن کے درمیان تلواریں نکل آئیں گے' وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے' جب تم یہ صورتِ حال دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ تم اُس شخص کے ساتھ رہو جو میرے دائیں طرف موجود ہے۔ نبی

وَيَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الَّذِي عَنْ يَمِينِي يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَإِنْ سَلَكَ كُلُّهُمْ وَادِيًا وَسَلَكَ عَلِيٌّ وَادِيًا فَاسْلُكْ وَادِي عَلِيٍّ، وَخَلِّ النَّاسَ طُرًّا، يَا عَمَّارُ، إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدًى، يَا عَمَّارُ، إِنَّ طَاعَةَ عَلِيٍّ طَاعَتِي، وَطَاعَتِي مِنْ طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور علی ایک وادی میں چلے' تو تم نے علی والی وادی میں چلنا ہے اور لوگوں کو چھوڑ دینا ہے' اے عمار! علی تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا' اے عمار! علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی کیلئے خصوصی دعا

1643- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ عَلَيَّ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: قُمْ يَا عَلِيُّ، مَا سَأَلْتُ اللهَ تَعَالَى لِنَفْسِي شَيْئًا، إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا سَأَلْتُهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِي؛ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بیمار ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنا کپڑا میرے اوپر ڈالا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' جب آپ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اُٹھ جاؤ' میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کیلئے جو کچھ بھی مانگا ہے اُس کی مانند تمہارے لیے بھی مانگا ہے اور میں نے اُس سے جو چیز بھی مانگی وہ اُس نے مجھے عطا کر دی' البتہ اُس نے یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہو گی۔

حضرت علی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم

1644- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1643- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 1313، وضعفه الألباني في الضعيفة 254/3.

عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَلَا أَجْفُوَكَ، حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُطِيعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَعِيَ عَنِّي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں، تمہیں دور نہ کروں، میں تمہیں تعلیم دوں، تمہارے ساتھ سختی نہ کروں اور مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کروں اور تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم مجھ سے (علم کی باتیں سیکھ کر) محفوظ رکھو''۔

آیتِ تطہیر کا مصداق کون ہے؟

1645- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ عَمْرَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَالَتْ: قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: أَنْتِ عَمْرَةُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا أُمَّتَاهُ، أَلَا تُخْبِرِينِي عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي أُصِيبَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَمُحِبٌّ وَغَيْرُ مُحِبٍّ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرہ ہمدانیہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے دریافت کیا: تم عمرہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امی جان! کیا آپ ہمیں اُن صاحب کے بارے میں نہیں بتائیں گی جنہیں ہمارے درمیان شہید کر دیا گیا، کچھ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں اور کچھ لوگ محبت نہیں کرتے ہیں۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1645- رواه الترمذي:3203، رواه أحمد6/304، رواه مسلم:2424.

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

"بے شک اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے' اے اہلِ بیت! اور تمہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے"۔

وَمَا فِي الْبَيْتِ إِلَّا جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: أَنْتِ مِنْ صَالِحِي نِسَائِي قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا عَمْرَةُ. فَلَوْ قَالَ: نَعَمْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

اُس وقت گھر میں حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم موجود تھے اور میں موجود تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی اہلِ بیت میں سے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ہماری بہترین خواتین میں سے ایک ہو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اے عمرہ! اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت یہ فرما دیتے کہ جی ہاں! تو یہ چیز میرے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی)۔

1646- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ إِدْرِيسَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: مَا خَالَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَقَّ مِنْهُ. وَمَا قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَّا فِي أَوَانِ قِيَامِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن سالم بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ادریس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت جس نے بھی کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس کے مقابلے میں حق پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف اُسی صورت میں کھڑے ہوئے جب اُن کے کھڑے ہونے کا موقع تھا۔

1647- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں:

جس نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث کرنے کی

يَعْنِي الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: مَا حَاجَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَحَدٌ إِلَّا حَجَّهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کوشش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس پر غالب آ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی ہدایت ہے

1648- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتُ مِيتَتِي، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى غَرَسَ قَصَبَاتِهَا بِيَدِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ

''جو شخص میری زندگی کے مطابق جینا چاہتا ہے اور میری موت کی طرح مرنا چاہتا ہے اور اُس جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُس کے درخت اپنے دستِ قدرت سے لگائے ہیں' تو اُس شخص کو علی بن ابوطالب سے محبت رکھنی چاہیے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں نکالے گا اور نہ ہی وہ تمہیں گمراہی میں داخل کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی

1649- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا' حضرت علی رضی اللہ

-1648 رواه الحاكم 128/3، وقال الألباني في الضعيفة: 892.

-1649 رواه أحمد 82/3، والحاكم 123/3.

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ. فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ. فَأَخَذَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَخَلَّفَ يُصْلِحُهَا. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُ وَقُمْنَا مَعَهُ. فَقَالَ:

إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ قَالَ: فَاسْتَشْرَفَهَا الْقَوْمُ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ النَّعْلِ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُبَشِّرُهُ. فَلَمْ يَرْفَعْ بِهَا رَأْسًا. كَأَنَّهُ شَيْءٌ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ

عنہ نے اُسے پکڑا اور اُسے ٹھیک کرنے لگے' نبی اکرم ﷺ کھڑے انتظار کرتے رہے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی کھڑے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تاویل کی بنیاد پر علی کے ساتھ لڑائی کریں گے' جس طرح میں نے اس کے نزول کی وجہ سے (کفار و مشرکین کے ساتھ) جنگ کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے غور سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کیا' لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ یہ جوتے ٹھیک کرنے والا شخص ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُن کی طرف گئے تاکہ ہم اُنہیں خوشخبری سنائیں تو اُنہوں نے اس کیلئے سر نہیں اُٹھایا' گویا وہ یہ بات سن چکے تھے۔

1650- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا أَبْسَطُ. مِنْكَ لِسَانًا. وَأَحَدُّ مِنْكَ سِنَانًا. وَأَمْلَأُ لِلْكَتِيبَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ولید بن عقبہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: میری زبان تم سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور دانت تم سے زیادہ تیز ہیں اور مال و دولت کے اعتبار سے زیادہ مال والا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو کیونکہ تم فاسق ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

مِنْكَ. فَقَالَ: اسْكُتْ. فَإِنَّكَ فَاسِقٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا، لَا يَسْتَوُونَ} [السجدة: 18]

''کیا وہ شخص جو مؤمن ہو وہ اُس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ برابر نہیں ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ مَقْتَلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَا أَعَدَّ اللهُ الْكَرِيمُ لِقَاتِلِهِ مِنَ الشَّقَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ اور اُن کے قاتل کیلئے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں جو بدنصیبی تیار کی ہے (اُس کا تذکرہ)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ وَقَدْ تَحَرَّكَ الْجَبَلُ. فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ. فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ. وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَائِرُ مَنْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ الْمَشْهُورِ. فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُمْ شُهَدَاءُ. فَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، وَقُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَهِيدًا، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَخْزَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حراء پہاڑ پر موجود تھے اور اُس پہاڑ نے حرکت کی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اے حراء! تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو! کیونکہ تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اُس وقت اُس پہاڑ پر حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم موجود تھے اور دیگر وہ تمام افراد موجود تھے جن کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے جو ایک مشہور حدیث ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ یہ لوگ شہداء ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر مارے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر مارے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہونے کے طور پر قتل ہوئے، اللہ تعالیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قاتل پر لعنت کرے! اور اُسے دنیا و آخرت میں رسوائی کا شکار کرے۔

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ

لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّكَ مُسْتَخْلَفٌ، وَاِنَّكَ مَقْتُولٌ وَلَا بُدَّ لِمَا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَكُونُ. لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُونَ. وَذَلِكَ دَرَجَاتٌ لَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُهُمْ فَضْلًا اِلَى فَضْلِهِمْ. كَرَامَةً مِنْهُ لَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بات بتائی تھی کہ تم خلیفہ بھی بنو گے اور تمہیں قتل بھی کیا جائے گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے جو بات بیان کی تھی' وہ ہونی ہی تھی' یہ ضروری تھا کہ ایسا ہو کے رہے' اور یہ چیز ان حضرات کیلئے درجات کا باعث تھی جو درجات اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اُنہیں مزید عطا کرے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کی عزت افزائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

حضرت علی کی شہادت کی پیشگوئی

1651- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو يَزِيدَ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعَشِيرَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَرَاَيْنَا رِجَالًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي نَخْلٍ لَهُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَوِ انْطَلَقْنَا اِلَى هَؤُلَاءِ فَنَظَرْنَا اِلَيْهِمْ كَيْفَ يَعْمَلُونَ فَاَتَيْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا اِلَيْهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النُّعَاسُ فَعَمَدْنَا اِلَى صُورٍ مِنَ النَّخْلِ فَنِمْنَا تَحْتَهُ فِي دَقْعَاءَ مِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

غزوۂ تبوک کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ساتھی تھے' ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا تو ہم نے بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہا تھا' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم ان لوگوں کے پاس جا کر اس بات کا جائزہ لیں کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ ہم اُن لوگوں کے پاس آئے' ہم نے گھڑی بھر کیلئے اُن لوگوں کو دیکھا پھر ہمیں اونگھ آ گئی تو ہم کھجوروں کے ایک درخت کی طرف بڑھے اور اُس کے نیچے مٹی پر سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے آ کر ہمیں بیدار کیا' آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعہ اُنہیں ہلایا' ہم اُس وقت مٹی میں لتھڑ چکے تھے۔ نبی

1651- رواہ الحاکم 140/3، وأحمد 263/4۔

التُّرَابِ، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَغَمَزَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا فِي ذَلِكَ التُّرَابِ فَقَالَ: قُمْ. أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشْقَى النَّاسِ؟ أُحَيْمِرُ ثَمُودَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ إِلَى قَرْنِهِ وَتَبْتَلُّ هَذِهِ مِنْهَا وَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُٹھو! کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بدنصیب شخص کے بارے میں بتاؤں! وہ شخص جس کا تعلق قوم ثمود سے تھا' جس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور وہ شخص جو تم پر یہاں حملہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا اور اُس سے یہ چیز رنگین ہو جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

خلافت وشہادت کی پیشگوئی

1652- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ نَاصِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

إِنَّكَ مُؤَمَّرٌ مُسْتَخْلَفٌ، وَإِنَّكَ مَقْتُولٌ، وَإِنَّ هَذِهِ مَخْضُوبَةٌ مِنْ هَذَا لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تمہیں امیر بنایا جائے گا اور خلیفہ بنایا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہ رنگین ہو جائے گی''۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی (یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی) کے بارے میں یہ بات فرمائی۔

حضرت علی کا قاتل' بد بخت ترین فرد تھا

1653- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:

-1653 رواہ الحاکم: 113/3.

صَالِحٍ يَعْنِي كَاتِبَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ أَبَا سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ. هَكَذَا قَالَ: قَالَ عَادَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَكْوَى اشْتَكَاهَا. فَقِيلَ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَكْوَاكَ هَذَا قَالَ: وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا تَخَوَّفْتُ عَلَى نَفْسِي مِنْهُ. لِأَنِّي سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: إِنَّكَ سَتُضْرَبُ ضَرْبَةً هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى صُدْغَيْهِ تُسَايِلُ دَمًا حَتَّى يَخْضِبَ لِحْيَتَكَ. فَيَكُونُ صَاحِبُهَا أَشْقَاهَا. كَمَا كَانَ عَاقِرُ النَّاقَةِ أَشْقَى ثَمُودَ

ابوسنان دؤلی‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کیلئے آئے‘ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران کی بات ہے‘ تو یہ کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی اس بیماری کے حوالے سے ہمیں اندیشہ ہے (کہ کہیں آپ انتقال نہ کر جائیں)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لیکن مجھے اس بیماری کے حوالے سے اپنی ذات کے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے کیونکہ میں نے حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں یہاں ضرب لگائی جائے گی‘ اُنہوں نے اپنی کنپٹی کی طرف اشارہ کیا‘ اس سے خون بہے گا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی کو رنگین کر دے گا اور ایسا کرنے والا شخص انتہائی بدبخت ہوگا جو اُس شخص کی مانند (بدبخت) ہوگا جس نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے تھے جو قومِ ثمود کا سب سے بدنصیب شخص تھا۔

1654- وَأَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَبُو سِنَانٍ الدِّيلِيُّ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1655- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں:

اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَا نَنْتَظِرُ الْأَشْقَى، عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ دَمِ هَذَا قَالُوا: أَخْبِرْنَا بِقَاتِلِكَ حَتَّى نُبِيرَ عِتْرَتَهُ قَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا قَتَلَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم بدنصیب شخص کا انتظار نہیں کرتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ یہ جگہ اس کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔لوگوں نے کہا: آپ ہمیں اپنے قاتل کے بارے میں بتائیں تا کہ ہم اُس کی نسل ہی ختم کر دیں۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو میرے قاتل کی بجائے کسی اور کو میری وجہ سے قتل کر دے..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

شہادت سے پہلے حضرت علی کا خواب

1656- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقْرَأُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَاسْتَعْمَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ: حَبِيبُ بْنُ قُرَّةَ عَلَى السَّوَادِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُدْخِلَ الْكُوفَةَ مَنْ كَانَ بِالسَّوَادِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِي بِالسَّوَادِ أَحَبَّ أَنْ يَقِرَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعون ثقفی بیان کرتے ہیں:

میں ابوعبدالرحمٰن سلمی سے قرآن پڑھا کرتا تھا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُن صاحب کو قرآن پڑھایا تھا' ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: امیرالمؤمنین نے بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے حبیب بن قرہ نامی ایک شخص کو اپنا اہلکار مقرر کیا اور اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ سیاہ فام مسلمانوں کو کوفہ میں داخل کرے۔ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرا ایک چچازاد ہے جو سیاہ فام ہے' وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک ایسی تحریر پر آئے ہو جس پر مہر لگائی جا چکی ہے۔ اگلے دن میں آیا تو لوگ یہ کہہ رہے تھے: امیرالمؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے' امیرالمؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ میں نے ایک لڑکے سے کہا: کیا تم

بِمَكَانِهِ. فَقَالَ: تَغْدُو عَلَى كِتَابِكَ قَدْ خُتِمَ فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَقُولُونَ: قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ أَتُقَرِّبُنِي إِلَى الْقَصْرِ؟ فَدَخَلْتُ الْقَصْرَ وَإِذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْحُجْرَةِ، وَإِذَا صَوَائِحُ. فَقَالَ: ادْنُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لِي: خَرَجْتُ الْبَارِحَةَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يُصَلِّي فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ إِنِّي بِتُّ اللَّيْلَةَ أُوقِظُ أَهْلِي؛ لِأَنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، صَبِيحَةَ بَدْرٍ لِتِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ. فَمَلَكَتْنِي عَيْنَايَ، فَسَنَحَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَاذَا لَقِيتَ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْأَوَدِ وَاللَّدَدِ قَالَ: وَالْأَوَدُ الْعَوَجُ، اللَّدَدُ الْخُصُومَاتُ فَقَالَ لِي: ادْعُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ أَبْدِلْنِي بِهِمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ، وَأَبْدِلْهُمْ بِي شَرًّا قَالَ: وَجَاءَ ابْنُ التَّيَّاحِ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ خَلْفَهُ، فَاعْتَوَرَهُ الرَّجُلَانِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَوَقَعَتْ ضَرْبَتُهُ فِي الطَّاقِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَثْبَتَهَا فِي رَأْسِهِ.

امیر المؤمنین کے گھر تک مجھے پہنچا دو گے؟ میں گھر میں داخل ہوا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! تم قریب آ جاؤ۔ میں اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا' اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: آج صبح جب میں نکلا اور امیر المؤمنین بھی نکلے تاکہ اس مسجد میں نماز ادا کریں تو اُس وقت امیر المؤمنین نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! گزشتہ رات میری بیوی نے مجھے جگایا کیونکہ یہ شبِ جمعہ تھی اور سترہ رمضان کی صبح تھی' یہ وہ تاریخ ہے جب غزوۂ بدر ہوا تھا' تو اُس وقت میری آنکھ لگ گئی' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے آئے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ کی اُمت کی طرف سے کتنے ٹیڑھے پن اور اختلافات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اُن کے خلاف دعا کر دو۔ تو میں نے کہا: اے اللہ! تُو مجھے ان لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر لوگ عطا فرما دے اور ان لوگوں کو میرے مقابلہ میں کوئی بُرا فرد دیدے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی دوران ابن تیاح آیا اور اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز کیلئے بلایا' حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے' میں بھی اُن کے پیچھے نکلا' دو آدمیوں نے اُن پر حملہ کیا' اُن میں سے ایک کی ضرب طاق میں لگی اور دوسرے کی ضرب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر لگ گئی۔

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: قَالَ أَبُو هِشَامٍ: قَالَ

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: ابوہشام بیان کرتے ہیں: ابواسامہ

اَبُو اُسَامَةَ: اِنِّی لَاَغَارُ عَلَیْهِ کَمَا یَغَارُ الرَّجُلُ عَلَی الْمَرْاَةِ الْحَسْنَاءِ یَعْنِی عَلَی هٰذَا الْحَدِیْثِ لَا تُحَدِّثُ بِهِ مَا دُمْتُ حَیًّا

نامی راوی یہ کہتے ہیں: مجھے اس روایت کے حوالے سے اُسی طرح شدت محسوس ہوتی ہے جس طرح کوئی شخص کسی خوبصورت عورت کے حوالے سے شدت کرتا ہے' اُن کی مراد یہ حدیث تھی۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں تم نے یہ حدیث بیان نہیں کرنی۔

بَابُ ذِکْرِ مَا فُعِلَ بِقَاتِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قاتل کے ساتھ کیا کیا گیا؟

1657- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَاهُ ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ اَبِی اُمَیَّةَ، عَنْ قُثَمٍ مَوْلَی الْفَضْلِ قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ لَمَّا حَبَسْتُمُ الرَّجُلَ فَاِنْ مُتُّ فَاقْتُلُوهُ، وَلَا تُمَثِّلُوا بِهِ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ قَامَ اِلَیْهِ حُسَیْنٌ وَمُحَمَّدٌ فَقَطَعَاهُ وَحَرَقَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قثم مولیٰ فضل بیان کرتے ہیں:

جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا' اللہ تعالیٰ ابن ملجم پر لعنت کرے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگوں نے اُس شخص کو قید رکھنا ہے' اگر میں مر گیا تو تم اُسے قتل کر دینا لیکن اُس کا مثلہ نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت امام حسین اور محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما اُس شخص کے پاس گئے تو اُنہوں نے اُس کے ٹکڑے کر دیئے اور اُسے آگ لگا دی۔

حضرت علی کے قاتل کی سزا

1658- حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعِیدٍ الْجَوْهَرِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو طَلْقٍ عَلِیُّ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَیْمٍ، عَنْ اَبِیهِ قَالَ: لَمَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطلق علی بن حنظلہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دینا' یہ ابھی زخم ہے' اگر میں ٹھیک

ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلِيٌّ: احْبِسُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ جُرْحٌ، فَإِنْ بَرَأْتُ امْتَثَلْتُ أَوْ عَفَوْتُ، وَإِنْ هَلَكْتُ قَتَلْتُمُوهُ فَعَجِلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ. وَكَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ تَحْتَهُ. فَقَطَعَ يَدَيْهِ. وَفَقَأَ عَيْنَيْهِ. وَقَطَعَ رِجْلَيْهِ وَجَدَعَهُ. وَقَالَ: هَاتِ لِسَانَكَ. فَقَالَ لَهُ: إِذْ صَنَعْتَ مَا صَنَعْتَ فَإِنَّمَا نَسْتَقْرِضُ فِي جَسَدِكَ. أَمَّا لِسَانِي وَيْحَكَ. فَدَعْهُ أَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ. وَإِنِّي لَا أُخْرِجُهُ لَكَ أَبَدًا. فَشَقَّ لِحْيَتَهُ وَاسْتَخْرَجَ لِسَانَهُ مِنْ بَيْنِ لِحْيَيْهِ فَقَطَعَهُ. ثُمَّ حَمَا مِسْمَارًا لِيَفْقَأَ عَيْنَيْهِ. فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَكْحَلُ بِمَلْمُولٍ مُضَرٍ. فَجَاءَتْ زَيْنَبُ تَبْكِي وَتَقُولُ: يَا خَبِيثُ. وَاللهِ مَا ضَرَّتْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تَبْكِينَ يَا زَيْنَبُ وَاللهِ مَا خَانَنِي سَيْفِي. وَمَا ضَعُفَتْ يَدِي

ہو گیا تو اس سے بدلہ لے لوں گا یا اسے معاف کر دوں گا اور اگر میں مر گیا تو تم اسے قتل کر دینا۔ تو لوگوں نے عبداللہ بن جعفر کو اُس کا نگران مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' اُنہوں (یعنی عبداللہ بن جعفر) نے اس قاتل کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے اور اُس کی آنکھیں پھوڑ دیں' اُس کے دونوں پاؤں کاٹ دیئے' اُس کی ناک کاٹ دی' پھر وہ بولے: اپنی زبان باہر نکالو! تو اُس شخص نے اُن سے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کیا وہ کر لیا' ہم آپ کے جسم سے اس کا قرضہ وصول کر لیں گے لیکن جہاں تک میری زبان کا تعلق ہے تو آپ اسے چھوڑ دیں تا کہ میں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں' میں اسے آپ کے سامنے کبھی نہیں نکالوں گا۔ تو عبداللہ بن جعفر نے اُس کے جبڑے چیر دیئے اور اُس کی زبان جبڑوں کے درمیان سے باہر نکالی اور اُسے کاٹ دیا' پھر اُنہوں نے ایک سلاخ گرم کی تا کہ اُس کی آنکھیں پھوڑ دیں' تو اُس نے کہا: تم ملمولِ مضر کا سرمہ لگاؤ گے۔ اسی دوران سیدہ زینب رضی اللہ عنہا روتی ہوئی آئیں اور بولیں: اے خبیث! اللہ کی قسم! یہ چیز امیر المؤمنین کو نقصان نہیں پہنچائے گی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زینب! تم کیوں روتی ہو؟ اللہ کی قسم! نہ تو میری تلوار نے مجھ سے خیانت کی ہے اور نہ ہی میرا ہاتھ کمزور ہوا (اس شخص نے تو چھپ کر مجھ پر وار کیا ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَزْوِيجُهُ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِتَزْوِيجِهِ بِهَا. سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ فَضَائِلِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تھی' اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ کی شادی اُن کے ساتھ کی۔ ہم اس بات کا

فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، حَالًا بَعْدَ حَالٍ، إِنَّ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

تذکرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل سے متعلق باب میں کریں گے جو یکے بعد دیگرے ہوگا' اگر اللہ نے چاہا۔

حضرت علی کی شادی کا واقعہ

1659- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَنبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ دَعَا بِمَاءٍ فَمَجَّهُ، ثُمَّ رَشَّهُ فِي جَيْبِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَصَنَعَ بِهَا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَوَّذَهُ بِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ فَجَاءَتْ تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ مَا فَعَلَ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ آلِ أَنْ زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِ بَيْتِي

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا' اُس میں کُلّی کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گریبان میں اور دونوں کندھوں کے درمیان اُس پانی کو چھڑکا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اُن پر دَم کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شرماتی ہوئی آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ساتھ بھی وہی کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے پوری کوشش کی ہے کہ میں نے تمہاری شادی اپنے اہلِ خانہ میں سے سب سے بہتر فرد کے ساتھ کی ہے۔

1659- رواہ الحاکم 159/3۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَرِيمَةٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، شَرَفُهَا عَظِيمٌ، وَفَضْلُهَا جَزِيلٌ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهَا، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْلُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدَاهَا، وَخَدِيجَةُ الْكُبْرَى أُمُّهَا، قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهَا الشَّرَفَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، مُهْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَمَرَةُ فُؤَادِهِ، وَقُرَّةُ عَيْنِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ بَعْلِهَا، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهَا الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ،

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اور تمام اہلِ ایمان کے نزدیک معزز حیثیت رکھتی ہیں' اُن کا مرتبہ عظیم ہے' اُن کی فضیلت بہترین ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے والد ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں وہ اُن کے بیٹے ہیں' سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اُن کی والدہ ہیں' اللہ تعالیٰ نے ہر اعتبار سے اُن کیلئے شرف کو جمع کر دیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کا پھل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے' اُن کے شوہر سے اور اُن کی مبارک و پاکیزہ اولاد سے راضی ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فاطمہ تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت رسول اللہ اور آسیہ جو فرعون کی

وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

اہلیہ ہیں، وہ کافی ہیں"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَسَنَذْكُرُ مِنْ فَضْلِهَا مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِمَّا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم عنقریب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اُن فضائل کا تذکرہ کریں گے مکہ میں جو روایات ہمیں اُس حوالے سے یاد آئیں گی۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: "فاطمہ تمام جہان کی خواتین کی سردار ہے"

1660- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، إِلَّا مَا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

"فاطمہ تمام جہان کی خواتین کی سردار ہے، البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم کو عطا کی ہے"۔

افضل ترین خواتین

1661- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1660- رواه الحاكم 154/3.

1661- رواه أحمد 135/3، والحاكم 157/3.

بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم' خدیجہ بنت خویلد' اللہ کے رسول کی صاحبزادی فاطمہ کافی ہیں''۔

1662- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں''۔

اُمتِ محمدیہ کی خواتین کی سردار ہونا

1663- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1662 رواه البيهقي في السنن الكبرى 93/5، وخرجه الألباني في صحيح الجامع: 4143.

-1663 رواه مسلم: 2450، وابن سعد في الطبقات 27/8.

بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ أَبُو يَعْفُورٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي، كَمَا سَادَتْ مَرْيَمُ نِسَاءَ قَوْمِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میری اُمت کی خواتین کی سردار ہو، جس طرح سیدہ مریم اپنی قوم کی خواتین کی سردار تھیں''۔

1664- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسْبُكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعٌ سَيِّدَاتُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان خواتین میں سے چار خواتین کا تمام جہانوں کی خواتین کا سردار ہونا تمہارے لیے کافی ہے: فاطمہ بنت محمد، خدیجہ بنت خویلد، آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران''۔

حضرت عمران بن حصین کی نقل کردہ روایت

1665- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1664- انظر: 1662.

جَمِيعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَكَانَ لَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةٌ وَجَاهٌ. فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ بْنَ الْحُصَيْنِ إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا مَنْزِلَةً وَجَاهًا فَهَلْ لَكَ فِي عِيَادَةِ فَاطِمَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيُّ شَرَفٍ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى وَقَفَ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ أَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ: ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: أَنَا وَمَنْ مَعِي؟ قَالَتْ: وَمَنْ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَعِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا أَبَتِ مَا عَلَيَّ إِلَّا عَبَاءَةٌ لِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ اصْنَعِي بِهَا هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، هَذَا جَسَدِي قَدْ وَارَيْتُهُ فَكَيْفَ لِي بِرَأْسِي؟ فَأَلْقَى إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاءَةً لَهُ خَلِقَةً فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّةُ شُدِّي بِهَذِهِ عَلَى رَأْسِكِ ثُمَّ أَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ وَدَخَلَتْ مَعَهُ. فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتِ يَا

کی بارگاہ میں بڑا مرتبہ حاصل تھا' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمران بن حصین! تمہیں ہماری بارگاہ میں بڑی حیثیت حاصل ہے' کیا تم فاطمہ کی عیادت کیلئے جانا چاہو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اس سے زیادہ بڑا شرف اور کیا ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے تو میں بھی آپ کے ساتھ اُٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر سلام ہو! اے میری بیٹی! کیا میں اندر آ جاؤں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اندر تشریف لے آئیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور جو میرے ساتھ ہے' وہ بھی؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ عمران بن حصین خزاعی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اے ابا جان! میرے جسم پر صرف ایک عباء ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم اُسے اس طرح لپیٹ لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اپنے جسم کو تو میں ڈھانپ لوں گی لیکن اپنے سر کا کیا کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف ایک کپڑا بڑھایا اور فرمایا: اے میری بیٹی! تم اسے اپنے سر پر باندھ لو۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر

بُنَيَّةُ؟ فَقَالَتْ: أَصْبَحْتُ وَاللهِ وَجِعَةً يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَزَادَنِي وَجَعًا عَلَى مَا بِي مِنْ وَجَعٍ أَنِّي لَسْتُ أَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ آكُلُهُ فَقَدْ أَهْلَكَنِي الْجُوعُ فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَكَيْتُ مَعَهُمْ. ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرِي يَا بُنَيَّةُ وَقَرِّي عَيْنًا وَلَا تَجْزَعِي فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا إِنْ ذُقْتُ طَعَامًا مُنْذُ ثَلَاثٍ، وَإِنِّي لَأَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكِ. وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَظَلَّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي لَفَعَلْتُ، وَلَكِنِّي آثَرْتُ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا. أَيْ بُنَيَّةُ لَا تَجْزَعِي فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا إِنَّكِ لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ قَالَتْ: يَا لَيْتَهَا مَاتَتْ. فَأَيْنَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: آسِيَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَمَرْيَمُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَخَدِيجَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا. وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ. إِنَّكُنَّ فِي بُيُوتٍ مِنْ قَصَبٍ. لَا أَذًى فِيهِ وَلَا نَصَبٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا بُيُوتٌ مِنْ قَصَبٍ؟ قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ مِنْ قَصَبٍ. لَا أَذًى فِيهِ وَلَا صَخَبٌ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِهَا فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّةُ

تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی اندر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے شدید تکلیف ہے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اور اُس شدید تکلیف کے ساتھ یہ صورتِ حال ہے کہ میں کچھ کھانے کیلئے بھی حاصل نہیں کر سکی تو بھوک کی وجہ سے بھی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی رونے لگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! تم خوشخبری قبول کرو اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرو اور گریہ وزاری نہ کرو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق طور پر نبوت کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! تم تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہو۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور بولیں: اے کاش کہ انتقال ہو جائے' فرعون کی اہلیہ آسیہ' مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسیہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' سیدہ مریم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' خدیجہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہو' تمہیں (جنت میں) ایسے گھر ملیں گے جو کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے ہوں گے جن میں کوئی تکلیف دِہ چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کھوکھلے موتی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا موتی جو اندر سے کھوکھلا ہو' اُس گھر کے اندر کوئی اذیت اور کوئی شور شرابا نہیں ہو گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی! تم اپنے چچازاد پر

اقْنَعِي بِابْنِ عَمِّكِ، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

قناعت کرو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ہمراہ حق طور پر مبعوث کیا ہے! میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا۔

سیدہ فاطمہ کے ساتھ سرگوشی میں گفتگو

1666- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَعْدَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ. ثُمَّ حَدَّثَهَا. فَضَحِكَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَمْ أَسْأَلْهَا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا؟ فَقَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ. وَحَدَّثَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن سے سرگوشی میں کوئی بات چیت کی تو وہ رونے لگیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے فاطمہ سے اس چیز کے بارے میں اُس وقت تک دریافت نہیں کیا جب تک نبی اکرم ﷺ کا وصال نہیں ہو گیا، جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے فاطمہ سے اُن کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو جائے گا تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمران کے بعد اہلِ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں، تو میں ہنس پڑی۔

1666- رواہ الترمذی: 3872، رواہ البخاری: 3623.

بَابُ ذِكْرِ إِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعِظَمِ قَدْرِهَا عِنْدَهُ

1667- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَحَّبَتْ بِهِ، وَقَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَرَحَّبَ بِهَا، وَقَبَّلَهَا وَأَسَرَّ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْتُهَا؟ فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کتنا احترام کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا کی قدر و منزلت کتنی زیادہ تھی

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور کوئی شخص نہیں دیکھا جو گفتگو کرنے اور بات چیت کے حوالے سے فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہو جب فاطمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ اُنہیں خوش آمدید کہتے تھے اُن کیلئے اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں بوسہ دیتے تھے اور اُنہیں اپنے ساتھ بٹھاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے جاتے تھے تو وہ نبی اکرم ﷺ کو خوش آمدید کہتی تھیں نبی اکرم ﷺ کیلئے کھڑی ہو جاتی تھیں نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اُس بیماری کے دوران فاطمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں خوش آمدید کہا اُنہیں بوسہ دیا اور اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے بتایا کہ آپ ﷺ کا وصال ہونے والا ہے تو میں رونے لگی پھر نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی میں بات کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہلِ خانہ میں سب سے پہلے میں

1667- رواہ أبو داؤد: 5217، والترمذی: 3871، والحاکم: 154/3.

مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ. فَضَحِكْتُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

1668- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّهَا قَالَتْ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَرَاَيْتِ حِينَ اَكْبَبْتِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: اَخْبَرَنِي اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَسْرَعُ اَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، وَاَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تھیں اور پہلے روئی تھیں اور پھر ہنسی تھیں (تو اس کی وجہ کیا تھی)؟ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا تو میں رونے لگی' پھر میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہلِ خانہ میں سے سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اور یہ بتایا کہ میں اہلِ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں' البتہ مریم بنت عمران کا معاملہ مختلف ہے' تو میں ہنس پڑی۔

بَابُ غَضِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ناراض ہونا

1669- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1668- رواہ النسائی:8512' رواہ مسلم:2450۔

1669- رواہ البخاری:5230' ومسلم:2449۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي. فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

''فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے' جو اُسے غضب ناک کرے گا، مجھے غضب ناک کرے گا''۔

''فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے''

1670- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ الْعَوْذِيَّ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ، أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَدُوِّ اللّٰهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ حَبِيبِ اللّٰهِ. إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي. فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار نے محمد بن علی (شاید اس سے مراد امام باقر ہیں) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''علی نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ عوذی سے نکاح کرے' وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور اللہ کے محبوب کی بیٹی کو (نکاح میں) جمع کرے' فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے جو اسے غضب ناک کرے گا وہ مجھے غضب ناک کرے گا''۔

1671- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْمِسْوَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو شادی کا

1671- رواه البخاري: 3110 ومسلم: 2449 وابن ماجه: 1999 وأحمد 326/4 وأبو يعلى 134/13

بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ. أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ. وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ يَا فَاطِمَةُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ. وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَاكِحٌ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ. ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّمَا فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي. وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَتَرَكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخِطْبَةَ

پیغام دیا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں' جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ کی قوم کے لوگ یہ بات چیت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی صاحبزادیوں کے حوالے سے غصہ کا اظہار نہیں کرتے ہیں' یہ علی بن ابوطالب' ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے لگے ہیں۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' میں نے آپ ﷺ کو سنا کہ آپ نے شہادت کے کلمات پڑھے' پھر فرمایا: اما بعد! فاطمہ بنت محمد میری جان کا ٹکڑا ہے' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی (کسی شخص کے نکاح میں) اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے شادی کے پیغام کو ترک کر دیا۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَظِيمِ مَا شَرَّفَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي التَّزْوِيجِ مِنَ الْكَرَامَاتِ الَّتِي خَصَّهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا

باب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کا تذکرہ کہ اس شادی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شرف عطا کیا جو اُن خصوصیات میں سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مخصوص کیا ہے

1672- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُذْكَرُ، فَلَا يَذْكُرُهَا أَحَدٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي وَاللهِ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِهَا غَيْرَكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَتَرَى ذَلِكَ؟ وَمَا أَنَا بِوَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلَيْنِ، مَا أَنَا بِذِي دُنْيَا يُلْتَمَسُ مَا عِنْدِي، لَقَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا لِي حَمْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: لَتُفْرِجَنَّهَا عَنِّي، أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتَفْعَلَنَّ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَأَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ لَهُ: جِئْتُكَ خَاطِبًا إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ کیلئے شادی کے پیغام آنا شروع ہوئے جو بھی شخص نبی اکرم ﷺ کو شادی کا پیغام دیتا آپ ﷺ اُس سے اعراض کرتے۔ حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ آپ کے علاوہ کسی اور کو ترجیح نہیں دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ یہ رائے رکھتے ہیں! حالانکہ میں دو میں سے کسی ایک طرح کی خصوصیت بھی نہیں رکھتا‘ میں نہ تو دنیادار ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کو میرے پاس موجود مال میں دلچسپی ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے ہیں کہ میرے پاس سرخ یا سفید کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ چیز آپ کو میری طرف سے مل جائے گی‘ میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ ایسا ضرور کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: میں کیا کروں؟ اُنہوں نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے یہ کہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ میں اللہ اور اُس کے رسول کو فاطمہ بنت محمد کے ساتھ شادی کا پیغام دوں‘ میں اس بات سے خوش ہوؤں گا (یا مجھے اس بات میں دلچسپی ہے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے‘ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: شاید تمہیں کوئی کام ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بتاؤ! اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ اللہ

فَإِنَّ لِي فِي ذَٰلِكَ فَرَجًا فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَتَّى يَعْرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً؟ فَقَالَ: أَجَلْ فَقَالَ: هَاتِ فَقَالَ لَهُ: جِئْتُكَ خَاطِبًا إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا مَرْحَبًا وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَٰلِكَ، ثُمَّ تَفَرَّقَا، فَلَقِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي كَلَّفْتَنِي، فَمَا زَادَنِي عَلَى أَنْ رَحَّبَ بِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: بِالرِّفْعَةِ وَالْبَرَكَةِ، قَدْ أَنْكَحَكَ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْلِفُ وَلَا يَكْذِبُ، أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتَلْقِيَنَّهُ غَدًا، وَلَتَقُولَنَّ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى تَبْنِي لِي؟ فَقَالَ لَهُ: هَٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى، أَوَلَا أَقُولُ حَاجَتِي، فَقَالَ لَهُ: لَا فَانْطَلَقَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى تَبْنِي لِي؟ فَقَالَ لَهُ: اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتِي مِنَ ابْنِ عَمِّي، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ

اور اُس کے رسول کو فاطمہ بنت محمد کیلئے شادی کا پیغام دوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خوش آمدید! خوش آمدید! آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا' پھر یہ دونوں جدا ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت سعد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے کیا کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وہی کیا جو آپ نے مجھ سے کہا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے جواب میں صرف خوش آمدید کہا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ کو سربلندی اور برکت نصیب ہو! نبی اکرم ﷺ آپ کی شادی کروا دیں گے' اُس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نہ تو وعدہ خلافی کرتے ہیں اور نہ ہی غلط بیانی کرتے ہیں' میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ کل دوبارہ نبی اکرم ﷺ سے ملیں اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ یارسول اللہ! آپ رخصتی کب کروائیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: یہ تو پہلے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے' کیا میں یہ نہ کہوں کہ میرے کام کا کیا بنا؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: جی نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور اُن کی نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! رخصتی کب ہو گی؟ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو آج رات۔ پھر وہ واپس گئے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور اُن سے فرمایا: میں اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی اپنے چچازاد سے کرنے لگا ہوں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری اُمت کے اخلاق میں یہ بات

يَكُونَ مِنَ اَخْلَاقِ اُمَّتِي الطَّعَامُ عِنْدَ النِّكَاحِ. اذْهَبْ يَا بِلَالُ اِلَى الْغَنَمِ. فَخُذْ شَاةً وَخَمْسَةَ اَمْدَادٍ فَاجْعَلْ لِي قَصْعَةً لَعَلِّي اَجْمَعُ عَلَيْهَا الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارَ. قَالَ: فَفَعَلَ ذَلِكَ. وَاَتَاهُ بِهَا حِينَ فَرَغَ. فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَطَعَنَ فِي اَعْلَاهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيهَا وَبَرَّكَ. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ النَّاسَ اِلَى الْمَسْجِدِ. وَلَا تُفَارِقُ رُفْقَةٌ اِلَى غَيْرِهَا فَجَعَلُوا يَرِدُونَ عَلَيْهَا رُفْقَةً رُفْقَةً. كُلَّمَا نَهَضَتْ رُفْقَةٌ. وَرَدَتْ اُخْرَى. حَتَّى تَتَابَعُوا. ثُمَّ كَفَتْ فَتَفَلَ عَلَيْهِ وَبَرَّكَ. ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ احْمِلْهَا اِلَى اُمَّهَاتِكَ. وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَاَطْعِمْنَ مَنْ غَشِيَكُنَّ فَفَعَلَ ذَلِكَ بِلَالٌ. ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُنَّ: اِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِي مِنَ ابْنِ عَمِّي. وَقَدْ عَلِمْتُنَّ مَنْزِلَتَهَا مِنِّي وَاِنِّي دَافِعُهَا اِلَيْهِ الْآنَ. فَدُونَكُنَّ ابْنَتَكُنَّ فَقُمْنَ اِلَى الْفَتَاةِ. فَعَلَّقْنَ عَلَيْهَا مِنْ حُلِيِّهِنَّ. وَطَيَّبْنَهَا. وَجَعَلْنَ فِي بَيْتِهَا فِرَاشًا حَشْوُهُ لِيفًا. وَوِسَادَةً وَكِسَاءً خَيْبَرِيًّا. وَمُخَضَّبًا. وَاتَّخَذْنَ اُمَّ اَيْمَنَ بَوَّابَةً. ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ هُوَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

شامل ہو کہ نکاح کے وقت کھانا کھلایا جائے' اے بلال! تم ب... کے پاس جاؤ' ایک بکری حاصل کرو اور پانچ مد (اناج) حاصل ... میرے لیے کھانا تیار کرو تا کہ میں مہاجرین وانصار کی دعوت ... راوی بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی ... جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو وہ کھانا لے کر نبی اکرم ﷺ ... پاس آئے اور اُسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بالائی حصہ میں انگلی رکھی اور اُس میں لعاب دہن ڈالا ... برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو مسجد ... بلاؤ اور لوگ اکٹھے ہو کر چند لوگوں کی ٹولی میں شکل میں آئیں ... بھی شخص رہ نہ جائے۔ تو لوگ تھوڑے تھوڑے کر کے آتے رہے جب ایک ٹولی کھانا کھالیتی تو چلی جاتی اور دوسری آ جاتی' لوگ ... بعد دیگرے آتے رہے یہاں تک کہ وہ کھانا اُن سب کیلئے پورا ہو گیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اسے اپنی اپنی ماؤں کے پاس لے جاؤ اور اُن سے کہو: تم اسے کھاؤ اور ... تمہارے ہاں آئے اُسے بھی کھلاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے چچازاد سے کر دی ہے اور تم یہ بات جانتی ہو کہ میری بیٹی میرے نزدیک کیا حیثیت رکھتی ہے اب میں اُس کی رخصتی کروانے لگا ہوں تو تم لوگ بھی اپنی بیٹی کا ساتھ دو۔ تو وہ خواتین اُن صاحبزادی کے پاس آئیں' اُنہوں نے اُن صاحبزادی کو زیور پہنائے' اُنہیں خوشبو لگائی اُن کے گھر میں بچھونا بچھایا جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے

اللهُ عَنْهُ حَتَّى جَلَسَا مَجْلِسَهُمَا. وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَعَ النِّسَاءِ. وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابٌ. فَهَتَفَ: يَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ فِي بَعْضِ بُيُوتِهِ. فَأَقْبَلَتْ. فَلَمَّا رَأَتْ زَوْجَهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَكَتْ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنِي مِنِّي فَدَنَتْ مِنْهُ. وَأَخَذَ بِيَدِهَا وَيَدِ عَلِيٍّ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ كَفَّهَا فِي كَفِّهِ. حَصِرَتْ وَدَمِعَتْ عَيْنَاهَا. فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى عَلِيٍّ وَأَشْفَقَ أَنْ يَكُونَ بُكَاهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ. فَقَالَ لَهَا: مَا أَلَوْتُكِ وَنَفْسِي لَقَدْ زَوَّجْتُكِ خَيْرَ أَهْلِي. وَايْمُ اللهِ. لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا. وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الصَّالِحِينَ قَالَ: فَلَانَ مِنْهَا. وَأَمْكَنَتْهُ مِنْ كَفِّهَا. فَقَالَ لَهُمَا: اذْهَبَا إِلَى بَيْتِكُمَا. جَمَعَ اللهُ بَيْنَكُمَا. وَأَصْلَحَ بَالَكُمَا لَا تَهِيجَا سَبَبًا حَتَّى آتِيَكُمَا فَأَقْبَلَا حَتَّى جَلَسَا مَجْلِسَهُمَا. وَعِنْدَهُمَا أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ وَالنِّسَاءُ. وَبَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ عَلِيٍّ حِجَابٌ. وَفَاطِمَةُ مَعَ النِّسَاءِ. ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَقَّ

تکیہ رکھا اور خیبر کی بنی ہوئی چادر رکھی اور برتن رکھا' اُن خواتین نے اُم ایمن کو دروازہ کی نگران مقرر کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین کے ساتھ تھیں' اُن خواتین اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان پردہ موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں پکارا: اے فاطمہ! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں موجود تھیں' وہ تشریف لائیں جب اُنہوں نے اپنے شوہر کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھا تو ہچکچا گئیں اور رونے لگیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوگئیں' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' جب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھنا چاہا تو وہ ہچکچا گئیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اُٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا' نبی اکرم ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رونا اس وجہ سے نہ ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال و دولت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے تمہارے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' تمہارا معاملہ تقدیر کے مطابق ہے' میں نے تمہاری شادی اپنے اہل خانہ میں سے سب سے بہتر شخص کے ساتھ کی ہے' اللہ کی قسم! میں نے تمہاری شادی دنیا میں سردار سے کی ہے اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ہتھیلی آگے بڑھا دی' نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں

الْبَابَ، فَقَالَتْ لَهُ أُمُّ أَيْمَنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ، وَهِيَ تَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثَمَّ أَخِي يَا أُمَّ أَيْمَنَ؟ فَقَالَتْ لَهُ: وَمَنْ أَخُوكَ؟ فَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ أَخُوكَ وَتُزَوِّجُهُ ابْنَتَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّمَا يُعْرَفُ الْحِلُّ وَالْحَرَامُ بِكَ فَدَخَلَ وَخَرَجْنَ النِّسَاءُ مُسْرِعَاتٌ، وَبَقِيَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَلَمَّا بَصُرَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا بَهَشَتْ لِتَخْرُجَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكِ مَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ بِأَبِي وَأُمِّي، إِنَّ الْفَتَاةَ لَيْلَةَ يُبْنَى بِهَا لَا غِنًى بِهَا عَنِ امْرَأَةٍ، إِنْ حَدَثَ لَهَا حَاجَةٌ أَفْضَتْ بِهَا إِلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَخْرَجَكِ إِلَّا ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَكْذِبُ وَالرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِيكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَسْأَلُ إِلٰهِي أَنْ يَحْرُسَكِ مِنْ فَوْقِكِ، وَمِنْ تَحْتِكِ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكِ،

سے فرمایا: تم دونوں اپنے گھر جاؤ' اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اکٹھا رکھے' تمہارے معاملات کو ٹھیک کرے اور تم میرے آنے کا انتظار کرنا' پھر یہ دونوں گئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' ان کے پاس اُمہات المؤمنین اور دیگر خواتین تھیں' خواتین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان پردہ موجود تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین کے ساتھ تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ نے دروازہ پر دستک دی' سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ سیدہ اُم ایمن نے نبی اکرم ﷺ کیلئے دروازہ کھولا یہ کہتے ہوئے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: اے اُم ایمن! کیا یہاں میرا بھائی موجود ہے؟ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ کا بھائی کون؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی بن ابوطالب۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ اپنی صاحبزادی کی شادی اُن کے ساتھ کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: حلال اور حرام کا پتا آپ کے ذریعہ ہی چلتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لائے تو خواتین جلدی سے باہر چلی گئیں' صرف سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہاں ٹھہری رہیں' جب اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا تو وہ اُٹھ کر باہر نکلنے لگیں تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! تم کون ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: میں اسماء بنت عمیس ہوں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جب کسی لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے تو وہاں کسی عورت کی موجودگی ضروری ہوتی ہے

وَمِنْ خَلْفِكِ، وَعَنْ يَمِينِكِ، وَعَنْ شِمَالِكِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، نَاوِلِينِي الْمِخْضَبِ، وَامْلَئِيهِ مَاءً قَالَ: فَنَهَضَتْ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ فَمَلَأَتِ الْمِخْضَبِ مَاءً، ثُمَّ أَتَتْهُ بِهِ، فَمَلَأَ فَاهُ ثُمَّ مَجَّهُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُمَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي، فَطَهِّرْهُمَا ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ، فَقَامَتْ إِلَيْهِ وَعَلَيْهَا النُّقْبَةُ وَإِزَارُهَا، فَضَرَبَ كَفًّا مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهَا وَأُخْرَى بَيْنَ عَاتِقَيْهَا، وَبِأُخْرَى عَلَى هَامَتِهَا، ثُمَّ نَضَحَ جِلْدَهَا وَجِلْدَهُ، ثُمَّ الْتَزَمَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُمَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمَا، اللَّهُمَّ كَمَا أَذْهَبْتَ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَنِي، فَطَهِّرْهُمَا ثُمَّ أَمَرَهُ بِبَقِيَّتِهِ أَنْ تَشْرَبَ وَتُمَضْمِضَ وَتَسْتَنْشِقَ وَتَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَعَا بِمِخْضَبٍ آخَرَ، فَصَنَعَ بِهِ كَمَا صَنَعَ بِصَاحِبِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَعَا لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا، ثُمَّ أَغْلَقَ عَلَيْهِمَا بَابَهُمَا وَانْطَلَقَ.

تا کہ اُس لڑکی کو کوئی کام ہو تو وہ عورت اُس لڑکی کا کام پورا کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم صرف اسی مقصد کیلئے آئی ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں غلط بیانی نہیں کروں گی کیونکہ روح الامین آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں اپنے معبود سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اوپر سے‘ تمہارے نیچے سے‘ تمہارے آگے سے‘ تمہارے پیچھے سے‘ تمہارے دائیں طرف سے‘ تمہارے بائیں طرف سے‘ مردود شیطان سے تمہاری حفاظت کرے‘ تم مجھے کوئی بڑا برتن پکڑاؤ اور اُسے پانی سے بھر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اُٹھیں‘ اُنہوں نے پانی کے ساتھ برتن کو بھرا‘ پھر وہ لے کر آئیں‘ نبی اکرم ﷺ نے اپنے منہ میں پانی ڈالا پھر آپ نے برتن والے پانی میں کُلّی کی‘ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں (حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما) مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں‘ اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے گندگی کو دور کیا ہے اور مجھے پاک کیا ہے اسی طرح ان دونوں کو بھی پاک کر دے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا‘ وہ اُٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں‘ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی میں پانی لے کر اُن کے سینہ پر ڈالا اور دوسری ہتھیلی کے ذریعہ دونوں کندھوں کے درمیان ڈالا‘ پھر ایک مرتبہ اِن کے سر پر ڈالا‘ پھر اُن کی جلد پر پانی چھڑکا‘ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا‘ پھر اُن دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا‘ پھر دعا کی: اے اللہ! یہ دونوں مجھ سے ہیں اور میں ان دونوں سے ہوں‘ اے اللہ! جس طرح تُو نے مجھ سے

گندگی کو دور کیا ہے اور (مجھے) پاک کیا ہے اسی طرح ان دونوں کو پاک کر دے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں حکم دیا کہ باقی بچ جانے والا پانی وہ پی لیں، کُلّی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں اور وضو کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک اور برتن منگوایا پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اُسی طرح کیا جس طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا اور اُن کیلئے بھی اُسی طرح دعا کی جس طرح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیلئے کی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن کا دروازہ بند کیا اور تشریف لے گئے۔

فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ. اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا خَاصَّةً حَتّٰى وَارَتْهُ حُجْرَتُهُ. حَتّٰى مَا يُشْرِكَ مَعَهُمَا فِي دُعَائِهِ اَحَدًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حجرہ تک پہنچنے تک مسلسل بطور خاص اُن دونوں کیلئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اُس دعا میں اُن دونوں کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

حضرت علی کی شادی کی تفصیلی روایت

1673- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نَهَارِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يَعْلَى التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ خِيَارٍ ابْنُ عَمِّ. يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الْغَرْقِيُّ. بِسَاحِلِ دِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ. عَنْ يُونُسَ. عَنِ الْحَسَنِ. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبریل عرش کے مالک کی طرف سے کیا پیغام لے کر آئے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! حضرت

1673- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 417/1

قاعد عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ غَشِيَهُ الْوَحْيُ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ لِي: يَا أَنَسُ، تَدْرِي مَا جَاءَنِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صَاحِبِ الْعَرْشِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي مَا جَاءَكَ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ صَاحِبِ الْعَرْشِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. انْطَلِقْ وَادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَبِعِدَّتِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمَّا أَخَذُوا مَقَاعِدَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودُ بِنِعْمَتِهِ، الْمَعْبُودُ بِقُدْرَتِهِ، الْمُطَاعُ بِسُلْطَانِهِ، الْمَرْغُوبُ إِلَيْهِ فِيمَا عِنْدَهُ، الْمَرْهُوبُ مِنْ عَذَابِهِ، النَّافِذُ أَمْرُهُ فِي أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ، الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ، وَمَيَّزَهُمْ بِأَحْكَامِهِ، وَأَعَزَّهُمْ بِدِينِهِ، وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ نَسَبًا لَاحِقًا، وَأَمْرًا مُفْتَرَضًا، وَشَجَّ بِهِ الْأَرْحَامَ، وَأَلْزَمَهَا الْأَنَامَ. فَقَالَ تَبَارَكَ اسْمُهُ، وَتَعَالَى ذِكْرُهُ:

جبریل علیہ السلام عرش کے مالک کی طرف سے کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی سے کر دوں' تم جاؤ اور ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ انصاریوں کا ذکر کیا' میں اُن حضرات کو بلا کر لے آیا' جب یہ حضرات اپنی جگہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو اپنی نعمتوں کے حوالے سے لائق حمد ہے اور اپنی قدرت کے حوالے سے عبادت کے لائق ہے' اپنے غلبہ کے حوالے سے ایسا ہے کہ اُس کی فرمانبرداری کی جائے اور جو کچھ اُس کے پاس موجود ہے اُس کی طرف رغبت رکھی جاتی ہے اور اُس کے عذاب سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے' وہ اپنی زمین اور اپنے آسمان میں اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے' اُس نے اپنی قدرت کے ذریعہ اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے احکام کے ذریعہ اُن کے درمیان امتیاز کیا' اُس نے اپنے دین کے ذریعہ اُن کو عزت عطا کی اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ اُن لوگوں کی عزت افزائی کی' پھر اللہ تعالیٰ نے سسرالی رشتہ کو بنایا جو نسب کو ثابت کرتا ہے اور ایک ایسا معاملہ ہے جو لازم ہے' اُس کے ذریعہ رشتہ داریاں پیدا ہوتی ہیں' اُس نے یہ چیزیں لوگوں پر لازم قرار دیں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا نام برکت والا ہے اور وہ بلند و برتر ہے:

(وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

''وہی وہ ذات ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر اُس

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا} [الفرقان: 54]

کیلئے نسب اور سسرالی رشتہ بنایا''۔

فَأَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْرِي إِلَى قَضَائِهِ، وَقَضَاؤُهُ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ، فَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ، وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ، يَمْحُ اللهُ مَا يَشَاءَ وَيُثَبِّتُ، وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ. ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ. إِنْ رَضِيَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَائِبًا قَدْ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ. ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِطَبَقٍ فِيهِ بُسْرٌ فَوَضَعَ بَيْنَ أَيْدِينَا. ثُمَّ قَالَ: انْتَهِبُوا فَبَيْنَا نَحْنُ نَنْتَهِبُ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَتَبَسَّمَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ، وَقَدْ زَوَّجْتُكُهَا عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ إِنْ رَضِيتَ فَقَالَ عَلِيٌّ: قَدْ رَضِيتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا مَالَ. فَخَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. الَّذِي حَبَّبَنِي إِلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللهُ عَلَيْكُمَا، وَبَارَكَ فِيكُمَا، وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا،

تو اللہ تعالیٰ کا حکم اُس کی قضا کی طرف جاتا ہے اور اُس کی قضا اُس کی مقرر کردہ تقدیر کی طرف جاتی ہے' تو تقدیر کے ہر فیصلہ کا ایک متعین وقت ہے اور ہر متعین وقت کیلئے ایک طے شدہ چیز ہے' اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اُسے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے برقرار رکھتا ہے' اُم الکتاب اُس کے پاس موجود ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی کے ساتھ کر دوں' میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے چار سو مثقال چاندی کے عوض میں اُس کی شادی علی کے ساتھ کی' اگر علی اس سے راضی ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک تھال رکھا گیا جس میں خشک کھجوریں تھیں' وہ ہمارے سامنے رکھا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کھانا شروع کرو۔ ہم نے کھانا شروع کیا تو اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں' تو میں نے تمہاری شادی اُس کے ساتھ چار سو مثقال چاندی کے عوض میں کی ہے' اگر تم راضی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدہ میں چلے گئے' جس نے مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ بنایا ہے جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب

وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا الْكَثِيرَ الطَّيِّبَ قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللهِ لَقَدْ اَخْرَجَ مِنْهُمَا الْكَثِيرَ الطَّيِّبَ

کرے! تم دونوں میں برکت رکھے اور تمہاری کوشش کو سعادت مند کرے اور تم سے پاکیزہ اور بہت سی اولاد پیدا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں کی اولاد بہت زیادہ اور پاکیزہ ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدہ فاطمہ کو تسلی

1674- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ السَّلَفِيُّ وَيُعْرَفُ خَالِدٌ: بِاَبِي الْاَخْيَلِ الْحِمْصِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اَصَابَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا صَبِيحَةَ الْعُرْسِ رِعْدَةٌ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شادی کی صبح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم پر کپکپی طاری ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا، وَاِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ. يَا فَاطِمَةُ؛ لَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُمْلِكَكِ لِعَلِيٍّ اَمَرَ اللهُ تَعَالَى شَجَرَ الْجِنَانِ، فَحَمَلَتِ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ، وَاَمَرَهَا فَنَثَرَتْهُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ، فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ شَيْئًا اَكْثَرَ مِمَّا اَخَذَ صَاحِبُهُ وَاَحْسَنَ افْتَخَرَ بِهِ عَلَى صَاحِبِهِ اِلَى يَوْمِ

''میں نے تمہاری شادی اُس شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں سردار ہے اور وہ آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا' اے فاطمہ! جب میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں علی کے ساتھ تمہاری شادی کروں تو اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے زیور اور حُلّے پہن لیے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے فرشتوں پر خوشبو نچھاور کی' تو اُس میں سے جس نے بھی دوسرے ساتھی کے مقابلہ میں زیادہ حاصل کیا' وہ قیامت کے دن تک اپنے ساتھی پر اس حوالے

1674- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 419/1.

الْقِيَامَةِ

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَقَدْ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَفْتَخِرُ عَلَى النِّسَاءِ؛ لِأَنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ عَلَيْهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سے فخر کرتا رہے گا"۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حوالے سے دیگر خواتین پر فخر کا اظہار کیا کرتی تھیں کیونکہ وہ پہلی خاتون تھیں جن کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے شادی کا پیغام ذکر کیا تھا۔

امام جعفر صادق سے منقول ایک روایت

1675- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ الْقَرْبِيطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ عَمْرٍو. بَصْرِي قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ. عَنْ آبَائِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. ذَكَرَ قِصَّةَ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِطُولِهِ إِلَى لَيْلَةِ زِفَافِهَا. وَقِصَّةَ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ. فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللهِ خَطَبَهَا إِلَيْكَ ذَوُو الْأَسْنَانِ وَالْأَمْوَالِ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمْ تُزَوِّجْهُمْ. وَزَوَّجْتَهَا هَذَا الْغُلَامَ؟ فَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ. سَتُزَوَّجِينَ بِهَذَا الْغُلَامِ. وَتَلِدِينَ لَهُ غُلَامًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ. فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ. ائْتِنِي بِبَغْلَتِي الشَّهْبَاءِ فَأَتَاهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا واقعہ نقل کیا ہے' جو ایک طویل روایت ہے جس میں اُن کی رخصتی کا واقعہ ہے اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! قریش کے عمر رسیدہ اور مالدار لوگوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ کو شادی کا پیغام دیا تھا لیکن آپ ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ ان کی شادی نہیں کی اور آپ نے ان کم عمر صاحب کے ساتھ ان کی شادی کردی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسماء! عنقریب تم بھی اس کم عمر شخص کے ساتھ شادی کروگی اور اس کے بچہ کو جنم دوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب رات کا وقت آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا' فرمایا: اے سلمان! میرا خچر شہباء لے کر میرے پاس آؤ۔ وہ نبی اکرم ﷺ کا خچر شہباء لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی

1675- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 420/1

بِبَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ. فَحَمَلَ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَكَانَ سَلْمَانُ يَقُودُ بِهَا. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهَا. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ، إِذْ سَمِعَ حِسًّا خَلْفَ ظَهْرِهِ. فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَجَمْعٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَثِيرٌ. فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ. مَا أَنْزَلَكُمْ؟ قَالُوا: نَزَلْنَا نَزُفُّ فَاطِمَةَ إِلَى زَوْجِهَا. فَكَبَّرَ جِبْرِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَ مِيكَائِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَ إِسْرَافِيلُ. ثُمَّ كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ. ثُمَّ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ سَلْمَانُ. فَصَارَ التَّكْبِيرُ خَلْفَ الْعَرَائِسِ سُنَّةً مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ. فَجَاءَ بِهَا فَأَدْخَلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْحَصِيرِ الْقَطَرِيِّ. ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ. هَذِهِ بِنْتِي. فَمَنْ أَكْرَمَهَا فَقَدْ أَكْرَمَنِي. وَمَنْ أَهَانَهَا فَقَدْ أَهَانَنِي ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَاجْعَلْ مِنْهُمَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ثُمَّ وَثَبَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اللہ عنہا کو اُس پر سوار کروایا' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُس خچر کو لے کر چلنے لگے' نبی اکرم ﷺ اُسے ہانکنے لگے' ایسا ہو رہا تھا اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت کے پیچھے آہٹ محسوس کی' آپ ﷺ نے مڑ کر دیکھا تو حضرت جبریل' حضرت میکائیل' حضرت اسرافیل علیہم السلام اور بہت سے فرشتے موجود تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبریل! تم لوگ کیوں اُترے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس لیے نیچے اُترے ہیں تا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اُن کے شوہر کی طرف رُخصتی کروائیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر حضرت میکائیل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر حضرت اسرائیل علیہ السلام نے تکبیر کہی' پھر تمام فرشتوں نے تکبیر کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی' پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی' تو اُس رات کے بعد دُلہن کے پیچھے تکبیر کہنے کا رواج چل پڑا۔ نبی اکرم ﷺ اُنہیں ساتھ لے کر آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے' نبی اکرم ﷺ نے قطری چٹائی پر اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھایا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ میری بیٹی ہے جو شخص اس کی عزت افزائی کرے گا وہ میری عزت افزائی کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا وہ میری توہین کرے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تُو ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں سے پاکیزہ اولاد پیدا کرنا' بے شک تُو اس دعا کو سننے والا ہے''۔ پھر نبی اکرم ﷺ اُٹھے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ وَاللهِ بَارَكَ فِيهِمَا وَبَارَكَ فِي وَلَدَيْهِمَا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں میں برکت رکھی' اُن کی اولاد میں برکت رکھی اور اُن کی ذریت

وَفِي ذُرِّيَّتِهِمَا الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. الَّذِي لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْنَأُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ

کو پاکیزہ اور مبارک کیا' اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہو! یہ وہ لوگ ہیں جن سے کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی ان سے دشمنی رکھے گا۔

1676- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، وَعِكْرِمَةَ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ أَسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمْ يُوجَدْ فِي بَيْتِهِ إِلَّا رَمْلٌ مَبْسُوطٌ، وَوِسَادَةٌ حَشْوُهَا لِيفًا، وَكُوزًا وَجَرَّةً، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ: لَا تَقْرَبْ أَهْلَكَ حَتَّى آتِيَكَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَثَمَّ أَخِي فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: أَهُوَ أَخُوكَ وَزَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ يَكُونُ يَا أُمَّ أَيْمَنَ قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ. ثُمَّ نَضَحَ بِهِ وَجْهَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصَدْرَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعْثُرُ فِي مِرْطِهَا مِنَ الْحَيَاءِ قَالَتْ: فَنَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ قَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رخصتی ہوئی تو گھر میں صرف ایک چٹائی تھی' ایک تکیہ تھی جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے' ایک پیالہ تھا اور ایک گھڑا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں پیغام بھیجا اور فرمایا: تم اپنی اہلیہ کے پاس اُس وقت تک نہ جانا جب تک میں تمہارے پاس نہیں آ جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہاں میرا بھائی موجود ہے؟ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا وہ آپ کے بھائی ہیں؟ اور آپ نے اپنی بیٹی کی شادی اُن کے ساتھ کر دی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُم ایمن! ایسا ہو گیا ہے۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن منگوایا' جس میں پانی موجود تھا اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ اُس میں پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے اور اُن کے سینے پر چھڑکا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا وہ اُٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو وہ شرم کی وجہ سے اپنی چادر میں لپٹی ہوئی تھیں۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر بھی وہ پانی چھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ اُن کیلئے پڑھا (یا دعا کی)۔ سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا

ثُمَّ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، أَوْ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَتْ: أَسْمَاءُ، فَقَالَ: أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: أَمَعَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ نَعَمْ، إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْفَتَاةِ مِنَ امْرَأَةٍ تَكُونُ مَعَهَا قَالَتْ: فَدَعَا لِي بِدُعَاءٍ، إِنَّهُ لَأَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ فَوَلَّى، فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو لَهُمَا حَتَّى تَوَارَى فِي حُجْرَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے (راوی کو شک ہے) یا شاید پردے کے پیچھے کسی کا ہیولیٰ محسوس کیا تو فرمایا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسماء! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اسماء بنت عمیس؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کے احترام میں اللہ کے رسول کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! کیونکہ لڑکی کیلئے یہ ضروری ہے کہ اُس کے ساتھ کوئی عورت ہو۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا کی جو میرے لیے میرا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد عمل ہے۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرہ تک نہیں پہنچے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل اُن دونوں کیلئے دعا کرتے رہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي الْآخِرَةِ عَلَى سَائِرِ الْخَلَائِقِ

باب: آخرت میں تمام مخلوق پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا تذکرہ

1677- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ بْنُ كَثِيرٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1677- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 423/1.

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ، إِنَّ الْجَلِيلَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: نَكِّسُوا رُءُوسَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، فَإِنَّ هَذِهِ فَاطِمَةَ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ أَنْ تَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور اُس وقت عرش کے پہلو میں سے ایک منادی اعلان کرے گا: اے مخلوق! پروردگار یہ حکم دے رہا ہے کہ تم اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہوں کو جھکا لو کیونکہ فاطمہ بنت رسول اللہ پل صراط سے گزرنے کیلئے جانے لگی ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَضَائِلُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَثِيرَةٌ جَلِيلَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ مِنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ، يَتْلُوهُ فَضَائِلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل بہت سے ہیں اور جلیل القدر ہیں، ہم نے اُن میں سے وہ روایات ذکر کی ہیں جو مکہ میں ہمیں یاد تھیں، اب اس کے بعد ہم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور آپ کو بھی اُس چیز کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس سے راضی ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالْمُصْطَفِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ أَجْمَعِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں لائقِ حمد ہے اور حضرت محمد مصطفی ﷺ جو اللہ کے رسول ہیں اور اُن کی تمام آل پر (درود و سلام نازل ہو)۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

کتاب: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ: اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَطَرُهُمَا عَظِيمٌ، وَقَدْرُهُمَا جَلِيلٌ، وَفَضْلُهُمَا كَبِيرٌ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقًا وَخُلُقًا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، هُمَا ذُرِّيَّتُهُ الطَّيِّبَةُ الطَّاهِرَةُ الْمُبَارَكَةُ، وَبَضْعَتَانِ مِنْهُ، اُمُّهُمَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ، مُهْجَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَضْعَةٌ مِنْهُ، وَاَبُوهُمَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ عَمِّهِ، وَخَتَنُهُ عَلَى ابْنَتِهِ، وَنَاصِرُهُ وَمُفَرِّجُ الْكَرْبِ عَنْهُ، وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ لَهُ مُحِبَّيْنِ، فَقَدْ جَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الشَّرَفَ الْعَظِيمَ، وَالْحَظَّ الْجَزِيلَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، رَيْحَانَتَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان عظیم ہے' ان کی قدر و منزلت' جلیل القدر ہے' ان کی فضیلت بڑی ہے' اپنی ظاہری شکل وصورت اور اخلاق کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما رکھتے تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ' پاک' مبارک اولاد ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے ٹکڑے ہیں' ان کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کا ٹکڑا تھیں' ان دونوں حضرات کے والد امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پریشانی کو دور کرنے والے ہیں اور ایسے فرد ہیں جن سے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کیلئے عظیم شرف کو جمع کر دیا تھا اور ہر اعتبار سے اُنہیں خصوصیات عطا کی تھیں' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے گلشن) کے پھول ہیں اور یہ دونوں اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ہمیں ان کے فضائل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَنَذْكُرُ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ مِنَ الْفَضَائِلِ، مَا تُقَرُّ بِهَا عَيْنُ كُلِّ مُؤْمِنٍ مُحِبٍّ لَهُمَا. وَيُسْخِنُ اللهُ الْعَظِيمُ بِهَا عَيْنَ كُلِّ نَاصِبِيٍّ خَبِيثٍ. بَاغِضٍ لَهُمَا اَبْغَضَ اللهُ مَنْ اَبْغَضَهُمَا

کے حوالے سے جو روایات یاد ہیں' ہم انہیں ذکر کریں گے جن کے ذریعہ ان سے محبت رکھنے والے ہر مؤمن کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی اور ہر خبیث ناصبی جو ان دونوں حضرات سے بغض رکھتا ہے' کی آنکھ کو اللہ تعالیٰ اُن روایات کے ذریعہ گرم کر دے گا' اللہ تعالیٰ بھی اُس سے بغض رکھے جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''حسن اور حسین' جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''

1678- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ اَبُو عِمْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاِفْرِيقِيِّ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسلم بن یسار انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

1679- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ اَسْبَاطٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1680- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاَشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اُسے حسین بن علی کو دیکھ لینا چاہیے''۔

1681- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

1682- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

-1682 رواه الحاكم 167/3، وخرجه الألباني في صحيح الجامع:3182.

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ابْنَایَ هَذَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

"میرے یہ دو بیٹے حسن اور حسین اہلِ جنت کے سردار ہیں اور ان دونوں کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے"۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشِيَانِ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن یثیع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما چلتے ہوئے تشریف لے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ، مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا، يَا عَلِيُّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

"اے علی! یہ دونوں اہلِ جنت کے تمام عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں' البتہ انبیاء و مرسلین کا معاملہ مختلف ہے' اے علی! تم ان دونوں کو یہ بات نہ بتانا اور حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں"۔

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فَوَاللهِ مَا حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَتَّى مَاتَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے یہ حدیث اُس وقت تک بیان نہیں کی جب تک ان دونوں حضرات (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کا انتقال نہیں ہو گیا۔

1684- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1683- خرجه الألبانی فی الصحیحة 444/2۔

1684- رواه الترمذی:3771، وأحمد 62/3، وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی:2965۔

أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

1685- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونَ بْنَ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

''حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں البتہ دو خالہ زاد بھائیوں یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا معاملہ مختلف ہے''۔

1686- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

1685- رواہ الحاکم 166/3۔

1686- رواہ الترمذی: 3872، وأحمد 64/3، والحاکم 154/3۔

اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاُمُّهُمَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان دونوں کی ماں اہلِ جنت کی خواتین کی سردار ہے' البتہ سیدہ مریم کا معاملہ مختلف ہے''۔

1687- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى، وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

''حسن اور حسین' اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں' البتہ دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا معاملہ مختلف ہے''۔

بَابُ شِبْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت کا بیان

1688- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّافِعِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ زینب بنت ابورافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ اپنے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

1687- انظر السابق.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَيْهَا الْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَانِ ابْنَاكَ لَمْ تُورِثْهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ:

أَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّ لَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُودِي

اُس بیماری کا واقعہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے یہ دو بیٹے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کیلئے وراثت میں کچھ نہیں چھوڑ کے جا رہے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''جہاں تک حسن کا تعلق ہے تو اُسے میری ہیبت اور میری سرداری ملے گی اور جہاں تک حسین کا تعلق ہے تو اُسے میری جرأت اور میری سخاوت ملے گی''۔

حسنین کریمین کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہری مشابہت

1689- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ التَّنُوخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: أَنَّهُ سَمِعَ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ وَشَعَرِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا؛ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس شخص کو دیکھے جو گردن سے لے کر چہرہ تک اور بالوں کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے' تو اُسے حسن بن علی کو دیکھ لینا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اُس شخص کو دیکھے جو گردن سے لے کر ٹخنوں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (ظاہری جسامت کے اعتبار سے) سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے' تو اُسے حسین بن علی کو دیکھ لینا چاہیے۔

1690- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

امام حسن کی شباہت پر حضرت ابوبکر کا تبصرہ

1691- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيَالٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاحْتَمَلَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: بِأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْحَكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے کچھ عرصہ بعد میں عصر کی نماز کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُن کے پہلو میں چل رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کندھے پر اُٹھا لیا اور یہ کہنے لگے: میرے والدان پر قربان ہوں! یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

1690- رواہ البخاری: 3543، والترمذی: 3779۔

1691- رواہ البخاری: 3542۔

1692- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي لَمَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى مَرَّ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ:

بِأَبِي شِبْهُ النَّبِيِّ لَا شِبْهَ عَلِيِّ
وَعَلِيٌّ مَعَهُ فَجَعَلَ يَضْحَكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں:

میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' اُن کا گزر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو اُنہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گردن پر بٹھالیا اور پھر بولے: میرے والدان پر قربان ہوں! (یا مجھے اپنے والد کی قسم ہے!) یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں' علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو وہ ہنسنے لگے۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کا تذکرہ

1693- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن اسامہ نے اپنے والد (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کام سے جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز پر چادر اوڑھی ہوئی تھی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس پر

1692- رواه البخاري:3750.

1693- رواه الترمذي:3772،رواه البخاري:3747،وخرجه الألباني في الصحيحة:1227.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْتَمِلًا عَلَى شَيْءٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ، فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

هَذَانِ ابْنَايَ، وَابْنَا فَاطِمَةَ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا

آپ ﷺ نے چادر ڈالی ہوئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے چادر ہٹائی تو وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور یہ دونوں فاطمہ کے بیٹے ہیں' اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو تُو بھی ان سے محبت رکھنا''۔

حضرت حسن کیلئے نبی اکرم ﷺ کی دعا

1694- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حَسَنًا وَهُوَ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ''۔

1695- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

-1694 رواه البخاري:3749 ومسلم:2422.

-1695 انظر السابق.

شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ یہ کہہ رہے تھے:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ''۔

بَابُ حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ عَلَى مَحَبَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَأَبِيهِمَا وَأُمِّهِمَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو حضرت حسن' حضرت حسین' ان دونوں کے والد اور ان دونوں کی والدہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کی ترغیب دینا'

اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو!

1696- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ:

مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام جعفر صادق کے صاحبزادے علی بیان کرتے ہیں: میرے بھائی موسیٰ (یعنی امام موسیٰ کاظم) نے اپنے والد (حضرت امام جعفر صادق) کے حوالے سے' امام باقر کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' اُن کے دادا (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور یہ فرمایا:

''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں کے باپ سے اور ان دونوں کی ماں سے محبت رکھتا ہو تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا''۔

1696- رواه الترمذي:3734، وأحمد 1/77، وضعفه الألباني في ضعيف الترمذي:2780.

مجھ سے محبت رکھنے والا ان دونوں سے محبت رکھے

1697- اَنْبَاَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْبُوَانِ حَتّٰى يَأْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَبَانِ عَلٰى ظَهْرِهِ. فَاِذَا جَاءَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ لِيَمِيطَهُمَا عَنْهُ اَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ دَعْهُمَا، فَاِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ضَمَّهُمَا اِلٰى نَحْرِهِ ثُمَّ قَالَ:

بِاَبِي وَاُمِّي مَنْ كَانَ يُحِبُّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صاحب آئے تاکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اور فرمایا:

''میرے ماں باپ قربان ہوں! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا''۔

حضرت ابوہریرہ کا مشاہدہ

1698- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ مَوْلٰى رَبَاحٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، هٰكَذَا قَالَ ابْنُ

اسحاق بن ابوحبیبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران مروان اُن کے پاس آیا' یہ اُس بیماری کا واقعہ ہے جس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا' مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے جب سے آپ کا ساتھ نصیب ہوا ہے' اُس کے بعد مجھے آپ سے صرف یہی شکایت ہے کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتے ہیں۔

1697- خرجه الألباني في الصحيحة:312

عَبَّادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ مَرْوَانَ أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ اصْطَحَبْنَا إِلَّا حُبَّكَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا قَالَ: فَتَحَفَّزَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَلَسَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مُعْتَمِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتِ: الْعَطَشُ، فَأَخْلَفَ يَدَهُ إِلَى شَنَّتِهِ فَلَمْ يَجِدْ فِيهَا مَاءً، فَنَادَى: هَلْ مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ يَدَهُ إِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّتِهِ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنَّا قَطْرَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا قَطْرَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَاوِلِينِي أَحَدَهُمَا فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَضَعُ مَا يُسْكِتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ وَسَكَتَ، فَمَا سَمِعَ لَهُ بُكَاءً، وَالْآخَرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا سَكَتَ، فَنَاوَلَهَا

راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے' راستہ میں کسی جگہ پر نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی' یہ دونوں اپنی والدہ کے ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ تیزی سے چلتے ہوئے ان دونوں کے پاس آئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سے دریافت کیا: میرے بچوں کا کیا معاملہ ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: انہیں پیاس لگی ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے مشکیزہ کی طرف بڑھایا تو اُس میں آپ کو پانی نہیں ملا' آپ ﷺ نے بلند آواز میں پکار کر کہا: کیا کسی شخص کے پاس پانی ہے؟ ہم میں سے ہر ایک شخص نے پانی کی تلاش میں اپنے مشکیزوں کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ہم میں سے کسی ایک کو ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کے پاس بھی ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک کو مجھے پکڑاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاحبزادے کو پردہ سے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں لیا' اپنے سینہ کے ساتھ لگایا' وہ صاحبزادے رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہو رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان اُن کے منہ میں ڈالی تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان کو چوسنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ صاحبزادے ٹھہر گئے اور خاموش ہو گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اُن کے رونے کی آواز نہیں سنی تو پھر آپ ﷺ دوسرے صاحبزادے کی طرف متوجہ ہوئے جو رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہو

إِيَّاهُ، وَقَالَ لَهَا: نَاوِلِينِي الْآخَرَ فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ، فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ، ثُمَّ قَالَ: سِيرُوا فَتَصَدَّعْنَا يَمِينًا وَشِمَالًا عَنِ الظَّعَائِنِ حَتَّى لَقِينَاهُ عَلَى الطَّرِيقِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَإِنِّي لَا أُحِبُّ هَذَيْنِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے تھے۔ آپ نے پہلے صاحبزادے کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑایا اور فرمایا: دوسرے کو مجھے پکڑاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے صاحبزادے کو پکڑایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ پھر وہ دونوں خاموش ہو گئے اور اُن کی آواز سنائی نہیں دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔ تو ہم خواتین سے دائیں بائیں ہو گئے یہاں تک کہ ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات راستہ میں ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان دونوں حضرات سے اس لیے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرزِ عمل دیکھا ہے۔

1699- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَقَالَ: أَذْهَبُ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ: أَذْهَبُ مَعَهُ؟ قَالَ: لَا فَجَاءَتْ بَرْقَةٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَمَشَى فِي ضَوْئِهَا حَتَّى بَلَغَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے شدید محبت رکھتے تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنی والدہ کے پاس چلا جاؤں؟ میں نے عرض کی: میں ان کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تو آسمان سے روشنی آئی اور وہ اُس روشنی میں چلتے ہوئے (اپنی والدہ کے پاس) پہنچ گئے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ فرمانا: ”یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں“

1700- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَبُو النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ؟ فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابونعم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اہلِ عراق میں سے ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

1701- وَحَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: هَلُمُّوا انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابونعم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: اہلِ عراق سے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (دوسرے لوگوں سے) فرمایا: آگے آؤ! اور دیکھو کہ یہ شخص مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے اور ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

"یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

"میرا یہ بیٹا سردار ہے"

1702- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَيُمْسِكُهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَقَرَّ عَلَى الْأَرْضِ تَرَكَهُمَا. فَلَمَّا صَلَّى أَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ مَسَحَ رُؤُسَهُمَا ثُمَّ قَالَ:

إِنَّ ابْنَيَّ هَذَيْنِ رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يَعْنِي بِهِ الْحَسَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1703- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَاضِي حَلَبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سوار تھے' نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ انہیں پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ جب یہ دونوں زمین پر کھڑے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو آپ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا' پھر آپ ﷺ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ارشاد فرمایا:

"میرے یہ دو بیٹے دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آخری زمانہ میں دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا"۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تھے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1702 رواه أحمد 51/5.

-1703 انظر السابق.

خَيْثَمَةَ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَاءَ الْحَسَنُ فَرَكِبَ ظَهْرَهُ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَضْعًا رَفِيقًا، فَإِذَا سَجَدَ رَكِبَ ظَهْرَهُ فَلَمَّا صَلَّى أَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَفْعَلُ بِهَذَا الصَّبِيِّ هَكَذَا؟ فَقَالَ:

إِنَّهُ رَيْحَانَتِي، وَعَسَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ سجدہ میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا' اُنہیں پکڑا اور اُنہیں زمین پر آرام سے کھڑا کر دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو وہ پھر آپ کی پشت پر سوار ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور اپنی گود میں بٹھا لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا بوسہ لینا شروع کیا' ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ اس بچے کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ میرا پھول ہے' عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ حَمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِ الصَّلَاةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی پشت پر اُٹھانا

1704- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ سجدہ میں گئے تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت

1704- رواہ ابن خزیمۃ: 48/2، وابن حبان 426/15.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ قَالَ:

پر سوار ہو گئے' لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور پھر فرمایا:

مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ

''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اُسے ان دونوں سے محبت رکھنی چاہیے''۔

حسنین کریمین سے محبت کی ترغیب

1705- أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْبُوَانِ حَتَّى يَأْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَيَرْكَبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا جَاءَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ لِيُمِيطَهُمَا عَنْهُ أَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ دَعْهُمَا، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ضَمَّهُمَا إِلَى نَحْرِهِ، وَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مسجد میں موجود تھے' یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی آئے تا کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت سے ہٹا دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اشارہ کیا کہ انہیں رہنے دو۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ساتھ لگایا اور پھر فرمایا:

بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ كَانَ يُحِبُّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا

''میرے ماں باپ قربان ہوں! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا''۔

1705- انظر السابق۔

بہترین سواری اور بہترین سوار

1706- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ شَاذَانَ، وَأَبُو بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا' ایک صاحب نے کہا: اے لڑکے! تم بڑی بہترین سواری پر سوار ہوئے ہو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سوار بھی بہت اچھا ہے۔

1707- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقَطَرِيُّ، بِالرَّمْلَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ مَسْرُوحٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ عَلَى أَرْبَعٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، وَهُوَ يَحْبُو بِهِمَا فِي الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ أَنْتُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل تھے' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو اُٹھا کر گھر میں گھٹنوں کے بل چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا ہے اور تم دونوں بھی بہت اچھے ہو۔

1706- رواہ الترمذی:3785۔

1708- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا عَادَ عَادَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں گئے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر سوار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا' ان دونوں کو پکڑا اور زمین پر کھڑا کر دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں گئے تو یہ دونوں پھر سوار ہو گئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز ختم کرنے تک ایسا ہوتا رہا)۔

1709- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، إِذْ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَرَفَعَهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آئے' ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں' یہ دونوں چلتے ہوئے لڑکھڑا جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اُترے اور ان دونوں کو اُٹھا لیا اور پھر ارشاد فرمایا:

-1708 انظر: 1704.

-1709 رواہ أحمد 5/354، وأبو داؤد: 1109، والنسائی: 1413، والترمذی: 3776، وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی: 2968.

صَدَقَ اللهُ:

{اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ}

[التغابن: 15]

نَظَرْتُ اِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ. فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا

''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہوئے لڑکھڑا جاتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو کو منقطع کیا اور انہیں اُٹھا لیا۔

1710- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَلَمَّا رَآهُمَا نَزَلَ فَاَخَذَهُمَا، ثُمَّ صَعِدَ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ قَالَ:

صَدَقَ اللهُ:

{اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ}

[التغابن: 15]

رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى اَخَذْتُهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور یہ دونوں لڑکھڑا کر گر پڑتے تھے اور پھر کھڑے ہو جاتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا تو آپ ﷺ منبر سے نیچے اُترے' آپ ﷺ نے ان دونوں کو اُٹھایا اور پھر منبر پر چڑھ گئے' آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور پھر ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

''بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔

میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ یہ گر پڑتے ہیں تو میں صبر نہیں کر سکا یہاں تک کہ میں نے انہیں اُٹھا لیا''۔

1710- انظر السابق۔

بَابُ ذِكْرِ مُلَاعَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1711- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاهُ، وَأَحَدُ ابْنَيِ ابْنَتِهِ عَلَى سَاقِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتَّى قَرُبَ مِنْ صَدْرِهِ فَفَتَحَ فَاهُ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

1712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَزَّةَ، مُؤَذِّنُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَصُرَ عَيْنِي، وَسَمِعَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھیلنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدی کے بل چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسوں میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلی پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا: تم اوپر کی طرف آؤ' اے چھوٹی آنکھوں والے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنی پنڈلی سے اُٹھا کر اپنے سینہ کے قریب کیا' اُن کا منہ کھول کر اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اُس سے بھی محبت رکھ''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعہ دیکھا اور اپنی کانوں کے ذریعہ سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما

أُذُنِيَ، رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ حَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِ الْغُلَامِ فَيُصْعِدُهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ فَاهُ قَالَ: اخْنَعْ فَيُقَبِّلَهُ، ثُمَّ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

رہے تھے: تم اوپر کی طرف آؤ' اے چھوٹی آنکھوں والے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس بچے کا ہاتھ پکڑا' اُسے اوپر چڑھایا یہاں تک کہ اپنے منہ کے مقابل لے آئے اور پھر فرمایا: اپنے پَر پھیلاؤ (یعنی موقع دو)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

1713- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِي لَعَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے تو اُس نے کہا: میرے دس بچے ہیں' میں نے اُن میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

1714- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم بنوقینقاع کے

1713- رواه البخاري: 5997، ومسلم: 2318.

1714- رواه البخاري: 2122، ومسلم: 2421، وأحمد: 249/2.

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا إِلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَلَمَّا رَجَعَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِيهِ، فَجَاءَ حَسَنٌ يَسْعَى حَتَّى سَقَطَ فِي حِجْرِهِ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ فِي لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ، فَأَدْخَلَ فَاهُ فِي فِيهِ، فَقَبَّلَهُ وَقَالَ:

بازار کی طرف روانہ ہوئے، جب واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اُس میں تشریف فرما ہوئے، اسی دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آ کر نبی اکرم ﷺ کی گود میں گر گئے، وہ اپنی انگلیاں نبی اکرم ﷺ کی داڑھی میں داخل کرنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے اُن کا منہ کھولا اور اپنا منہ اُن کے منہ میں داخل کر کے اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ؛ إِلَّا فَاضَتْ عَيْنَايَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد جب کبھی میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

1715- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَقِيَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: هَلُمَّ أُقَبِّلُ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ، فَقَالَ: هَا، فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اُن سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ آگے آئیے! تاکہ میں آپ کی اُسی جگہ کو بوسہ دوں جہاں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی ناف پر بوسہ دیا۔

1715- رواه أحمد 255/2، والحاكم 168/3.

بَابُ ذِكْرِ اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِينَ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1716- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، عَسَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

يَعْنِي الْحَسَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1717- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ

باب: نبی اکرم ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ مسلمانوں کے درمیان حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وجہ سے صلح ہوگی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دوگروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد حضرت حسن رضی اللہ عنہ تھے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما (جو بچے تھے) وہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1716- انظر: 1702.

1717- انظر: 1702.

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ هِشَامٌ: قَالَ الْحَسَنُ: فَرَآهُمْ أَمْثَالُ الْجِبَالِ فِي الْحَدِيدِ. فَقَالَ: اضْرِبْ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ وَبَيْنَ هٰؤُلَاءِ فِي مُلْكٍ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اُن لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوہے کے پہاڑ تھے' تو یہ فرمایا: ان کے درمیان دنیا کی بادشاہی تقسیم کر دو' مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن حارث بیان کرتے ہیں:

لوگ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس اکٹھے ہوئے' یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کی بات ہے' تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

إِنَّ كُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوَاقِعٌ، مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ، وَلَوْ كَرِهَ النَّاسُ، وَإِنِّي مَا أُحِبُّ أَنْ أَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ، يُهَرَاقُ فِيهِ

''جو چیز آنے والی ہے (یعنی قیامت) وہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا' اُسے کوئی نہیں روک سکے گا خواہ لوگوں کو یہ ناپسند ہو' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے معاملہ کا نگران بن جاؤں' خواہ وہ کسی ایسی چیز کے حوالے سے ہو جس کا وزن رائی کے دانہ کے برابر ہو اور پھر اُس وجہ سے کسی کا

مُحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ. قَدْ عَرَفْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي. فَالْحَقُوا بِطِيبَتِكُمْ

خون بہایا جائے' جو چیز مجھے نقصان دیتی ہے اُس کے مقابلہ میں جو مجھے فائدہ دیتی ہے اُس کا مجھے پتا ہے' تو تم لوگ اپنی پاکیزہ چیز (یعنی پسند) کے ساتھ جا ملو"۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا اظہارِ حقیقت

1719- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَسَدٍ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابِرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَأَخِي، أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ، وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ، وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ

"اگر تم جابرس سے لے کر جابلق تک کا جائزہ لو تو تمہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کا نانا نبی ہو' صرف میں اور میرا بھائی (یعنی امام حسین)' ہماری یہ خصوصیت ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ معاویہ پر اکٹھے ہو جاؤ' اگرچہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ بات تمہارے لیے آزمائش ہوگی اور ایک مخصوص وقت کیلئے ہی ہوگی"۔

قَالَ مَعْمَرٌ: مَعْنَى جَابِرْسَ وَجَابَلْقَ: الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

معمر بیان کرتے ہیں: جابرس اور جابلق سے مراد مشرق اور مغرب ہیں۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: انْظُرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ وَمَيِّزُوا فِعْلَ الْحَسَنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ. أَخِي الْكَرِيمِ ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، مُهْجَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ حَوَى جَمِيعَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اور آپ امتیاز کریں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو ایک معزز فرد تھے اور ایک معزز فرد کے صاحبزادے تھے اور ایک معزز فرد کے بھائی تھے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی ہیں' اُن کے صاحبزادے تھے' جنہیں ہر قسم کی

الشَّرَفِ. لَمَّا نَظَرَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُتِمُّ مُلْكٌ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا إِلَّا بِتَلَفِ الْأَنْفُسِ، وَذَهَابِ الدِّينِ، وَفِتَنٍ مُتَوَاتِرَةٍ، وَأُمُورٍ يَتَخَوَّفُ عَوَاقِبُهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ، صَانَ دِينَهُ وَعِرْضَهُ، وَصَانَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يُحِبَّ بُلُوغَ مَا لَهُ فِيهِ حَظٌّ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا، وَقَدْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا. فَتَرَكَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَقْدِرَةِ مِنْهُ عَلَى ذَلِكَ. تَنْزِيهًا مِنْهُ لِدِينِهِ. وَلِصَلَاحِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِشَرَفِهِ. وَكَيْفَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فضیلت حاصل تھی' جب اُنہوں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ دنیاوی حکومت صرف اُس وقت آ سکتی ہے جب لوگ مشقت کا شکار ہوں اور دین رخصت ہو جائے اور متواتر فتنے آ رہے ہوں اور ایسے اُمور کے سامنے آنے کا اندیشہ ہو جن کے نتیجہ میں مسلمانوں کو نقصان ہوتا ہو' تو اُنہوں نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو محفوظ رکھا۔ اُنہوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ وہ دنیا کے اُمور میں سے اپنے حصہ کو حاصل کر لیں' حالانکہ وہ اس کے اہل تھے اور وہ اس کی قدرت رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے اسے ترک کر دیا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے دین کو محفوظ رکھیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی بہتری کریں اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا''۔

فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللهُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَنْ أَبِيهِمَا، وَعَنْ أُمِّهِمَا، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

تو اُسی طرح ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا' اللہ تعالیٰ حضرت حسن' حضرت حسین' ان دونوں کے والد' ان دونوں کی والدہ رضی اللہ عنہم سے راضی ہو اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَوْلِهِ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَاتِلِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''اُس کے قاتل پر اللہ کا غضب شدید ہوگا''

1720- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يَتْرُكْ أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ؛ إِلَّا حَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: فَنَامَ يَوْمًا فِي بَيْتِي، وَجَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ أَمْنَعُ مَنْ يَدْخُلُ. فَجَاءَ حُسَيْنٌ يَسْعَى فَخَلَّيْتُ عَنْهُ. فَذَهَبَ حَتَّى سَقَطَ عَلَى بَطْنِهِ. فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْكِي فَالْتَزَمَهُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. مَا لَكَ تَبْكِي وَقَدْ نِمْتَ وَأَنْتَ مَسْرُورٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ قَالَتْ: وَبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّهُ. فَإِذَا فِيهَا تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ فِي هَذِهِ التُّرْبَةِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا هَذِهِ الْأَرْضُ؟ قَالَ هَذِهِ كَرْبَلَاءُ فَقُلْتُ: أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے ہوتے تھے تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں آ سکتا تھا' البتہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا معاملہ مختلف تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اور میں دروازہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی تا کہ اندر آنے والے کسی شخص کو روک دوں' اسی دوران حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے تو میں نے اُنہیں اندر جانے دیا' وہ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت پریشان تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں جبکہ آپ جب سوئے تھے تو اُس وقت تو آپ خوش تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس یہ مٹی لے کر آئے ہیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو پھیلایا تو اُس میں سرخ رنگ کی مٹی موجود تھی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا:) جبریل نے مجھے بتایا ہے کہ میرا یہ بیٹا اس مٹی میں قتل ہوگا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ کون سی مٹی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کربلا ہے۔ تو میں نے کہا: پھر یہ کرب اور بلا کی جگہ ہے۔

حضرت حسین کی شہادت کی پیشگوئی

1721- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: دَخَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَفَزِعَ. فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنِي هَذَا يُقْتَلُ. وَاَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہو گئے' حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے کہ میرے اس بیٹے کو شہید کر دیا جائے گا اور جو شخص اسے قتل کرے گا اُس پر اللہ کا غضب شدید ہوگا۔

حضرت حسین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

1722- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيدِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاهُ، وَاَحَدُ ابْنَيِ ابْنَتِهِ عَلَى سَاقِهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَرِقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتَّى قَرَّبَ مِنْ صَدْرِهِ. فَفَتَحَ فَاهُ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت گدی کے بل چت لیٹے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسوں میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پنڈلی پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے قتل پر آنکھ روئے گی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پنڈلی کو بلند کیا یہاں تک کہ اُن صاحبزادے کو اپنے سینے کے قریب کیا' اُن کا منہ کھول کر اُن کا بوسہ لیا اور پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

''اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھتا ہو اُس سے بھی محبت رکھ''۔

ثُمَّ بَكَى. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ!

يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هَذَا، وَأَنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَاتِلِهِ

آپ کیوں رو رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتہ نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور اس کے قاتل پر اللہ کا غضب شدید ہوگا۔

اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا خواب

1723- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَزِينٌ قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي النَّوْمِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلمی بیان کرتی ہیں:

میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں' میں نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' اُن کی مراد یہ تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ابھی حسین کے قتل کے پاس موجود تھا۔

1724- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أُحِيطَ بِالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ فَقِيلَ: كَرْبَلَاءُ فَقَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هِيَ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: اس علاقہ کا نام کیا ہے؟ اُنہیں بتایا گیا: کربلا' تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا' یہ کرب اور بلا کی زمین ہے۔

-1723 رواہ الترمذی: 3774، وخرجہ الألبانی فی ضعیف الترمذی: 787.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

1725- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى صِفِّينَ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى قَالَ: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ مَالِي أَرَى عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي الْحُسَيْنَ ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ أَنْ أُرِيكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً. فَلَمَّا رَأَيْتُهَا لَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

عبداللہ بن نجی حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طہارت (کا پانی فراہم کرنے) کے نگران تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین کی طرف روانہ ہوئے' جب ہم نینواء کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! صبر سے کام لو! اے ابوعبداللہ! صبر سے کام لو۔ یہ دریائے فرات کے ایک کنارے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل نے مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت میرے بیٹے حسین کو قتل کر دے گی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں تمہیں وہاں کی مٹی دکھاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ کی مٹھی میں مٹی تھی' جب میں نے اُسے دیکھا تو مجھے بھی اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہا اور میرے بھی آنسو نکل آئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی بے قراری

1726- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

یحییٰ بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اپنی زمینوں پر موجود تھے' اُنہیں یہ اطلاع ملی کہ حضرت

الزِّبْرِقَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ بِمَالٍ لَهُ. فَبَلَغَهُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ، فَلَحِقَهُ عَلَى مَسِيرَةِ لَيَالٍ، فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: الْعِرَاقَ قَالَ: وَإِذَا مَعَهُ طَوَامِيرُ كُتُبٍ، فَقَالَ: هَذِهِ بَيْعَتُهُمْ، فَقَالَ: لَا تَأْتِهِمْ، فَأَبَى. فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ. وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا. وَإِنَّكُمْ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَلِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ أَبَدًا. وَمَا صَرَفَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ؛ إِلَّا لِلَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ. فَاعْتَنَقَهُ ابْنُ عُمَرَ وَبَكَى. وَقَالَ: أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ مِنْ قَتِيلٍ

حسین بن علی رضی اللہ عنہما عراق کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو وہ چند راتوں کی مسافت کا فاصلہ طے کر کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے آ کر ملے اور اُن سے دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عراق۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مکتوبات موجود تھے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ اُن لوگوں کی بیعت کے اقرارنامے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ وہاں نہ جائیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اُن کی بات نہیں مانی۔ اُنہوں نے بتایا: میں آپ کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں، ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو اختیار کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو اختیار نہیں کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے ٹکڑے ہیں، آپ میں سے کسی کیلئے یہ دنیا کبھی مناسب نہیں رہے گی اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو آپ سے پھیر دیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کو وہ چیز ملے جو آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نہ جانے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں گلے لگایا اور رونے لگے اور بولے: میں آپ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔

1727- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1727- رواه العقيلي في الضعفاء 381/4، والحاكم في المستدرك 464/4.

الطَّائِيُّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ لَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ الَّذِي نَكْرَهُ، فَقَالَ: أَهْلُ بَيْتِي هَؤُلَاءِ اخْتَارَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَسَيَلْقَوْنَ بَعْدِي تَطْرِيدًا وَتَشْرِيدًا وَبَلَاءً وَشِدَّةً

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ہمیں آپ کے چہرہ پر ناگواری محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے یہ اہلِ بیت' اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کیا ہے' یہ لوگ عنقریب میرے بعد پرے کیے جانے' دور کیے جانے' آزمائش اور شدت کا سامنا کریں گے۔

بَابُ ذِكْرِ نَوْحِ الْجِنِّ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: جنات کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر نوحہ کرنا

1728- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ يَحْيَى الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ مِنْ مَنْزِلِي لِقَضَاءِ حَاجَةٍ فِي الْجَبَّانَةِ، فَإِذَا بِنِسَاءٍ عَلَيْهِنَّ ثِيَابٌ بِيضٌ، وَبِأَيْدِيهِنَّ عَمَائِمُ وَهُنَّ يَبْكِينَ وَيَنُحْنَ قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْ قَوْلِهِنَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ ہمدانی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں جبانہ میں ایک چاندنی رات میں اپنے گھر سے قضائے حاجت کیلئے نکلا تو وہاں کچھ خواتین نظر آئیں جن کے جسم پر سفید کپڑے تھے' اُن کے ہاتھوں میں عمامے تھے' وہ رو رہی تھیں اور نوحہ کر رہی تھیں' مجھے اُن کے یہ کلمات یاد رہ گئے:

يَا عَيْنُ جُودِي وَلَا تَجْمُدِي، عَلَى الْهَالِكِ السَّيِّدِي، بِالشَّامِ أَمْسَى صَرِيعًا،

"اے آنکھ! رو اور خشک نہ ہو' اُس سردار پر جو شام میں مارے گئے' شام کے وقت وہ پڑے ہوئے تھے اور صبح ایسی مصیبت

فَقَدْ رَدِی الْغَدَاةَ بِأَمْرٍ بَدَا،

قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْنَ فَمَا رَأَيْتُهُنَّ، قَالَ: فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي فَأَيْقَظْتُ أَهْلِي، ثُمَّ دَعَوْتُ بِلَوْحٍ فَكَتَبْتُ هَذِهِ الْأَبْيَاتَ فِيهِ لِئَلَّا أَنْسَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ حَدَّثْتُ بِهَا قَالَ: وَاللهِ مَا أَقَمْتُ إِلَّا تِسْعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کا شکار ہوئی جو ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے تھی جو ظاہر ہوا تھا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ خواتین چلی گئیں۔ راوی کہتے ہیں: میں اپنے گھر واپس آیا' میں نے اپنی بیوی کو جگایا اور میں نے ایک تختی منگوا کر اُس پر یہ اشعار لکھ لیے تا کہ میں یہ بھول نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس کے بعد نو دن گزرے تھے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آ گئی۔

جنات کا نوحہ

1729- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ، فَحُفِظَ مِنْ قَوْلِهِمْ:

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجناب کلبی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جنات نے اُن پر نوحہ کیا تھا اور اُن کے نوحہ کے یہ الفاظ محفوظ رہ گئے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اُن کے رخساروں میں چمک موجود تھی' اُن کے والدین قریش کے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے نانا سب سے بہتر نانا تھے"۔

1730- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُو زِيَادٍ الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: كَانَ الْجَصَّاصُونَ يَبْرُزُونَ إِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجناب کلبی بیان کرتے ہیں:

چونے کا کام کرنے والے لوگ اُس میدان کی طرف گئے

الْجَبَّانَةِ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيَسْمَعُونَ نَوْحَ الْجِنِّ وَهُمْ يَقُولُونَ:

جہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا تو اُنہوں نے جنات کا نوحہ سنا جو یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

''نبی اکرم ﷺ نے اُن کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو اُن کے رخساروں میں چمک موجود تھی' اُن کے والدین قریش کے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے نانا سب سے بہتر نانا تھے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلَقَدْ بَلَغَنِي فِي حَدِيثٍ لَا يَحْضُرُنِي إِسْنَادُهُ: أَنَّ قَوْمًا كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَنَزَلُوا مَنْزِلًا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَتَغَدَّوْنَ خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ كَفٌّ مَكْتُوبٌ فِيهَا:

(امام آجری فرماتے ہیں:) مجھ تک ایک روایت پہنچی ہے جس کی سند مجھے یاد نہیں ہے کہ کچھ لوگ سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا' جب صبح ہوئی تو اُن کے سامنے ایک ہتھیلی آئی جس میں یہ تحریر تھا:

أَتَرْجُو أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا
شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الْحِسَابِ؟

''وہ اُمت جس نے حسین کو شہید کر دیا ہو' کیا وہ قیامت کے دن اُن کے نانا کی شفاعت کی اُمید رکھے گی''۔

بَابٌ فِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ أَحَبَّهُمَا فَلِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَلِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْغِضُ

باب: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات مذکور ہونا کہ جو شخص ان سے محبت رکھے گا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا

1731- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

"حسن اور حسین، جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا"۔

1732- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

"جو شخص ان دونوں سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا"۔

يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت حسین کے گستاخ کا انجام

1733- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورجاء بیان کرتے ہیں:

تم لوگ اس گھرانے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے

-1732 رواہ أحمد 531/2، والنسائی: 8168، وابن ماجہ: 143، والحاکم 3/ 17۔

بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ جَارًا لِي مِنْ بَلْهُجَيْمِ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْفَاعِلِ قَالَ: فَرَمَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ فَطَمِسَا بَصَرَهُ

افراد کو بُرا نہ کہو' میرا ایک پڑوسی تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ کہا تھا کہ یہ کرنے والے شخص کی طرف دیکھو' تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی آنکھوں پر مارے اور اُس کی بینائی ختم ہوگئی۔

1734- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ بَحْرٍ أَبُو مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ جَارًا لِي مِنْ بَلْهُجَيْمِ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْكَذَا ابْنِ الْكَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَرَمَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ فَطَمِسَا بَصَرَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابورجاء بیان کرتے ہیں:

تم لوگ اس گھرانے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے افراد کو بُرا نہ کہو' میرا ایک پڑوسی تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ کہا تھا کہ کیا تم نے ایسے' ایسے شخص کو نہیں دیکھا (یعنی اُس نے نامناسب کلمات استعمال کیے) تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی آنکھوں پر مارے اور اُس کی بینائی ختم ہوگئی۔

قبرِ حسین کی بے حرمتی کا انجام

1735- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْبَزُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا، أَحْدَثَ عَلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَسَلَّطَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اعمش بیان کرتے ہیں:

مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی بے حرمتی کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے گھرانے کے افراد پر پاگل پن' جذام' برص ہر قسم کی بیماری اور آزمائش مسلط کر

الْبَيْتِ الْجُنُونَ، وَالْجُذَامَ، وَالْبَرَصَ، وَكُلَّ دَاءٍ وَبَلَاءٍ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: وَأَهْلُ ذَٰلِكَ كَانُوا.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: عَلَى مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَعْنَةُ اللهِ، وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ، وَعَلَى مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ، وَعَلَى مَنْ سَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَسَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، أَوْ آذَى فَاطِمَةَ فِي وَلَدِهَا، أَوْ آذَى أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا أَقَامَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ وَزْنًا، وَلَا نَالَتْهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دی۔ ابو معمر بیان کرتے ہیں: اُس کے گھر والوں کی یہی صورتِ حال تھی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اُس پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو! اور اُس پر بھی لعنت ہو جس نے اُن کے قتل میں مدد کی! اور اُس پر بھی لعنت ہو جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتا ہے یا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا ہے' یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اُن کی اولاد کے حوالے سے اذیت پہنچاتا ہے' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کو اذیت پہنچاتا ہے' ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اُس کا غضب نازل ہو! اللہ تعالیٰ اُس کیلئے وزن قائم نہ کرے اور اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَضَائِلُ خَدِيجَةَ

أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الْمَحْمُودُ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَالْمُصْطَفِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَسَلَّمَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ خَدِيجَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَضْلُهَا عَظِيمٌ، وَخَطَرُهَا جَزِيلٌ، أَكْرَمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى الْعَظِيمُ بِأَنْ زَوَّجَهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رُزِقَتْ مِنْهُ الْأَوْلَادَ الْكِرَامَ، وَأَوْلَدَهَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ، مُهْجَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَظِّمُ قَدْرَ خَدِيجَةَ، وَيُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَيَغْضَبُ لَهَا، وَيُثْنِي عَلَيْهَا، كَرَامَةً مِنْهُ لَهَا. بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ زَوْجَتُهُ، وَهِيَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ. فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهَا بِمَا يُشَاهِدُ مِنَ الْوَحْيِ، فَتُثَبِّتُهُ وَتُعْلِمُهُ: إِنَّكَ نَبِيٌّ، وَإِنَّكَ عِنْدَ اللّٰهِ كَرِيمٌ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ

رضی اللہ عنہا کے فضائل

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بہت زیادہ ہے' اُن کا مرتبہ عظیم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ عظیم فضیلت عطا کی کہ اُن کے شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہوئی' جن میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا احترام کرتے تھے' اُن کا ذکر کثرت سے کرتے تھے' اُن کی وجہ سے غضبناک ہو جاتے تھے' اُن کی تعریف کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قدر و منزلت حاصل تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث کیا گیا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں۔ انہوں نے خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں وحی سے متعلق مشاہدہ کے بارے میں بتایا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوصلہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ آپ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز حیثیت رکھتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حراء میں اپنے پروردگار کی عبادت کیا کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زادِ راہ تیار کر کے دیتی

وَيَتَعَبَّدُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَبَلِ حِرَاءِ، فَتُزَوِّدُهُ وَتُعِينُهُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَحُوطُهُ بِكُلِّ مَا يُحِبُّ فَبَشَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعَدَّ اللهُ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ. أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَهُوَ الدُّرُ الْمُجَوَّفُ، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

تھیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کے بارے میں اُن کی مدد کرتی تھیں وہ نبی اکرم ﷺ کیلئے ہر وہ چیز تیار کرتی تھیں جو آپ ﷺ کو پسند ہوتی تھی' نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اُن کے اعزاز میں اُن کیلئے کیا تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں کو کھلے موتی سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''خدیجہ بنت خویلد اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد' فاطمہ بنت رسول اللہ اور فرعون کی اہلیہ آسیہ کافی ہیں''۔

فَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهَا الْمُبَارَكَةِ، وَسَأَذْكُرُ مِنَ الْأَخْبَارِ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ

تو اللہ تعالیٰ' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور اُن کی مبارک' پاکیزہ اولاد سے راضی ہو! میں عنقریب وہ روایات ذکر کروں گا جو میری بیان کردہ باتوں پر دلالت کرتی ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

پہلی وحی کے نزول پر سیدہ خدیجہ کا ردِ عمل

1736- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ پر وحی کا آغاز نیند کے دوران سچے خوابوں کے

1736- رواہ البخاری:30، ومسلم:160۔

وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ. وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ. فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ. فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجَاءَهُ الْحَقُّ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، وَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَاْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ اِنِّي لَسْتُ بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَاْ. فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِي. فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ. حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ. ثُمَّ اَرْسَلَنِي. فَقَالَ:

ذریعہ ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خلوت نشینی پسندیدہ کر دی گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حراء تشریف لاتے تھے اور وہاں متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس کیلئے زادِراہ تیار کر دیتی تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے تو وہ اس کی مانند مزید زادِراہ تیار کر دیتی تھیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حق آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: آپ پڑھیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اُس نے مجھے پکڑا' اپنے ساتھ لگایا یہاں تک کہ مجھے اُس کی طرف سے مشقت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا' اُس نے پھر مجھے پکڑا اور اپنے ساتھ بھینچ لیا' یہاں تک کہ مجھے مشقت کا سامنا کرنا پڑا' پھر اُس نے مجھے چھوڑا اور بولا: پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا' اُس نے تیسری مرتبہ مجھے بھینچ لیا یہاں تک کہ مجھے مشقت لاحق ہوئی' اُس نے مجھے چھوڑا اور بولا:

{اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

''اپنے پروردگار کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے' جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے' آپ پڑھیے اور آپ کا پروردگار بہت معزز ہے' جس نے

يَعْلَمْ} [العلق: 2]

قلم کے ذریعہ علم عطا کیا ہے' اُس نے انسان کو اس چیز کا علم عطا کیا ہے جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

فَرَجَعَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي . فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ. مَالِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ. فَقَالَ: قَدْ خَشِيتِ عَلَيَّ؟ قَالَتْ: كَلَّا. أَبْشِرْ. فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا. إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ. وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ. وَتَحْمِلُ الْكَلَّ. وَتَقْرِي الضَّيْفَ. وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے اعصاب پر کپکپی طاری ہوئی' آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اوڑھنے کیلئے دیا' جب آپ ﷺ کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے پورا واقعہ سنایا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! آپ خوشخبری قبول کیجئے! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوائی کا شکار نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' دوسروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔

1737- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ. مَوْلَى الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُثَبِّتُهُ بِهِ. فِيمَا أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ نُبُوَّتِهِ: يَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابوحکیم' سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اُس چیز کے حوالے سے جس صورتِ حال کا نبی اکرم ﷺ کو سامنا کرنا پڑا تھا' اور جو نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ذریعہ عزت عطا کی تھی: اے چچازاد! کیا آپ یہ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ کا ساتھی (فرشتہ) جب آپ کے پاس آئے تو آپ مجھے اُس کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

ابْنَ عَمِّ. هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُخْبِرَنِيَ بِصَاحِبِكَ هَذَا الَّذِي يَأْتِيكَ إِذَا جَاءَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: فَإِذَا جَاءَكَ فَأَخْبِرْنِي. فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمًا إِذْ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ. هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ جَاءَنِي قَالَتْ: أَتَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَتْ: فَاجْلِسْ إِلَى شِقِّي الْأَيْسَرِ. فَجَلَسَ. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ: فَاجْلِسْ إِلَى شِقِّيَ الْأَيْمَنِ. فَتَحَوَّلَ فَجَلَسَ. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَتْ: فَتَحَوَّلَ فَاجْلِسْ فِي حِجْرِي. فَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ. فَقَالَتْ هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَحَسَّرَتْ فَأَلْقَتْ خِمَارَهَا. فَقَالَتْ: هَلْ تَرَاهُ الْآنَ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: مَا هَذَا بِشَيْطَانٍ. إِنَّ هَذَا الْمَلَكُ يَا ابْنَ الْعَمِّ. فَاثْبُتْ وَأَبْشِرْ. ثُمَّ آمَنَتْ بِهِ. وَشَهِدَتْ أَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ الْحَقُّ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ مجھے بتائیے گا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے‘ اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے‘ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو فرمایا: اے خدیجہ! یہ جبریل میرے پاس آئے ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا آپ اس وقت اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اب آپ دوسرے پہلو کے بل بیٹھ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے‘ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ دائیں پہلو کے بل بیٹھ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس طرف مڑ گئے اور بیٹھ گئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب آپ حالت تبدیل کیجیے اور میری گود میں بیٹھ جائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت تبدیل کی اور تشریف فرما ہوئے‘ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے چادر ہٹائی اور دریافت کیا: کیا اب آپ اُنہیں دیکھ رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی نہیں! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ شیطان نہیں ہوگا یہ فرشتہ ہی ہوگا‘ اے میرے چچازاد! آپ ثابت قدم رہیں‘ خوشخبری حاصل کریں۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور

اُنہوں نے اُس چیز کی گواہی دی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حق آیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا فِعْلٌ مُوَفِّقَةٌ كَرِيمَةٌ مُنْتَجِبَةٌ، أَكْرَمَهَا اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ، وَدَخَرَهَا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَزْوَاجِهِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، شَرَّفَهَا اللهُ بِالْوَلَدِ مِنْهُ، وَجَعَلَ مِنْهَا الذُّرِّيَّةَ الطَّيِّبَةَ الْمُبَارَكَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اُس خاتون کا طرزِ عمل ہے جس کو توفیق دی گئی ہو جو معزز ہو اور منتخب شدہ ہو اللہ تعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی کی اور اُنہیں اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنبھال کر رکھا' آپ رضی اللہ عنہا اُمہات المؤمنین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زوجۂ محترمہ ہیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بھی عطا کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ سے ہوئی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اُن کی اولاد پاک اور مبارک ہوئی' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَوَلَدِهَا مِنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اولاد ہونا

1738- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَنْكَحَهُ إِيَّاهَا أَبُوهَا.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے جس خاتون کے ساتھ شادی کی وہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت میں اُن کے ساتھ شادی کی تھی' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کروائی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ امجاد

فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے

وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، بِهِ كَانَ يُكْنَى، وَالطَّاهِرَ، وَزَيْنَبَ، وَرُقَيَّةَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَفَاطِمَةَ

قاسم کو جنم دیا اور اُنہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت اختیار کی اس کے بعد انہوں نے حضرت طاہر سیدہ زینب سیدہ رقیہ سیدہ اُم کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو جنم دیا۔

سیدہ زینب بنت رسول اللہ

فَأَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَوَلَدَتْ لِأَبِي الْعَاصِ جَارِيَةً، اسْمُهَا أُمَامَةُ. فَتَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَقُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ أُمَامَةُ. فَخَلَّفَ عَلَى أُمَامَةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْمُغِيرَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شادی حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبدمناف سے زمانۂ جاہلیت میں کر دی تھی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت ابوالعاص کی ایک صاحبزادی پیدا ہوئی تھیں جن کا نام سیدہ امامہ تھا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان خاتون (یعنی سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت یہ خاتون حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کی تھی اور اُن کی زوجیت میں ہی اُن کا انتقال ہوا۔

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ

وَأَمَّا رُقَيَّةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُثْمَانَ، كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكْنَى بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ، حَتَّى كُنِيَ بَعْدَ ذَلِكَ بِعَمْرٍو، ابْنٍ لَهُ، وَبِكُلٍّ قَدْ كَانَ يُكْنَى، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کو جنم دیا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے اُن صاحبزادے کے حوالے سے ہی کنیت اختیار کرتے تھے لیکن بعد میں اُنہوں نے اپنے صاحبزادے عمرو کے حوالے سے کنیت اختیار

رُقَيَّةُ زَمَنَ بَدْرٍ، فَتَخَلَّفَ عُثْمَانُ عَلَى دَفْنِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَذَلِكَ مَنَعَهُ أَنْ يَشْهَدَ بَدْرًا، وَقَدْ كَانَ عُثْمَانُ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ بِرُقَيَّةَ

کرنا شروع کر دی' ویسے اُنہیں دونوں کنیتوں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُن کے دفن کیلئے غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے' اس وجہ سے وہ اُس میں شریک نہیں ہو سکے تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے بھی اُن کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

سیدہ اُم کلثوم بنت رسول اللہ

وَأَمَّا أُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا أَيْضًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَعْدَ أُخْتِهَا رُقَيَّةَ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَلَمْ تَلِدْ شَيْئًا.

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کی شادی بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی' یہ اُن صاحبزادی کی بہن سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد کی بات تھی' پھر سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا اور اُنہوں نے کسی بچہ کو جنم نہیں دیا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء

وَأَمَّا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ، وَحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَزَيْنَبَ، وَأُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ، فَهَذَا مَا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ فَاطِمَةَ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَمَاتَتْ عِنْدَهُ، وَوَلَدَتْ عِنْدَهُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَأَخًا لَهُ يُقَالُ لَهُ: عَوْنٌ وَأَمَّا أُمُّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہاں تک تعلق ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن' حضرت حسین' سیدہ زینب اور سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے تھے' یہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عبداللہ بن جعفر نے شادی کی تھی اور اس خاتون کا انتقال اُن کی زوجیت میں ہوا' اس خاتون نے عبداللہ بن جعفر کے صاحبزادے علی بن عبداللہ بن جعفر کو جنم دیا تھا اور اُن کے ایک بھائی کو جنم دیا تھا جس کا نام عون تھا۔ جہاں تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اُم کلثوم کا تعلق ہے تو

فَتَزَوَّجَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَوَلَدَتْ لَهُ زَيْدَ بْنَ عُمَرَ، وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی اور اس خاتون نے حضرت عمر کے صاحبزادے زید بن عمر کو جنم دیا تھا۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَحُسْنِ ثَنَائِهِ عَلَيْهَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے غصہ میں آنا اور نبی اکرم ﷺ کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرنا

1739- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ حَتَّى يَذْكُرُ خَدِيجَةَ، فَيُحْسِنُ عَلَيْهَا الثَّنَاءَ، فَذَكَرَهَا يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ، فَأَدْرَكَتْنِي الْغَيْرَةُ فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ إِلَّا عَجُوزًا، فَقَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْهَا، فَغَضِبَ حَتَّى اهْتَزَّ مُقَدَّمُ شَعْرِهِ مِنَ الْغَضَبِ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر میں موجود ہوتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے اور اُن کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اُن کا تذکرہ کیا تو مجھے جوش آ گیا' میں نے کہا: وہ ایک بوڑھی عورت تھیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن کے بدلے میں اُن سے زیادہ بہتر بیویاں عطا کر دی ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ غصہ کی شدت کی وجہ سے آپ ﷺ کے آگے کے بال ہلنے لگے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا وَاللهِ مَا أَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِنْهَا، وَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي وَكَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي مِنْ مَالِهَا إِذْ

"جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس سے زیادہ بہتر بیوی عطا نہیں کی' وہ اُس وقت مجھ پر ایمان لائی تھی جب لوگوں نے میرا انکار کیا تھا' اُس نے اُس وقت میری تصدیق کی تھی جب لوگوں

حَرَمَنِي النَّاسُ، وَرَزَقَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوْلَادَ مِنْهَا، إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

فَقُلْتُ: بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي لَا أَذْكُرُهَا بِسَيِّئَةٍ أَبَدًا

نے مجھے جھٹلایا تھا' اُس نے اُس وقت اپنے مال کے ذریعہ میری مدد کی تھی جب لوگوں نے مجھے مال نہیں دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُس سے ہی مجھے اولاد عطا کی ہے اور دیگر بیویوں سے مجھے اولاد عطا نہیں کی''۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے یہ طے کیا کہ میں اب کبھی بھی اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ نہیں کروں گی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رشک کا اظہار

1740- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے کسی بھی خاتون پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا رشک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا کیونکہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اُن کا ذکر کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری دے دیں جو کھوکھلے موتی سے بنا ہوا ہو گا۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی اطلاع دینا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں

1741- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1740 رواه البخاري:3817، ومسلم:2435.

-1741 رواه أحمد 3/135، والترمذي:3888، وخرجه الألباني في الصحيحة:1508.

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِمَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''تمام جہانوں کی خواتین میں سے تمہارے لیے مریم بنت عمران' خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد کافی ہیں'' (یعنی یہ سب سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں)۔

1742- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا

''خدیجہ بنت خویلد اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں''۔

1743- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حَسْبُكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعُ سَيِّدَاتِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

''اُن خواتین میں سے تمہارے لیے چار کافی ہیں' جو تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہیں: فاطمہ بنت محمد' خدیجہ بنت خویلد' آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران''۔

بَابُ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمَا أَعَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِي الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اُس چیز کی خوشخبری دینا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے جنت میں تیار کی ہے

1744- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ خَدِيجَةَ أَنَّهَا مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْفَرَائِضُ وَالْأَحْكَامُ؟ فَقَالَ:

أَبْصَرْتُهَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فِي بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا لَغْوَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دریافت کیا گیا جن کا انتقال فرائض اور احکام نازل ہونے سے پہلے ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے اُنہیں جنت کی ایک نہر کے پاس موجود کھوکھلے موتی کے ایک گھر میں دیکھا ہے جس میں کوئی لغو چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہے''۔

جنت میں گھر کی خوشخبری

1745- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ جِبْرِيلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ

1745- رواه البخاري:3819، ومسلم:2433.

عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موجود ایک گھر کی بشارت دے دیں جس میں کوئی شور شرابہ اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

1746- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبَشِّرُ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا تھا کہ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موجود ایک گھر کی خوشخبری دے دیں جس میں کوئی شور شرابا اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

1747- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَعُودُهَا، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّةُ، لَا تَجْزَعِي، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ حَقًّا إِنَّكِ لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اُن کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے میری بیٹی! تم پریشان نہ ہو! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق طور پر نبوت کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! تم تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ہو"۔

فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا، وَقَالَتْ: يَا

تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور

-1746 انظر السابق۔

لَيْتَهَا مَاتَتْ. فَأَيْنَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ؟ قَالَ:

آسِيَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، وَمَرْيَمُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَخَدِيجَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا، وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ. إِنَّكُنَّ فِي بُيُوتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا أَذًى فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي وَأُمِّي، وَمَا بُيُوتٌ مِنْ قَصَبٍ؟ قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ مِنْ قَصَبٍ، لَا أَذًى فِيهِ وَلَا صَخَبَ

بولیں: اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے' تو فرعون کی اہلیہ آسیہ' مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد کہاں ہوں گی؟ (یعنی اُن کا مقام کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''آسیہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' مریم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں' خدیجہ اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور تم اپنے زمانہ کی تمام خواتین کی سردار ہو' تم (جنت میں) کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے گھر میں رہو گی جس میں کوئی تکلیف دِہ چیز اور کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! قصب سے بنے ہوئے گھر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھوکھلے موتی سے بنا ہوا گھر جس میں کوئی تکلیف دِہ چیز اور کوئی شور شرابا نہیں ہو گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ. وَاللهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وہ فضائل ذکر کر دیئے ہیں جو یہاں مکہ میں موجود رہتے ہوئے میرے ذہن میں تھے' باقی اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ جَامِعِ فَضَائِلِ اَهْلِ الْبَيْتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ بِمَكَّةَ. زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا. وَفَضْلُهُمْ كَثِيرٌ عَظِيمٌ. وَاَنَا اَذْكُرُ فَضْلَ اَهْلِ الْبَيْتِ جُمْلَةً. الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ. وَاَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَاهِلَ بِهِمْ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ} [آل عمران: 61]

وَهُمْ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

وَمِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اہلِ بیت کے مجموعی فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب' سیدہ فاطمہ' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے وہ فضائل ذکر کر دیئے ہیں جو مکہ میں مجھے یاد آئے تھے' اللہ تعالیٰ اس شہر کے شرف میں اضافہ کرے' ان حضرات کی فضیلت بہت زیادہ اور عظمت والی ہے۔ اب میں عمومی اعتبار سے اہلِ بیت کی فضیلت کا ذکر کروں گا جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا کہ اُن اہلِ بیت کے ہمراہ آپ مباہلہ کریں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''پس تم فرما دو کہ تم لوگ آؤ' ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو' ہم اپنی خواتین کو اور تم اپنی خواتین کو' ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو (بلاؤ) اور پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں''۔

تو اُس وقت جنہیں بلایا گیا وہ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

وَهُمُ الَّذِينَ غَشَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِرْطٍ لَهُ مُرَحَّلٍ، وَقِيلَ: بِكِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ، وَقَالَ لَهُمْ:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی کشیدہ کاری والی چادر کے اندر لے لیا تھا' اور ایک قول کے مطابق خیبر کی بنی ہوئی چادر کے اندر لیا تھا' اور اُن سے یہ فرمایا تھا:

''بے شک اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے' اے اہلِ بیت! اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے''۔

وَهُمْ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

یہ لوگ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم تھے۔

وَمِمَّنْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي وَصِهْرِي

''قیامت کے دن ہر سبب' ہر نسبی تعلق اور ہر سسرالی تعلق ختم ہو جائے گا' البتہ میرا سبب' میرا نسب اور میرا سسرالی تعلق برقرار رہے گا''۔

فَهُمْ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَجَعْفَرٌ الطَّيَّارُ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ عَلِيٍّ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ، وَجَمِيعُ أَوْلَادِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَأَوْلَادُ أَوْلَادِهِمْ، وَذُرِّيَّتُهُمُ الطَّيِّبَةُ الْمُبَارَكَةُ، وَأَوْلَادُ خَدِيجَةَ أَبَدًا، رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

تو ان میں حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن' حضرت حسین' حضرت جعفر طیار' حضرت علی کی ساری اولاد' سیدہ فاطمہ کی ساری اولاد' حضرت حسن اور حضرت حسین کی ساری اولاد' اور اُن کی اولاد کی اولاد اور اُن کی مبارک اور پاکیزہ ذریت رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اس میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ساری اولاد بھی شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

آیت مباہلہ کا پس منظر

1748- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ نَجْرَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُ، وَالطَّيِّبُ، فَدَعَاهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَا: أَسْلَمْنَا يَا مُحَمَّدُ قَبْلَكَ قَالَ: كَذَبْتُمَا إِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا يَمْنَعُكُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ؟ قَالَا: هَاتِ أَنْبِئْنَا قَالَ: حُبُّ الصَّلِيبِ، وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَأَكْلُ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، فَلَا مَالَ وَلَا حَيَاةَ قَالَ: وَدَعَاهُمَا إِلَى الْمُلَاعَنَةِ، فَوَاعَدَاهُ عَلَى أَنْ يُغَادِيَاهُ الْغَدَاةَ، فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَأَبَيَا أَنْ يَجِيئَا، وَأَقَرَّا لَهُ بِالْخَرَاجِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ فَعَلَا لَأَمْطَرَ عَلَيْهِمُ الْوَادِي نَارًا قَالَ جَابِرٌ: فِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ}

[آل عمران: 61]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران (کے عیسائیوں) کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس میں دو افراد تھے: عاقب اور طیب۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو اسلام کی دعوت دی تو اُن دونوں نے کہا: اے حضرت محمد! ہم تو آپ سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں غلط کہہ رہے ہو' اگر تم دونوں چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ کون سی چیز تمہارے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے۔ اُن دونوں نے کہا: اچھا! پھر بتا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صلیب کی محبت' شراب نوشی' خنزیر کا گوشت کھانا اور مال اور حیات کی کوئی حیثیت نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو مباہلہ کرنے کی دعوت دی تو اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ طے کیا کہ وہ اگلے دن صبح آئیں گے۔ اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیا اور اُن دونوں کو پیغام بھیجا تو اُن دونوں نے آنے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کیلئے خراج (کی ادائیگی) کا اقرار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اگر یہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو ان پر آگ کی بارش نازل ہوتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تم فرما دو کہ تم لوگ آؤ' ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں' ہم اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں اور ہم اپنے آپ اور تم اپنے آپ کو بلاتے ہیں''۔

قَالَ الشَّعْبِيُّ: اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ: فَاطِمَةُ، وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمارے بیٹے سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں‘ ہماری خواتین میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شامل ہوں گی‘ ہماری ذات میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شامل ہوں گے۔

کچھ عیسائیوں کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

1749- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسِيحُ، وَمَعَهُ الْعَاقِبُ، وَقَيْسٌ اَخُوهُ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْحَارِثُ بْنُ الْمَسِيحِ وَهُوَ غُلَامٌ، وَمَعَهُ اَرْبَعُونَ حَبْرًا فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ تَقُولُ فِي الْمَسِيحِ، فَوَاللهِ اِنَّا لَنُنْكِرُ مَا تَقُولُ؟ فَاَوْحَى اِلَيْهِ {اِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ} [آل عمران: 59] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

قَالَ: فَنَخِرَ نَخْرَةً اِجْلَالًا لَهُ، مَا تَقُولُ؟ بَلْ هُوَ اللهُ، فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسیح نام کا ایک عیسائی آیا جس کے ساتھ اُس کے بھائی عاقب اور قیس تھے اور اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا حارث بن مسیح تھا جو ایک کمسن بچہ تھا اور اُن کے ہمراہ چالیس افراد تھے‘ اُس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اللہ کی قسم! آپ جو کہیں گے ہم اُس بات کو نہیں مانتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی مانند ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا تھا“ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

تو اُس نے اس کے احترام میں ناک سے آواز نکالی اور بولا: آپ کیا کہتے ہیں! بلکہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”جو شخص تمہارے ساتھ اُس چیز کے بارے میں بحث کرے جبکہ تمہارے پاس علم آ چکا ہو تو تم یہ فرما دو کہ تم آگے بڑھو‘ ہم اپنے

وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ} [آل عمران: 61] الْآيَةُ.

قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ ذِكْرَ الْاَبْنَاءِ غَضِبَ، فَاَخَذَ بِيَدِ ابْنِهِ هَاتِ لِهَذَا كُفُوًا قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَاَقَامَ الْحَسَنَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْحُسَيْنَ عَنْ يَسَارِهِ، وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ اِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: هَؤُلَاءِ اَبْنَاؤُنَا وَنِسَاؤُنَا وَاَنْفُسُنَا. فَائْتِنَا لَهُمْ بِاَكْفَاءٍ قَالَ: فَوَثَبَ يَعْنِي اَخَاهُ الْعَاقِبُ. فَقَالَ: اِنِّي اُذَكِّرُكَ اللهَ اَنْ تُلَاعِنَ هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ كَاذِبًا مَا لَكَ فِي مُلَاعَنَتِهِ خَيْرٌ، وَلَئِنْ كَانَ صَادِقًا لَا يَحُولُ الْحَوْلُ وَمِنْكُمْ نَافِخُ صَرْفَةٍ اَوْ صَرْفٍ شَكَّ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: فَصَالَحُوهُ كُلَّ الصُّلْحِ وَرَجَعَ

بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو' ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو بلاتے ہیں''۔

جب اُس نے بیٹوں کا ذکر سنا تو غصہ میں آ گیا' اُس نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور بولا: آپ اس کا ہم پلہ پیش کر دیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی' حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا' آپ نے حضرت حسن کو دائیں' حضرت حسین کو اپنے بائیں طرف' حضرت علی اور سیدہ فاطمہ کو اپنے سینہ کے مقابل کھڑا کیا اور فرمایا: یہ ہمارے بیٹے ہیں اور ہماری عورتیں ہیں اور ہم خود ہیں' تم ان کے ہم پلہ افراد لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس کا بھائی عاقب اُچھل کر کھڑا ہوا اور بولا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم ان صاحب کے ساتھ مباہلہ نہ کرو' اللہ کی قسم! اگر یہ جھوٹے بھی ہوئے تو تمہیں ان کے ساتھ مباہلہ کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ملے گی اور اگر یہ سچے ہوئے تو تمہیں بہت جلد بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں الفاظ کے بارے میں عبید اللہ نامی راوی کو شک ہے۔ تو راوی کہتے ہیں: تو اُن لوگوں نے مکمل صلح کر لی اور واپس چلے گئے۔

امام باقر کی بیان کردہ تفسیر

1750- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجعفر (یہاں شاید مراد امام باقر ہیں) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ} [آل عمران: 61]

"تم فرما دو! ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ"۔

قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ،

اس سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ

"ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو"۔

قَالَ: فَاطِمَةُ،

اس سے مراد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

"اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو"۔

قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اس سے مراد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: "اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلِ بیت! وہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے"

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هُمُ الْاَرْبَعَةُ الَّذِينَ حَوَوْا جَمِيعَ الشَّرَفِ، وَهُمْ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چار افراد ہیں جنہوں نے ہر قسم کے شرف کو حاصل کر لیا ہے' یہ حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

اہلِ بیت کا تذکرہ

1751- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے' آپ نے سیاہ بالوں سے بنی ہوئی کشیدہ کاری والی چادر اوڑھی ہوئی تھی' حضرت حسن رضی اللہ عنہ

1751- رواہ مسلم: 2424.

شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ:

تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں چادر کے اندر کرلیا' حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کردے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1752- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ، فَجَلَسَ فَجَاءَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَأَدْخَلَهَا فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے' آپ نے سیاہ رنگ کی کشیدہ کاری والی چادر اوڑھی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر کے اندر کرلیا' پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی چادر

1752- انظر السابق۔

حَسَنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

کے اندر کر لیا اور پھر یہ آیت تلاوت کی:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1753- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ، تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعِي زَوْجَكِ، وَابْنَيْكِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَدَعَتْهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ يَأْكُلُونَ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب: 33]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات اُن کے ہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے خیبر کی بنی ہوئی چادر موجود تھی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں' وہ ایک ہنڈیا لے کر آئی تھیں جس میں خزیرہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر اور اپنے دونوں حسن اور حسین کو بھی بلاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بلا لیا' یہ لوگ وہ کھا رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

1753- رواه الترمذي: 3203، وأحمد 298/6.

فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسَاءَ فَغَشَّاهُمْ بِهِمْ. ثُمَّ قَالَ:

اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي، وَحَامَّتِي، فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر لی اور اُن سب کو اپنی چادر میں لے لیا' پھر فرمایا:

''اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے مخصوص لوگ ہیں' تُو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے''۔

آلِ محمد کون ہیں؟

1754- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَحِمَهَا اللهُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ائْتِنِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ فَجَاءَتْ بِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَاَلْقَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءً فَدَكِيًّا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنہیں ساتھ لے کر آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن پر رکھا اور پھر فرمایا:

اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

''اے اللہ! یہ محمد کی آل ہیں' تُو اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد کی آل پر نازل فرما' بے شک تُو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِاَدْخُلَ مَعَهُمْ فَجَذَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِي وَقَالَ: اِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُس چادر کو اُٹھایا تاکہ میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ اُس میں داخل ہو جاؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ہاتھ سے اُس چادر کو کھینچ لیا اور فرمایا: تم بھی

بھلائی پر ہو۔

1755- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

1756- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَعَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَيْهَا كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، اِذْ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ قَالَتْ: فَدَعَتْهُمْ فَاجْتَمَعُوا عَلَى تِلْكَ الْبُرْمَةِ يَأْكُلُونَ مِنْهَا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت میرے ہاں ٹھہرے اگلے دن آپ ﷺ نے جسم پر خیبر کی بنی ہوئی چادر اوڑھی ہوئی تھی' اسی دوران سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ایک ہنڈیا لے کر آئیں جس میں خزیرہ موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنہیں لے آئیں' وہ سب لوگ ہنڈیا میں سے کھانے لگے کہ اسی دوران یہ آیت نازل ہوئی:

{اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [الاحزاب: 33]

''اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے' اے اہلِ بیت! کہ وہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک و صاف کر دے''۔

فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ مِنْهُ

تو نبی اکرم ﷺ نے چادر کے اضافی حصہ کو لیا اور اُن سب کو اُس چادر کے ذریعہ ڈھانپ دیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ باہر

1755- خرجه الألباني وصححه في صحيح الترمذي: 2562.

إِيَّاهُ. ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَقَالَ بِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، فَقَالَ:

اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فِي الثَّوْبِ، فَقُلْتُ: رَسُولَ اللهِ أَنَا مَعَكُمْ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ، إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ قَالَتْ: وَهُمْ خَمْسَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

نکالا اور اُسے آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کی:

''اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت اور میرے مخصوص لوگ ہیں' تو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنا سر اُس کپڑے میں داخل کرنا چاہا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی کی طرف ہو! تم بھلائی کی طرف ہو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ پانچ افراد تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت

1757- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، وَقَدْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَذَكَرَهُ رَجُلٌ فَغَضِبَ وَاثِلَةُ وَقَالَ: وَاللهِ لَا أَزَالُ أُحِبُّ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَبَدًا، بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شداد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو سنا' جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تھا' ایک شخص نے اُن کا ذکر (نامناسب الفاظ میں) کیا تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں ہمیشہ حضرت علی' حضرت حسن' حضرت حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا رہوں گا' اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں دائیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ قَالَ قَالَ وَاثِلَةُ: رَأَيْتُنِي يَوْمًا وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَّلَهُ، وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَقَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْبَرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

زانوں پر بٹھا لیا اور اُن کا بوسہ لیا' حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے (جو بچے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بائیں زانوں پر بٹھا لیا اور اُن کا بوسہ لیا' پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اپنے سامنے بٹھا لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا' وہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سب پر خیبر کی بنی ہوئی چادر ڈالی' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر یہ آیت تلاوت کی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

فَقُلْتُ لِوَاثِلَةَ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشَّكُّ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

''اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے' اے اہلِ بیت! کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہاں گندگی سے مراد کیا ہے؟ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک کرنا۔

1758- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعْدٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، {إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ} [الاحزاب: 33]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اہلِ بیت کے بارے میں دریافت کیا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک وصاف کر دے''۔

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا؟ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(تو یہاں اہلِ بیت سے مراد کون ہیں؟) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت علی' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

بَابُ ذِكْرِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ بِالتَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَالتَّمَسُّكِ عَلَى مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّخَلُّفِ عَنْ طَرِيقَتِهِمِ الْجَمِيلَةِ الْحَسَنَةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اُمت کو حکم دینا کہ وہ اللہ کی کتاب کو' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو' اہلِ بیت کی محبت کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور اُس چیز کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں جس حق پر اہلِ بیت گامزن ہیں اور اہلِ بیت کے عمدہ اور خوبصورت طریقہ سے پیچھے ہٹنے کی ممانعت

1759- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو شخص اُس پر سوار ہوا اُسے نجات مل گئی اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاکت کا شکار ہوا''۔

اہلِ بیت سفینۂ نوح کی مانند ہیں

1760- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي، فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازہ کے ایک حلقہ کو پکڑا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص مجھے نہیں جانتا تو میں بتا دیتا ہوں کہ میں ابوذر ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے لوگو! میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو اُس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا"۔

اللہ کی کتاب اور اہلِ بیت

1761- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِي، كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب ایسا وقت آئے گا جب میرا بلاوا آ جائے گا اور مجھے جانا ہوگا' میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری عترت' اللہ کی کتاب ایک رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک لگی ہوئی ہے اور میری عترت' میرے اہلِ بیت ہیں

وَاِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونَنِي فِيهِمَا

بے شک لطیف وخبیر ذات نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے پاس آ جائیں گے' تو تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہو''۔

1762- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ الْاَنْبَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الطَّبَّاعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّي اُوشَكُ اَنْ اُدْعَى فَاُجِيبُ وَاِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي، وَاِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونَنِي فِيهِمَا

''عنقریب ایسا ہوگا کہ مجھے بلایا جائے گا اور مجھے جانا ہوگا' میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسّی ہے اور میری عترت' یعنی میرے اہلِ بیت' لطیف وخبیر ذات نے مجھے یہ بتایا ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے پاس آ جائیں گے' تو تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کیا طریقۂ کار اختیار کرتے ہو''۔

حجۃ الوداع کا خطبہ

1763- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الرَّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ:

اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي هٰذَا، فَاِنِّي لَا اَدْرِي لِعَلِّي لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ فَقَالَ النَّاسُ: هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرُ وَهُوَ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ فَقَالَ النَّاسُ: هٰذَا شَهْرٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ فَقَالُوا هٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، وَاِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ وَقَدْ بَلَّغْتُ

ہوئے ارشاد فرمایا:

''امابعد! اے لوگو! میری اس بات کو دھیان سے سنو! مجھے نہیں معلوم' ہوسکتا ہے کہ اس سال کے بعد میری تم سے ملاقات نہ ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حج اکبر کا دن ہے اور یہ قربانی کا دن ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حرمت والا شہر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں' تمہارے مال ایک دوسرے کیلئے قیامت کے دن تک قابلِ احترام ہیں' جب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور یہ (یعنی جان و مال) آج کے اس دن' اس مہینہ' اس شہر کی طرح قابلِ احترام ہیں' عنقریب تم لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں حساب لے گا' تحقیق میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْخُطْبَةَ بِطُولِهَا ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهَا:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے طویل خطبہ ذکر کیا ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

اَلَا وَاِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟

''میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہی کا شکار نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے! جی

فَقَالَ النَّاسُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تُو گواہ ہو جا"۔

اللہ کی کتاب اور سنتِ رسول

1764- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ شَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسِ بْنِ أُخْتِ، مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيِّ، وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا فِي هَذَا الْمَوْقِفِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، دِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ،

"اے لوگو! میری بات سن لو! مجھے نہیں معلوم' ہو سکتا ہے کہ آج کے اس دن کے بعد یہاں موقف میں میری تم سے ملاقات نہ ہو'اے لوگو! تمہاری جانیں اور تمہارے مال اُس دن تک کیلئے قابلِ احترام ہیں جب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے"۔

فَذَكَرَ الْخُطْبَةَ إِلَى قَوْلِهِ

اُس کے بعد راوی نے پورا خطبہ ذکر کیا ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

فَاعْقِلُوا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْلِي فَإِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَتَرَكْتُ فِيكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

"اے لوگو! میری بات سمجھ لو! میں نے تبلیغ کر دی ہے اور تمہارے درمیان ایسی چیز کو چھوڑ دیا ہے کہ جب تک تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہی کا شکار نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت"۔

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے۔

غدیر خم کا واقعہ

1765- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ، وَأَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت سواریوں کو روک دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، انْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مجھے بلایا جائے گا اور مجھے ماننا ہوگا (یعنی میرا انتقال ہو جائے گا)' میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' اُن میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور ایک میری عترت' یعنی اہلِ بیت ہیں تو تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم میرے بعد ان دونوں کے حوالے سے کیا کرتے ہو' یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ حوض پر میرے پاس آ جائیں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: جس کا میں ولی ہوں' یہ بھی اُس کا ولی ہے' اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تُو اُس سے محبت رکھنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تُو اُس سے دشمنی رکھنا''۔

1765- خرجه الألباني في الصحيحة:1750.

قَالَ: فَقُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا قَدْ رَآهُ بِعَيْنِهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنِهِ

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس وقت وہاں جتنے بھی لوگ موجود تھے اُن میں سے ہر ایک نے اپنی آنکھوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنے کانوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کی یہ بات سنی۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ

اعمش بیان کرتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند حدیث بیان کی ہے۔

امام آجری کی توضیح

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَيَدُلُّ عَلَى أَنَّ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى، وَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِالتَّمَسُّكِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِسُنَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رُجُوعِهِ مِنْ هَذِهِ الْحَجَّةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ فَأَمَرَ أُمَّتَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَبِمُوَالَاةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَتَعْرِيفِ النَّاسِ شَرَفَ عَلِيٍّ وَفَضْلِهِ عِنْدَهُ، يَدُلُّ الْعُقَلَاءَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، وَبِمَحَبَّتِهِمْ وَبِمَحَبَّةِ أَهْلِ بَيْتِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ منٰی میں دیا تھا جس میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو اللہ کی کتاب اور اپنی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ہدایت کی تھی اور اس حج سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت سے محبت رکھیں اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شرف اور اپنی بارگاہ میں اُن کی فضیلت سے روشناس کروایا تھا' یہ چیز عقلمند مؤمن کی دلالت اس بات کی طرف کرتی ہے کہ ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول ﷺ کی سنت' خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں اُن کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام کے رکھے اور ان سب سے محبت رکھے اور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت سے محبت رکھے جو پاکیزہ لوگ ہیں اور ان لوگوں کے جو عمدہ

الطَّیِّبِینَ، وَالتَّعَلُّقِ بِمَا کَانُوا عَلَیْهِ مِنَ الْأَخْلَاقِ الشَّرِیفَةِ، وَالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ. فَمَنْ کَانَ هٰکَذَا، فَهُوَ عَلٰی طَرِیقٍ مُسْتَقِیمٍ. أَلَا تَرٰی أَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِیَةَ السُّلَمِیَّ قَالَ: وَعَظَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مَوْعِظَةً بَلِیغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقُلْنَا: یَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّ هٰذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَیْنَا؟ قَالَ:

أُوصِیکُمْ بِتَقْوَی اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا، فَإِنَّهُ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِی سَیَرَی اخْتِلَافًا کَثِیرًا، فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ الْمَهْدِیِّینَ، عَضُّوا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ فَهُمْ: أَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ. فَمَنْ کَانَ لَهُمْ مُحِبًّا رَاضِیًا بِخِلَافَتِهِمْ، مُتَّبِعًا لَهُمْ، فَهُوَ مُتَّبِعٌ لِکِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ

اخلاق ہیں' آدمی اُن کے ساتھ متعلق رہے' ان کی پیروی کرے' جو شخص اس طرح کا ہوگا وہ سیدھے راستہ پر ہوگا' کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بلیغ وعظ کیا جس کے نتیجہ میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز اُٹھے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور (حاکمِ وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرو خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہو' تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھ لے گا تو ایسی صورت میں تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کے طریقے کو اختیار کرنا لازم ہوگا' تم اُسے مضبوطی سے تھام کے رکھنا اور تم نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچ کے رہنا' کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو خلفاءِ راشدین یہ ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اور ان کی خلافت سے راضی ہوگا' ان کی پیروی کرے گا' وہ اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے والا شمار ہوگا اور جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھے گا جو پاکیزہ لوگ ہیں' وہ اُن سے تعلق رکھے گا'

أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيِّبِينَ، وَتَوَلَّاهُمْ وَتَعَلَّقَ بِأَخْلَاقِهِمْ، وَتَأَدَّبَ بِأَدَبِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ، وَالطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، وَيُرْجَى لَهُ النَّجَاةُ، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُن کے اخلاق کو اختیار کرے گا' اُن کے طریقوں کی پیروی کرے گا وہ واضح حجت پر اور سیدھے راستہ پر گامزن ہو گا اور ہدایت یافتہ معاملہ پر گامزن ہو گا' اُس کی نجات کی اُمید کی جا سکتی ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

''میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے' جو اُس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاکت کا شکار ہوا''۔

ایک سوال اور اُس کا جواب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُحِبٌّ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، مُتَخَلِّفٌ عَنْ مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَعَنْ مَحَبَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، غَيْرُ رَاضٍ بِخِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ؟ هَلْ تَنْفَعُهُ مَحَبَّةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ؟ قِيلَ لَهُ: مُعَاذَ اللهِ، هَذِهِ صِفَةُ مُنَافِقٍ، لَيْسَتْ بِصِفَةِ مُؤْمِنٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا' یا وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت نہیں رکھتا' وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت سے راضی نہیں ہوتا' تو کیا حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت اُس کو فائدہ دے گی؟ اُس شخص سے کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! یہ منافق کی صفت ہے' یہ کسی مؤمن کی صفت نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

''کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

وَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْجَنَّةِ، وَبِأَنَّهُ شَهِيدٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُحِبٌّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِبَّانِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَمِيعُ مَا شَهِدَ لَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَحَبَّتِهِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. فَمَنْ لَمْ يُحِبَّ هَؤُلَاءِ وَيَتَوَلَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَكَذَا مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَيُحِبُّ أَهْلَ بَيْتِهِ وَيَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَرْضَى بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَا عُثْمَانَ وَلَا يُحِبُّهُمْ وَيَبْرَأُ مِنْهُمْ، وَيَطْعَنُ عَلَيْهِمْ، فَنَشْهَدُ بِاللهِ يَقِينًا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت کی گواہی دی ہے' اُن کے بارے میں جنت کی گواہی دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ شہید ہوں گے' اور یہ بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ تو وہ تمام چیزیں جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گواہی دی ہے' یہ اُن فضائل میں سے ہیں جن کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ آپ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتے ہیں' یہ روایات پہلے گزر چکی ہیں۔ تو جو شخص ان حضرات سے محبت نہیں رکھتا' ان سے تعلق نہیں رکھتا اُس پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہو' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے۔ اسی طرح جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہلِ بیت سے محبت رکھتا ہے اور وہ شخص حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت سے راضی نہیں ہوتا اور ان سے محبت نہیں رکھتا اور ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے اور ان پر طعن کرتا ہے تو ہم اللہ کے نام پر یقینی طور پر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اپنے شخص سے لاتعلق ہوں گے' ان لوگوں کے ساتھ اُس شخص

اللّٰهُ عَنْهُمْ بَرَآءٌ مِنْهُ لَا تَنْفَعُهُ مَحَبَّتُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. كَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَا وَصَفَهُمْ بِهِ، وَذَكَرَ فَضْلَهُمْ، وَتَبَرَّاَ مِمَّنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ. فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ. هٰذَا طَرِيقُ الْعُقَلَاءِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يَقْذِفُ اَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّعْنِ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. لَقَدِ افْتَرٰى عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَقَذَفَهُمْ بِمَا قَدْ صَانَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَهَلْ عَرَفْتُ اَكْثَرَ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ. اِلَّا مِمَّا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ؟

کی محبت اُسے فائدہ نہیں دے گی جب تک وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں رکھتا' جیسا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور جو لوگ ان سے محبت نہیں رکھتے اُن سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور اُن کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو' عقلمند مسلمانوں کا طریقہ یہی ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شخص اہلِ بیتِ رسول پر یہ الزام عائد کرتا ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پر طعن کیا تھا' ایسا شخص اہلِ بیت کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُن پر ایسا الزام عائد کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا تھا۔ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل سے متعلق زیادہ تر روایات کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

امام جعفر صادق کی حضرت ابوبکر سے نسبت

1766- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنْبَاَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبِي لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ لِي جَارًا يَزْعُمُ اَنَّكَ تَتَبَرَّاُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: بَرِئَ اللّٰهُ مِنْ جَارِكَ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَنْفَعَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے کہا: میرا ایک پڑوسی ہے جو یہ کہتا ہے: آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے لاتعلقی اختیار کرے' اللہ کی قسم! میں اس بارے میں اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر کے

وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

ساتھ میری قرابت مجھے نفع دے گی' میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تھا تو میں نے اپنے ماموں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم (جو حضرت ابوبکر کی اولاد میں سے ہیں) اُن کو وصیت کی تھی۔

امام باقر اور امام جعفر صادق کا جواب

1767- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؟ فَقَالَا: يَا سَالِمُ، تَوَلَّهُمَا، وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی فرمایا: اے سالم! تم ان دونوں سے محبت رکھو اور ان کے دشمن سے لاتعلقی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں ہدایت کے امام ہیں۔

قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَدِّي لَا تَنَالَنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا

ابن فضیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: سالم نے یہ بات بیان کی ہے: امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا: اے سالم! کیا کوئی شخص اپنے نانا کو بُرا کہہ سکتا ہے؟ حضرت ابوبکر میرے نانا ہیں' مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو! اگر میں ان دونوں حضرات سے محبت نہ رکھوں اور ان کے دشمن سے لاتعلقی کا اظہار نہ کروں۔

عبداللہ بن جعفر طیار کا قول

1768- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بن گئے' وہ بہترین خلیفہ

اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَلِيَنَا اَبُو بَكْرٍ، فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ اَرْحَمُهُ بِنَا، وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

تھے وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَعَنْ مِثْلِ هٰؤُلَاءِ السَّادَةِ الْكِرَامِ يُؤْخَذُ الْعِلْمُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ قَدْرَ بَعْضٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ان جیسے سادات کرام سے ہی علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہی ایک دوسرے کی قدرومنزلت سے بخوبی واقف ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ} [البقرة: 166]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اور اُن سے اسباب منقطع ہوجائیں گے''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَمِنْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: اَنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعٌ اِلَّا نَسَبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَبَبَهُ وَصِهْرَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کو دنیا اور آخرت میں جو فضائل حاصل ہیں اُن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہوجائے گا' البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب' آپ کے سبب اور آپ کے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے۔

1769- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ} [البقرة: 166]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور اُن سے اسباب منقطع ہوجائیں گے''۔

قَالَ: الْمَوَدَّةُ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس سے مراد دنیا میں محبت ہے۔

مجاہد کی تفسیر

1770- وَعَنْ مُجَاهِدٍ: {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ}

مجاہد بیان کرتے ہیں: ''اور اُن سے اسباب منقطع ہوجائیں گے''۔

[البقرة: 166]

قَالَ: تَوَاصُلُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد دنیا میں اُن کا آپس کا تعلق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي

''قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سبب کا معاملہ مختلف ہے''۔

نسب اور سبب

1771- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي

''قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سبب اور میرے نسب کا معاملہ مختلف ہے''۔

1772- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيهَا الْمِسْوَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اُم بکر بنت مسور اپنے والد حضرت مسور رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كُلُّ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكُلُّ

''قیامت کے دن ہر نسب منقطع ہو جائے گا اور ہر سسرالی رشتہ

-1772 رواہ أحمد 323/4، وعزاه الهيثمي في المجمع 203/9.

صِهْرٍ يَنْقَطِعُ إِلَّا صِهْرِي

منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَإِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ . وَهِيَ صَبِيَّةٌ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

فَلِذَلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا فَزَوَّجَهُ إِيَّاهَا. فَرَضِيَ اللهُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تو اُنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام بھیجا جن کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' وہ صاحبزادی ابھی کمسن تھیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں نے تو یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے بھتیجے کے ساتھ اس کی شادی کروں گا کیونکہ یہ ابھی کمسن ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا: اگرچہ وہ کمسن ہیں (پھر بھی میں ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سسرالی رشتہ منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اسی وجہ سے میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن صاحبزادی کی شادی کر دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے تمام اہلِ بیت سے راضی ہو۔

1773- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

الْخُرَاسَانِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتَهُ، وَهِيَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَإِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ كُلَّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

فَلِذَلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: فَإِنِّي مُرْسِلُهَا إِلَيْكَ، هَلْ تَنْظُرُ إِلَى صِغَرِهَا؟ فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهِ فَجَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي يَقُولُ لَكَ: هَلْ رَضِيتَ الْحُلَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ رَضِيتُهَا. فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَأَصْدَقَهَا عُمَرُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام دیا' یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کمسن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ یہ کمسن ہیں (پھر بھی میں ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کیلئے اسے روکا ہوا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سسرالی رشتہ منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی رشتہ کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) تو اسی لیے میں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُسے آپ کو بھجوادوں گا' آپ اُس کی کمسنی کا جائزہ لے لیجئے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بھجوایا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور بولیں: میرے والد نے آپ کو یہ کہا ہے کہ کیا آپ حُلّہ سے راضی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے راضی ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن صاحبزادی کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو چالیس ہزار (درہم یا دینار) مہر دیا۔

امام جعفر صادق کی روایت

1774- أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کیا

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: ثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أُمَّ كُلْثُومٍ. فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي أَرْصُدُهَا لِابْنِ أَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا. فَوَاللهِ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْصُدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصُدُهُ. فَأَنْكَحَهُ. فَأَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: رَفِّئُونِي. فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لِأُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عَلِيٍّ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نَسَبِي وَسَبَبِي۔

فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبًا

1775- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: رَفِّئُونِي بِابْنَةِ رَسُولِ

ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم کیلئے شادی کا پیغام دیا اور کہا: آپ میری شادی اُس کے ساتھ کروا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کیلئے اُسے رکھا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میری شادی اُس خاتون کے ساتھ کر دیں' اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کسی شخص کی وہ حیثیت نہیں ہے جو میری ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کروا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور بولے: آپ لوگ مجھے مبارکباد دیں! اُنہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُم کلثوم کے ساتھ شادی کرنے کی' جو حضرت علی کی اور سیدہ فاطمہ کی صاحبزادی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسب اور ہر سبب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سبب کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نسبی تعلق بھی پیدا ہو۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (یعنی نواسی) سے شادی کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیں۔ لوگوں نے اُنہیں اس حوالے سے کچھ کہا تو

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ قَالُوا لَهُ. فَقَالَ: لَقَدْ كَانَتْ لِي صُحْبَتِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي

"قیامت کے دن ہر سبب اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے سبب اور میرے نسب کا معاملہ مختلف ہے"۔

بَابُ فَضْلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخُو عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ. فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا حَتَّى قُطِعَتْ يَدَاهُ. فَيُقَالُ: إِنَّهُ أَخَذَ الرُّمْحَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَجَعَلَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ جَنَاحَيْنِ مُرَصَّعَيْنِ بِالدُّرِّ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ. وَقَدْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ. فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَانَقَهُ. وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. وَقَدْ كَانَ وُلِدَ لِجَعْفَرٍ؛ عَبْدُ اللهِ وَمُحَمَّدٌ مِنْ أَسْمَاءَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہی یہ ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے' انہوں نے جنگ میں بھرپور حصہ لیا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گئے تو انہوں نے اپنے کلائیوں کے ذریعہ نیزہ پکڑا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں دو پَر عطا کیے جو قیمتی پتھروں سے آراستہ تھے' وہ ان پَروں کے ذریعہ جنت میں جہاں چاہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں' انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی' جب یہ وہاں سے آئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا استقبال کیا تھا' انہیں گلے لگا کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے ہوئے: عبداللہ بن جعفر اور محمد بن جعفر۔

بِنْتِ عُمَيْسٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جعفر طیار سے محبت

1776- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ عَانَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں گلے لگالیا۔

1777- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَصْحَابُهُ اسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا استقبال کیا اور اُن (یعنی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

1778- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے

1776- رواہ الحاکم 211/3۔

طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَوَضَعَ عَبْدَ اللهِ وَمُحَمَّدَ ابْنَيْ جَعْفَرٍ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَشْهَدَ جَعْفَرًا، وَأَنَّ لَهُ جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ:

اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي وَلَدِهِ

پاس تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں عبداللہ اور محمد کو اپنے زانوں پر بٹھایا اور پھر یہ فرمایا: جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر کو شہادت نصیب کی ہے اور اُس کے دو پَر ہیں جس کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تُو جعفر کے بعد اُس کے بچوں کا نگران ہو جا''۔

جعفر طیار کے پَر

1779- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْفُقَيْمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَخَلَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَيْنِ مُرَصَّعَيْنِ بِالدُّرِّ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بولے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کے دو پَر بنائے ہیں جو قیمتی پتھروں سے آراستہ ہیں' وہ اُن دونوں پَروں کے ہمراہ فرشتوں کے ساتھ اُڑتے ہیں''۔

1779- رواہ الحاکم 42/3، والطبرانی فی الثلاثة الأوسط 88/7، والصغیر 75/1، والکبیر 362/11، وخرجه الألبانی فی صحیح الجامع:1792.

1780- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رَأَيْتُ جَعْفَرًا لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جعفر کو دیکھا' اُس کے دو پَر تھے جن کے ذریعہ وہ اُڑ رہا تھا''۔

تین افراد سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

1781- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ، حَتَّى أَشْرَفْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ يَشْرَبُونَ مِنْ خَمْرٍ لَهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٌ وَابْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا یہاں تک کہ میں نے تین آدمیوں کو دیکھا جو اپنا مشروب پی رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ زید بن حارثہ' جعفر اور ابن رواحہ ہیں''۔

1780- رواه الترمذی: 3767، والحاکم 309/3.

1781- رواه الطبرانی فی الکبیر 156/8.

1782- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ:

أَنْتَ أَشْبَهُهُمْ بِي خَلْقًا

وَقَالَ لِعَلِيٍّ:

أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي، وَأَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تم ظاہری شکل وصورت (یا اخلاق) کے حوالے سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تم میرے بھائی اور تم میرے ساتھی ہو' تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں''۔

بَابُ فَضْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ فِي كِتَابِ الْمَصَابِيحِ، يُقَالُ: أَبُو عُمَارَةَ، وَيُقَالُ: أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَسَدُ رَسُولِهِ، شَهِدَ بَدْرًا، وَصَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ، وَهَاجَرَ بِمُهَاجَرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام ابوبکر بن ابوداؤد نے کتاب ''المصابیح'' میں یہ بات بیان کی ہے: ایک قول کے مطابق حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعمارہ' اور ایک قول کے مطابق ابویعلیٰ ہے' آپ کا نام حمزہ بن عبدالمطلب ہے' آپ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں' آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تھی' غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش کیا' نبی

1782- رواہ البخاری:1699، والترمذی:3769، وأحمد1/230.

وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ تَكْبِيرَةً، وَابْنَاؤُهُ يَعْلَى وَعُمَارَةُ لِخَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ لَا عَقِبَ لَهُ، وَقَدْ كَانَ لِحَمْزَةَ بِنْتٌ فَزَوَّجَهَا شَدَّادَ بْنَ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ، وَابْنُهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ الْمُحَدِّثُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ پر ستر تکبیریں کہی تھیں' آپ رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے علی اور عمارہ ہیں جو سیدہ خولہ بنت قیس انصاریہ سے ہیں' ان کی آگے اولاد نہیں ہوئی' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی بھی تھیں جن کے ساتھ شداد بن الہاد لیثی نے شادی کی تھی' اُن کے ایک صاحبزادے عبداللہ بن شداد تھے جو (مشہور) محدث ہیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پسندیدہ ترین فرد ہیں

1783- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، بِمَ نُسَمِّيهِ؟ قَالَ: سَمُّوهُ بِأَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم میں سے ایک شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام اُن کے نام پر رکھو جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں' یعنی حمزہ بن عبدالمطلب۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ

1784- أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحَجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب مشرکین غزوۂ اُحد سے واپس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کا جائزہ لیا تو آپ کو ایک منظر نظر آیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بڑا

1783- رواہ الحاکم 196/3' وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع:3284۔

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ عَنْ قِتَالِ أُحُدٍ أَشْرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَتْلَى، فَرَأَى مَنْظَرًا سَاءَهُ، فَرَأَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهُ، وَاصْطُلِمَ أَنْفُهُ، وَجُدِعَتْ أُذُنَاهُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَجْزَعَ النِّسَاءُ وَتَكُونَ سُنَّةً بَعْدِي لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَحْشُرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَمَثَّلْتُ بِثَلَاثِينَ مِنْهُمْ مَكَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطَّى بِهَا وَجْهَهُ فَخَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَغَطَّى بِهَا رِجْلَيْهِ فَخَرَجَ وَجْهُهُ، فَغَطَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ، وَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ إِلَى جَنْبِهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ يُرْفَعُ وَيُجَاءُ بِآخَرَ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ، حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً، وَكَانَ الْقَتْلَى يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، فَلَمَّا دَفَنَهُمْ وَفَرَغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

{ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ} [النحل: 125]

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

تکلیف دِہ تھا' آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر دیا گیا ہے' اُن کی ناک کاٹ دی گئی ہے' کان کاٹ دیئے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (خاندان کی خواتین) گریہ وزاری کریں گی اور میرے بعد یہ چیز سنت نہ بن جائے تو میں انہیں یوں ہی رہنے دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) انہیں درندوں اور پرندوں کے پیٹ میں سے دوبارہ زندہ کر دیتا اور ان کی جگہ مشرکین میں سے تیس آدمیوں کے جسم کے ٹکڑے کیے جائیں گے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی' اُس کے ذریعہ اُن کے چہرہ کو ڈھانپ دیا تو اُن کے پاؤں چادر سے باہر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چادر کے ذریعہ اُن کے پاؤں ڈھانپے تو چہرہ باہر آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا چہرہ ڈھانپ دیا اور اُن کے پاؤں پر گھاس رکھ دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں آگے رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر دس تکبیریں کہیں' پھر کسی شخص کی میت کو لایا جاتا اور اُن کے پہلو میں رکھ دیا جاتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے پھر اُس کی میت کو اُٹھا لیا جاتا' پھر دوسرے شخص کو لایا جاتا اُسے رکھ دیا جاتا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جسم وہیں پڑا رہا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی ستر مرتبہ نمازِ جنازہ ادا کی' اُس موقع پر ستر افراد شہید ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ان حضرات کو دفن کر کے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعہ دعوت دو''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

{وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ. وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ} [النحل: 127]

قَالَ: فَصَبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْ وَلَمْ يَقْتُلْ

"اگر تم اُنہیں بدلہ دیتے ہو تو اُس کے مطابق بدلہ دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا' اگر تم معاف کرتے ہو تو وہ صبر کرنے والوں کیلئے زیادہ بہتر ہے' تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر صرف اللہ کے نام پر ہوگا"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر سے کام لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سزا نہیں دی اور قتل نہیں کیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تعریف

1785- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ اسْتُشْهِدَ، فَنَظَرَ اِلَى شَيْءٍ لَمْ يُنْظَرْ اِلَى شَيْءٍ قَطُّ كَانَ اَوْجَعَ لِقَلْبِهِ مِنْهُ، وَنَظَرَ اِلَيْهِ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَقَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، فَاِنَّكَ كُنْتَ، مَا عَلِمْتُ، فَعُولًا لِلْخَيْرِ وَصُولًا لِلرَّحِمِ، وَلَوْلَا حُزْنُ مَنْ بَعْدَكَ لَسَرَّنِي اَنْ اَدَعَكَ تُحْشَرُ مِنْ اَفْوَاهٍ شَتَّى، اَمَا وَاللّٰهِ مَعَ ذٰلِكَ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِينَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ - فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی میت کے پاس آئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُنہیں دیکھا تو کوئی بھی چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اس سے زیادہ تکلیف دِہ نہیں تھی جو اُس وقت اُنہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں دیکھا کہ اُن کی لاش کی بے حرمتی کی گئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر نازل ہو! میرے علم کے مطابق آپ بھلائی کرنے والے تھے' صلہ رحمی کرنے والے تھے' اگر آپ کے بعد والوں کے غم کا خیال نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں آپ کو یونہی رہنے دیتا یہاں تک کہ مختلف (درندوں اور پرندوں) کے منہ سے آپ کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جاتا' اللہ کی قسم! اب میں اُن (مشرکین) میں سے آپ کی جگہ ستر افراد کے جسم کے ٹکڑے کروں گا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' نبی

1785- رواہ الحاکم 197/3۔

بَعْدُ بِخَوَاتِيمِ سُورَةِ النَّحْلِ، فَقَالَ:

{وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ، وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللهِ} [النحل: 127]

فَصَبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ وَانْصَرَفَ عَمَّا أَرَادَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے' وہ سورۂ نحل کی اختتامی آیات لے کر نازل ہوئے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم سزا دو گے تو اُس کے مطابق سزا دو جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا اور اگر تم صبر سے کام لیتے ہو تو وہ صبر کرنے والوں کیلئے زیادہ بہتر ہے' تم صبر سے کام لو' تمہارا صبر صرف اللہ کیلئے ہو گا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر سے کام لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور جو ارادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اُسے ترک کر دیا۔

محمد بن کعب کی تفسیر

1786- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً} [الفجر: 28]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے اطمینان رکھنے والی جان! تم اپنے پروردگار کی طرف واپس آ جاؤ' ایسی حالت میں کہ تم راضی ہو اور تم سے راضی ہوا گیا ہو''۔

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ابن بریدہ کی تفسیر

1787- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ سَالِمُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّوْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ:

{يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ}

[الفجر: 27]

قَالَ: حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صالح بن حیان نے ابن بریدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ آیت:

''اے اطمینان رکھنے والی جان!''

یہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

افضل الشہداء ہونا

1788- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَامَ اِلَى اِمَامٍ جَائِرٍ فَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ۔

آخِرُ فَضَائِلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء میں سب سے زیادہ فضیلت والے حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم حکمران کے سامنے جا کر اُسے منع کرتا ہے اور اس وجہ سے وہ حکمران اُسے قتل کر دیتا ہے''۔

یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا آخری حصہ تھا۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَلَدِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْرِمُ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَيُعَظِّمُهُ وَيَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَيَقُولُ لَهُ: يَا عَمِّ - وَيَدْعُو لَهُ وَلِوَلَدِهِ بِأَنْ يَسْتُرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ النَّارِ، وَدَعَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ بِأَنْ يُعَلِّمَهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالتَّأْوِيلَ، فَأَجَابَهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ فِيهِ، فَكَانَ يُقَالُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَظِّمُ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَهُمْ لِذَلِكَ أَهْلٌ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد کے فضائل' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو!

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بہت احترام کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی تعظیم کرتے تھے اور اُن کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جاتے تھے اور اُنہیں اے چچا جان! کہہ کر پکارتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کیلئے اور اُن کی اولاد کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم سے بچائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں حکمت اور تفسیر کا علم عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو قبول کیا' یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجمان القرآن کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اور اُن کے صاحبزادوں کی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تعظیم کیا کرتے تھے اور یہ حضرات اس کے اہل بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو!

بَابُ ذِكْرِ تَعْظِيمِ قَدْرِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قدرومنزلت کا تذکرہ

1789- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ عَلَى السَّرِيرِ، فَصَعِدَ بِهِ فَأَقْعَدَهُ فِي مَجْلِسِهِ، وَقَالَ:

وَفَّقَكَ اللهُ يَا عَمِّ

''عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں''

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے' وہ اُس وقت پلنگ پر موجود تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنی جگہ پر بٹھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے چچا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا کی ہے''۔

1790- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں''۔

1790- رواه الترمذی: 3763، وأحمد 300/1، والحاکم 325/3، وخرجه الألبانی فی ضعیف الترمذی: 785۔

قریش کے سب سے بڑے سخی

1791- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقِيعِ الْخَيْلِ يُجَهِّزُ بَعْثًا إِذْ طَلَعَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هَذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا لَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ ہم (مدینہ منورہ کے قریب موجود ایک جگہ) "نقیع الخیل" کے مقام پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مہم روانہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے' اسی دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ عباس ہیں جو تمہارے نبی کے چچا ہیں' یہ قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں"۔

1792- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ جَيْشًا، وَخَرَجَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ بَابِ الْمَدِينَةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر کی تیاری کروا رہے تھے' اسی دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے ایک دروازہ کی طرف سے تشریف لے آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں ملاحظہ کیا تو ارشاد فرمایا:

1791- رواہ أحمد 185/1، والحاکم 328/3.

فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

هَذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا لَهَا

''یہ حضرت عباس ہیں جو تمہارے نبی کے چچا ہیں' یہ قریش میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں''۔

فتح مکہ کا واقعہ

1793- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُكَيْرٌ أَبُو عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مُعْتَجِرًا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَوْلَ الْبَيْتِ أَصْنَامٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَسِّرُ تِلْكَ الْأَصْنَامَ وَيَقُولُ: هَيَّا يَا أَبَهْ وَيَقُولُ الْعَبَّاسُ: هَيَّا يَا بُنَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مغیرہ نے ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' خانۂ کعبہ کے اردگرد مختلف بت موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن بتوں کو توڑنا شروع کیا اور یہ فرمایا: یہ لیں! ابا جان! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لو! اے میرے بیٹے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي وَرَأَى عَمِّي فَقَدْ رَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَهُمَا يَرْفَعَانِ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ

''جس شخص نے مجھے اور میرے چچا کو دیکھا اُس نے گویا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو دیکھا کہ وہ دونوں بیت اللہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلِوَلَدِهِ، وَأَنَّهُ قَدْ أُجِيبَ فِي ذَلِكَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کیلئے اور اُن کی اولاد کیلئے دعا کرنا اور اُس دعا کا اُن حضرات کے بارے میں قبول ہونا

1794- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1794- رواه الحاکم 326/3 وأورده الهيثمي في المجمع 269/9.

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِ الْقَيْظِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْتُرُهُ، قَالَ: فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ مِنَ النَّارِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کرنا شروع کیا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے پردہ تان لیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو دعا کی:

''اے اللہ! حضرت عباس اور اُن کی اولاد کو آگ سے بچا کے رکھنا''۔

آلِ عباس کیلئے دعا

1795- حَدَّثَنَا أَيْضًا، قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْبَدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَبْرَحْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتَّى آتِيَكَ .

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابواُسید بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے اپنی جگہ سے کہیں نہیں جانا جب تک میں آپ کے پاس نہیں آ جاتا۔ پھر دن چڑھنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا اور فرمایا: آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یارسول اللہ! ہم بہتر ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1795- رواه ابن ماجه 37/1 وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه 8/2.

قَالَ: فَأَتَاهُمْ بَعْدَمَا أَضْحَى فَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالُوا: بِخَيْرٍ، بِأَبِينَا أَنْتَ وَأُمِّنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ادْنُوا، تَقَارَبُوا يَزْحَفُ بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ: فَاشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَاءَتِهِ فَقَالَ:

آپ لوگ قریب ہو جائیں' ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں' آپ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن پر چادر ڈالی اور دعا کی:

اللّٰهُمَّ هٰذَا عَمِّي وَصِنْوُ أَبِي، وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللّٰهُمَّ فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسِتْرِي إِيَّاهُمْ بِمُلَاءَتِي هٰذِهِ، فَقَالَتْ أُسْكُفَّةُ الْبَابِ: آمِينَ، وَقَالَ جِدَارُ الْبَيْتِ: آمِينَ

''اے اللہ! یہ میرے چچا ہیں جو میرے باپ کی جگہ ہیں اور یہ میرے اہلِ بیت ہیں' اے اللہ! تو انہیں جہنم سے بچا کے رکھنا جس طرح میں نے اپنی اس چادر کے ذریعہ انہیں بچایا ہوا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو دروازہ کی چوکھٹ نے بھی کہا: آمین! اور گھر کی دیواروں نے بھی کہا: آمین!

1796- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ زَاطِيَا قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا أَبَا الْفَضْلِ لَا تَرِمْ مِنْ مَنْزِلِكَ أَنْتَ وَبَنُوكَ حَتَّى آتِيَكُمْ، فَإِنَّ لِي فِيكُمْ حَاجَةً

''اے ابوالفضل! آپ اور آپ کے صاحبزادوں میں سے کوئی بھی گھر سے باہر نہ جائے جب تک میں آپ کے ہاں نہیں آ جاتا' کیونکہ مجھے آپ لوگوں سے ایک کام ہے''۔

قَالَ: فَانْتَظَرُوهُ حَتَّى جَاءَ بَعْدَ مَا أَضْحَى فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: السَّلَامُ

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھنے کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ

عَلَيْكُمْ قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ قَالُوا: بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللهَ. فَكَيْفَ أَصْبَحْتَ بِأَبِينَا وَأُمِّنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ أَحْمَدُ اللهَ فَقَالَ: تَقَارَبُوا تَقَارَبُوا يَزْحَفُ بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ - حَتَّى إِذَا أَمْكَنُوهُ، اشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَاءَتِهِ ثُمَّ قَالَ:

اُن کے ہاں آئے اور فرمایا: السلام علیکم! اُنہوں نے جواب دیا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آپ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: الحمد للہ! بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ٹھیک ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو جائیں ایک دوسرے سے جڑ جائیں یہاں تک کہ جب وہ لوگ ایک دوسرے سے جڑ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر اپنی چادر ڈالی اور پھر فرمایا:

يَا رَبِّ، هَذَا عَمِّي وَصِنْوُ أَبِي وَهَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسَتْرِي إِيَّاهُمْ بِمُلَاءَتِي هَذِهِ

قَالَ: فَأَمَّنَتْ أُسْكُفَّةُ الْبَابِ، وَحَوَائِطُ الْبَيْتِ، آمِينَ آمِينَ آمِينَ

"اے میرے پروردگار! یہ میرے چچا ہیں جو میرے والد کی جگہ ہیں اور یہ لوگ میرے اہلِ بیت ہیں تو انہیں جہنم سے اس طرح محفوظ رکھنا جس طرح میں نے اپنی چادر سے انہیں ڈھانپ لیا ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو دروازہ کی چوکھٹ نے بھی اور گھر کی دیواروں نے بھی آمین! آمین! آمین! کہا۔

1797- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ الْعَلَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ - قَالَ: فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَ الْعَبَّاسَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب پیر کا دن ہو تو آپ اور آپ کی اولاد میرے پاس آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو حضرت عباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اُن کے ساتھ ہم بھی گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اور اُن کی اولاد پر اپنی

1797- رواه الترمذي: 3766.

وَوَلَدِهٖ كِسَاءً لَهُ وَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا. اَللّٰهُمَّ وَلَدِهٖ فِي وَلَدِهٖ

چادر ڈالی اور یہ دعا کی:

"اے اللہ! حضرت عباس اور اُن کی اولاد کی مغفرت کر دے ایسی مغفرت جو ظاہری اور باطنی ہو اور کسی گناہ کو نہ رہنے دے اے اللہ! ان کی اولاد کی اولاد کی بھی مغفرت کر دے"۔

بَابُ ذِكْرِ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ آذَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائے گا وہ اللہ کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائے گا

1798- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيهِ

"جو حضرت عباس کو اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کی جگہ ہوتا ہے"۔

چچا، باپ کی جگہ ہوتا ہے

1799- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، اَنَّ بُهْلُولَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1798- رواه الترمذي: 3762، وخرجه الألباني في ضعيف الترمذي: 784.

لَا تُؤْذُونِي فِي الْعَبَّاسِ، فَمَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ سَبَّ الْعَبَّاسَ فَقَدْ سَبَّنِي، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

''تم لوگ حضرت عباس کے حوالے سے مجھے اذیت نہ پہنچاؤ' جو حضرت عباس کو اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو حضرت عباس کو بُرا کہے گا وہ مجھے بُرا کہے گا کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے''۔

مُردوں کو بُرا نہ کہا جائے

1800- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا

''بے شک حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں' تم ہمارے مُردوں کو بُرا کہہ کر ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ''۔

بَابُ غَضَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَضَبِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غصہ کرنے کی وجہ سے' غصہ کرنا

1801- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے زمانۂ جاہلیت سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا' جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا رشتہ

عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي رَجُلٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ نَسِيبًا لَهُ. فَجَاءَ قَوْمُهُ. فَقَالُوا: وَاللهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ. حَتَّى لَبِسُوا السِّلَاحَ. فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُونَهُ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ ۔ قَالُوا: اَنْتَ. قَالَ: فَاِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ. لَا تَسُبُّوا اَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا اَحْيَاءَنَا ۔ فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ. اسْتَغْفِرْ لَنَا

1802- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي اَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ. فَجَاءَ قَوْمُهُ. فَقَالُوا: وَاللهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَ. حَتَّى لَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ:

دار تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بُرا کہنے والے شخص کو طمانچہ رسید کر دیا' اُس شخص کی قوم کے افراد آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم بھی اُنہیں اُسی طرح طمانچہ ماریں گے جس طرح اُنہوں نے اسے طمانچہ مارا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ ہتھیار پہن کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے علم کے مطابق روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں' تم ہمارے مرحومین کو بُرا کہہ کر ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ تو وہ لوگ آئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زمانۂ جاہلیت میں (فوت ہونے والے) کسی عزیز کو بُرا بھلا کہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے تھپڑ رسید کر دیا' اُس شخص کی قوم کے افراد آئے اور بولے: اللہ کی قسم! ہم بھی انہیں اُسی طرح تھپڑ ماریں گے جس طرح انہوں نے تھپڑ مارا ہے۔ وہ لوگ ہتھیار سجا کر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی:

أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّ النَّاسِ تَعْلَمُونَهُ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ ۔ قَالُوا: أَنْتَ. قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا . فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ، اسْتَغْفِرْ لَنَا

آپ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو حضرت عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں' تم لوگ ہمارے مُردوں کو بُرا کہہ کے ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ تو وہ لوگ آئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ لِلْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَفَاعَةً يَشْفَعُ بِهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا جس کے ذریعہ وہ قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کریں گے

1803- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، أَنَّ كَعْبًا، أَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَدَّخِرُ هَذَا لِلشَّفَاعَةِ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ شَفَاعَةٌ إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں انہیں شفاعت کیلئے ذخیرہ کر رہا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شفاعت تو صرف انبیاء کیلئے مخصوص نہیں ہوتی؟ تو کعب احبار نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ہر نبی کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک شخص کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شفاعت

1804- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَخَذَ كَعْبٌ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي أَخْتَبَأْتُهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عطیہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اس کو شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھتا ہوں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہو گا؟ کعب نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر فرد کو قیامت کے دن شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمِنْ فَضَائِلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَسْقَى عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ فَسُقُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط سالی کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کی تھی تو لوگوں پر بارش نازل ہوئی تھی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا

1805- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَامَ الرَّمَادَةِ يَسْتَسْقِي، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی کے موقع پر بارش کی دعا کرنے کیلئے نکلے اور اُنہوں نے یہ دعا کی:

اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، فَسُقُوا

"اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش نازل کرتا تھا' اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ تیرے سامنے پیش کر رہے ہیں' تو تُو ہم پر بارش نازل فرما"۔ تو اُن لوگوں پر بارش نازل ہوئی۔

بَابُ فَضْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ مِنَ الْحِكْمَةِ وَالتَّأْوِيلِ الْحَسَنِ لِلْقُرْآنِ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا تذکرہ اور اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ وہ حکمت اور قرآنِ پاک کی عمدہ تفسیر کا علم رکھتے ہیں

1806- حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے دعا

1807- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَقَالَ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما''۔

1808- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1806- رواه البخاري:75.

1807- انظر السابق.

1808- رواه أحمد 330/1.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ أَنْ يَرْزُقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمًا وَفَهْمًا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں علم اور فہم عطا کرے۔

1809- وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَاعِدَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَدْعُو عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللهُ فَيُقَرِّبُهُ وَيَقُولُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاكَ يَوْمًا فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَتَفَلَ فِي فِيكَ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر اپنے قریب رکھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ اُنہوں نے تمہارے لیے ایک دن دعا کی تھی' تمہارے سر پر ہاتھ رکھا اور تمہارے منہ میں لعابِ دہن ڈالا تھا اور یہ کہا تھا:

''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اسے تفسیر کا علم عطا فرما''۔

1810- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1809- رواه أحمد 266/1.

عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَأَجْلَسَنِي فِي حِجْرِهِ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْحِكْمَةِ فَلَمْ تُخْطِئْنِي دَعْوَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا' مجھے اپنی گود میں بٹھایا' میرے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور میرے لیے حکمت کی دعا کی تو نبی اکرم ﷺ کی دعا میرے بارے میں رائیگاں نہیں گئی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی اطلاع

1811- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ الْجَلَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمُؤْمِنِ بْنَ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّهُ كَائِنٌ حَبْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس موجود تھے' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ آپ ﷺ کی اُمت کا بڑا عالم ہوگا' آپ ﷺ اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین قبول کیجئے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا انْتَشَرَ مِنْ عِلْمِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم کتنا پھیل گیا؟

1812- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنْبَأَنَا لَيْثٌ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے یہ کہا گیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے بہت سے اصحاب کا زمانہ پایا لیکن

طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْقَطَعْتَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا تَدَارَءُوا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہی رہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو اُنہوں نے بتایا: میں نے ستّر صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے' اُن کا یہ عالم تھا کہ جب اُن کا کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہوتا تھا تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے۔

صحابہ کرام کا حضرت ابن عباس کی طرف رجوع

1813- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَبْعِينَ أَوْ قَالَ: خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ خَالَفَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُفَارِقُهُ حَتَّى يَقُولَ: الْقَوْلُ مَا قُلْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طاؤس بیان کرتے ہیں:

میں ستّر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پچاس صحابہ کرام کے ساتھ رہا ہوں' اُن میں سے کسی ایک کا اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف ہو جاتا تھا تو وہ اُن سے جدا ہونے سے پہلے یہ کہہ دیتا تھا کہ اس بارے میں قول وہی ہے جو آپ نے کہا ہے۔

حضرت ابن عباس کی وسعتِ علم

1814- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَقَدْ شَهِدْتُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَشْهَدًا لَوْ أَنَّ قُرَيْشًا، فَخَرَتْ بِهِ عَلَى الْعَرَبِ لَكَانَ لَهَا فَخْرًا، شَهِدْتُهُ مُوسِمًا مِنَ الْمَوَاسِمِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایسی صورتِ حال دیکھی ہے کہ اگر قریش چاہیں کہ تمام عربوں کے مقابلہ میں اُن پر فخر کا اظہار کریں تو وہ (قریش) اُن پر فخر کر سکتے ہیں۔ میں حج کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' وہ گھر کے اندر موجود تھے' کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اُن سے ملنے کیلئے آئے

فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَهُوَ دَاخِلٌ. فَقَالُوا: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ سَأَلُونِي أَنْ أُدْخِلَهُمْ عَلَيْكَ. قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ضَعْ لِي طَهُورًا. أَحْسَبُهُ قَالَ: أَتَوَضَّأُ أَوْ أَغْتَسِلُ. ثُمَّ قَالَ لِي: طُنْفُسَتِي. قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ فَجَلَسَ. قَالَ: فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ. قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ائْذَنْ لِأَهْلِ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ. فَقُلْتُ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ فَلْيَدْخُلْ. قَالَ: فَدَخَلُوا. فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ أَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَأَلُوهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: أَعْقِبُوا إِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِأَهْلِ الْفَرَائِضِ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَلْيَدْخُلْ. فَدَخَلُوا فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ أَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَأَلُوهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: أَعْقِبُوا إِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: اخْرُجِ ائْذَنْ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ أَصْحَابِ الْوَصَايَا فَلْيَدْخُلْ. قَالَ: فَدَخَلُوا فَسَأَلُوا حَتَّى نَفِدَتْ مَسَائِلُهُمْ. ثُمَّ

اور بولے: تم ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں اندر آنے کی اجازت لے کر دو۔ میں اندر اُن کے پاس آیا' میں نے کہا: کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اُنہیں آپ کے ہاں اندر آنے دوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اُنہیں اجازت دے دو۔ میں نے کہا: اُن کی تعداد زیادہ ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے لیے پانی رکھو تاکہ میں وضو کرلوں' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں غسل کرلوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: میری چٹائی بچھاؤ۔ پھر وہ باہر نکلے اور چٹائی پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے فرمایا: تم اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ میں نے کہا: اُن لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: تم پہلے اُن لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دو جو قرآن کے عالم ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نکل کر باہر اُن کے پاس آیا اور میں نے کہا: یہاں قرآن کے عالم کون ہیں؟ وہ اندر آجائیں۔ وہ لوگ اندر آ گئے' اُنہوں نے سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید فوائد اُن کے سامنے بیان کیے جو اُن کے سوالات کی مانند تھے جو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب آپ اپنے بھائیوں کو بھی موقع دیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: علمِ وراثت کے ماہرین کو اندر آنے کی اجازت دو۔ میں باہر آیا' میں نے کہا: یہاں علمِ وراثت کا عالم کون ہے؟ وہ اندر آجائے۔ وہ لوگ اندر آئے' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (علمِ وراثت

اَفَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَاَلُوْهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: اَعْقِبُوا اِخْوَانَكُمْ. ثُمَّ قَالَ لِي: اخْرُجْ فَائْذَنْ لِلْمُتَفَقِّهِيْنَ وَاَصْحَابِ الشِّعْرِ، قَالَ: فَسَاَلُوْهُ حَتّٰى سَاَلُوْهُ عَنْ كِسْرٰى وَعَنْ اَحَادِيْثِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَاَنُوْشِرْوَانَ، قَالَ: فَشَهِدْتُ هٰذَا مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَلَوْ فَخَرَتْ بِهٖ قُرَيْشٌ عَلَى الْعَرَبِ لَكَانَ فَخْرًا

کے بارے میں) سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں مزید افادات عطا کیے جو اُن کے سوالات کی مانند تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی موقع دو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جاؤ اور اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو جو وصیت سے متعلق احکام سے واقف ہیں۔ میں باہر آیا' میں نے کہا: یہاں وصیت سے متعلق احکام سے کون واقف ہے؟ وہ اندر چلا جائے۔ وہ لوگ اندر گئے' اُنہوں نے سوالات کیے یہاں تک کہ اُن کے سوالات ختم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کے سوالات کی مانند مزید افادات بیان کیے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی موقع دو۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ اور اُن لوگوں کو اندر آنے کیلئے کہو جو زبان و بیان کے ماہر ہیں اور شاعری کے عالم ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُن لوگوں نے آ کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف سوالات کیے یہاں تک کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسریٰ کے بارے میں' بنی اسرائیل کے واقعات کے بارے میں' نوشیروان کے بارے میں سوالات کیے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا اور میں نے ایسی صورتِ حال ملاحظہ کی کہ اگر قریش تمام عربوں کے سامنے اُن پر فخر کا اظہار کرنا چاہیں تو وہ اُن کیلئے باعثِ فخر ہوتے۔

عطاء بن ابی رباح کا قول

1815- اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا قَطُّ أَكْرَمَ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَكْثَرَ فِقْهًا وَأَعْظَمَ جَفْنَةً. إِنَّ أَصْحَابَ الْفِقْهِ عِنْدَهُ وَأَصْحَابَ الْقُرْآنِ عِنْدَهُ، وَأَصْحَابَ الشِّعْرِ عِنْدَهُ، يَصْدُرُهُمْ كُلُّهُمْ مِنْ وَادٍ وَاسِعٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے زیادہ معزز اور کوئی محفل نہیں دیکھی' وہ سب سے بڑے عالم بھی تھے اور اُن کا دسترخوان بھی وسیع تھا' علمِ فقہ کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے' علمِ قرآن کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے' شاعری کے ماہرین اُن کے پاس آتے تھے اور وہ اُن سب کی بھرپور رہنمائی کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس' ترجمان القرآن ہیں

1816- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، يَعْنِي: الْأَزْرَقَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ ذَكَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَنِعْمَ التُّرْجُمَانُ لِلْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا خراجِ تحسین

1817- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن بشیر خثعمی بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نازل کیا ہے اُس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالطَّائِفِ، وَالْآيَةُ الَّتِي رُؤِيَتْ عِنْدَ دَفْنِهِ

1818- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ وَأَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالطَّائِفِ، فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ، فَدَخَلَ نَعْشَهُ ثُمَّ لَمْ نَرَهُ خَارِجًا مِنْهُ، فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، لَا يُدْرَى مَنْ تَلَاهَا:

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي} [الفجر: 28]

باب: طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کا تذکرہ اور اُس نشانی کا تذکرہ جو اُن کے دفن کے وقت دیکھی گئی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں انتقال ہوا تو ایک پرندہ آیا' اُس جیسا پرندہ کبھی نہیں دیکھا گیا تھا' وہ اُن کے کفن کے اندر داخل ہوا اور پھر اُسے باہر نکلتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا' جب اُنہیں دفن کر دیا گیا تو اُن کی قبر کے کنارے پر یہ آیت تلاوت کی گئی لیکن یہ پتا نہیں چلا کہ کس نے یہ آیت تلاوت کی ہے:

"اے مطمئن جان! تم اپنے پروردگار کی طرف واپس چلی جاؤ! اس حالت میں کہ تم راضی ہو اور تم سے راضی ہوا گیا ہو' تم میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور تم میری جنت میں داخل ہو جاؤ"۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا انتقال

1819- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَاءَ طَائِرٌ اَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي اَكْفَانِهِ. قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ عِلْمُهُ

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو ایک سفید پرندہ آیا اور اُن کے کفن کے اندر داخل ہو گیا۔ ابن فضیل بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اُس پرندہ سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم تھا۔

بَابُ اِيجَابِ حُبِّ بَنِي هَاشِمٍ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت' یعنی بنو ہاشم کے ساتھ محبت رکھنے کا تمام اہلِ ایمان پر واجب ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَحَبَّةُ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَنُو هَاشِمٍ، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَفَاطِمَةُ وَوَلَدُهَا وَذُرِّيَّتُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَوْلَادُهُمَا وَذُرِّيَّتُهُمَا، وَجَعْفَرٌ الطَّيَّارُ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَحَمْزَةُ وَوَلَدُهُ، وَالْعَبَّاسُ وَوَلَدُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاجِبٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَحَبَّتُهُمْ وَاِكْرَامُهُمْ وَاحْتِمَالُهُمْ وَحُسْنُ مُدَارَاتِهِمْ، وَالصَّبْرُ عَلَيْهِمْ، وَالدُّعَاءُ لَهُمْ، فَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ اَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَدْ تَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِ سَلَفِهِ الْكِرَامِ الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ، وَمَنْ تَخَلَّقَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت پر یہ بات واجب ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے محبت رکھیں جو بنو ہاشم ہیں' یعنی حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما' اُن دونوں کی اولاد اور اُن دونوں کی ذریت' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ' اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد' حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد اور اُن کی ذریت' یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت ہیں اور مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان سے محبت رکھیں' ان کا احترام کریں' ان کا خیال رکھیں' ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں' ان کے حوالے سے صبر سے کام لیں' ان کیلئے دعا کریں' ان کی اولاد اور ذریت میں سے جو شخص اچھے اخلاق کا مالک ہوگا تو وہ اپنے نیک اور بہترین اسلاف کے اخلاق کو اختیار کیے ہوئے ہوگا' اور ان میں سے جس کے اخلاق ٹھیک نہیں ہوں گے اُسے یہ دعوت دی جائے گی کہ وہ بہتری' بچاؤ اور سلامتی کی طرف

مِنْهُمْ بِمَا لَا يُحْسِنُ مِنَ الْأَخْلَاقِ، دُعِيَ لَهُ بِالصَّلَاحِ وَالصِّيَانَةِ وَالسَّلَامَةِ، وَعَاشَرَهُ أَهْلُ الْعَقْلِ وَالْأَدَبِ بِأَحْسَنِ الْمُعَاشَرَةِ وَقِيلَ لَهُ: نَحْنُ نُجِلُّكَ عَنْ أَنْ تَتَخَلَّقَ بِأَخْلَاقٍ لَا تُشْبِهُ سَلَفَكَ الْكِرَامَ الْأَبْرَارَ، وَنَغَارُ لِمِثْلِكَ أَنْ يَتَخَلَّقَ بِمَا تَعْلَمُ أَنَّ سَلَفَكَ الْكِرَامَ الْأَبْرَارَ لَا يَرْضَوْنَ بِذَلِكَ، فَمِنْ مَحَبَّتِنَا لَكَ أَنْ نُحِبَّ لَكَ أَنْ تَتَخَلَّقَ بِمَا هُوَ أَشْبَهُ بِكَ، وَهِيَ الْأَخْلَاقُ الشَّرِيفَةُ الْكَرِيمَةُ. وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ

آئے' اہلِ علم اور اہلِ ادب اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے اور اُس سے یہ کہا جائے گا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ جیسی شخصیت کو ایسے اخلاق اختیار نہیں کرنے چاہیے جو آپ کے معزز اور نیک اسلاف کے مشابہ نہ ہوں اور ہم آپ جیسی شخصیت کے حوالے سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ آپ ایسے اخلاق اختیار کریں گے جس کے بارے میں آپ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کے معزز اور نیک اسلاف اُن سے راضی نہیں تھے' آپ کے ساتھ ہماری محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کیلئے اس بات کو پسند کریں کہ آپ وہ اخلاق اختیار کریں جو بہتر ہوں اور وہ معزز اور کریم اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی توفیق دینے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

1820- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَسَهْلُ بْنُ بَحْرٍ، أَوْ أَحَدُهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحِبُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اس لیے محبت رکھو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو''۔

1820- رواہ الترمذی: 3792 والحاکم 150/3.

1821- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ الْخُتَّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الْقَاضِي، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحِبُّوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت رکھو''۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت

1822- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي: ابْنَ هَارُونَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقُوهَا بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قریش جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے تیور مختلف ہوتے ہیں تو اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصہ میں آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1821- انظر السابق۔

1822- رواہ أحمد 207/1، والترمذی: 3762، والحاکم 75/4، وخرجه الألبانی فی ضعیف الجامع: 6112۔

لَا نَعْرِفُهَا. فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا فَقَالَ:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ

"اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان اُس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے آپ لوگوں سے محبت نہیں رکھتا"۔

1823- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا بَالُ قُرَيْشٍ يَلْقَى بَعْضُهَا بَعْضًا بِوُجُوهٍ تَكَادُ تُسَالُ مِنَ الْوُدِّ، وَيَلْقُونَا بِوُجُوهٍ قَاطِبَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمُّ، وَيَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ - قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! قریش کا کیا معاملہ ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بھرپور گرمجوشی کا اظہار کرتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اُن کے تیور مختلف ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا وہ لوگ ایسا کرتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا. قَالَ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحِبُّوكُمْ

"اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! یہ لوگ اُس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپ لوگوں سے محبت نہیں رکھتے"۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى غَيْرِهِمْ

باب: بنو ہاشم کی دوسرے لوگوں پر فضیلت کا تذکرہ

1824- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے بنو ہاشم کے گروہ! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! جب میں جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑوں گا تو (جنت میں لوگوں کو داخل کرنے) کا آغاز آپ لوگوں کے ذریعہ ہی کروں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنو ہاشم سے محبت

1825- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُسْلِمٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ قَنْبَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ أَنِّي أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ لَمْ أَبْدَأْ إِلَّا بِكُمْ يَا بَنِي هَاشِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب میں جنت کے دروازہ کا حلقہ پکڑوں گا تو (لوگوں کو جنت میں داخل کرنے) کا آغاز آپ لوگوں کے ذریعہ ہی کروں گا' اے بنو ہاشم!''۔

بَابُ فَضْلِ قُرَيْشٍ عَلَى غَيْرِهِمْ

باب: قریش کی دیگر لوگوں پر فضیلت کا تذکرہ

1826- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

1826- رواہ الحاکم 536/2، وحسنہ الألبانی فی الصحیحۃ: 1944.

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا أَحَدًا قَبْلَهُمْ، وَلَا يُعْطِيهَا أَحَدًا بَعْدَهُمْ؛ فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُرَيْشًا أَنِّي مِنْهُمْ، وَأَنَّ النُّبُوَّةَ فِيهِمْ، وَأَنَّ الْحِجَابَةَ فِيهِمْ، وَأَنَّ السِّقَايَةَ فِيهِمْ، وَنُصِرُوا عَلَى الْفِيلِ، وَعَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ سِنِينَ لَا يَعْبُدُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، وَالْإِمَامَةُ فِيهِمْ

''اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات خصوصیات عطا کی ہیں جو اُن سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں کیں اور ان کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کسی کو وہ عطا نہیں کرے گا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو یہ فضیلت عطا کی ہے کہ میں اُن کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں اور نبوت اُن کے خاندان میں آئی ہے اور حجابہ (یعنی خانۂ کعبہ کی دیکھ بھال) اُن کے حصہ میں آئی ہے اور سقایہ (یعنی حاجیوں کو آبِ زمزم پلانے) کی ذمہ داری ان کے حصہ میں آئی ہے' اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے حملہ کے خلاف قریش کی مدد کی تھی اور یہ لوگ دس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے عالم میں کرتے رہے ہیں کہ اُس وقت اُن کے علاوہ اور کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا تھا اور امامت (یعنی مسلمانوں کی حکومت) ان میں ہوگی''۔

قَالَ أَبُو مُصْعَبٍ: يَعْنِي: قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ

ابومصعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ} [قریش: 2]

''قریش کی اُنسیت جو اُن کی خاص اُنسیت تھی''۔

إِلَى آخِرِهَا

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

قریش کی فضیلت

1827- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ جَدِّهِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قُرَيْشٌ خِيَارُ النَّاسِ، وَقُرَيْشٌ كَالْمِلْحِ، هَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ اِلَّا بِهِ، وَقُرَيْشٌ كَالصُّلْبِ، هَلْ يَمْشِي الرَّجُلُ بِغَيْرِ صُلْبٍ

"قریش لوگوں میں سب سے بہتر ہیں' قریش نمک کی طرح ہیں' کھانا نمک کے ذریعہ ہی ٹھیک ہوتا ہے اور قریش پشت کی مانند ہیں' کیا کوئی طاقتور شخص پشت کے بغیر چل سکتا ہے"۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ وَسَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعید بن زید' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے فضائل کا تذکرہ

1828- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ،

"ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' علی جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' طلحہ جنتی

وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

ہے' زبیر جنتی ہے' عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے' سعد بن ابی وقاص جنتی ہے' سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے' ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے"۔

عشرہ مبشرہ سے متعلق روایت

1829- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبُّودٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ؛ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ،

"قریش سے تعلق رکھنے والے دس افراد جنتی ہیں: ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' ابوعبیدہ بن جراح' سعد بن ابی وقاص' عبدالرحمٰن بن عوف"۔

قَالَ: وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ، قَالَ: يَرَوْنَ أَنَّهُ نَفْسُهُ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے دسویں آدمی کا نام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دسویں آدمی خود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت کے الفاظ

1830- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اسْكُنْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

فَسَكَنَ الْجَبَلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید موجود تھے، اُس پہاڑ نے حرکت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے حراء! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے''۔

تو وہ پہاڑ ساکن ہوگیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِلشَّهَادَةِ لِلْعَشَرَةِ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَكَفَى بِهِ فَضْلًا، وَنَحْنُ نَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِنْ فَضْلِ بَاقِي الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے پہلے ہم یہ روایات ذکر کر چکے ہیں کہ دس افراد کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور فضیلت کیلئے یہی کافی ہے، لیکن ہم اس کے بعد وہ روایات بھی ذکر کریں گے جو عشرہ مبشرہ سے تعلق رکھنے والے باقی افراد کے بارے میں ہم تک پہنچی ہیں۔

1830- رواہ مسلم: 2417۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا تذکرہ

1831- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشَرِيكٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اُتِيَ بِرَاْسِ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنَ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ

• (امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُن کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صفیہ کے صاحبزادے کے قاتل کو جہنم کی خبر سنا دو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری' زبیر ہے''۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طلحہ اور زبیر جنتی ہیں''۔

جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی

1832- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عتبہ بن علقمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1832- رواه الترمذي: 3741، والحاكم 364/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 3627.

اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ہے:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ

''طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے''۔

1833- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ وَسَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ: نَضْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے دونوں کانوں کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ

''طلحہ اور زبیر' جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے''۔

''طلحہ نے جنت واجب کرلی''

1834- حَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ .قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

أَوْجَبَ طَلْحَةُ الْجَنَّةَ

''طلحہ نے (اپنے لیے) جنت واجب کرلی ہے''۔

1833- انظر السابق۔

1834- رواه الترمذي:3739، وأحمد1/165، والحاكم 3/25۔

1835- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

حضرت زبیر حواری رسول ہیں

1836- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَالزُّبَيْرُ حَوَارِيِّ وَابْنُ عَمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور زبیر میرا حواری اور میرا پھوپھی زاد ہے''۔

بَابُ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

1837- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1835 رواه البخاري:4113، ومسلم:2415.

-1836 رواه أحمد4/4، وخرجه الألباني في الصحيحة:1877.

-1837 رواه البخاري:2905، ومسلم:2411.

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ، فَقَالَ:

ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی شخص کیلئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! یہ آپ ﷺ نے صرف حضرت سعد بن ابی وقاص کیلئے کہا تھا' آپ ﷺ نے (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے) فرمایا تھا:

''تم تیراندازی کرو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

1838- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ: أَنَا هَاشِمٌ الْوَقَّاصِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: نَثَلَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ:

ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر اپنے ترکش میں سے مجھے تیر نکال کر دیا اور فرمایا:

''تم تیر پھینکو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

1839- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي: الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا

1838- رواہ البخاری: 4055، ومسلم: 2412۔

1839- انظر السابق۔

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

تھا (یعنی مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْنَا فَضْلَهُ أَنَّهُ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَأَنَّهُمْ مِمَّنْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَهُوَ مِمَّنْ رَضِيَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ، وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اُن کی فضیلت کے حوالے سے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ وہ اُن دس افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وصال کے وقت اُن سے راضی تھے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ جن سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام راضی تھے' یہ مستجاب الدعوات تھے۔

دسواں فرد میں ہوں

1840- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذُرَيْحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ظالم نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

میں نو افراد کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں فرد کے بارے میں گواہی دوں تو میں سچ کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ

1840- انظر: 1838.

وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ

حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے حراء! تم اپنی جگہ ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دسویں فرد کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں ہوں (یعنی خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ ہیں)۔

1841- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْكُوفَةَ، فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَهُوَ أَمِيرٌ، فَأَوْسَعَ لَهُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي قَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ عَنْكَ أَسْأَلُ، قَدْ عَرَفْتُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو وہاں کے امیر تھے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے جگہ کھلی کی، اُنہوں نے بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں کسی جنتی شخص کو دیکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنتی ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی: میں آپ کے بارے میں نہیں دریافت کررہا، مجھے پتا ہے کہ آپ جنتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1841- انظر السابق.

اَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ،

''میں جنتی ہوں' تم جنتی ہو' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' سعد جنتی ہے' عبدالرحمن جنتی ہے''۔

وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ - قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا سَمَّيْتَهُ، قَالَ: اَنَا، يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(اُس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو میں دسویں فرد کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن کا نام لیں؟ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میں ہوں (یعنی حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ خود ہیں)۔

حضرت سعید کا مستجاب الدعوات ہونا

1842- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَاصَمَتْ اَرْوَى بِنْتُ اَوْسٍ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ انْتَقَصَ مِنْ اَرْضِي اِلَى اَرْضِهِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ اَرْضِهَا اِلَى اَرْضِي، اَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اروی بنت اوس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف مروان بن حکم کے سامنے مقدمہ پیش کیا' وہ عورت بولی: انہوں نے میری زمین لے کر اپنی زمین میں شامل کر دی ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں اس کی زمین اپنی زمین میں شامل کروں گا جبکہ میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1842- رواہ البخاری:3198، ومسلم:1610.

مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: وَاللّٰهِ لَا نُكَلِّمُكَ بَعْدَهَا، يَعْنِي: تَصْدِيقًا لَهُ وَتَعْظِيمًا لِسَعِيدٍ، قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا سَعِيدٌ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ظَلَمَتْنِي فَاَعْمِ بَصَرَهَا. وَاقْتُلْهَا فِي اَرْضِهَا. فَذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ

''جو شخص ظلم کے طور پر کسی کی بالشت بھر زمین حاصل کرے گا' قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اُسے پہنایا جائے گا''۔

مروان نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم آپ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ گویا مروان نے اُن کی بات کی تصدیق کی اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی تعظیم کا اظہار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کے خلاف دعا کی اور یہ کہا: اے اللہ! اس عورت نے مجھ پر ظلم کیا ہے' تُو اس کی بینائی ختم کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا۔ تو اُس عورت کی بینائی رخصت ہو گئی' ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ ایک کنویں میں گر کر مر گئی۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ

1843- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَالِحٍ، كَاتِبَ اللَّيْثِ، قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: جَاءَتْ اَرْوَى ابْنَةُ اَوْسٍ اِلَى اَبِي: مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ: اِنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں:

اروی بنت اوس میرے والد محمد بن عمرو کے پاس آئی اور بولی: اے ابوعبدالملک! حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے حق میں (یعنی میری زمین میں) ایک جھونپڑی بنالی ہے' اُنہیں میری جگہ سے الگ کیا جائے ورنہ اللہ کی قسم! اگر ایسا نہ ہوا تو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز میں پکار کر اس بات کو عام کر دوں گی۔ تو محمد بن عمرو نے اُس خاتون سے کہا: تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو اذیت نہ پہنچاؤ' وہ تمہارے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ تمہارا حق حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ عورت وہاں سے نکلی اور عمارہ

1843- انظر السابق.

نُفَيْلٍ قَدْ بَنَى ضَفِيرَةً. وَقَالَ ابْنُ سُفْيَانَ: ضَفِيرَةً فِي حَقِّي، فَأْتِهِ فَكَلِّمْهُ، فَلْيَنْزِعْ عَنْ حَقِّي، فَوَاللهِ لَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَأَصِيحَنَّ بِهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِي صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَ لِيَظْلِمَكِ، وَلَا يَأْخُذَ لَكِ حَقًّا، فَخَرَجَتْ فَجَاءَتْ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرٍو وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَقَالَتْ لَهُمَا: ائْتِيَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، فَإِنَّهُ ظَلَمَنِي وَبَنَى ضَفِيرَةً فِي حَقِّي، فَوَاللهِ لَئِنْ لَمْ يَنْزِعْ لَأَصِيحَنَّ بِهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَا حَتَّى أَتَيَاهُ فِي أَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَقَالَ لَهُمَا: مَا أَتَى بِكُمَا؟ فَقَالَا: جَاءَتْنَا أَرْوَى ابْنَةُ أُوَيْسٍ، فَزَعَمَتْ أَنَّكَ بَنَيْتَ ضَفِيرَةً فِي حَقِّهَا، وَحَلَفَتْ بِاللهِ لَئِنْ لَمْ تَنْزِعْ لَتَصِيحَنَّ بِكَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَادَ ابْنُ بُكَيْرٍ: فَأَحْبَبْنَا أَنْ نَأْتِيَكَ فَنُخْبِرَكَ وَنَذْكُرَ لَكَ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

بن عمرو اور عبداللہ بن مسلمہ کے پاس آئی' اُس نے اُن دونوں سے کہا: تم دونوں حضرت سعید بن زید کے پاس جاؤ' اُنہوں نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے' اُنہوں نے میری زمین میں جھونپڑی بنالی ہے' اللہ کی قسم! اگر وہ میری زمین سے الگ نہ ہوئے تو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بلند آواز میں اس بات کا اعلان کر دوں گی۔ وہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور عقیق میں موجود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی زمین پر اُن کے پاس آئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: تم دونوں کیوں آئے ہو؟ اُنہوں نے بتایا: اروی بنت اوس ہمارے پاس آئی تھی' اُس کا یہ کہنا تھا کہ آپ نے اُس کی زمین پر عمارت بنائی ہے' اُس نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ اگر آپ نے اُس جگہ کو نہ چھوڑا تو وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اس بات کا اعلان کر دے گی۔ یہاں ابن بکیر نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ اُن دونوں صاحبان نے کہا: ہمیں یہ بات اچھی لگی کہ ہم آپ کے پاس آ کر آپ کو اس بارے میں بتا دیں اور اس بات کی اطلاع دے دیں۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

''جو شخص ناحق طور پر کسی کی بالشت بھر زمین حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا''۔

لَتَأْتِي فَلْتَأْخُذْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ حَقٍّ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَذَبَتْ عَلَيَّ فَلَا تُمِتْهَا حَتَّى تُعْمِيَ بَصَرَهَا، وَتَجْعَلَ مَنِيَّتَهَا فِيهَا. فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهَا بِذَلِكَ، فَجَاءَتْ حَتَّى هَدَمَتِ الضَّفِيرَةَ، وَبَنَتْ بُنْيَانًا فَلَمْ تَمْكُثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى عَمِيَتْ، وَكَانَتْ تَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ لَهَا تَقُودُهَا لِتُوقِظَ الْعُمَّالَ. فَقَامَتْ لَيْلَةً وَتَرَكَتِ الْجَارِيَةَ لَمْ تُوقِظْهَا، فَخَرَجَتْ تَمْشِي حَتَّى سَقَطَتْ فِي الْبِئْرِ، فَأَصْبَحَتْ مَيِّتَةً

(اُس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) وہ عورت آئے اور آ کر جو اُس کا حق ہے وہ حاصل کر لے اے اللہ! اگر اُس عورت نے میرے خلاف جھوٹ بولا ہے تو تُو اُسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ اندھی نہ ہو جائے اور اُس کی موت اُس کی زمین میں ہی آئے۔ وہ لوگ واپس چلے گئے اور اُس عورت کو اس بارے میں بتایا' وہ عورت آئی' اُس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی عمارت منہدم کروائی اور وہاں اپنی عمارت بنوائی۔ کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد وہ اندھی ہو گئی' وہ رات کے وقت اُٹھ کر جاتی تھی' اُس کے ساتھ اُس کی ایک کنیز تھی جو اُسے لے کر چلتی تھی تاکہ کسانوں کو جگا دے۔ ایک رات وہ اُٹھی' اُس نے کنیز کو ساتھ نہیں لیا' اُسے بیدار نہیں کیا' خود ہی چلتی ہوئی جا رہی تھی کہ کنویں میں گر کے مر گئی۔

زید بن عمرو بن نفیل کی فضیلت

1844- وَحَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ؟ فَقَالَ:

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زید بن عمرو بن نفیل کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''وہ قیامت کے دن ایک اُمت کی شکل میں آئے گا''۔

1845- وَحَدَّثَنَا أَيْضًا الْمُطَرِّزُ قَاسِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ نُفَيْلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبِي كَانَ كَمَا قَدْ رَأَيْتَ، وَكَمَا قَدْ بَلَغَكَ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ قَالَ: نَعَمْ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ

نفیل بن ہشام بن سعید بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد (یعنی زید بن عمرو بن نفیل) جیسے تھے وہ آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں اور جیسا کہ آپ تک اُن کے بارے میں روایت بھی پہنچی ہے تو آپ اُن کیلئے دعائے مغفرت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُسے قیامت کے دن ایک اُمت کی شکل میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا تذکرہ

1846- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي حَدِيثٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ: هَلُمَّ، فَحَدِّثْنَا فَأَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرِّضَى... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا' وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ رہے تھے' ایک حدیث کے بارے میں اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا' تو اُنہوں نے یہ کہا: آپ آئیں اور ہمیں حدیث بیان کریں کیونکہ آپ ہمارے نزدیک عادل اور پسندیدہ شخص ہیں..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1847- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

-1845 رواه أحمد 189/1، والطيالسي: 234.

-1847 رواه مسلم: 567، وأحمد 15/1.

اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ الْأَمْرَ بَعْدِي إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا مِنْهُمْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں اپنے بعد اس معاملہ کو چھ افراد کے حوالے کر رہا ہوں' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ ان حضرات سے راضی تھے: عثمان' علی' عبدالرحمٰن' طلحہ' زبیر اور سعد' ان میں سے جس کو یہ حضرات خلیفہ منتخب کر لیں گے وہ خلیفہ قرار پائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا حُسنِ سلوک

1848- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَسَمَ ذَلِكَ الْمَالَ فِي قُرَيْشٍ وَبَنِي مَخْزُومٍ، وَبَعَثَ مَعِي مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار کے عوض میں فروخت کی اور پھر وہ مال قریش اور بنومخزوم کے درمیان تقسیم کر دیا' انہوں نے میرے ذریعہ کچھ مال سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (یعنی نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے یہ فرمایا تھا:)

1848- رواہ أحمد 103/6، والحاکم 351/3.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَنْ يَحْنُوَ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّالِحُونَ،

"میرے بعد نیک لوگ ہی تمہاری دیکھ بھال کریں گے"۔

سَقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

(اُس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا:) اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کی نہر سلسبیل سے سیراب کرے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا واقعہ

1849- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، إِنَّكَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، فَأَقْرِضِ اللّٰهَ تَعَالَى يُطْلِقْ لَكَ قَدَمَيْكَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَمَا الَّذِي أُقْرِضُ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَتَبَرَّأُ مِمَّا أَمْسَيْتَ فِيهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَالِي كُلُّهُ أَجْمَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَوْفٍ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِذَاكَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم خوشحال آدمی ہو' تم اللہ تعالیٰ کو قرض دو' وہ تمہارے پاؤں کھلے کر دے گا۔ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کو کیا قرض دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے' اُس سب سے لاتعلق ہو جاؤ۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اپنے پورے مال سے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ اس ارادہ سے نکلے (کہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں پیغام بھیج کر یہ فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے:

1849- رواہ الحاکم 311/3۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

مُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَلْيُضِفِ الضَّيْفَ، وَلْيُعْطِ السَّائِلَ، وَلْيَبْدَأْ بِمَنْ يَعُولُ، فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ تَزْكِيَةً مَا هُوَ فِيهِ

''آپ ﷺ عبدالرحمٰن سے کہیں کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کریں' مانگنے والے کو کچھ دے دیں اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں پر خرچ کا آغاز کریں' جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنے مال کو پاکیزہ کر لیں گے''۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مالی تعاون

1850- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمِنًى؛ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَسَاَلَهُ عَنْ إِرْسَالِ الْعِمَامَةِ خَلْفَهُ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَعْلَمَ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا، قَالَ فِيهِ: ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَوْفٍ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَنْ يَتَجَهَّزَ لِسَرِيَّةٍ يَبْعَثُهُ عَلَيْهَا، فَاَصْبَحَ وَقَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةِ كَرَابِيسَ سَوْدَاءَ، قَالَ: فَاَدْنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَقَضَهَا فَعَمَّمَهُ، فَاَرْسَلَ مِنْ خَلْفِهِ اَرْبَعَ

عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ منٰی میں موجود تھے' اہلِ بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے عمامہ کا شملہ پیچھے لٹکانے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں تاکہ تمہیں اس کا علم حاصل ہو جائے' اگر اللہ نے چاہا۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک مہم کو سامان فراہم کریں۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے اُس مہم کا نگران مقرر کر کے بھیجنا چاہا' وہ تشریف لائے تو اُنہوں نے کرابیس کپڑے کا سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اپنے قریب کیا' اُن کے عمامہ کو کھولا' اُنہیں دوبارہ عمامہ باندھا اور اُن کی پشت پر چار انگلیوں یا اس کی مانند کپڑا (شملہ کے طور پر) چھوڑ دیا اور فرمایا: اے ابن عوف! اس طرح عمامہ باندھو یہ زیادہ مناسب بھی ہے اور زیادہ خوبصورت بھی ہے۔

1850- رواہ الحاکم: 540/4۔

اَصَابِعَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ؛ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يَا ابْنَ عَوْفٍ فَاعْتَمَّ، فَاِنَّهَا اَعْرَفُ وَاَحْسَنُ

بَابُ فَضْلِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

1851- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ، لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: اَرْسِلْ مَعَنَا مَنْ يُعَلِّمُنَا، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ؛ وَقَالَ: هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب اہلِ یمن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی: آپ ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو ہمیں تعلیم دیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں اُن لوگوں کے ساتھ بھیجا اور فرمایا:

''یہ اس اُمت کا امین ہے''۔

1852- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمُّوَيْهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ: لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا يَعْمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ - قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن سے فرمایا: میں تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کبھی بھی اُس دن سے پہلے امیر بننے کی خواہش نہیں ہوئی' اُس دن میں اس بات کا اُمیدوار رہا اور مجھے یہ توقع تھی کہ وہ فرد میں ہوؤں گا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو حکم

1851- رواه مسلم: 2419، والبخاري: 3744.

أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ. فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ

دیا تو وہ اُن لوگوں کی طرف چلے گئے۔

''اس اُمت کا امین' ابوعبیدہ بن جراح ہے''

1853- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ارقم بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

''ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے''۔

1854- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الدَّبَّاغُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ أَبِي مِحْجَنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابومحجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو

''ہر اُمت کا کوئی امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ

1853- رواه البخاري: 3744، ومسلم: 2419.

عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بن جراح ہے''۔

مختلف صحابہ کی انفرادی خصوصیات

1855- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَالتَّمِيمِيُّ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْحَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عَلَمٌ لَا يُدْرَكُ

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے' اللہ کے دین کے بارے میں ان میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے' حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' فیصلہ کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھنے والا علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا عالم اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے اور اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اور حرام کردہ چیزوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے' ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا''۔

وَذَكَرَ صِدْقَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اُس کے بعد راوی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سچے ہونے کا بھی ذکر کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضَائِلِ الْعَشَرَةِ الَّذِينَ شَهِدَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ بِالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَشَهِدَ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ وَقُبِضَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مِمَّا أَمْكَنَنِي إِخْرَاجُهُ. وَفَضْلُهُمْ عَظِيمٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے عشرہ مبشرہ کے فضائل ذکر کر دیئے ہیں' یہ وہ حضرات ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے رضامندی' مغفرت اور جنت کی گواہی دی ہے' ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے۔ میں نے وہ روایات ذکر کر دی ہیں جو ہم تک پہنچی تھیں اور جنہیں بیان کرنا میرے لیے ممکن تھا۔ ان حضرات کی فضیلت عظیم ہے' اللہ تعالیٰ ان سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہلِ بیت سے راضی ہو! اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ مَذْهَبِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ سَائِلًا سَاَلَ، عَنْ مَذْهَبِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ كَانَتْ مَنْزِلَتُهُمْ عِنْدَهُ؟۔ وَهَلْ كَانَ مُتَّبِعًا لَهُمْ فِي خِلَافَتِهِ بَعْدَهُمْ؟۔ وَهَلْ حُفِظَ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ فَضَائِلِهِمْ؟۔ وَهَلْ غَيَّرَ فِي خِلَافَتِهِ شَيْئًا مِنْ سِيرَتِهِمْ؟۔ فَاَحَبَّ السَّائِلُ اَنْ يَعْلَمَ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَزِيدُهُ مَحَبَّةً لِجَمِيعِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَعَنْ جَمِيعِ اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَنْ جَمِيعِ اَهْلِ الْبَيْتِ فَاُجِيبُ السَّائِلَ اِلَى الْجَوَابِ عَنْهُ مُخْتَصِرًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ مِنَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان‘ نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت ابوبکر‘ حضرت عمر‘ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کا بیان

(امام آجری فرماتے ہیں:) اما بعد! ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ حضرت ابوبکر‘ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا مسلک کیا تھا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان حضرات کی قدرومنزلت کیا تھی؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ان حضرات کے بعد ان کے پیروکار رہے تھے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے فضائل کے بارے میں کوئی روایت نقل کی گئی ہے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ان حضرات کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی کی تھی؟ سوال کرنے والا شخص اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اس بارے میں علم حاصل کرے جس کے نتیجہ میں ان تمام حضرات کے ساتھ اُس کی محبت میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے بلکہ تمام صحابہ کرام سے‘ نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج سے جو اُمہات المؤمنین ہیں اور تمام اہلِ بیت سے راضی ہو! تو میں نے سائل کے جواب میں اس حوالے سے مختصر جواب بیان کیا ہے‘ اگر اللہ نے چاہا‘ اور اللہ تعالیٰ ہی قول اور عمل

الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ.

کے اعتبار سے درست چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

امام آجری کے توضیحی کلمات

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَحْفَظُ عَنْهُ الصَّحَابَةُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مَحَبَّةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَفِي خِلَافَتِهِمْ وَبَعْدَ وَفَاتِهِمْ: فَأَمَّا فِي خِلَافَتِهِمْ فَسَامِعٌ لَهُمْ مُطِيعٌ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ، وَيُعَظِّمُ قَدْرَهُمْ وَيُعَظِّمُونَ قَدْرَهُ، صَادِقٌ فِي مَحَبَّتِهِ لَهُمْ، مُخْلِصٌ فِي الطَّاعَةِ لَهُمْ، يُجَاهِدُ مَنْ يُجَاهِدُونَ، وَيُحِبُّ مَا يُحِبُّونَ، وَيَكْرَهُ مَا يَكْرَهُونَ، يَسْتَشِيرُونَهُ فِي النَّوَازِلِ؛ فَيُشِيرُ مَشُورَةَ نَاصِحٍ مُشْفِقٍ مُحِبٍّ. فَكَثِيرٌ مِنْ سِيَرَتِهِمْ بِمَشُورَتِهِ جَرَتْ. فَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَزِنَ لِفَقْدِهِ حُزْنًا شَدِيدًا، وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَكَى عَلَيْهِ بُكَاءً طَوِيلًا، وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ظُلْمًا. فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دَمِهِ، وَكَانَ قَتْلُهُ عِنْدَهُ ظُلْمًا مُبِينًا. ثُمَّ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَهُمْ، فَعَمِلَ بِسُنَّتِهِمْ، وَسَارَ سِيرَتَهُمْ، وَاتَّبَعَ

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحابہ کرام' تابعین اور بعد کے مسلمانوں کے ائمہ نے صرف یہی بات روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے تھے' ان حضرات کی زندگی میں بھی' ان کے عہد خلافت میں بھی اور ان کے انتقال کے بعد بھی۔ ان حضرات کے عہد خلافت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے شخص تھے' وہ ان حضرات سے محبت رکھتے تھے اور یہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور یہ حضرات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان حضرات کے ساتھ اپنی محبت میں سچے تھے' ان حضرات کی اطاعت کرنے میں مخلص تھے' جن لوگوں کے ساتھ ان حضرات نے جہاد کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ حضرات جس چیز کو پسند کرتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اُسے پسند کرتے تھے۔ یہ حضرات جس چیز کو ناپسند کرتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اُسے ناپسند کرتے تھے۔ یہ حضرات نئے پیش آنے والے واقعات کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُنہیں ایسا مشورہ دیتے تھے جو ایک خیر خواہ' مہربان اور محبت رکھنے والے شخص کا مشورہ ہوتا ہے۔ ان حضرات نے اپنے بہت سے فیصلے حضرت علی

آثَارَهُمْ، وَسَلَكَ طَرِيقَهُمْ. وَرَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَائِلَهُمْ، وَخَطَبَ النَّاسَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ؛ فَذَكَرَ شَرَفَهُمْ، وَذَمَّ مَنْ خَالَفَهُمْ، وَتَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، وَأَمَرَ بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهِمْ وَسِيرَتِهِمْ، فَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ: هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے تحت سرانجام دیئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کے انتقال پر شدید غم ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک اُن پر روتے رہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر شہید کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے سامنے لاتعلقی کا اظہار کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ایک واضح ظلم تھا۔ ان حضرات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو اُنہوں نے ان حضرات کے طریقہ پر عمل کیا' ان کی سیرت کو لے کر چلے' ان کے آثار کی پیروی کی' ان کے طریقہ پر چلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ان حضرات کے فضائل نقل کیے ہیں۔ متعدد موقعوں پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی قدرومنزلت کا ذکر کیا اور جو لوگ ان کے مخالف ہیں اُن کی مذمت بیان کی' ان کے دشمنوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی سنت اور سیرت کی پیروی کا حکم دیا' تو اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان حضرات سے راضی ہو! یہ چار وہ افراد ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

''ان چار افراد کی محبت صرف کسی مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہوسکتی ہے: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی'' رضی اللہ عنہم۔

خلفاءِ اربعہ سے متعلق امام آجری کا مسلک

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو کوئی پرہیزگار مؤمن ہی ان سے

تَعَالَى: فَلَنْ يُحِبَّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، قَدْ وَفَّقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْحَقِّ، وَلَنْ يَتَخَلَّفَ عَنْ مَحَبَّتِهِمْ، أَوْ عَنْ مَحَبَّةِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَّا شَقِيٌّ قَدْ خُطِيَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ.

محبت رکھے گا' جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی توفیق عطا کی ہو' اور ان کی محبت سے وہی شخص پیچھے رہے گا' یا ان میں سے کسی ایک کی محبت سے وہی پیچھے رہے گا جو بدنصیب ہوگا اور حق کے راستہ سے بھٹک چکا ہوگا۔

وَمَذْهَبُنَا فِيهِمْ أَنَّا نَقُولُ فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

ان حضرات کے بارے میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم خلافت اور فضیلت کے اعتبار سے اس بات کے قائل ہیں کہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو!

وَيُقَالُ رَحِمَكُمُ اللهُ: أَنَّهُ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! یہ بات کہی جاتی ہے کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت صرف اس اُمت کے پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں ہی اکٹھی ہوگی۔

وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَّا فِي قُلُوبِ نُبَلَاءِ الرِّجَالِ

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت صرف عقلمند لوگوں کے دلوں میں ہی اکٹھی ہو سکتی ہے۔

1856- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

یہ روایت ابوعباس احمد بن سہل اشانی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول

1857- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، كَذَبُوا، قَدْ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے دل میں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی' لوگ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حضرات کی محبت' الحمد للہ! ہمارے دلوں میں اکٹھی رکھی ہے۔

ایوب سختیانی کا قول

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَرُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ایوب سختیانی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کرتا ہے' جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کرتا ہے' جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے' جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو تھام لیتا ہے اور جو شخص صحابہ کرام کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَذْهَبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کا تذکرہ

1858- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا جَالِسٌ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

قَالَ: فَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمَا حَتَّى هَلَكَا

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آئے' میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں میں سے اہلِ جنت کے عمر رسیدہ افراد کے یہ دونوں سردار ہیں' اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات کے انتقال تک ان کے سامنے یہ بات ذکر نہیں کی۔

حضرت علی کی نقل کردہ روایت کے مختلف طرق

1859- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ

قَالَ: فَمَا أَخْبَرْتُهُمَا حَتَّى مَاتَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے' (اُن کے پہنچنے سے پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے علی! یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ' اہلِ جنت کے تمام پہلے والے اور بعد والے عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں' اے علی! تم ان دونوں کو یہ نہ بتانا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے ان دونوں کے انتقال تک انہیں یہ بات نہیں بتائی۔

1860- اَنْبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالُوا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، حَدِيثٌ بَلَغَنَا اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن زید بن حسن بیان کرتے ہیں:

اہلِ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُن کے پاس آئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم تک ایک روایت آپ کے حوالے سے پہنچی ہے کہ آپ نے اُسے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کیا ہے۔ تو حسن بن زید نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے علی! انبیاء و مرسلین کے بعد اہلِ جنت کے عمر رسیدہ افراد کے سردار یہ دونوں ہیں''۔

1861- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' اسی دوران حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:

يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِمَّنْ مَضَى فِي سَالِفِ الدَّهْرِ وَمَنْ فِي غَابِرِهِ. يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا مَقَالَتِي مَا عَاشَا

"اے علی! یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اہلِ جنت کے تمام عمر رسیدہ افراد کے سردار ہیں' جتنے بھی لوگ پہلے گزر چکے ہیں اور جتنے بھی بعد میں آئیں گے' اے علی! جب تک یہ دونوں زندہ ہیں' تم انہیں میری اس بات کے بارے میں نہ بتانا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّادَةُ الْكِرَامُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَ هَذِهِ الْفَضِيلَةِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَزَى اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الْبَيْتِ عَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ اہلِ بیتِ رسول ہیں جو سادات عظام ہیں' اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان پر نازل ہو! انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں یہ چیز نقل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی طرف سے اہلِ بیت کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہر نبی کے 7 نجباء ہوتے ہیں

1862- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو الْوَلِيدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ مِنْ أُمَّتِهِ، وَإِنَّ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيبًا، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہر نبی کے اُس کی اُمت میں سے سات نجیب ہوتے ہیں اور ہمارے نبی کے چودہ نجیب ہیں جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی شامل ہیں۔

1862- رواه الترمذی:3791، وضعفه الألبانی فی ضعیف الترمذی:791.

عَنْهُمَا

امام باقر کا فرمان

1863- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ؛ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ: مَنْ جَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

میں نے امام باقر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے ناواقف ہو وہ سنت سے ناواقف ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

1864- أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَبَضَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مِلَّةٍ قُبِضَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. قَالَ: وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو کسی بھی نبی کو اُس کی اُمت کی اتنی اچھی صورتِ حال میں وفات نہیں دی گئی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی اور پھر بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین بنے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اور سنت کے مطابق عمل کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اُس وقت حالت سب سے بہتر تھی جو کسی کی بھی ہو سکتی تھی اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے سب سے بہترین فرد تھے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے جانشین بنے' اُنہوں نے ان دونوں

اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا ثُمَّ قُبِضَ عُمَرُ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ

حضرات کے طریقہ اور سنت پر عمل کیا' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سب سے اچھی حالت میں ہوا جو کسی بھی شخص کی سب سے اچھی حالت ہو سکتی ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے بعد اس اُمت کے سب سے بہترین فرد تھے۔

شیخین کو حضرت علی کا خراجِ تحسین

1865- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ النَّوَّاءُ، عَنْ أَبِي شُرَيْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَوَّاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ، أَلَا وَإِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشریحہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے حلیم اور نرم دل تھے اور خبردار! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے خیرخواہی رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی خیرخواہی کو ظاہر کیا۔

محمد بن حنفیہ کی روایت کے مختلف طرق

1866- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، وَأَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر ہیں۔ پھر

1866- وهو عند البخاري:3671۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟۔ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ۔ ثُمَّ بَادَرْتُ فَخِفْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟۔ فَقَالَ: أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ لَهُ حَسَنَاتٌ وَسَيِّئَاتٌ. يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ

میں نے جلدی کی' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اُن سے سوال کیا (تو وہ کسی اور کا نام نہ لے دیں) تو میں نے کہا: پھر آپ ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: تمہارا باپ تو ایک عام سا فرد تھا جس کی اچھائیاں بھی ہیں اور خرابیاں بھی ہیں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے ویسے ہوتا ہے۔

1867- أَنبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا أَبَهْ، مَنْ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ أَوَ مَا تَعْلَمُ؟۔ قُلْتُ: لَا. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: يَا أَبَهْ ثُمَّ مَنْ؟۔ قَالَ: أَوَ مَا تَعْلَمُ؟۔ قُلْتُ: لَا. قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. قَالَ: ثُمَّ عَجِلْتُ فَقُلْتُ: يَا أَبَهْ ثُمَّ أَنْتَ الثَّالِثُ؟۔ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ. أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا: اے ابا جان! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ اُنہوں نے مجھے جواب دیا: اے میرے بیٹے! کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر۔ میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اُنہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے جلدی کی' میں نے کہا: اے ابا جان! پھر تیسرے آپ ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ مسلمانوں کا ایک فرد تھا' اُسے وہ خصوصیات حاصل تھیں جو مسلمانوں کو حاصل ہے' اُس پر وہ چیزیں عائد ہوتی تھیں جو دیگر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔

1867- انظر السابق۔

1868- أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتَاهُ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ يَا أَبَتَاهُ؟۔ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أَسْأَلَ الثَّالِثَةَ فَيَرْمِيَنِي بِعُثْمَانَ. قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتَاهُ؟۔ قَالَ: يَا بُنَيَّ، أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: اے اباجان! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ اُنہوں نے مجھے جواب دیا: اے میرے بیٹے! حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے اباجان! پھر کون ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ہیں۔ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے تیسرے فرد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لیں تو میں نے کہا: اباجان! پھر آپ ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ مسلمانوں کا ایک فرد ہے۔

1869- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَهْ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے کہا: اے اباجان! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عمر۔

1868- انظر:1866۔

1869- انظر:1866۔

أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ

ابو جحیفہ کی روایت

1870- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: اس اُمت میں اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں' پھر حضرت ابوبکر کے بعد سب سے بہتر حضرت عمر ہیں اور جو تیسرے فرد ہیں' اگر میں چاہوں تو میں اُن کا نام لے سکتا ہوں۔

1871- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ، عَاصِمَ بْنَ أَبِي النَّجُودِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، عَلَى مَا تَضَعُونَ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَعَلِمْتُ مَكَانَ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهُ عَاصِمٌ: مَا نَضَعُهُ إِلَّا أَنَّهُ عَنَى عُثْمَانَ هُوَ كَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يُزَكِّيَ نَفْسَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صالح بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے عاصم بن ابونجود سے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ اس اُمت میں اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں اور حضرت ابوبکر کے بعد اُن میں سب سے بہتر حضرت عمر ہیں اور مجھے تیسرے کے مقام کا بھی پتا ہے۔ (تو اس سے مراد کیا ہے؟) تو عاصم بن ابونجود نے اُنہیں جواب دیا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ قرار دیں۔

امام شعبی کی روایت

1872- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: مَهْلًا يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، مَهْلًا يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَيْحَكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

ابو جحیفہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جحیفہ! ٹھہر جاؤ! اے ابو جحیفہ! ٹھہر جاؤ! کیا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد کے بارے میں نہ بتاؤں! وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں' اے ابو جحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میری محبت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بغض کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے' اے ابو جحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میرا بغض اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حکم بن جحل کی روایت

1873- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کوئی شخص مجھے حضرت ابوبکر یا حضرت عمر سے افضل قرار نہ دے' جو شخص مجھے ان دونوں سے افضل قرار دے گا' میں اُسے کوڑے

قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا يُفَضِّلُنِي اَحَدٌ عَلَى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَا يُفَضِّلُنِي اَحَدٌ عَلَيْهِمَا اِلَّا جَلَدْتُهُ جَلْدَ الْمُفْتَرِي

لگاؤں جو کسی جھوٹا الزام لگانے والے کو لگائے جاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلماتِ تحسین

1874- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّالَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عُمَرَ. رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ. فَقَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى بَيْنَكُمْ. ثُمَّ قَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنْ كُنْتَ بِذَاتِ اللهِ لَعَلِيمًا. وَاِنْ كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَدْرِكَ لَعَظِيمًا. وَاِنْ كُنْتَ لَتَخْشَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّاسِ. وَلَا تَخْشَى النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كُنْتَ جَوَادًا بِالْحَقِّ. بَخِيلًا بِالْبَاطِلِ. خَمِيصًا مِنَ الدُّنْيَا. بَطِينًا مِنَ الْآخِرَةِ. لَمْ تَكُنْ عَيَّابًا وَلَا مَدَّاحًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس آئے' جب اُنہیں کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہو کہ اُس جیسے نامۂ اعمال کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں' جس طرح کا نامۂ اعمال اس ڈھانپے ہوئے شخص کا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آپ کے سینہ میں بلند حیثیت تھی' آپ لوگوں کے معاملہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے' آپ حق کے بارے میں سخی تھے اور باطل کے بارے میں بخیل تھے' دنیا کے حوالے سے بھوکے تھے اور آخرت کے حوالے سے سیر تھے' آپ عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور فضول تعریفیں نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی کا حضرت عمر سے محبت کا اظہار

1875- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ. اَيْضًا.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي السَّفَرِ ؛ قَالَ: رُوِيَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لِبْسَهُ. قَالَ: فَقِيلَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اِنَّكَ لَتُكْثِرُ لِبْسَ هٰذَا الْبُرْدِ؟۔ فَقَالَ: نَعَمْ. اِنَّ هٰذَا كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهُ، ثُمَّ بَكَى

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسفر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے جسم پر ایک چادر دیکھی گئی جسے وہ اکثر پہنا کرتے تھے' اُن سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ یہ چادر اکثر پہنتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! یہ چادر میرے دوست اور میرے ساتھی عمر بن خطاب نے مجھے پہننے کیلئے دی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بن خطاب اللہ تعالیٰ کیلئے خیر خواہی رکھنے والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی خیر خواہی کو ظاہر کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

1876- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَلَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بُرْدًا خَلِقًا قَدِ انْسَحَقَتْ حَوَاشِيهِ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً. قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: تَطْرَحُ هٰذَا الْبُرْدَ وَتَلْبَسُ غَيْرَهُ. قَالَ: فَقَعَدَ وَطَرَحَ الْبُرْدَ عَلَى وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَبْكِي. فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ قَوْلِي يَبْلُغُ مِنْكَ هٰذَا مَا قُلْتُهُ. فَقَالَ: اِنَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومریم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے جسم پر ایک پھٹی پرانی سی چادر موجود تھی جس کے کنارے خراب ہو چکے تھے' میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا: آپ یہ چادر اُتار دیں اور کوئی اور چادر پہن لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے' آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چادر اپنے منہ پر رکھی اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ میری بات سے آپ کو اتنی تکلیف ہوگی تو میں یہ بات نہ کہتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چادر

هَذَا الْبُرْدَ كَسَانِيهِ خَلِيلِي. قُلْتُ: وَمَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ: عُمَرُ رَحِمَهُ اللهُ إِنَّ عُمَرَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَحَهُ

میرے خلیل نے مجھے پہننے کیلئے دی تھی۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمرٌ بے شک عمرٌ اللہ تعالیٰ کے خیر خواہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی خیر خواہی کا بدلہ دیا۔

سکینت' حضرت عمر کی زبانی کلام کرتی ہے

1877- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر گویا ہوتی ہے۔

1878- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمَّا عَلِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِفَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحُسْنِ مَنْزِلَتِهِ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت کا علم تھا تو اسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی' اس خاتون کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں' اللہ تعالیٰ کی رضامندی سیدہ فاطمہ رضی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِضْوَانُ اللهِ عَلَى فَاطِمَةَ، وَوَلَدَتْ مِنْهُ، وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ عِنْدَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

1879- أَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَتَهُ وَهِيَ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً. فَقَالَ عَلِيٌّ: فَإِنِّي حَبَسْتُهَا عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، يَعْنِي: الطَّيَّارَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ كُلَّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي

فَلِذَلِكَ رَغِبْتُ فِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَإِنِّي مُرْسِلُهَا إِلَيْكَ حَتَّى تَنْظُرَ إِلَى صِغَرِهَا. فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهِ. فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي يَقُولُ لَكَ: هَلْ رَضِيتَ الْحُلَّةَ؟ فَقَالَ: رَضِيتُهَا. فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اللہ عنہا پر نازل ہو! اُس خاتون (سیدہ اُم کلثوم) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو جنم دیا تھا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کیلئے شادی کا پیغام دیا' یہ صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کمسن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ وہ کمسن ہیں (لیکن میں پھر بھی اُن سے شادی کرنا چاہتا ہوں)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہ خیال تھا کہ میں اُن کی شادی اپنے بھائی جعفر طیار کے بیٹے کے ساتھ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر نسبی اور سسرالی تعلق منقطع ہو جائے گا' البتہ میرے نسب اور میرے سسرالی تعلق کا معاملہ مختلف ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا:) اسی وجہ سے میں اس معاملہ میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُسے آپ کی طرف بھجوا دوں گا' آپ اُس کی کمسنی کا جائزہ لیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن صاحبزادی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوایا' اُن صاحبزادی نے کہا: میرے والد نے آپ سے یہ

فَاَصْدَقَهَا عُمَرُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا

کہا ہے کہ کیا آپ حلہ سے راضی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اُس سے راضی ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس صاحبزادی کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں چالیس ہزار (دینار یا درہم) مہر کے طور پر (ادا کیے)۔

1880- انبانا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمَّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: اَنْكِحْنِيهَا. فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اِنِّي اَرْصُدُهَا لِابْنِ اَخِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ: اَنْكِحْنِيهَا. فَوَاللّٰهِ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْصُدُ مِنْ اَبِيهَا مَا اَرْصُدُهُ. فَاَنْكَحَهُ. فَاَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: رَفِّئُونِي. فَقَالُوا: بِمَنْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: لِاُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ:

كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کا پیغام دیا اور کہا: آپ میری اُس کے ساتھ شادی کروا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اُس کی شادی جعفر کے بیٹے سے کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اُس کی شادی مجھ سے کروا دیں' اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جس شخص (کے ساتھ شادی کرنے) میں اُن صاحبزادی کے والد کو مجھ سے زیادہ دلچسپی ہو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شادی کروا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور بولے: مجھے مبارکباد دو! اُنہوں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی اُم کلثوم کے ساتھ شادی کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ہر سبب اور نسب منقطع ہو جائے گا' البتہ میرا

الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي

فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبٌ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَؤُلَاءِ الصَّفْوَةُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

سبب اور میرا نسب باقی رہے گا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نسبی تعلق ہو۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ پاکیزہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"اُن کے سینوں میں موجود کینہ کو ہم نے دور کر دیا ہے اب وہ بھائی بھائی ہیں اور پلنگوں پر ایک دوسرے کے مد مقابل بیٹھے ہیں"۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

1881- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ.

مَعْنَاهُ سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ بِالْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت لے گئے' اُس کے بعد دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر ہیں اور تیسرے درجہ میں حضرت عمر ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبقت حاصل ہے اور آپ کے بعد فضیلت میں دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

1882- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو ہمارا خلیفہ مقرر

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنِ جَنَابٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا. فَقَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِهِمْ

کر دیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو انہیں ان میں سے سب سے بہتر شخص پر اکٹھا کر دے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن لوگوں کو اُن میں سے سب سے بہتر شخص (یعنی حضرت ابوبکر) پر اکٹھا کر دیا تھا۔

1883- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ، وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَصْحَابُهُ، قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟۔ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابوجحاف بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' کیا کوئی ایسا شخص نہیں تو نہیں ہے جو (میری خلافت کو) ناپسند کرتا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں میں آگے موجود حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کی بیعت کو واپس کریں گے اور نہ ہی اُس کی واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آگے کیا تھا تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔

1884- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَقَدْ رَأَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

ابوبکر کو آگے کیا' اُنہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ میری حیثیت سے واقف تھے' میں وہاں موجود تھا' بیمار نہیں تھا' اگر نبی اکرم ﷺ مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' تو ہم لوگ اپنی دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہو گئے جس فرد سے ہمارے دین کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ راضی ہوئے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1885- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاتَ يَوْمٍ طِيبَ نَفْسٍ وَمُزَاحًا، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي، قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ خَاصَّةً، قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبٌ إِلَّا كَانَ لِي صَاحِبًا، قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ وَلِسَانِ مُحَمَّدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا مزاج بہت خوشگوار تھا' ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں اپنے مخصوص ساتھیوں کے بارے میں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا ہر صحابی میرا ساتھی تھا۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی زبانی اُن کا نام ''صدیق'' رکھا تھا' وہ اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ تھے' نبی اکرم ﷺ ہمارے دین کے حوالے سے اُن سے راضی ہوئے تو ہم دنیا کے حوالے سے اُن سے راضی ہو گئے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں

عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَهُ لِدِينِنَا، فَرَضِينَاهُ لِدُنْيَانَا قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ قَالَ: ذَلِكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَارُوقَ، فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام "فاروق" رکھا تھا' وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے تھے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ

"اے اللہ! تُو عمر کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما"۔

قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: ذَلِكَ امْرُؤٌ يُدْعَى فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى ذَا النُّورَيْنِ، كَانَ خَتَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتَيْهِ، ضَمِنَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: فَقَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ نَزَلَتْ فِيهِ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد تھے کہ ملاءِ اعلیٰ میں اُنہیں "ذوالنورین" کہا جاتا ہے' وہ نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے حوالے سے آپ ﷺ کے داماد ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کیلئے جنت میں گھر کی ضمانت دی تھی۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ کی کتاب کی ایک آیت نازل ہوئی تھی (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} [الاحزاب: 23]

"اُن میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا اور کچھ وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی"۔

طَلْحَةُ مِنْهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِ فِي مُسْتَقْبَلٍ قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، حَدِّثْنَا عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو طلحہ بھی اُن افراد میں سے ایک ہیں اور آئندہ اُن سے کوئی حساب بھی نہیں لیا جائے گا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی

يَقُولُ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

قَالُوا: فَحَدِّثْنَا عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ عَلِمَ الْمُعْضِلَاتِ وَالْمُقْفَلَاتِ، وَعَلِمَ أَسْمَاءَ الْمُنَافِقِينَ، إِنْ تَسْأَلُوهُ عَنْهَا تَجِدُوهُ بِهَا عَالِمًا قَالُوا: فَحَدِّثْنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ،

طَلَبَ شَيْئًا مِنَ الزُّهْدِ عَجَزَ عَنْهُ النَّاسُ، قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَحَدِّثْنَا عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: ذَاكَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّمَا أَدْرَكَ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَعِلْمَ الْآخِرِينَ، مَنْ لَكُمْ بِلُقْمَانَ الْحَكِيمِ قُلْنَا: فَحَدِّثْنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَعَلِمَ حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ، وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، ثُمَّ نَزَلَ عِنْدَهُ وَخَيَّمَ قُلْنَا: فَحَدِّثْنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

لوگوں نے کہا: آپ ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں جو پیچیدہ اور بند چیزوں کا علم رکھتے ہیں' وہ منافقین کے ناموں کا بھی علم رکھتے ہیں' اگر تم ان چیزوں کے بارے میں اُن سے سوال کرو گے تو تم اُنہیں ان چیزوں کا عالم پاؤ گے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آسمان نے کسی ایسے فرد پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے کسی ایسے فرد کو اپنے اوپر نہیں اُٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اُنہوں نے ایسا زہد اختیار کیا ہے کہ لوگ اُس سے عاجز ہیں۔ لوگوں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ ہمیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہم میں سے' یعنی اہلِ بیت میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے پہلے والوں اور بعد والوں کا علم حاصل کر لیا ہے' وہ تمہارے لیے حکیم لقمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ اُنہوں نے قرآن کو سیکھا' اُس کے حلال اور حرام کا علم حاصل کیا' قرآن کے احکام پر عمل کیا اور پھر اُنہوں نے قرآن کے پاس پڑاؤ کر کے خیمہ لگا لیا۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت عمار

بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خَلَطَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِيمَانَ مَا بَيْنَ قَرْنِهِ اِلَى قَدَمِهِ، وَخَلَطَ الْاِيمَانَ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ، يَزُولُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ، وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلنَّارِ اَنْ تَاْكُلَ مِنْهُ شَيْئًا

''اللہ تعالیٰ نے اُس کی پیشانی سے لے کر اُس کے پاؤں تک کے درمیانی حصہ میں ایمان کو بھر دیا ہے اور ایمان اُس کے گوشت اور خون کے اندر گھل مل گیا ہے' حق جس طرف بھی جاتا ہے یہ اُس کے ساتھ جاتا ہے اور آگ کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے کوئی بھی چیز کھائے''۔

قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَحَدِّثْنَا عَنْ نَفْسِكَ. قَالَ: مَهْ. نَهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ التَّزْكِيَةِ. قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

{وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}

[الضحیٰ: 11]

لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں اپنے بارے میں بتایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُک جاؤ! اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریفیں کرنے سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک تمہارے پروردگار کی نعمت کا تعلق ہے تو اُسے بیان کرو''۔

قَالَ: كُنْتُ امْرَاً اَبْتَدِئُ فَاُعْطِي، وَاِنْ سَكَتُّ فَاُبْتَدَاُ. وَاِنَّ تَحْتَ الْجَوَانِحِ مِنِّي لَعِلْمًا جَمًّا، سَلُونِي

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا فرد تھا کہ اگر میں آغاز کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری بات کے مطابق عطا کرتے تھے اور اگر میں خاموش رہتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بات کا آغاز کر دیتے تھے' اور میرے جسم کے اندر بہت سا علم موجود ہے' تم لوگ مجھ سے سوال پوچھ لو!

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف بیان کرنا

1886- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: ذَكَرُوا عُثْمَانَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ الْحُسَيْنُ: هٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتِيكُمُ الْآنَ فَاسْأَلُوهُ عَنْهُ؟ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَسَأَلُوهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؟ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي الْمَائِدَةِ

لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی تمہارے پاس تشریف لا رہے ہیں' تم اُن سے ان کے بارے میں دریافت کر لینا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو لوگوں نے اُن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ} [المائدة: 93]

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے تو اُن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔

كُلَّمَا مَرَّ بِحَرْفٍ مِنَ الْآيَةِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا، كَانَ عُثْمَانُ مِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا، ثُمَّ قَرَأَ اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی اس آیت کا جو بھی حرف پڑھتے تو یہی کہتے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جو ایمان لائے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی' اُنہوں نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا:

{وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ}
[آل عمران: 134]

''اور اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے''۔

1887- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ابْنُ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں کہ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور وہ

اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا

ایمان لائے' (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)۔

جنگ جمل سے واپسی کا واقعہ

1888- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّاءِ، وَقَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ، فَقَالَا لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا الَّذِي سِرْتَ رَأْيًا رَأَيْتَهُ حِينَ تَفَرَّقَتِ الْأُمَّةُ وَاخْتَلَفَتِ الدَّعْوَةُ، إِنَّكَ أَحَقُّ النَّاسِ بِهَذَا الْأَمْرِ، فَإِنْ كَانَ رَأْيًا رَأَيْتَهُ أَجَبْنَاكَ فِي رَأْيِكَ، وَإِنْ كَانَ عَهْدًا عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْتَ الْمَوْثُوقُ الْمَأْمُونُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا حَدَّثْتَ عَنْهُ، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقَوْمُ إِذَا تَكَلَّمُوا تَشَهَّدُوا قَالَ: فَقَالَ: أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ أَخَا بَنِي تَيْمِ

حسن بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کواء اور قیس بن عباد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ جنگ جمل ہو جانے کے بعد کا واقعہ ہے' ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں اپنے اس عمل (یعنی جنگ میں حصہ لینے) کے بارے میں بتائیے کہ آپ جو یہ لڑنے کیلئے آئے تھے تو کیا یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے تھی؟ کہ جب اُمت میں اختلاف ہو گیا اور مختلف قسم کے دعوت دینے والے سامنے آئے (تو آپ نے اپنی ذاتی رائے کے تحت یہ جنگ کی)' اور آپ اس معاملہ (یعنی خلافت) کے سب سے زیادہ حقدار ہیں' اگر یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے تھی تو ہم آپ کی اس رائے کو قبول کریں گے اور اگر یہ کوئی ایسا عہد تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ قابلِ اعتماد اور امین ہیں' جو بھی بات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کریں گے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' اُس زمانہ میں لوگوں کا معمول تھا کہ بات کرنے سے پہلے کلمۂ شہادت پڑھا کرتے تھے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کی موجودگی کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے' اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو میں بنو تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی حضرت ابوبکر) یا خطاب کے صاحبزادے (یعنی حضرت عمر) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر نہ بیٹھنے

بْنِ مُرَّةَ، وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا يَدِي هَذِهِ، وَلَكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ رَحْمَةٍ لَمْ يَمُتْ فُجَاءَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا، مَرِضَ لَيَالِيَ وَأَيَّامًا، وَأَيَّامًا وَلَيَالِيَ، يَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَيَقُولُ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَهُوَ يَرَى مَكَانِي، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَإِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْإِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا، فَوَلَّيْنَا الْأَمْرَ أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ، فَأَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْكَلِمَةَ جَامِعَةً، وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ، فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِهِ هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ فَأَقَامَ عُمَرُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْكَلِمَةَ جَامِعَةً، وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ أَحَدٌ مِنَّا عَلَى أَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ، فَكُنْتُ وَاللهِ آخُذُ إِذَا

دیتا خواہ میرا ساتھ دینے والے صرف میرے اپنے ہاتھ ہوتے' لیکن تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم' نبی رحمت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید نہیں کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کیلئے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری حیثیت سے واقف تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ نماز اسلام کی مضبوطی اور دین کے قائم رہنے کی بنیاد ہے' تو ہم دنیا کیلئے اُس فرد سے راضی ہوئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے' تو ہم نے خلافت کی ذمہ داری حضرت ابوبکر کو سونپ دی' حضرت ابوبکر نے ہمارے درمیان ایسے کلمہ کو ظاہر کیا جو جامع تھا' اُس وقت معاملہ ایک تھا' ہم میں سے کوئی دو فرد بھی اُن کے حوالے سے اختلاف نہیں رکھتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے کو شرک سے متصف نہیں کرتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے سے لاتعلقی کا اظہار کرتا تھا' جب حضرت ابوبکر نے مجھے کچھ دیا تو اللہ کی قسم! میں نے اُسے وصول کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا تو میں نے اُس جنگ میں حصہ لیا' اُن کی موجودگی میں' میں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ لوگوں پر حدیں جاری کیں' جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کر دیا تو حضرت عمر نے ہمارے درمیان کلمہ کو جامع طور پر قائم کیا' اُس وقت معاملہ ایک رہا' ہم میں سے دو افراد بھی آپس میں اختلاف نہیں رکھتے تھے' ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کی گواہی نہیں

أَعْطَانِي، وَأَغْزُو إِذَا أَغْزَانِي، وَأَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ. ظَنَّ أَنَّهُ لَنْ يَسْتَخْلِفَ خَلِيفَةً فَيَعْمَلَ ذَلِكَ الْخَلِيفَةُ بِخَطِيئَةٍ إِلَّا لَحِقَتْ عُمَرَ فِي قَبْرِهِ. فَأَخْرَجَ مِنْهَا وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ. وَجَعَلَهَا إِلَى سِتَّةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ فِينَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَدَعَ لَكُمْ نَصِيبِي مِنْهَا عَلَى أَنْ أَخْتَارَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. وَأَخَذَ مِيثَاقَنَا عَلَى أَنْ نَسْمَعَ وَنُطِيعَ لِمَنْ وَلَّاهُ أَمْرَنَا. فَضَرَبَ بِيَدِهِ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهُ. فَنَظَرْتُ فِي أَمْرِي. فَإِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي وَإِذَا الْمِيثَاقُ فِي عُنُقِي لِغَيْرِي. فَاتَّبَعْتُ عُثْمَانَ لِطَاعَتِهِ حَتَّى أَدَّيْتُ إِلَيْهِ حَقَّهُ رَحِمَهُ اللهُ

دیتا تھا اور نہ ہی لاتعلقی کا اظہار کرتا تھا' حضرت عمر نے جب بھی مجھے کچھ دیا' اللہ کی قسم! میں نے وصول کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا تو میں نے جنگ میں حصہ لیا' اُن کے سامنے میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ لوگوں پر حد جاری کی' جب حضرت عمر کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہیں یہ گمان ہوا کہ اُنہوں نے اگر کسی متعین شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا اور اُس خلیفہ سے کوئی غلطی ہوئی تو اُس غلطی کی سزا حضرت عمر کو اپنی قبر میں بھگتنا پڑے گی' تو اُنہوں نے خلافت کے معاملہ میں اپنی اولاد اور اپنے گھرانے کے افراد کو نکال دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چھ افراد کے سپرد کر دیا' اُن چھ افراد میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے' اُنہوں نے یہ کہا کہ کیا آپ لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ میں خلافت میں سے اپنے حصہ سے دستبردار ہو جاتا ہوں اور میں اللہ اور اُس کے رسول کیلئے کسی خلیفہ کو اختیار کروں گا' پھر اُنہوں نے ہم سے یہ پختہ عہد لیا کہ جو بھی شخص خلیفہ بنے گا ہم اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے' پھر اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان کے ہاتھ پر رکھ کر اُن کی بیعت کر لی' میں نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو میری اطاعت میری بیعت سے سبقت لے جا چکی تھی اور پختہ عہد میری گردن پر تھا اور وہ عہد دوسرے فرد کے بارے میں تھا' تو میں نے حضرت عثمان کی اطاعت کی اور اُن کے حق کو ادا کیا۔

حضرت علی سے منقول ایک طویل روایت

1889- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میرا گزر کچھ شیعہ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کر رہے تھے اور اُن کی تنقیص کر رہے تھے' میں حضرت علی بن ابو طالب

الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَتَنَاوَلُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا. فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ يَذْكُرُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ بِغَيْرِ الَّذِي هُمَا فِيهِ مِنَ الْأُمَّةِ أَهْلًا. وَلَوْلَا أَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّكَ تُضْمِرُ لَهُمَا مِثْلَ مَا أَعْلَنُوا مَا اجْتَرَؤُوا عَلَى ذَلِكَ. قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللهِ، أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أُضْمِرَ لَهُمَا إِلَّا الَّذِي أَتَمَنَّى عَلَيْهِ الْمُضِيَّ. لَعَنَ اللهُ مَنْ أَضْمَرَ لَهُمَا إِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيلَ. أَخَوَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ وَوَزِيرَاهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَامَ دَامِعَ الْعَيْنِ يَبْكِي قَابِضًا عَلَى يَدِي حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَجَلَسَ عَلَيْهِ مُتَمَكِّنًا قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يَنْظُرُ فِيهَا وَهِيَ بَيْضَاءُ. حَتَّى اجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ قَامَ فَتَشَهَّدَ بِخُطْبَةٍ مُوجَزَةٍ بَلِيغَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا بَرِيءٌ، وَعَلَى

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا گزر آپ کے کچھ ساتھیوں کے پاس سے ہوا' جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ایسے انداز میں کر رہے تھے کہ اُمت کی طرف سے اُس طرح کا ذکر مناسب نہیں ہے' یہ لوگ یہ گمان رکھتے ہیں کہ آپ بھی دل میں وہی جذبات رکھتے ہیں جو وہ لوگ اعلانیہ طور پر ظاہر کر رہے تھے اور اگر اُن لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا تو اُنہیں ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! اس بات سے کہ میں ان دونوں صاحبان کیلئے پوشیدہ طور پر کوئی جذبات رکھتا ہوں' البتہ اُس چیز کا معاملہ مختلف ہے جو گزرے وقت میں میری خواہش تھی' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو ان دونوں کے بارے میں پوشیدہ جذبات رکھتا ہو' البتہ اچھی تعریف کا معاملہ مختلف ہے' یہ دونوں صاحبان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر تھے' اللہ تعالیٰ کی رحمت ان دونوں پر نازل ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے' پھر وہ منبر پر چڑھے اور منبر پر تشریف فرما ہو گئے' انہوں نے اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے لی اور اُس کا جائزہ لینے لگے جو سفید ہو چکی تھی یہاں تک کہ جب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اکٹھے ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے آغاز میں مختصر اور بلیغ شہادت کے کلمات پڑھے' پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو باپوں کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جس سے میں

مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، اَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ
وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ،
وَلَا يُبْغِضُهُمَا اِلَّا فَاجِرٌ رَدِيٌّ، صَحِبَا رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ
وَالْوَفَاءِ، يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ
وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ
رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى
مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا اَحَدًا،
مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ،
آمِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا
بَكْرٍ عَلَى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّى بِهِمْ
تِسْعَةَ اَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا
عِنْدَهُ، وَوَلَّاهُ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَفَوَّضُوا
الزَّكَاةَ اِلَيْهِ، لِاَنَّهُمَا مَقْرُونَتَانِ، ثُمَّ اَعْطَوْهُ
الْبَيْعَةَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ، اَنَا اَوَّلُ مَنْ
سَنَّ لَهُ ذٰلِكَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ
لِذٰلِكَ كَارِهٌ، يَوَدُّ اَحَدًا مِنَّا كَفَاهُ ذٰلِكَ، وَكَانَ
وَاللهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَاَرْاَفَهُ رَاْفَةً وَاَثْبَتَهُ
وَرَعًا وَاَقْدَمَهُ سِنًّا وَاِسْلَامًا، شَبَّهَهُ رَسُولُ

لاتعلق ہوں اور جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں اُس سے بری الذمہ ہوں، بلکہ جو وہ کہتے ہیں اُس پر میں اُنہیں سزا دوں گا' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے! ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی خراب فاجر ہی ان دونوں سے بغض رکھے گا' یہ دونوں سچائی اور وفا کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے' ان دونوں نے حکم بھی دیئے' لوگوں کو منع بھی کیا' فیصلے بھی دیئے' سزائیں بھی دیں لیکن انہوں نے جو کچھ بھی کیا اُس میں کہیں بھی نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ سے تجاوز نہیں کیا' نبی اکرم ﷺ کی بھی وہی رائے ہوتی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے ہوتی تھی اور نبی اکرم ﷺ جس طرح ان دونوں حضرات سے محبت رکھتے تھے اس طرح کسی اور سے محبت نہیں رکھتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ ﷺ ان دونوں حضرات سے راضی تھے اور اہلِ ایمان بھی ان حضرات سے راضی تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو اہلِ ایمان کی نماز کا امین مقرر کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ کی حیات میں حضرت ابوبکر نے نو دن لوگوں کو نمازیں پڑھائیں' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی روح کو قبض کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کیلئے اپنے پاس موجود (آخرت کی نعمتوں) کو اختیار کیا تو اہلِ ایمان نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کیا اور زکوٰۃ اُنہیں ادا کرنے لگے کیونکہ یہ دونوں چیزیں ملی ہوئی ہیں' لوگوں نے اُن کی بیعت' فرمانبرداری کے ساتھ کی تھی' زبردستی نہیں کی تھی' بنو عبدالمطلب میں سے سب سے پہلے میں نے اُن کی بیعت کی تھی' وہ حکومت کو پسند نہیں کرتے تھے' اُن کی یہ خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی اور یہ منصب سنبھال لے حالانکہ باقی رہ جانے والوں میں وہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً، وَبِإِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا، فَسَارَ فِينَا بِسِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى عَلَى أَجَلِهِ ذَلِكَ. ثُمَّ وَلَّى الْأَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاسْتَأْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا، فَمِنْهُمْ مَنْ رَضِيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ رَضِيَ، فَلَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتَّى رَضِيَهُ مَنْ كَانَ كَرِهَهُ، فَأَقَامَ الْأَمْرَ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ، يَتْبَعُ آثَارَهُمَا كَاتِّبَاعِ الْفَصِيلِ أَثَرَ أُمِّهِ. فَكَانَ وَاللّٰهِ رَفِيقًا رَحِيمًا بِالضُّعَفَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ عَوْنًا، وَنَاصِرًا لِلْمَظْلُومِينَ عَلَى الظَّالِمِينَ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ. ثُمَّ ضَرَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِهِ، وَجَعَلَ الصِّدْقَ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى كُنَّا نَظُنُّ أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. فَأَعَزَّ اللّٰهُ بِإِسْلَامِهِ الْإِسْلَامَ، وَجَعَلَ هِجْرَتَهُ لِلدِّينِ قِوَامًا، وَأَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ الرَّهْبَةَ، وَفِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَحَبَّةَ، شَبَّهَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَظًّا غَلِيظًا عَلَى الْأَعْدَاءِ وَبِنُوحٍ حَنِقًا مُغْتَاظًا عَلَى الْكُفَّارِ،

سب سے بہتر تھے' سب سے زیادہ مہربان تھے' سب سے زیادہ پرہیز گار تھے' عمر میں بڑے تھے' اسلام قبول کرنے کے حوالے سے سب سے پہلے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی مہربانی اور رحمت کے حوالے سے اُنہیں حضرت میکائیل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور اُن کے درگزر اور وقار کے حوالے سے اُنہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اُنہوں نے ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقۂ کار کے مطابق رویہ رکھا یہاں تک کہ اُن کا آخری وقت آ گیا تو وہ دنیا سے رخصت ہو گئے' پھر اُن کے بعد حضرت عمر خلیفہ بنے' اُنہیں مسلمانوں کا امیر مقرر کیا گیا تھا تو مسلمانوں میں سے کچھ اس فیصلہ سے راضی تھے اور کچھ کو یہ فیصلہ پسند نہیں آیا' میں اُن افراد میں سے تھا جو اس فیصلہ سے راضی تھے' تو حضرت عمر کے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے ہی وہ شخص بھی اُن سے راضی ہو گیا جو اُنہیں ناپسند کرتا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھی (حضرت ابوبکر) کے طریقۂ کار کے مطابق حکومت کو چلایا' حضرت عمر اُن دونوں کے نقشِ قدم پر یوں چلتے رہے جس طرح (اونٹ کا) دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کے نقشِ قدم پر چلتا ہے' اللہ کی قسم! وہ کمزور پر مہربان اور رحم کرنے والے تھے' اہلِ ایمان کے مددگار تھے' ظالموں کے خلاف مظلوموں کے مددگار تھے' اللہ تعالیٰ کے خلاف کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے اُن کی زبان پر حق کو مقرر کر دیا تھا اور سچائی کو اُن کا حصہ بنا دیا تھا یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ اُن کی زبان پر کلام کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا' اُن کی ہجرت کو دین کی مضبوطی کا باعث

الضَّرَّاءُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ آثَرُ عِنْدَهُ مِنَ السَّرَّاءِ عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَرَزَقَنَا الْمُضِيَّ عَلَى أَثَرِهِمَا. فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا؟ فَإِنَّ لَا يُبْلَغُ مَبْلَغُهُمَا إِلَّا بِاتِّبَاعِ أَثَرِهِمَا وَالْحُبِّ لَهُمَا. فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا. وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ. وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ فِي أَمْرِهِمَا لَعَاقَبْتُ عَلَى هَذَا أَشَدَّ الْعُقُوبَةِ؛ وَلَكِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ. أَلَا فَمَنْ أُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. أَلَا وَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ أَيْنَ هُوَ. أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَيَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ

بنایا' منافقین کے دلوں میں اُن کا رعب ڈال دیا' اہلِ ایمان کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کے خلاف سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور کفار کے بارے میں مزاج کی تیزی اور غیظ و غضب کے حوالے سے اُنہیں حضرت نوح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہو کر خوشحال رہنے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے تنگی کا شکار رہنا اُن کے نزدیک قابلِ ترجیح تھا' تم میں سے کون ان دونوں حضرات کی مانند ہے! پھر ہمیں یہ چیز نصیب ہوئی کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں' تم میں سے کون ان کی مانند ہو سکتا ہے! کیونکہ ان کے مقام تک وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرے اور ان سے محبت رکھتا ہو' جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت رکھے گا اور جو شخص ان دونوں سے محبت نہیں رکھتا وہ درحقیقت مجھ سے بھی بغض رکھتا ہے اور میں ایسے شخص سے لاتعلق ہوں' اگر میں نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے پہلے خبردار کیا ہوتا تو میں اس حوالے سے شدید ترین سزا دیتا لیکن میرے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی ایسے معاملہ پر سزا دوں جس کے بارے میں پہلے سے خبردار نہ کیا گیا ہو' خبردار! آج کے دن کے بعد میرے پاس جو ایسا شخص لایا گیا جس نے اس طرح کی کوئی بات کی ہوگی تو اُس شخص کو وہ سزا دی جائے گی جو جھوٹا الزام لگانے والے کو دی جاتی ہے' خبردار! اس اُمت میں اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں اور پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ سب سے بہتر کون ہے' میں نے یہ بات کہہ دی ہے' اللہ تعالیٰ میری اور تم لوگوں کی مغفرت کرے۔

1890- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حُجْرٍ السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الدَّارِمِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مِنَ الشِّيعَةِ، وَذَكَرَ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

میرا گزر کچھ شیعہ حضرات کے پاس سے ہوا..... اُس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت شروع سے لے کر آخر تک ذکر کی ہے۔

1891- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ

ابومحمد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

1892- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ وَيُعْرَفُ بِابْنِ زَاجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوبکر عبداللہ بن محمد واسطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے (وہ حدیث آگے آ رہی ہے)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف

1893- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسُجِّيَ عَلَيْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ بِالْبُكَاءِ كَيَوْمِ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَاكِيًا مُسْتَرْجِعًا مُسْرِعًا وَهُوَ يَقُولُ: الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ. حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُسَجًّى، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ كُنْتَ إِلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِيسَهُ وَمُسْتَرَاحَهُ وَثِقَتَهُ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَمُشَاوَرَتِهِ، وَكُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا، وَأَخْلَصَهُمْ إِيمَانًا، وَأَشَدَّهُمْ يَقِينًا، وَأَخْوَفَهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَعْظَمَهُمْ غَنَاءً فِي دِينِ اللهِ، وَأَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِهِ، وَأَحْدَبَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَأَمَنَّهُمْ عَلَى أَصْحَابِهِ. أَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً، وَأَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ، وَأَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ، وَأَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً، وَأَقْرَبَهُمْ وَسِيلَةً، وَأَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا. أَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً،

صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا اور اُن کی میت کو ڈھانپ دیا گیا تو مدینہ منورہ میں آہ و بکا گونجنے لگی جو اُسی دن کی طرح تھی جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے' انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے تیزی سے آئے' وہ فرما رہے تھے: آج نبوت کی خلافت ختم ہوگئی! وہ اُس گھر کے دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میت موجود تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُلفت والے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنسیت رکھنے والے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت پہنچانے والے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابلِ اعتماد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رازدار اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشیر خاص تھے۔ (اے ابوبکر!) آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ایمان کے حوالے سے سب سے زیادہ خالص' یقین کے اعتبار سے سب سے زیادہ پُریقین' اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے' اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بے نیاز' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محافظ' اسلام کے سب سے زیادہ خیرخواہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے سب سے زیادہ محافظ اور اُن لوگوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرنے والے' اُن میں سب سے زیادہ مناقب والے' سبقت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے' درجہ میں سب سے زیادہ بلند' وسیلہ میں سب سے زیادہ قریب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور طریقوں میں اور رحمت اور فضیلت کے حوالے سے لوگوں میں سب سے زیادہ نبی

وَاَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ وَاَوْثَقَهُمْ عِنْدَهُ، فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَعَنْ رَسُولِهِ خَيْرًا، كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، صَدَّقْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَذَّبَهُ النَّاسُ، فَسَمَّاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَنْزِيلِهِ صِدِّيقًا، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھنے والے تھے' قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ عزت دار اور سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھے' اللہ تعالیٰ اسلام اور اپنے رسول کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی حیثیت سماعت اور بصارت کی طرح تھی' آپ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام ''صدیق'' رکھا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

{وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33] مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''اور وہ جو سچائی کو لے کر آیا''۔ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

{وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33] اَبُو بَكْرٍ،

''اور جس نے اُس کی تصدیق کی''۔ اس سے مراد حضرت ابوبکر ہیں۔

وَاسَيْتَهُ حِينَ بَخِلُوا، وَاَقَمْتَ مَعَهُ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِينَ عَنْهُ قَعَدُوا، وَصَحِبْتَهُ فِي الشِّدَّةِ اَكْرَمَ الصُّحْبَةِ، وَصَاحِبُهُ فِي الْغَارِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ، وَخِلْفَتُهُ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاُمَّتِهِ اَحْسَنَ الْخِلَافَةِ، حِينَ ارْتَدَّ النَّاسُ فَقُمْتَ بِالْاَمْرِ مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ خَلِيفَةُ نَبِيٍّ، فَنَهَضْتَ حِينَ وَهَنَ اَصْحَابُكَ، وَبَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا، وَقَوِيتَ حِينَ ضَعُفُوا، وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جب لوگوں نے بخل سے کام لیا تو آپ نے اپنے مال کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا' ناپسندیدہ صورتِ حال میں جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ گئے تھے' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے' شدت میں آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھرپور طریقہ سے ساتھ دیا' غار میں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکون فراہم کرنے والے ہیں' ہجرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر کے ساتھی ہیں اور اللہ کے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔ جب لوگ مرتد ہو گئے تو آپ نے خلافت کے اُمور کو احسن طریقہ سے انجام دیا اور آپ نے اس معاملہ کو اُسی طرح سرانجام دیا

وَسَلَّمَ فَكُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقًّا. لَمْ تُنَازَعْ وَلَمْ تُصَدَّعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِينَ وَكَبْتِ الْكَافِرِينَ وَكُرْهِ الْحَاسِدِينَ وَفِسْقِ الْفَاسِقِينَ وَغَيْظِ الْبَاغِينَ. وَقُمْتَ بِالْأَمْرِ حِينَ فَشِلُوا. وَنَطَقْتَ إِذْ تَتَعْتَعُوا. وَمَضَيْتَ بِنُورٍ إِذْ وَقَفُوا. اتَّبَعُوكَ فَهُدُوا مَا كُنْتَ أَخْفَضَهُمْ صَوْتًا وَأَعْلَاهُمْ فَوْقًا وَأَقَلَّهُمْ كَلَامًا وَأَصْوَبَهُمْ مَنْطِقًا. وَأَطْوَلَهُمْ صَمْتًا. وَأَبْلَغَهُمْ قَوْلًا. وَأَكْثَرَهُمْ رَأْيًا. وَأَشْجَعَهُمْ نَفْسًا وَأَعْرَفَهُمْ بِالْأُمُورِ. وَأَشْرَفَهُمْ عَمَلًا. كُنْتَ وَاللهِ لِلدِّينِ يَعْسُوبًا. أَوَّلًا حِينَ نَفَرَ عَنْهُ النَّاسُ. وَآخِرًا حِينَ فُتِنُوا. كُنْتَ وَاللهِ لِلْمُؤْمِنِينَ أَبًا رَحِيمًا حِينَ صَارُوا عَلَيْكَ عِيَالًا. حَمَلْتَ أَثْقَالَ مَا ضَعُفُوا. وَرَعَيْتَ مَا أَهْمَلُوا. وَحَفِظْتَ مَا أَضَاعُوا. تَعْلَمُ مَا جَهِلُوا. وَشَمَّرْتَ إِذْ خَنَعُوا. وَعَلَوْتَ إِذْ هَلَعُوا. وَصَبَرْتَ إِذْ جَزِعُوا. وَأَدْرَكْتَ آثَارَ مَا طَلَبُوا. وَرَاجَعُوا رُشْدَهُمْ بِرَأْيِكَ فَظَفِرُوا. وَنَالُوا مَا لَمْ يَحْتَسِبُوا. كُنْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ عَذَابًا صَبًّا. وَلِلْمُؤْمِنِينَ رَحْمَةً وَأُنْسًا وَحِصْنًا. فَطِرْتَ بِعَنَائِهَا وَفُزْتَ بِحِبَائِهَا وَذَهَبْتَ بِفَضَائِلِهَا. وَلَمْ يَزِغْ قَلْبُكَ وَلَمْ يَجْبُنْ.

جس طرح کسی نبی کا خلیفہ ایسا کر سکتا تھا' جب آپ کے ساتھی کمزور ہو رہے تھے تو آپ ڈٹ گئے' جب وہ چھپ رہے تھے تو آپ نمایاں ہوئے' جب وہ کمزوری کا مظاہرہ کر رہے تھے تو آپ نے طاقت کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے طریقۂ کار کو لازم پکڑا' آپ صحیح خلیفہ تھے' نہ آپ کے خلاف کوئی تنازعہ کیا گیا اور نہ ہی آپ کو پرے کرنے کی کوشش کی گئی' اگر چہ منافقین کو یہ بات کتنی ہی بُری لگے اور کافروں کو یہ کتنی ہی ناگوار ہو اور حاسدوں کیلئے کتنی ہی ناپسندیدہ ہو اور فاسقوں کیلئے کتنی ہی بُری ہو اور باغیوں کیلئے کتنی ہی غصہ کا باعث ہو۔ جب لوگ کمزور تھے تو آپ نے معاملہ کو قائم کیا' جب لوگ بولنے میں رکاوٹ محسوس کرتے تھے تو آپ گویا ہوئے' جب لوگ ٹھہر گئے تھے تو آپ نور کو لے کر چلے۔ لوگوں نے آپ کی پیروی کی تو اُنہوں نے ہدایت حاصل کر لی' آپ کی آواز سب سے پست ہوتی تھی اور مرتبہ سب سے بلند تھا' کلام سب سے کم ہوتا تھا اور گفتگو سب سے درست ہوتی تھی' خاموشی سب سے زیادہ ہوتی تھی اور گفتگو سب سے بلیغ ہوتی تھی' رائے سب سے بہترین ہوتی تھی۔ آپ سب سے بہادر تھے' معاملات کو سب سے زیادہ پہچاننے والے تھے' عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ اللہ کی قسم! آپ دین کیلئے رہنما کی حیثیت رکھتے تھے' آغاز میں اُس وقت جب لوگ دین سے دور تھے اور آخر میں اُس وقت جب لوگ آزمائش کا شکار ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ مؤمنوں کیلئے مہربان باپ کی حیثیت رکھتے تھے' جب وہ آپ کے عیال بن گئے تھے' اُن میں سے جو لوگ کمزور تھے اُن کے بوجھ کو آپ نے اُٹھایا' اُن میں سے جو لوگ پریشان حال تھے آپ نے اُن کی خبر گیری کی' جو لوگ ضائع ہو رہے

كُنْتَ وَاللهِ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ الْعَوَاصِفُ وَلَا تُزِيلُهُ الْقَوَاصِفُ، كُنْتَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اٰمَنُّ النَّاسِ عِنْدَهُ فِي صُحْبَتِهِ وَكَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے آپ نے اُن کی حفاظت کی' جولوگ ناواقف تھے اُن کو تعلیم دی۔ جب اُنہوں نے گریہ وزاری کی تو آپ نے صبر سے کام لیا' وہ جو کچھ طلب کرتے تھے اُس کے آثار تک آپ پہنچ گئے تو وہ اپنی رہنمائی کی طرف آپ کی رائے کی بنیاد پر واپس آ گئے اور آپ کی مدد سے وہ وہاں تک پہنچ گئے جہاں کا اُنہیں گمان بھی نہیں تھا۔ آپ کافروں کیلئے بہتا ہوا عذاب تھے اور مؤمنوں کیلئے رحمت' اُنسیت اور حفاظت کی جگہ تھے۔ آپ نے اُس کی عباء کو تیار کیا اور اُس کی کامیابی سے سرفراز ہوئے' آپ نے تمام فضائل حاصل کر لیے' آپ کا دل ٹیڑھا نہیں ہوا اور بزدل نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! آپ ایک ایسے پہاڑ کی مانند تھے جسے تیز ہوائیں حرکت نہیں دے سکتی تھیں اور آندھیاں اُسے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتی تھیں' آپ ویسے ہی تھے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھا سلوک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کیا اور ویسے ہی تھے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ضَعِيفًا فِي بَدَنِكَ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللهِ، مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِكَ، عَظِيمًا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، جَلِيلًا فِي أَعْيُنِ النَّاسِ، كَبِيرًا فِي أَنْفُسِهِمْ

''تم جسمانی طور پر کمزور ہو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں طاقتور ہو' اپنی ذات کے حوالے سے تواضع رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ہو' لوگوں کی آنکھوں میں جلیل القدر اور اُن کے دلوں میں بڑی حیثیت کے مالک ہو''۔

لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ فِيكَ مَغْمَزٌ، وَلَا لِقَائِلٍ فِيكَ مَهْمَزٌ، وَلَا لِأَحَدٍ فِيكَ مَطْمَعٌ، وَلَا لِمَخْلُوقٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ، الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ عِنْدَكَ قَوِيٌّ حَتَّى تَأْخُذَ لَهُ بِحَقِّهِ، الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ عِنْدَكَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ حَتَّى

کسی بھی شخص کو آپ پر کوئی اعتراض نہیں تھا' کسی کہنے والے کو آپ سے کوئی اُلجھن نہیں تھی اور کسی شخص کو آپ کی ذات کے حوالے سے کوئی لالچ نہیں تھا اور مخلوق کیلئے آپ کے پاس کوئی نرمی نہیں تھی' کمزور اور کم حیثیت کا شخص آپ کے نزدیک قوی ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ اُس کا حق حاصل کر لیتے تھے اور طاقتور اور غالب شخص آپ

تَأْخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ. الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ فِي ذَلِكَ عِنْدَكَ سَوَاءٌ. أَقْرَبُ. النَّاسِ إِلَيْكُمْ أَطْوَعُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَتْقَاهُمْ لَهُ. شَأْنُكَ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ. قَوْلُكَ حُكْمٌ وَحَتْمٌ. أَمْرُكَ حِلْمٌ وَحَزْمٌ. وَرَأْيُكَ عِلْمٌ وَعَزْمٌ. فَأَقْلَعْتَ وَقَدْ نُهِجَ السَّبِيلُ. وَسَهُلَ الْعَسِيرُ. وَأُطْفِئَتِ النِّيرَانُ. وَاعْتَدَلَ بِكَ الدِّينُ. وَقَوِيَ الْإِيمَانُ. وَثَبَتَ الْإِسْلَامُ وَالْمُسْلِمُونَ. وَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. فَجَلَّيْتَ عَنْهُمْ فَأَبْصَرُوا. فَسَبَقْتَ وَاللهِ سَبْقًا بَعِيدًا. وَأَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ إِتْعَابًا شَدِيدًا. وَفُزْتَ بِالْخَيْرِ فَوْزًا مُبِينًا. فَجَلَلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ. وَعَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ. وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ. فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ. وَسَلَّمْنَا لَهُ أَمْرَهُ. وَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِكَ أَبَدًا. كُنْتَ لِلدِّينِ عِزًّا وَحِرْزًا وَكَهْفًا. وَلِلْمُؤْمِنِينَ فِئَةً وَحِصْنًا. وَعَلَى الْمُنَافِقِينَ غِلْظَةً وَكَظًّا وَغَيْظًا. فَأَلْحَقَكَ اللهُ بِنَبِيِّكَ وَلَا حَرَمَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ. فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. وَسَكَتَ النَّاسُ حَتَّى

کے نزدیک کمزور اور ذلیل ہوتا تھا جب تک آپ اُس سے حق وصول نہیں کر لیتے تھے‘ اس بارے میں قریب اور دور کے سب لوگ برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ تھا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار اور اُس سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔ آپ کا معاملہ حق‘ سچائی اور مہربانی کا تھا‘ آپ کی بات قولِ فیصل ہوتی تھی‘ آپ کا حکم بردباری اور یقینی ہوتا تھا‘ آپ کی رائے علم والی اور عزم والی ہوتی تھی۔ آپ دنیا سے ایسے عالم میں رخصت ہوئے کہ آپ نے راستہ کو واضح کر دیا‘ مشکل کو آسان کر دیا‘ جلی ہوئی آگ کو بجھا دیا۔ آپ کے ذریعہ دین درست ہو گیا‘ ایمان قوی ہوا‘ اسلام ثابت ہوا اور مسلمان بھی مضبوط ہوئے‘ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہوا‘ اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہو۔ اللہ کی قسم! آپ بہت آگے نکل گئے اور آپ نے اپنے بعد والوں کو انتہائی مشکل کا شکار کر دیا‘ بھلائی کے حوالے سے آپ نے واضح کامیابی حاصل کی۔ آپ اس سے جلیل القدر ہیں کہ آپ پر رویا جائے اور آپ نے آسمان میں اپنا سامانِ سفر زیادہ کر لیا‘ آپ کے انتقال پر مخلوق روئے گی‘ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں‘ بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے فیصلہ سے راضی ہیں اور معاملہ کو اُس کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے بعد مسلمانوں کو آپ کے انتقال جیسی کوئی مصیبت کبھی لاحق نہیں ہو گی‘ آپ دین کیلئے غلبہ‘ بچاؤ اور پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے تھے اور اہلِ ایمان کیلئے مضبوطی اور طاقت کی حیثیت رکھتے تھے‘ منافقین کیلئے شدت‘ غصہ اور غیظ و غضب کی حیثیت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے نبی کے ساتھ ملا دیا ہے اور آپ کے اجر سے وہ ہمیں

انْقَضَى كَلَامُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ بَكَوْا حَتَّى عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ. فَقَالُوا: صَدَقْتَ يَا خَتَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محروم نہیں رکھے گا اور آپ کے بعد ہمیں گمراہی کا شکار نہیں ہونے دے گا' بے شک ہم اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو ختم نہیں ہوئی اُس وقت تک لوگ خاموش رہے۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے یہ کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کے داماد! آپ نے سچ کہا ہے۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَعُثْمَانُ مَعَهُمَا لَمَقْتُولٌ ظُلْمًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَظِيمِ قَدْرِهِمْ عِنْدَهُ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا مَا فِيهِ مَبْلَغٌ لِمَنْ عَقَلَ فَمَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ. فَمَنْ أَرَادَ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ خَيْرًا فَمَيَّزَ ذَلِكَ عَلِمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ وہ مناقب ذکر کیے ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہیں' ان دونوں حضرات کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہیں ظلم کے طور پر شہید کیا گیا' ان حضرات کی قدر و منزلت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک عظیم تھی' جیسا کہ اُن روایات سے ثابت ہوتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں۔ اور یہ اُس شخص کیلئے کافی ہیں جو عقل رکھتا ہو اور اُن تمام روایات کا بغور جائزہ لے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا وہ ان کی تحقیق کر لے گا اور یہ بات جان لے گا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم یہ ویسے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

''اور ہم اُن کے سینوں سے کدورت کو الگ کر دیں گے اور وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے پلنگوں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے''۔

وَعَلِمَ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الصَّفْوَةَ مِنْ صَحَابَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

وہ شخص یہ بات بھی جان لے گا کہ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے برگزیدہ لوگ ہیں' وہ صحابہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

{وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 100]

''مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے' ابتداء میں سبقت لے جانے والے لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَكَذٰلِكَ جَمِيعُ صَحَابَتِهِ ضَمِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُخْزِيَهِ فِيهِمْ وَاَنَّهُ يُتِمُّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورَهُمْ وَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيَرْحَمُهُمْ؛ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہے کہ وہ اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کے نور کو مکمل کر دے گا اور اُن کی مغفرت کرے گا اور اُن پر رحم کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [التحريم: 8]

''وہ دن جس میں' اللہ تعالیٰ نبی کو اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوائی کا شکار نہیں کرے گا' اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے دوڑ رہا ہو گا' وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے لیے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہماری مغفرت کر دے' بے شک تُو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ. وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رضامندی

وَرِضْوَانًا، سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا } [الفتح: 29]

تلاش کر رہے ہوں گے' اُن کی مخصوص نشانی چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں' اُن کی صفات تورات میں بھی ذکر ہوئی ہیں اور انجیل میں بھی ذکر ہوئی ہیں' یہ لوگ کھیت کی طرح ہیں جو شروع میں ایک باریک سی کونپل نکالتا ہے' پھر وہ کونپل طاقتور اور مضبوط ہو جاتی ہے' پھر وہ موٹی اور دبیز ہو جاتی ہے اور پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکار کو وہ اچھی لگنے لگتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان (صحابہ کرام) کے ذریعہ کافروں کے دل جلائے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ فِي قَلْبِهِ غَيْظٌ لِأَحَدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِهِ، بَلْ نَرْجُوا بِمَحَبَّتِنَا لِجَمِيعِهِمُ الرَّحْمَةَ وَالْمَغْفِرَةَ مِنَ اللهِ الْكَرِيمِ إِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہر شخص سے کہ جس کے دل میں ان حضرات میں سے کسی ایک کیلئے' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے کسی ایک کیلئے غصہ موجود ہو' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی ایک کیلئے غصہ موجود ہو' بلکہ ہم ان سب کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور مغفرت کی اُمید رکھتے ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دفن ہونے کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جس کی نعمت کے ذریعہ اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلِّمْ.

محمد ﷺ اور اُن کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ سَائِلًا سَأَلَ عَنْ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَيْفَ كَانَ بَدْوُ شَأْنِ دَفْنِهِمَا مَعَهُ؟ وَكَيْفَ صِفَةُ قَبْرَيْهِمَا مَعَ قَبْرِهِ؟ وَهَلْ كَانَ تَقَدَّمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَثَرٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ. فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؟۔ فَأَحَبَّ السَّائِلُ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ عِلْمًا شَافِيًا فَأَجَبْتُهُ إِلَى الْجَوَابِ عَنْهُ. وَاللهُ الْمُعِينُ عَلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اما بعد! ایک سائل نے مجھ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ دفن کیسے ہوئے تھے؟ اور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے ساتھ ان دونوں کی قبریں کس طرح سے ہیں؟ کیا اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ہی گھر میں دفن ہوں گے؟ سائل یہ چاہتا تھا کہ اُسے اس بارے میں شافی علم حاصل ہو۔ تو میں نے اس بات کا جواب دینے کا ارادہ کیا اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ عَنِيَ بِمَعْرِفَةِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ عَلَى حَسْبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا فِي كِتَابِ الشَّرِيعَةِ. لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ لِيَزْدَادَ عِلْمًا وَيَقِينًا وَعَقْلًا. وَلَا يُعَارِضُهُ الشَّكُّ فِي صِحَّةِ دَفْنِهِمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَتَى عَارَضَهُ جَاهِلٌ لَا عِلْمَ مَعَهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور مہاجرین و انصار کے فضائل کی معرفت حاصل کر لے گا' جس کا ذکر ہم اس سے پہلے کتاب ''الشریعہ'' میں کر چکے ہیں تو اُس کیلئے یہ بھی ضروری ہو گا کہ وہ اس مسئلہ سے بھی آگاہ ہو جائے تاکہ اُس کے علم' یقین اور سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو اور ان دونوں حضرات کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں اُسے کوئی شک لاحق نہ ہو۔ اور جب کوئی جاہل شخص جس کے پاس علم نہ ہو' وہ اُس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے تو آدمی کے پاس ایسا علم ہو جو اُس شک کی نفی کر دے اور

كَانَ مَعَهُ عِلْمٌ يَنْفِي بِهِ الشَّكَّ حَتَّى يَرُدَّهُ إِلَى الْيَقِينِ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ، وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ

اُسے یقین کی طرف لوٹا دے ایسا یقین جس میں کوئی شک نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہی ہر ہدایت کی توفیق دینے والا ہے۔

اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ مَيِّتٌ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِهِ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ، وَالدَّلِيلُ عَلَى هَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ آپ کا انتقال ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی جانتے تھے کہ آپ کو اپنے گھر یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بھی جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

''میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے''۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(اس کی دوسری دلیل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

مَا بَيْنَ بَيْتِ عَائِشَةَ وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

''عائشہ کے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے''۔

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(اس کی تیسری دلیل) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

مَا قَبَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيًّا إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کی روح کو قبض کیا تو اُسے اُسی جگہ دفن کیا گیا جہاں اُس کی روح قبض ہوئی تھی''۔

فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسَتَأْتِي مِنَ الْأَخْبَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِهِ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ

تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آگے چل کر وہ روایات آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات سے پہلے اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

اللّٰهُ عَنْهَا وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُدْفَنَانِ مَعَهُ. وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

دفن کیا جائے گا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جائے گا اور سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے زمین کوشق کیا جائے گا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے (زمین کوشق کیا جائے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: ''میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے''

1894- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَيَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَا بَيْنَ مِنْبَرِي هٰذَا وَقَبْرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے منبر اور میری قبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے''۔

ریاض الجنۃ سے متعلق روایات

1895- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

-1895 رواہ أحمد 289/6.

الْقَطِيعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هَذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

''میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں''۔

1896- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

قَوَائِمُ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى تُرَعِ الْجَنَّةِ وَمَا بَيْنَ بَيْتِ عَائِشَةَ وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

''میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں اور عائشہ کے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

1897- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُوعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1896- انظر السابق۔

1897- رواہ البخاری:1195،ومسلم:1391۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: تَدُلُّ هَذِهِ السُّنَنُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُدْفَنُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأَنَّ قَبْرَهُ بِإِزَاءِ مِنْبَرِهِ، وَبَيْنَهُمَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا جائے گا اور آپ کی قبر مبارک آپ کے منبر کے بالکل مدمقابل ہوگی اور ان کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَدِ سِنِيهِ الَّتِي قُبِضَ عَلَيْهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تذکرہ اور وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کا تذکرہ

1898- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا تھا۔

1899- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ہوا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

1898- رواه البخاري:3536، ومسلم:2349.

1899- رواه مسلم:2352.

عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

عمر تریسٹھ برس تھی۔

63 برس کی عمر میں انتقال

1900- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْذَعِيُّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِنْتِ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر تریسٹھ برس تھی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اُن کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

فرشتوں کی حاضری

1901- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ بَحْرٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے حضرت جبریل علیہ السلام' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ کی طرف مجھے اُس ذات نے بھیجا ہے جو آپ کی

1900- رواہ مسلم: 2348۔

1901- رواہ الطبرانی فی الکبیر 129/3، وابن سعد فی الطبقات 58/2، وعزاہ الھیثمی فی المجمع 35/9۔

أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ، وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ، وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ هَبَطَ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، وَمَعَهُ مَلَكٌ عَلَى شِمَالِهِ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ، جُنْدُهُ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ، جُنْدُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ أَلْفٍ، {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ} [المدثر: 31] اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ، فَسَبَقَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مَنْ

صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو مجھے بطورِ خاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے اظہار کیلئے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے' آپ کے پروردگار نے آپ سے دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں پریشانی محسوس کر رہا ہوں' اے جبریل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ جب دوسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی اس حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' مجھے بطورِ خاص آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے بھیجا گیا ہے' پروردگار نے آپ سے دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں پریشانی محسوس کر رہا ہوں اور اے جبریل! میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ پھر جب تیسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' اُن کے ساتھ موت کا فرشتہ تھا اور اُن کے ہمراہ بائیں طرف ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل تھا جس کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کا لشکر تھا' جن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے' اُس فرشتہ نے اپنے پروردگار سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرنے کی اجازت مانگی تھی لیکن حضرت جبریل علیہ السلام ان تمام فرشتوں سے سبقت لے گئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! مجھے اُس ذات نے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہے' اُس نے بطورِ

هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَإِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي مَكْرُوبًا - قَالَ: وَاسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَكَ؛ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ يَا جِبْرِيلُ - قَالَ: فَدَخَلَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَبِّي وَرَبُّكَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُطِيعَكَ فِيمَا تَأْمُرُنِي بِهِ؛ إِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا، وَإِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُهَا؛ قَالَ: وَتَفْعَلُ ذَلِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: بِذَلِكَ أُمِرْتُ يَا مُحَمَّدُ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اشْتَاقَ إِلَيْكَ وَأَحَبَّ لِقَاءَكَ. فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ: امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ - فَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَمِعْنَا قَائِلًا يَقُولُ وَمَا نَرَى شَيْئًا: فِي اللهِ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَعِوَضٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ. فَبِاللهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ

خاص آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے مجھے بھیجا ہے اور دریافت کیا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں غم محسوس کر رہا ہوں اور میں تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر ملک الموت نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! یہ ملک الموت ہے! یہ آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے اور آپ یہ بات جان لیں کہ اس نے آپ سے پہلے کسی سے آنے کی اجازت نہیں مانگی اور آپ کے بعد بھی یہ کسی سے اجازت نہیں مانگے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! اُسے اندر آنے کی اجازت دو۔ ملک الموت اندر آیا اور بولا: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! مجھے میرے اور آپ کے پروردگار نے بھیجا ہے اور اُس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے جو بھی ہدایت کریں گے میں اُس کے بارے میں آپ کی اطاعت کریں گے' اگر آپ مجھے ہدایت کریں گے کہ میں آپ کی جان کو قبض کرلوں تو میں اُسے قبض کرلوں گا اور اگر آپ اسے ناپسند کریں گے تو میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ملک الموت! کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے کہا: اے حضرت محمد! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ ملک الموت کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کرو۔ تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی روح قبض کرلی۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا' البتہ ہمیں کوئی نظر نہیں آیا کہ ہر ہلاک

ہونے والے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی شکایت کی جا سکتی ہے' اور ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عوض حاصل کیا جا سکتا ہے اور جو چیز فوت ہو جائے' اُس کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو اور اُس سے اُمید رکھو اور وہ شخص محروم ہوتا ہے جو ثواب سے محروم رہے۔

نبی کو کہاں دفن کیا جاتا ہے؟

1902- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ وَفَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ، وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ قَائِلٌ: نَدْفِنُهُ فِي مَسْجِدِهِ، وَقَالَ قَائِلٌ: يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ عَلَيْهِ فَحُفِرَ لَهُ تَحْتَهُ ثُمَّ دَخَلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَالًا، الرِّجَالُ حَتَّى إِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال منگل کے دن ہوا آپ کو آپ کے گھر میں پلنگ پر رکھا گیا' مسلمانوں کا آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا' کسی کا یہ کہنا تھا کہ ہم آپ کو آپ کی مسجد میں دفن کریں گے' کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی نبی کا انتقال ہوتا ہے تو اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اُس کا انتقال ہوا ہو۔ تو بس چارپائی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تھا اُسے اُٹھایا گیا اور اُس کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قبر کھودی گئی۔ پھر لوگ متفرق ٹولیوں کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے (اور دعا کرتے تھے) پہلے مرد آئے' جب وہ فارغ ہو گئے تو خواتین آنے لگیں' جب وہ فارغ ہو گئیں تو بچے آنے لگے۔ کسی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی

-1902 رواه ابن ماجه:1628، وضعفه الألباني في ضعيف ابن ماجه:359۔

فَرَغُوا دَخَلَ النِّسَاءُ، حَتَّى إِذَا فَرَغْنَ دَخَلَ الصِّبْيَانُ، وَلَمْ يَؤُمَّ النَّاسَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ ثُمَّ دُفِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَسَطِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ

اور امامت نہیں کی۔ پھر بدھ کی رات نصف رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر دیا گیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

1903- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ مِمَّا أَنْعَمَ اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي بَيْتِي، وَتُوُفِّيَ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَجَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ أَعْرِفُ أَنَّهُ يُعْجِبُهُ السِّوَاكُ. فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟- فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ: نَعَمْ. فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فَأَدْخَلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نعمتیں عطا کی ہیں' اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال میرے گھر میں ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال میرے سینہ اور گردن کے درمیان ہوا' اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے اور میرے لعابِ دہن کو جمع کر دیا' (اُس کی صورت یوں ہوئی) کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن گھر میں آئے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینہ کے ساتھ ٹیک دی ہوئی تھی' عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں مسواک تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھنا شروع کیا' مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرنا چاہ رہے ہیں' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کیلئے اسے حاصل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کیا کہ جی ہاں! وہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھائی' آپ نے اُسے اپنے منہ میں ڈالا لیکن آپ کیلئے اُسے چبانا دشوار ہو رہا تھا تو میں نے اُسے لیا اور عرض کی: کیا میں اسے آپ کو نرم کر کے دے دوں؟ نبی

1903- رواہ البخاری:4449، ومسلم:2443.

فِي فِيهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ أَنْ: نَعَمْ. فَلَيَّنْتُهُ لَهُ. فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِيهَا وَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٌ۔ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ وَأَشَارَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ بِأُصْبُعِهِ يَقُولُ: الرَّفِيقُ الْأَعْلَى. حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُرَادُنَا مِنْ هَذَا دَفْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے ذریعہ اشارہ کیا: جی ہاں! تو میں نے وہ آپ کو نرم کر کے دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن موجود تھا جس میں پانی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ اپنے چہرے پر پھیرتے تھے اور یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بے شک موت کے وقت مشکل ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا۔ (امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں ابن ابوحصین نامی راوی نے اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا (کہ اس طرح بلند کیا) اور فرمایا: رفیقِ اعلیٰ (کو میں اختیار کرتا ہوں) یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ڈھلک گیا۔ (امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

بَابُ ذِكْرِ دَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن ہونا

1904- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر لیثی بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے کے بارے میں آپ کے اصحاب کے درمیان اختلاف ہو گیا' کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے' کسی کا یہ کہنا تھا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفَ أَصْحَابُهُ فِي دَفْنِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: ادْفِنُوهُ فِي الْبَقِيعِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: ادْفِنُوهُ فِي مَقَابِرِ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا يَنْبَغِي رَفْعُ الصَّوْتِ عَلَى نَبِيٍّ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا؛ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَبُو بَكْرٍ مُؤْتَمَنٌ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ إِلَّا دُفِنَ فِي مَوْضِعِهِ - فَدَفَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِهِ

آپ کو صحابہ کرام کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی زندہ ہو یا انتقال کر چکے ہوں' اُن کے سامنے آواز بلند کرنا مناسب نہیں ہے۔ تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر جو چیز بیان کریں گے وہ اس کے حوالے سے امین شمار ہوں گے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی نبی کا انتقال ہوتا ہے اُسے اُسی جگہ پر دفن کیا جاتا ہے (جہاں اُس نبی کا انتقال ہوا ہو)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی جگہ پر لوگوں نے دفن کیا۔

1905- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُطَرِّزُ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فُرِغَ مِنْ جِهَازِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فِي بَيْتِهِ، وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ، فَقَالَ قَائِلٌ: نَدْفِنُهُ فِي مَسْجِدِهِ، وَقَالَ قَائِلٌ: يُدْفَنُ مَعَ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: منگل کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل وغیرہ دے دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے گھر میں' آپ کی چارپائی پر رکھ دیا گیا تو مسلمانوں کے درمیان آپ کو دفن کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا' کسی کا یہ کہنا تھا کہ ہم آپ کو آپ کی مسجد میں دفن کریں گے' کسی کا یہ کہنا تھا کہ آپ کو آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو وفات دی تو اُس نبی کو وہیں دفن کیا گیا جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا''۔

سیدہ عائشہ کا خواب اور اُس کی تعبیر

1906- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُطَرِّزُ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَمَرًا جَاءَ يَهْوِي مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ فِي حُجْرَتِهَا، ثُمَّ قَمَرٌ ثُمَّ قَمَرٌ، ثَلَاثَةُ أَقْمَارٍ فَقَصَّتْهَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ دُفِنَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتِكِ، أَوْ قَالَ: فِي حُجْرَتِكِ.

قَالَ أَيُّوبُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو يَزِيدَ الْمَدِينِيُّ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عَائِشَةُ هَذَا خَيْرُ أَقْمَارِكِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے اُتر کر اُن کے حجرہ میں آ گیا ہے' پھر ایک اور چاند آیا' پھر ایک اور چاند آیا' یوں تین چاند آ گئے۔ اُنہوں نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیان کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہوا تو پھر روئے زمین کے تین بہترین افراد تمہارے گھر میں دفن ہوں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارے حجرہ میں دفن ہوں گے۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابویزید مدینی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپ کو (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں) دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے (تین) چاندوں میں یہ سب سے بہتر ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی 9 خصوصیات

1907- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو سیدہ مریم بنت عمران کے

الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ أُعْطِيتُ تِسْعًا مَا أُعْطِيَتْهَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصُورَتِي فِي رَاحَتِهِ حَتَّى أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِي، وَلَقَدْ قُبِضَ وَرَأْسُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي، وَلَقَدْ قَبَرْتُهُ فِي بَيْتِي، وَلَقَدْ حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتِي، وَإِنْ كَانَ الْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ وَإِنِّي لَمَعَهُ فِي لِحَافِهِ، وَإِنِّي لَابْنَةُ خَلِيفَتِهِ وَصِدِّيقِهِ، وَلَقَدْ نَزَلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ، وَلَقَدْ خُلِقْتُ طَيِّبَةً، وَعِنْدَ طَيِّبٍ، وَلَقَدْ وُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَرِزْقًا كَرِيمًا

بعد اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئیں: حضرت جبریل علیہ السلام ایک تختی پر میری تصویر لے کر نازل ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کو یہ کہا کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی' میرے علاوہ آپ ﷺ نے کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی' نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ کا سر میری گود میں تھا اور آپ ﷺ کی قبر میرے گھر میں بنی' فرشتوں نے میرے گھر کو ڈھانپ لیا تھا' جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگتی اور آپ کسی اہلیہ کے ساتھ ہوتے تو آپ کی اہلیہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر الگ ہو جاتی تھی' لیکن جب میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتی تھی تو آپ ﷺ پر وحی نازل ہو جاتی تھی اور میں آپ ﷺ کے خلیفہ اور آپ کے دوست کی صاحبزادی ہوں' میری بیگناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا' مجھے پاکیزہ پیدا کیا گیا' میں پاکیزہ شخص کی بیوی رہی اور میرے ساتھ مغفرت اور کریم رزق کا وعدہ کیا گیا۔

بَابُ ذِكْرِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ يَخْتَلِفْ جَمِيعُ مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ، وَأَذَاقَهُ اللهُ الْكَرِيمُ طَعْمَ الْإِيمَانِ أَنَّ أَبَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ شخص جو اسلام کا قائل ہو اور اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ اُسے نصیب کیا ہو' اُن میں سے کسی کے درمیان بھی یہ اختلاف نہیں ہوگا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی

بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا دُفِنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَلَيْسَ هَذَا مِمَّا يُحْتَاجُ فِيهِ إِلَى الْأَخْبَارِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَرْوِيَّةِ: فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، بَلْ هَذَا مِنَ الْأَمْرِ الْعَامِّ الْمَشْهُورِ الَّذِي لَا يُنْكِرُهُ عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ بِالْعِلْمِ، بَلْ يَسْتَغْنِي بِشُهْرَةِ دَفْنِهِمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْلِ الْأَخْبَارِ

اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیا گیا تھا اور یہ اُن چیزوں میں سے ایک نہیں ہے جن کے بارے میں روایات اور اسانید ہو کہ فلاں نے فلاں کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے' بلکہ یہ عام اور مشہور طور پر منقول ہے جس کا کوئی عالم اور جاہل انکار نہیں کرے گا۔ ان دونوں حضرات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونا اتنی مشہور چیز ہے کہ وہ روایات نقل کرنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

قبر مبارک پر سلام پیش کرنا

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا الْقَوْلِ: أَنَّهُ مَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا مِمَّنْ رَسَمَ لِنَفْسِهِ كِتَابًا نَسَبَهُ إِلَيْهِ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَرَسَمَ كِتَابَ الْمَنَاسِكِ، إِلَّا وَهُوَ يَأْمُرُ كُلَّ مَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِمَّنْ يُرِيدُ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً أَوْ لَا يُرِيدُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَأَرَادَ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُقَامَ بِالْمَدِينَةِ لِفَضْلِهَا إِلَّا وَكُلُّ الْعُلَمَاءِ قَدْ أَمَرُوهُ وَرَسَمُوهُ فِي كُتُبِهِمْ وَعَلَّمُوهُ كَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عُلَمَاءُ الْحِجَازِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا،

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ پرانے اور بعد کے زمانہ کے اہلِ علم میں سے کسی ایک نے بھی جب کوئی کتاب لکھی جس میں اُس نے مسلمانوں کے فقہاء کی طرف اقوال منسوب کیے اور اُس میں مناسک سے متعلق باب تحریر کیا تو اُس میں اُس نے اسی بات کا حکم دیا کہ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے' یا حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر مدینہ منورہ آئے' اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا ارادہ کرنا چاہیے اور مدینہ منورہ کی فضیلت کی وجہ سے وہاں قیام کرنا چاہیے' خبردار! تمام علماء نے اس بات کا حکم دیا ہے اور اس چیز کو اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے اور اُن علماء نے یہ بتایا ہے کہ آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیسے سلام پیش کرنا چاہیے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں کیسے سلام پیش کرنا چاہیے۔ حجاز کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' عراق کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' شام کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' مصر کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء' خراسان کے پہلے

وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الشَّامِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ اَهْلِ مِصْرَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ خُرَاسَانَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ.

اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء یمن کے پہلے اور بعد کے زمانہ کے تمام علماء نے اسی بات کا حکم دیا ہے اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

شیخین کے مدفن میں کوئی اختلاف نہیں

فَصَارَ دَفْنُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَمْرِ الْمَشْهُورِ الَّذِي لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَكَذٰلِكَ هُوَ مَشْهُورٌ عِنْدَ جَمِيعِ عَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، اَخَذُوهُ نَقْلًا وَتَصْدِيقًا وَمَعْرِفَةً، لَا يَتَنَاكَرُونَهُ بَيْنَهُمْ فِي كُلِّ بَلَدٍ مِنْ بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ.

تو حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونا' ایسا مشہور معاملہ ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کے علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا اور وہ عام مسلمان جو اہلِ علم نہیں ہیں اُن کے نزدیک بھی یہ بات اسی طرح مشہور ہے' اُنہوں نے اسے حاصل کیا' نقل کیا' اس کی تصدیق کی' وہ یہ بات جانتے ہیں اور مسلمانوں کے کسی بھی شہر میں لوگ اس بات کا انکار نہیں کرتے ہیں۔

وَلَا يُمْكِنُ اَنَّ قَائِلًا يَقُولُ: إِنَّ خَلِيفَةً مِنْ خُلَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَلَا حَدِيثًا اَنْكَرَ دَفْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَخِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَخِلَافَةِ بَنِي اُمَيَّةَ، لَا يتناكر ذٰلِكَ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ، وَكَذٰلِكَ خِلَافَةُ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَتَنَاكَرُونَهُ اِلَى وَقْتِنَا هٰذَا، وَاِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَيُدْفَنَ مَعَهُمْ

یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ مسلمانوں کے خلفاء میں سے پرانے یا بعد کے زمانہ کے کسی بھی خلیفہ نے اس بات کا انکار کیا ہو کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے' یہ چیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے لے کر بنو اُمیہ کے عہد خلافت میں بھی ثابت رہی' خاص و عام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا' عباسیوں کی خلافت کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور (اگر اللہ نے چاہا) تو قیامت قائم ہونے تک کوئی اس کا انکار نہیں کرے گا اور

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ

ان حضرات کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ (وہ روایت آگے آ رہی ہے)

تین قبریں ہیں اور چوتھی کی جگہ ہے

1908- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْأَقْبُرُ الثَّلَاثَةُ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ، وَقَبْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَبْرٌ رَابِعٌ يُدْفَنُ فِيهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

تین قبریں ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے، حضرت ابوبکر کی قبر ہے اور حضرت عمر کی قبر ہے اور چوتھی قبر بھی ہو گی جس میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے۔

1909- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبِ بْنِ خَالِدٍ، قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ الْكَعْبِيُّ قَالَ: قَالَ هَارُونُ الرَّشِيدُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: كَيْفَ كَانَتْ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟۔ فَقَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: كَقُرْبِ قَبْرَيْهِمَا مِنْ قَبْرِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ. فَقَالَ: شَفَيْتَنِي يَا مَالِكُ، شَفَيْتَنِي يَا مَالِكُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن سلیمان بیان کرتے ہیں: (عباسی خلیفہ) ہارون الرشید نے امام مالک سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا مقام کیا تھا؟ تو امام مالک نے فرمایا: ویسا ہی تھا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان دونوں حضرات کی قبریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے قریب ہیں۔ تو ہارون نے کہا: اے امام مالک! آپ نے میری تسلی کروا دی ہے، اے امام مالک! آپ نے میری تسلی کروا دی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

فَلَا الرَّشِيدُ بِحَمْدِ اللهِ أَنْكَرَ هَذَا مِنْ قَوْلِ مَالِكٍ، بَلْ تَلَقَّاهُ مِنْ مَالِكٍ بِالتَّصْدِيقِ وَالسُّرُورِ، وَمَالِكٌ فَقِيهُ الْحِجَازِ أَخْبَرَ الرَّشِيدَ عَنْ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَا يُنْكِرُهُ أَحَدٌ، لَا شريفٌ وَلَا غَيْرُهُ. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) خلیفہ ہارون الرشید نے الحمدللہ! اس حوالے سے امام مالک کی بات کا انکار نہیں کیا بلکہ اُنہوں نے تصدیق کرتے ہوئے اور خوشی کے ساتھ امام مالک کی اس بات کو حاصل کیا اور امام مالک جو اہلِ حجاز کے فقیہ ہیں' اُنہوں نے خلیفہ ہارون الرشید کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں بتایا ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا کوئی بھی شخص انکار نہیں کرسکتا خواہ وہ کوئی شریف (یعنی سیّد ہو) یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

وَلَوْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خُلِقُوا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ لَصَدَقَ فِي قَوْلِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: وَمَا الْحُجَّةُ فِي مَا قُلْتَ؟۔ قِيلَ: رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟۔ فَقَالُوا: فُلَانٌ الْحَبَشِيُّ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ إِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا تو وہ اپنی بات میں سچا ہوگا' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو چیز بیان کی ہے اُس کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ بات نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں حبشی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اسے اُس کی زمین اور آسمان سے اُس مٹی کی طرف لایا گیا جس سے یہ پیدا ہوا تھا۔

فَدَلَّ بِهَذَا الْقَوْلِ أَنَّ الْإِنْسَانَ يُدْفَنُ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا مِنَ الْأَرْضِ. كَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ، دُفِنُوا ثَلَاثَتُهُمْ فِي تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ

تو یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آدمی اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے' زمین کے جس حصہ سے اُسے پیدا کیا گیا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا معاملہ یہ ہے کہ ان حضرات کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے' کیونکہ یہ حضرات ایک ہی مٹی میں دفن ہوئے ہیں۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

1910- اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُنَيْسُ بْنُ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْمَدِينَةِ، فَمَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ - قَالُوا: فُلَانٌ الْحَبَشِيُّ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ سِيقَ مِنْ اَرْضِهِ وَسَمَائِهِ اِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں کسی جگہ سے گزر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں حبشی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اسے اس کی زمین اور آسمان (یعنی پیدائش کی جگہ) سے لایا گیا اور اُس مٹی کی طرف لایا گیا جہاں سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔

محارب بن دثار کے اشعار

1911- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَقُولُ:

اَلَيْسَ يَحْزُنُكَ اَنَّ اُمَّتَنَا
قَدْ فَرَّقُوا دِينَهُمْ اِذِ اشْتَجَرُوا
بَعْدَ نَبِيِّ الْهُدَى وَصَاحِبِهِ
الصِّدِّيقِ وَالْمُرْتَضَى بِهِ عُمَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مالک بن مغول بیان کرتے ہیں:

میں نے محارب بن دثار کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''کیا یہ چیز تمہیں غمگین نہیں کرتی ہے کہ ہماری اُمت اپنے دین کے بارے میں تفرقہ کا شکار ہو گئی جب اُنہوں نے آپس میں اختلاف کیا' یہ (اختلاف) ہدایت والے نبی کے بعد ہوا اور اُن کے ساتھی کے بعد ہوا جو صدیق ہیں اور وہ فرد جن سے راضی رہا گیا اور وہ

ثَلَاثَةٌ بَرَزُوا وَبِسَبْقِهِمْ
يَنْصُرُهُمْ رَبُّهُمْ إِذَا نُشِرُوا
فَلَيْسَ مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ بَصَرٌ
يُنْكِرُ تَفْضِيلَهُمْ إِذَا ذُكِرُوا
عَاشُوا بِلَا فُرْقَةٍ ثَلَاثَتُهُمْ
وَاجْتَمَعُوا فِي الْمَمَاتِ إِذَا قُبِرُوا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں' یہ تین حضرات وہ ہیں کہ جو ایسی حالت میں ظاہر ہوئے کہ یہ سبقت لے گئے اور ان کے پروردگار نے ان کی مدد کی' جب وہ پھیل گئے اور جس بھی مسلمان کو بصیرت حاصل ہو' وہ ان حضرات کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا جب بھی ان کا ذکر ہوگا' جب یہ زندہ تھے تو ان تینوں کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں ہوئی اور مرنے کے بعد جب انہیں قبر میں اُتارا گیا تو بھی یہ اکٹھے ہیں"۔

احمد بن غزال کے اشعار

1912- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ غَزَّالٍ، وَكَانَ حَسَنَ السِّتْرِ، مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَالنَّحْوِ وَالْعِلْمِ، مِنْ جُلَسَاءِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْأَنْبَارِيِّ، أَنْ يُنْشِدَنِي فِي دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْشَدَنِي مِنْ قَوْلِهِ:

(مصنف فرماتے ہیں:) میں نے ابوبکر احمد بن غزال' جو علمِ قرآن اور نحو کے ماہرین میں سے تھے اور اہلِ علم میں سے تھے اور ابوبکر بن انباری کے ساتھیوں میں سے تھے' اُن سے میں نے دریافت کیا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے بارے میں کوئی شعر سنائیں' تو اُنہوں نے یہ اشعار سنائے:

أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ وَصَاحِبَيْهِ
كَمِثْلِ الْفَرْقَدَيْنِ بِلَا افْتِرَاقِ
عَلَى رَغْمِ الرَّوَافِضِ قَدْ تَصَافَوْا
وَعَاشُوا فِي مَوَدَّةٍ بِاتِّفَاقِ
وَصَارُوا بَعْدَ مَوْتِهِمْ جَمِيعًا
إِلَى قَبْرٍ تَضَمَّنَ بِاعْتِنَاقِ
إِلَى مَا فِيهِ قَدْ خُلِقُوا أُعِيدُوا
وَمِنْهَا يُبْعَثُونَ إِلَى السِّيَاقِ
فَقُلْ لِلرَّافِضِيِّ: تَعِسْتَ يَا مَنْ

"خبردار! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے دو ساتھی فرقدوں (نیل گائے کے بچوں) کی طرح علیحدہ ہوئے بغیر اکٹھے رہے' اگرچہ روافض کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو' یہ مل کے رہے اور اتفاق کے ہمراہ محبت کے ساتھ زندہ رہے اور انتقال کے بعد جب یہ حضرات قبر میں گئے تو اُس نے بھی انہیں ملا کے رکھا' یہ اُس قبر میں گئے جہاں (کی مٹی) سے ان کی تخلیق ہوئی' یہ اُسی مٹی میں لوٹا دیئے گئے اور (میدانِ محشر کی طرف) لے جائے جانے کیلئے انہیں اُسی مٹی سے دوبارہ اُٹھایا جائے گا' تم رافضی سے کہہ دو: اے وہ شخص جو دشمنی اور مخالفت کی وجہ سے اُن حضرات سے علیحدگی اختیار کرتا ہے جو ہمیشہ سے واقعی سبقت

يُبَايِنُ فِي الْعَدَاوَةِ وَالشِّقَاقِ
لَأَهْلُ السَّبْقِ وَالْأَفْضَالِ حَقًّا
طُوَالُ الدَّهْرِ تُطْرَحُ فِي وَثَاقِ
فَعِنْدَ الْمَوْتِ تُبْصِرُ سُوءَ هَذَا
وَبَعْدَ الْمَوْتِ تُحْشَرُ فِي الْخِنَاقِ
وَأَهْلُ الْبَيْتِ حُبُّهُمْ بِقَلْبِي
وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ لَدَيَّ رِتَاقِ
بِهِمْ نَرْجُوا السَّلَامَةَ مِنْ جَحِيمٍ
تُسَعَّرُ لِلْمُخَالِفِ بِاحْتِرَاقِ
وَفَوْزًا فِي الْجِنَانِ بِدَارِ خُلْدٍ
وَنُلْقَى بِالتَّحِيَّةِ فِي التَّلَاقِ
وَهَذَا وَاضِحٌ شُكْرًا لِرَبِّي
مَكِينٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ بَاقِ

اور فضیلت والے ہیں' تو تم برباد ہو جاؤ گے اور بندشوں میں ڈال دیئے جاؤ گے' اس کی خرابی تم مرتے وقت دیکھ لو گے اور مرنے کے بعد تمہیں عذاب میں مبتلا کیا جائے گا' اہلِ بیت کی محبت میرے دل میں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میرے نزدیک عزت و شرف والے ہیں اور ان حضرات (سے محبت) کی وجہ سے ہمیں یہ اُمید ہے کہ بھڑکتی ہوئی آگ سے ہمیں سلامتی نصیب ہوگی' وہ آگ جو مخالف کو جلانے کیلئے بھڑکائی گئی ہے اور ہمیں جنت میں رہنے کی کامیابی نصیب ہوگی' جو ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے اور وہاں ملاقات کے وقت ہم سلام کہہ کر ایک دوسرے سے ملیں گے اور یہ چیز واضح ہے' اس بات پر میرے پروردگار کا شکر ہے اور اہلِ حق کے نزدیک یہ چیز مضبوط اور باقی رہنے والی ہے''۔

امام مالک کا دلچسپ جواب

1913- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، إِنِّي أُجِلُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَى أَحَدٍ مَعَهُ. فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ فَقَالَ: تَشَهَّدْ. فَتَشَهَّدَ حَتَّى قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوار بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک شخص نے امام مالک سے کہا: اے ابوعبداللہ! مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور پر بھی سلام بھیجوں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے جلیل القدر سمجھتا ہوں۔ تو امام مالک نے اُس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا' امام مالک نے فرمایا: تم تشہد کے کلمات پڑھو۔ اُس نے تشہد کے کلمات پڑھے یہاں تک کہ اُس نے یہ پڑھا: ''اے نبی آپ پر سلام ہو! اور اللہ تعالیٰ کی

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ. فَقَالَ مَالِكٌ: هُمَا مِنْ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو" تو امام مالک نے فرمایا: یہ دونوں (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ہیں، تو تم ان دونوں پر سلام بھیجو۔ امام مالک کی مراد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

حضرت ابن عمر کا قبر مبارک پر سلام کرنا

1914- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، أَخُو كُرْخَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ؟۔ قَالَ: نَعَمْ. لَقَدْ رَأَيْتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ يَمُرُّ فَيَقُومُ عِنْدَهُ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. السَّلَامُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ. السَّلَامُ عَلَى أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن عوف نامی راوی بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نافع سے سوال کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبر پر سلام کرتے تھے؟ نافع نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اُنہیں ایک سو مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے گزرتے ہوئے اُس کے پاس ٹھہر کر یہ کہتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو! حضرت ابوبکر پر سلام ہو اور میرے والد پر سلام ہو۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا إِذَا نَظَرُوا إِلَى مَنْ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُنْكِرُونَ عَلَيْهِ وَيُكَلِّمُونَهُ بِمَا يَكْرَهُ، فَلِمَ صَارَ هَذَا هَكَذَا، وَعَنْ مَنْ أَخَذُوا هَذَا؟

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے مدینہ منورہ میں کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، یا حضرت ابوبکر پر، یا حضرت عمر پر سلام بھیج رہا ہو تو وہ اُس کی اس حرکت کا انکار کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایسی بات کرتے ہیں جو ناپسندیدہ ہوتی ہے، تو یہ چیز کہاں سے آ گئی اور اُنہوں نے یہ چیز کہاں سے حاصل کی ہے۔

قِيلَ لَهُ: لَيْسَ الَّذِي يَفْعَلُ هٰذَا مِمَّنْ لَهُ عِلْمٌ وَمَعْرِفَةٌ، هٰؤُلَاءِ نَشَأُوا مَعَ طَبَقَةٍ غَيْرِ مَحْمُودَةٍ يَسُبُّونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَيْسَ يُعَوَّلُ عَلَى مِثْلِ هٰؤُلَاءِ

اُس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا: یہ کام وہ شخص نہیں کرسکتا جسے علم اور معرفت حاصل ہو' یہ وہ لوگ ہیں جن کی نشوونما اُس طبقہ کے ساتھ ہوئی ہے جو قابلِ تعریف نہیں ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ فِيهِمْ أَقْوَامًا مِنْ أَهْلِ الشَّرَفِ يُعِينُونَهُمْ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْقَبِيحِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؟ قِيلَ لَهُ: مَعَاذَ اللهِ، قَدْ أَجَلَّ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ الشَّرَفِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ مِنْ أَنْ يُنْكِرُوا دَفْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُمْ أَزْكَى وَأَطْهَرُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ بِفَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَبِصِحَّةِ دَفْنِهِمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَلَ هٰذَا الْخُلُقَ الْقَبِيحَ إِلَيْهِمْ، هُمْ عِنْدَنَا أَعْلَى قَدْرًا وَأَصْوَبَ رَأْيًا مِمَّا يُنْحَلُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَظْهَرَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ مِثْلَمَا تَقُولُ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ بَعْضِ مَنْ يَقَعُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَذْكُرُهُمَا بِمَا لَا يُحْسِنُ، فَظَنَّ أَنَّ الْقَوْلَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اُن میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو صاحب حیثیت ہیں اور وہ اس قبیح معاملہ کے حوالے سے اُن لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ تو اُس شخص سے کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے معزز افراد (یعنی سادات عظام) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ذریت کو اس بات سے بچا کے رکھا ہے کہ وہ اس بات کا انکار کریں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔ یہ حضرات (یعنی سادات عظام) حضرت ابوبکر کی فضیلت اور حضرت عمر کی فضیلت اور ان دونوں حضرات کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کے صحیح ہونے کے بارے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' یہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور پاک وصاف ہیں' کسی بھی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس قبیح فعل کی نسبت ان حضرات کی طرف کرے' یہ حضرات ہمارے نزدیک اس سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور اس سے زیادہ درست رائے رکھتے ہیں جو بعض کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ اور اگر اُن حضرات میں سے کوئی ایک فرد اُس چیز کو ظاہر کرتا ہے جس طرح کی بات آپ نے بیان کی ہے تو ہو

كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ رَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالشَّرَفِ بِقَرَابَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِيَ بِالْعِلْمِ. فَعَلِمَ مَا لَهُ مِمَّا عَلَيْهِ. إِنَّمَا يُعَوَّلُ فِي هَذَا عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ.

سکتا ہے کہ اُس نے یہ بات کسی ایسے فرد سے سُنی ہو جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کرتا ہو اور اُس فرد نے اُن دونوں کا ذکر نامناسب طریقہ سے کیا ہو اور سُننے والے نے یہ گمان کیا ہو کہ شاید حقیقت بھی یہی ہوگی' لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ بلند مرتبہ عطا کیا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاندانی تعلق رکھتا ہو اور اُس کا علم سے بھی واسطہ ہو تو اُسے اس بارے میں تمام دلائل اور جوابی دلائل کا پتا ہوگا کہ اہلِ علم کے نزدیک جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

اہلِ بیت کا طرزِ عمل

وَالَّذِي عِنْدَنَا أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ عُنُوا بِالْعِلْمِ يُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ يُنْكِرُ دَفْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَلْ يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَا فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى. وَيَرْوُونَ فِي ذَلِكَ الْأَخْبَارَ وَلَا يَرْضَوْنَ بِمَا يُنْكِرُهُ مَنْ جَهِلَ الْعِلْمَ وَجَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

ہمارے نزدیک صورتِ حال یہ ہے کہ جن اہلِ بیت کا علم کے ساتھ واسطہ رہا ہے اُنہوں نے ہر ایسے فرد کا انکار کیا ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کا انکار کرتا ہے' بلکہ یہ اہلِ بیت تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن ہوئے ہیں' یہ حضرات اس بارے میں روایات نقل کرتے ہیں اور اُس فرد سے راضی نہیں ہوتے ہیں جو علم سے ناواقفیت کی وجہ سے اس بات کا انکار کرتا ہے اور جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے ناواقف ہے۔

تاریخ مدینہ سے متعلق کتاب

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ الدَّلِيلُ عَلَى مَا تَقُولُ؟۔ قُلْتُ: هَذَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ حُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کی دلیل پیش کیجیے! تو میں یہ کہوں گا کہ طاہر بن یحییٰ نے اپنے والد یحییٰ بن حسین بن جعفر بن عبیداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب کے

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، يَرْوِي عَنْهُ كِتَابًا أَلَّفَهُ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَشَرَفِهَا، ذَكَرَ فِي كِتَابِهِ فِي بَابِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصَفَ فِي الْكِتَابِ كَيْفَ دَفْنُهُمَا مَعَهُ، وَصَوَّرَهُ فِي الْكِتَابِ، صَوَّرَ الْبَيْتَ وَالْأَقْبُرَ الثَّلَاثَةَ. وَرَوَاهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ رِجْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ عُمَرَ عِنْدَ رِجْلِ أَبِي بَكْرٍ، فَصَوَّرَهُ يَحْيَى بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَسَمِعَهُ مِنْهُ النَّاسُ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَقَرَأَهُ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى كَمَا سَمِعَهُ مِنْ أَبِيهِ، وَهُوَ كِتَابٌ مَشْهُورٌ

حوالے سے ایک کتاب نقل کی ہے جسے اُنہوں نے مدینہ منورہ کی فضیلت اور اُس کے شرف کے بارے میں تحریر کیا تھا' اُنہوں نے اس کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوئے تھے اور اُنہوں نے اُس کتاب میں یہ صفت بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح دفن کیا گیا ہے' اُنہوں نے اس کتاب میں اُس حجرے اور تینوں قبروں کو علامت بنا کر ذکر کیا ہے اور یہ بات اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر (سرہانے کی طرف سے) سب سے آگے ہے' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے پاس ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قدموں کے پاس ہے۔تو یحییٰ بن حسین نے اس کی شکل بنا کر دکھائی ہے' اُنہوں نے یہ بات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بہت سے لوگوں سے سنی ہے۔ طاہر بن یحییٰ نے یہ کتاب اپنے والد کے سامنے پڑھی بھی ہے جس طرح اُنہوں نے یہ اپنے والد سے سنی ہے اور یہ ایک مشہور کتاب ہے۔

1915- سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ إِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيَّ، إِمَامًا مِنْ أَئِمَّةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَأَحَدَ الْمُؤَذِّنِينَ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا وَذَلِكَ أَنِّي رَأَيْتُ الْكِتَابَ مَعَهُ مُجَلَّدًا كَبِيرًا شَبِيهًا بِمِائَةِ وَرَقَةٍ، سَمِعَهُ مِنْ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى فِيهِ فَضْلُ الْمَدِينَةِ، وَفِي الْكِتَابِ بَابُ صِفَةِ دَفْنِ

میں نے ابوجعفر بن ادریس قزوینی سے سوال کیا' جو مسجد حرام کے ائمہ میں سے ایک امام تھے' یہ رمضان کے مہینہ میں قیام کے دوران کی بات ہے' وہ وہاں کے مؤذنوں میں سے بھی ایک تھے' اُنہوں نے مجھے یہ بات بتائی اور یہ بتایا کہ میں نے وہ کتاب دیکھی ہے اور وہ ایک بڑی جلد میں ہے جس میں تقریباً ایک سو صفحات ہیں' اُنہوں نے یہ کتاب طاہر بن یحییٰ سے سنی بھی ہے اُس میں مدینہ منورہ کی فضیلت کا ذکر ہے' اُس کتاب میں ایک بات ہے جس میں نبی

النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصِفَةُ قَبْرِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي: يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: هَذِهِ صِفَةُ الْقُبُورِ فِي صِفَةِ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيثِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ مَخْطُوطٌ فِي الْكِتَابِ الَّذِي اَلَّفَهُ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَى هَذَا النَّعْتِ فِي الْكِتَابِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کی صفت، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی صفت بیان کی گئی ہے۔ میں نے ابوجعفر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ طاہر بن یحییٰ نے ابویحییٰ بن حسین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی قبروں کے بارے میں بعض محدثین نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے اور پھر وہاں لکیریں بنائی گئی ہیں جو اُس کتاب میں ہیں جسے طاہر بن یحییٰ بن حسین نے تحریر کیا ہے اور اُس کتاب میں وہ لکیریں اس انداز میں بنائی گئی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذَا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْ سَلَفِهِ وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ يَرْوُونَ مِثْلَ هَذَا وَيَرْسُمُونَهُ فِي كُتُبِهِمْ، وَلَا يُنْكِرُونَ شَرَفَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَنَحْنُ نَقْبَلُ مِنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ الذُّرِّيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ جَمِيعَ مَا اَتَوْا بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَهَلْ يَرْوِي اَكْثَرَ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَلَدُهُ مِنْ بَعْدِهِ، يَأْخُذُهُ الْاَبْنَاءُ عَنِ الْآبَاءِ اِلَى وَقْتِنَا هَذَا، وَنَحْنُ نُجِلُّ اَهْلَ الْبَيْتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنْ يُنْحَلَ اِلَيْهِمْ مَكْرُوهٌ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَوْ تَكْذِيبٌ لِدَفْنِهِمَا مَعَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ طاہر بن یحییٰ، اُنہوں نے اپنے اسلاف سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے یہ بات روایت کی ہے اور اُنہوں نے اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کی ہے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے شرف کا انکار بھی نہیں کیا، تو ہم اس پاکیزہ اور مبارک ذریت سے وہ چیزیں قبول کریں گے جو بھی انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں نقل کی ہیں۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زیادہ تر فضائل تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کی اولاد نے اپنے آباؤ اجداد سے اس بارے میں روایات نقل کی ہیں جس کا سلسلہ ہمارے زمانہ تک جاری ہے، ہم اہل بیت کو اس بات سے بلندتر مانتے ہیں کہ اُن کی طرف یہ بات منسوب کی جائے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ناپسند کرتے تھے، یا اس بات کا انکار کرتے تھے کہ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ دفن ہوئے ہیں۔

امام جعفر صادق کا واقعہ

1916- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي: ابْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ أَبِي لِجَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنَّ جَارًا لِي يَزْعُمُ أَنَّكَ تَتَبَرَّأُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: بَرِئَ اللهُ مِنْ جَارِكَ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَنْفَعَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے امام جعفر صادق سے کہا: میرا ایک پڑوسی یہ کہتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے برأت کا اظہار کرے! میں تو یہ اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے خاندانی تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا' میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا تھا تو میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم کو وصیت کی تھی (جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں)۔

امام باقر اور امام جعفر صادق کا جواب

1917- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: يَا سَالِمُ، تَوَلَّهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى.

قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ لِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام باقر اور امام جعفر صادق سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے یہی فرمایا: اے سالم! تم ان دونوں حضرات سے محبت رکھنا اور ان کے دشمن سے لاتعلقی کا اظہار کرنا کیونکہ یہ دونوں ہدایت کے امام ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: سالم نے یہ بات بتائی

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ، أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ جَدِّي لَا تَنَالُنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا

ہے کہ امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا: اے سالم! کیا کوئی اپنے جدامجد کو برا کہہ سکتا ہے! حضرت ابوبکر میرے جدامجد ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان دونوں حضرات سے محبت نہ رکھتا ہوں اور ان کے دشمن سے برأت کا اظہار نہ کرتا ہوں۔

امام جعفر صادق کے کلمات

1918- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَأُرَاهُ قَالَ: مِنْ أَجْلِي: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَتَوَلَّاهُمَا، اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فِي نَفْسِي سِوَى هَذَا فَلَا تُنِلْنِي شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوحفصہ بیان کرتے ہیں:

میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اُن کی عیادت کرنے کیلئے گیا تھا' وہ اُس وقت بیمار تھے' میرا خیال ہے کہ میری وجہ سے اُنہوں نے یہ الفاظ کہے: اے اللہ! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتا ہوں اور اُنہیں دوست رکھتا ہوں' اے اللہ! اگر میرے من میں اس کے علاوہ کچھ اور ہو تو تُو مجھے قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ کرنا۔

امام باقر کا فرمان

1919- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن حکیم بن جبیر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں کچھ شیعہ حضرات بھی موجود تھے' اُن میں سے کسی نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ

مَجْلِسٍ فِيهِ رَهْطٌ مِنَ الشِّيعَةِ، فَعَابَ بَعْضُهُمْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ: عَلَى مَنْ يَقُولُ هَذَا لَعْنَةُ اللهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَخَذْنَاهُ، قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِمَا؟ فَقُلْتُ: يُقِلُّونَهُمَا، فَقَالَ: إِنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ فِيهِمَا الْمُرَّاقُ، تَوَلَّهُمَا مِثْلَ مَا تَتَوَلَّى بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

عنہما پر تنقید کی تو میں نے کہا: یہ شخص کس بنیاد پر یہ باتیں کہہ رہا ہے' اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: ہم نے یہ باتیں امام ابوجعفر (یعنی امام باقر) سے حاصل کی ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات امام باقر سے ہوئی تو میں نے کہا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان دونوں کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ان پر تنقید کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر تنقید (دین سے) خارج ہونے والا شخص ہی کرے گا' تم ان دونوں کے ساتھ اسی طرح محبت رکھنا جس طرح تم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب کے ساتھ محبت رکھتے ہو۔

امام زید بن علی کا فرمان

1920- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: الْبَرَاءَةُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْبَرَاءَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَعَنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ السَّادَةِ الْكِرَامِ الْأَتْقِيَاءِ الْعُلَمَاءِ الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ قَدْ فَقَّهَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدِّينِ وَعَلِمُوا الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ وَعَلِمُوا فَضْلَ الصَّحَابَةِ فَلْيُؤْخَذِ الْعِلْمُ عَنْ مِثْلِ هَؤُلَاءِ،

ہاشم بن برید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام زید بن علی بن حسین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے لاتعلقی کا اظہار حضرت علی سے لاتعلقی کے اظہار کی مانند ہے''۔

امام آجری فرماتے ہیں: ان جیسے معزز سادات جو پرہیزگار ہیں' عالم ہیں' سمجھدار ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ بوجھ عطا کی' یہ لوگ حرام کے مقابلہ میں حلال کا علم رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کی فضیلت سے واقف ہیں تو ان جیسے حضرات سے علم حاصل کیا جائے گا' اس شخص سے علم حاصل نہیں کیا جائے گا جو علم سے ناواقف ہو' بلکہ جب کسی ایسے شخص (یعنی کسی سید) سے کوئی ایسی بات سنی جائے جو اچھی نہ ہو تو اسے روک دیا جائے گا' وعظ و نصیحت کی جائے گی' اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا: ہمارے

لَيْسَ يُؤْخَذُ عَمَّنْ جَهِلَ الْعِلْمَ، بَلْ إِذَا سَمِعَ مِنْهُ مَا لَا يُحْسِنُ وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ وَوَعَظَ، وَرُفِقَ بِهِ وَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ وَسَلَفُكَ أَجَلُّ عِنْدَنَا مِنْ أَنْ نَظُنَّ بِكَ أَنَّكَ تَجْهَلُ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ تُنْكِرُ دَفْنَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ لَهُ: أَنْتَ لَمْ تَأْخُذْ هَذَا الَّذِي تُنْكِرُهُ مِنْ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِنْ سَلَفِكَ الصَّالِحِ. إِنَّمَا أَخَذْتَهُ مِنْ صِنْفٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَتَوَلَّوْنَكُمْ، يُسَمَّوْنَ: الرَّافِضَةَ، الَّذِي رَوَى جَدُّكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ أَعْمَالَنَا

نزدیک آپ اور آپ کے اسلاف اس سے بلند حیثیت رکھتے ہیں کہ ہم آپ کے بارے میں یہ گمان کریں کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت سے واقف نہیں ہوں گے یا اُن کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کا آپ انکار کریں گے' ایسے شخص سے یہ کہا جائے گا: آپ نے یہ چیز' یعنی جو آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا انکار کر رہے ہیں' آپ نے یہ چیز کسی ایسے فرد سے حاصل نہیں کی جس کا تعلق آپ کے نیک اسلاف سے ہو' بلکہ آپ نے یہ بات ایک ایسے گروہ سے حاصل کی ہے جو اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ آپ سے محبت رکھتے ہیں' ان کا نام "روافض" ہے' آپ کے جد امجد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: یہ اُمت ستر سے کچھ زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں سب سے بُرے لوگ وہ ہوں گے جو ہماری' یعنی اہلِ بیت کی محبت کے دعویدار ہوں گے اور وہ ہمارے اعمال کے برخلاف (عمل کرتے) ہوں گے۔

1921- وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيُقَالُ لَهُ: نَحْنُ نُجِلُّكَ عَنْ مَذَاهِبِ هَؤُلَاءِ وَنَرْغَبُ بِشَرَفِكَ عَنْ مَذَاهِبِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ قَدْ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَلَعِبَتْ بِهِمُ الشَّيَاطِينُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جن کا نام رافضہ ہوگا' وہ اسلام کو پرے کر دیں گے۔ (اُس سیّد) سے یہ کہا جائے گا: ہم ایسے لوگوں کے مسلک سے آپ کو جلیل القدر (یعنی بلند و بالا) سمجھتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کے مسلک سے الگ رہیں جو لوگ حق کے راستہ سے بھٹک گئے اور شیاطین اُن کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔

اہلِ بیت سے محبت کا زبانی دعویٰ

1922- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ اَعْمَالَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

یہ اُمت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی اور اُن میں سب سے زیادہ بُرے وہ لوگ ہوں گے جو ہماری یعنی اہلِ بیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے اور ہمارے طرزِ عمل کے برخلاف کریں گے۔

حسن بن حسن کا قول

1923- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّافِضَةِ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْكُمْ لَتُقَطَّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلُكُمْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ تَوْبَةٌ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن مرزوق بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بن حسن کو ایک رافضی شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس چیز پر برقرار رکھا تو تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول نہیں کرے گا۔

وَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَقَتْ عَلَيْنَا الرَّافِضَةُ كَمَا مَرَقَتِ الْحَرُورِيَّةُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا ہے: رافضیوں نے ہمارے خلاف اُسی طرح خروج کیا ہے جس طرح حروریوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اہلِ بیت کی یہ بات سنے گا

فَمَنْ سَمِعَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ اتَّبَعَ سَلَفَهُ الصَّالِحَ وَشَنِئَ مَذَاهِبَ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا دِينَ

وہ اپنے سلف صالحین کی پیروی کرے گا اور رافضیوں کے مسلک کو خراب قرار دے گا جنہیں عقل حاصل نہیں ہے اور جن کا کوئی دین نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لَهُمْ: إِذَا مِتُّ وَفَرَغْتُمْ مِنْ جَهَازِي فَاحْمِلُونِي حَتَّى تَقِفُوا بِبَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِفُوا بِالْبَابِ وَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ وَفُتِحَ الْبَابُ، وَكَانَ الْبَابُ مُغْلَقًا، فَأَدْخِلُونِي فَادْفِنُونِي، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَكُمْ فَأَخْرِجُونِي إِلَى الْبَقِيعِ وَادْفِنُونِي. فَفَعَلُوا فَلَمَّا وَقَفُوا بِالْبَابِ وَقَالُوا هَذَا: سَقَطَ الْقُفْلُ وَانْفَتَحَ الْبَابُ، وَسُمِعَ هَاتِفٌ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ: أَدْخِلُوا الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ فَإِنَّ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے لوگوں سے فرمایا: جب میں مر جاؤں اور تم لوگ میری میت کو تیار کر دو تو مجھے اُٹھا کر اُس گھر کے دروازے پر لے جا کر ٹھہر جانا جس میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک موجود ہے' تم اُس کے دروازے پر ٹھہرنا اور یہ کہنا: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو! یہ ابوبکر اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر نبی اکرم ﷺ تمہیں اجازت دے دیں اور دروازہ کھول دیں' (راوی کہتے ہیں: وہ دروازہ بند ہوتا تھا) تو تم لوگ مجھے اندر لے جانا اور مجھے وہاں دفن کر دینا اور اگر وہ تمہیں اجازت نہ دیں تو تم مجھے جنت البقیع میں لے جا کر وہاں مجھے دفن کر دینا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا' جب وہ دروازہ پر ٹھہرے اور اُنہوں نے یہ بات کہی تو اُس کا قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا اور گھر کے اندر سے کسی ہاتف غیبی نے یہ کہا: حبیب کو حبیب کے ساتھ ملا دو کیونکہ حبیب اپنے حبیب کا مشتاق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت

وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَمَّا قَتَلَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى أَبِي لُؤْلُؤَةَ أَوْصَى الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ بِمَا أَرَادَ، قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب ابولؤلؤہ نے اُنہیں زخمی کیا' اللہ تعالیٰ ابولؤلؤہ پر لعنت کرے! تو اُنہوں نے اپنے بعد خلیفہ کے بارے میں وصیت کر

اللهِ: يَا عَبْدَ اللهِ ائْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، فَقُلْ لَهَا: إِنَّ عُمَرَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ بِأَمِيرٍ، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا، وَإِنْ أَبَتْ فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَدَّخِرُ ذَاكَ الْمَكَانَ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا أَقْبَلَ، قَالَ عُمَرُ: أَقْعِدُونِي ثُمَّ قَالَ: مَا وَرَاكَ؟۔ قَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مَا شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ قُولُوا: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ فَإِنْ أَذِنَتْ فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ

دی' اُنہوں نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے فرمایا: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین سیدہ عائشہ کے پاس جانا اور اُن سے گزارش کرنا کہ عمر آپ کو سلام کہہ رہا ہے' تم نے یہ نہیں کہنا کہ امیر المؤمنین کہہ رہے ہیں' کیونکہ اب میں اہلِ ایمان کا امیر نہیں رہا' اور تم یہ کہنا کہ وہ یہ اجازت مانگ رہا ہے کہ اُسے اُس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے' اگر وہ اجازت دے دیں تو تم مجھے اُن دونوں حضرات کے ساتھ دفن کر دینا' اگر وہ نہ مانیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان لے جانا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر نے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اُس جگہ کو اپنے لیے سنبھال کر رکھا ہوا تھا لیکن آج میں اُن کیلئے اپنی ذات پر ایثار کرتی ہوں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے' جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھا دو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بنا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: اُنہوں نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! میرے نزدیک اُس جگہ دفن ہونے سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی' جب میرا انتقال ہو جائے تو تم میری میت کو اُٹھا کر لے جانا اور یہ کہنا کہ عمر اجازت مانگ رہا ہے' اگر سیدہ عائشہ اجازت دے دیں تو تم مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لے جانا۔

1924- أَنْبَأَنَا بِهَذَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَاللَّفْظُ. لِخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ قِصَّةَ مَقْتَلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَوَصِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ائْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

عمرو بن میمون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اُن کی وصیت ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: اے عبداللہ! تم اُم المؤمنین کے پاس جانا..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا ذَكَرْتُهُ مِنَ الْأَخْبَارِ يُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ دَفْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَعَ مَا أَوْقَعَ اللهُ الْكَرِيمُ صِحَّةَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ. وَاطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ الْقُلُوبُ وَسَكَنَتْ إِلَيْهِ النُّفُوسُ. وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ. وَسَنَأْتِي بِزِيَادَاتٍ عَلَى ذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جتنی بھی روایات ذکر کی ہیں وہ سب ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور اس بات کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا صحیح ہونا اہلِ ایمان کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور لوگوں کے دل اس حوالے سے مطمئن ہیں اور یہ چیز لوگوں کے نفوس میں پختہ ہو چکی ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اب ہم اس بارے میں مزید کچھ چیزیں بیان کریں گے۔

سب سے پہلے کس کیلئے زمین شق ہوگی؟

1925- أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ

"(قیامت کے دن) میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جس کیلئے زمین کو چیرا جائے گا (جو اپنی قبر سے باہر آئے گا) پھر ابوبکر ہوگا' پھر عمر ہوگا'

مَعِي ثُمَّ اَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ اُحْشَرُ بَيْنَ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

پھر اہلِ بقیع کو میرے ساتھ اُٹھایا جائے گا' پھر اہلِ مکہ کو اور پھر اہلِ حرمین کے درمیان مجھے اُٹھایا جائے گا''۔

''ہمیں اسی طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا''

1926- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ:

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں طرف تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اُٹھایا جائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصِفَةِ قَبْرِ اَبِي بَكْرٍ وَصِفَةِ قَبْرِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی صفت' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کی صفت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کی صفت کا بیان

1927- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن عثمان بن ہانی نے قاسم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے سے پردہ ہٹائیے۔ اُنہوں نے میرے لیے پردہ ہٹایا تو تین قبریں تھیں جو نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی بالکل زمین کے ساتھ ملی

1926- رواہ الترمذی:3670، وابن ماجہ:99، والحاکم 3/68.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ أَقْبُرٍ لَا مُشْرِفَةٌ وَلَا لَاطِئَةٌ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَأَبَا بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَعُمَرَ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَوَصَفَ لِي عَمْرٌو قُبُورَهُمْ كَمَا وَصَفَهَا لَهُ الْقَاسِمُ، وَوَصَفَهَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هَذِهِ الصُّورَةَ

1928- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَيَّاطُ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ الْبُهْلُولِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ هَانِئٍ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ أَقْبُرٍ لَا مُشْرِفَةٌ وَلَا لَاطِئَةٌ، مَبْطُوحَةٌ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَرِجْلَاهُ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہوئی تھیں' اُن پر سرخ رنگ کی مٹی موجود تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر سب سے آگے ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے سر کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کے قریب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عمرو بن عثمان بن ہانی نامی راوی نے ان حضرات کی قبریں اسی طرح بیان کی ہیں جس طرح قاسم نے اُن کے سامنے بیان کیا تھا اور احمد بن صالح نے اُس کی شکل اسی طرح بیان کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن عثمان بن ہانی بیان کرتے ہیں:

قاسم نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ میرے سامنے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی قبروں سے پردہ ہٹائیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے لیے تین قبروں سے پردہ ہٹایا جو نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھیں' اُن پر سرخ مٹی موجود تھی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو دیکھا کہ وہ آگے ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے سر کے پاس تھی اور اُن کے پاؤں نبی اکرم ﷺ کے دونوں کندھوں کے مدمقابل تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کے پاس تھی۔

وَسَلَّمَ،

وَخَطَّهُ ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ فِي كِتَابِ ابْنِ مَخْلَدٍ الْخُطَطَ كَمَا اَخُطُّهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ابن ابوفدیک نامی راوی نے ابن مخلد کی کتاب میں لکیر لگا کر اُس کا نقشہ یوں بنایا ہے۔

1929- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، اَيْضًا، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيَّ يَقُولُ: كَتَبَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ يَسْاَلُونَ مُصْعَبًا يَعْنِي: الزُّبَيْرِيَّ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّا قَدِ اخْتَلَفْنَا؟۔ فَقَالَ مُصْعَبٌ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰكَذَا،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق حربی بیان کرتے ہیں: اہلِ بصرہ نے مصعب زبیری سے نبی اکرم ﷺ کی قبر کے بارے میں دریافت کیا کہ ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' تو مصعب نے بتایا: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں اس طرح ہیں۔

وَمَثَّلَهُ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْاَقْبُرُ هٰكَذَا،

ابراہیم حربی نے اُس گھر کی شکل بنا کر دکھائی ہے جس میں یہ قبریں اس طرح موجود ہیں۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ: رِجْلَا عُمَرَ تَحْتَ الْجِدَارِ

ابراہیم حربی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاؤں دیوار کے نیچے ہیں۔

قبرِ مبارک پر سلام پیش کرنا

1930- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ كِتَابَ الْمَنَاسِكِ؛ قَالَ: فَتُوَلِّي ظَهْرَكَ الْقِبْلَةَ وَتَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ، وَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَذَكَرَ السَّلَامَ وَالدُّعَاءَ، قَالَ: ثُمَّ تَتَقَدَّمُ عَلَى يَسَارِكَ قَلِيلًا وَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی کے سامنے کتاب "المناسک" پڑھی' اُس میں مصنف فرماتے ہیں: تم اپنی پشت قبلہ کی طرف کرلو اور اپنا رُخ اُس حجرہ کے درمیان کی طرف کرلو اور یہ کہو: اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں! پھر اُنہوں نے سلام اور دعا کے کلمات کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے: پھر تم اپنے بائیں طرف ہو کر تھوڑا سا آگے بڑھو اور یہ کہو: اے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر! آپ پر سلام ہو! اُس کے بعد

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

1931- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ زَكَرِيَّا أَبُو حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ إِلَى الْقَبْرِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ فَرُفِعَ حَتَّى لَا يُصَلِّيَ فِيهِ النَّاسُ. فَلَمَّا هُدِمَ بَدَتْ قَدَمٌ بِسَاقٍ وَرَكْبَةٍ؛ قَالَ: فَفَزِعَ مِنْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَقَالَ: هَذَا سَاقُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرُكْبَتُهُ. فَسُرِّيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

پہلے لوگ قبر کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے تو عمر بن عبدالعزیز کے حکم کے تحت اُس جگہ کو بلند کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ اُس جگہ پر کوئی نماز ادا نہیں کرتا تھا' پھر جب (دیوار گری) تو ایک پنڈلی اور ایک گھٹنا نمایاں ہوئے تو عمر بن عبدالعزیز اس بات سے ڈر گئے' عروہ اُن کے پاس آئے اور بولے: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی اور اُن کا گھٹنا ہے' تو اس سے عمر بن عبدالعزیز کو اطمینان ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَفِيهِ رِوَايَةٌ أُخْرَى بِصِفَةٍ غَيْرِ هَذِهِ الصِّفَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بارے میں بعض دیگر روایات ہیں جن میں قبروں کی ترتیب مختلف طور پر منقول ہے۔

1932- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ أَنِ اشْتَرِ مَسْجِدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں:

ولید بن عبدالملک نے حضرت عمر بن العزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو گرانے لگا ہوں (تا کہ تعمیر نو ہو)۔ ولید بن عبدالملک نے اُس جگہ کے مالکان سے وہ جگہ خریدی تھی اور انہیں اُس کی قیمت دی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجُرَاتِهِ، وَقَدْ كَانَ اشْتَرَاهَا مِنْ أَهْلِهَا وَأَرْغَبَهُمْ فِي ثَمَنِهَا، وَكَانَ الْوَلِيدُ هُوَ الَّذِي بَنَى مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدَ مَكَّةَ وَمَسْجِدَ دِمَشْقَ وَمَسْجِدَ مِصْرَ، وَأَنْ تَبْنِيَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَتَّى قَعَدَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَقَعَدْتُ مَعَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَدْمِ الْحُجُرَاتِ فَمَا رَأَيْتُ بَاكِيًا وَلَا بَاكِيَةً أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَئِذٍ جَزَعًا. حَيْثُ كُسِرَتْ حُجُرَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَنَاهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الْبَيْتَ عَلَى الْأَقْبُرِ فَكَسَرَ الْبَيْتَ الْأَوَّلَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَظَهَرَتِ الْقُبُورُ الثَّلَاثَةُ. وَكَانَ الرَّمْلُ الَّذِي عَلَيْهِ قَدِ انْهَارَ عَلَيْهَا. فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَقُومَ فَيُسَوِّيَهَا وَيَضَعُونَ الْبِنَاءَ. قَالَ رَجَاءٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَصْلَحَ اللهُ الْأَمِيرَ؛ إِنَّكَ إِنْ قُمْتَ قَامَ النَّاسُ مَعَكَ فَوَطِئُوا الْأَقْبُرَ. فَلَوْ أَمَرْتَ رَجُلًا أَنْ يُصْلِحَهَا. وَرَجَوْتُ أَنْ يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَقَالَ: يَا مُزَاحِمُ قُمْ فَأَصْلِحْهَا؛ قَالَ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ: فَكَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَلْفَ رَأْسِهِ عِنْدَ

ترغیب دی تھی۔ ولید وہ شخص ہے جس نے مسجد نبوی کی تعمیر نو کی' مسجد مکہ کی تعمیر نو کی' مسجد دمشق کی تعمیر نو کی' مسجد مصر کی تعمیر نو کی' اُس کی یہ خواہش تھی کہ وہ مسجد نبوی کی تعمیر نو کرے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد کے ایک کونے میں آ کر بیٹھ گئے' اُن کے ساتھ میں بھی بیٹھ گیا' پھر اُنہوں نے حکم دیا کہ حجروں کو منہدم کر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُس دن سے زیادہ رونے والے مردوں اور خواتین کو نہیں دیکھا جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو منہدم کیا گیا' وہاں کی تعمیر نو کرتے ہوئے اُس نے یہ ارادہ کیا کہ تینوں قبروں کے اوپر ایک گھر بنا دیا جائے' اُس نے پہلے والے گھر کو توڑنا شروع کیا جو پہلے قبروں پر موجود تھا تو تین قبریں سامنے آئیں جن پر ریت موجود تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اُٹھ کر اُس کو برابر کریں اور اینٹیں رکھ دیں۔ رجاء نے کہا: تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کو ٹھیک رکھے! اگر آپ اُٹھے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور قبروں پر پاؤں دے دیں گے' اگر آپ کسی شخص کو ہدایت کریں کہ وہ ان کو ٹھیک کر دے تو یہ مناسب ہوگا۔ مجھے یہ توقع تھی کہ خلیفہ صاحب مجھے اس بات کا حکم دیں گے' اُنہوں نے فرمایا: اے مزاحم! تم اُٹھو اور اُن کو ٹھیک کر دو۔ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سب سے آگے تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے وسط کے مقابلہ میں پیچھے تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی پیچھے تھی' اُن کا سر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وسط کے مدمقابل تھا۔

وَسَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، رَأْسُهُ عِنْدَ وَسَطِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

1933- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْخَيَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ بُهْلُولٍ يَعْنِي: إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ابْنِ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنَيْمُ بْنُ بِسْطَامٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِ أَصَابِعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءُ إِلَى الْحُمْرَةِ مَا هِيَ، وَرَأَيْتُ قَبْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَاءَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَرَأَيْتُ قَبْرَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَاءَ قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَوَصَفَهُ ابْنُ مَخْلَدٍ فِي الْحَدِيثِ بِالْخُطَطِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

غنیم بن بسطام مدنی بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا تھا' جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آئے تھے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا کہ وہ تقریباً چار انگل بلند تھی اور اُس پر سرخ رنگ کی کنکریاں تھیں' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے پیچھے تھی اور اُس سے ذرا نیچے تھی اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر سے پیچھے تھی اور اُس سے ذرا نیچے تھی۔ ابن مخلد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس طرح لکیریں بنا کے دکھایا ہے۔

هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهٰذَا عَلَى مَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ فِي كِتَابِهِ. فَقَدِ اتَّفَقَتِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا عَلَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَدْفُونَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ چیز ہے جسے یحییٰ بن حسین نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے' تو یہ تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوئے ہیں' تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَفِيمَا ذَكَرْتُهُ مَقْنَعٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَبِهِ الثِّقَةُ

نازل کرے! جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر بھی نازل کرے! میں نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے اگر اللہ نے چاہا اور اُسی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

❖❖❖❖❖

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَجَمِيعَ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَّلَهُنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوَّلُهُنَّ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا فَضْلَهَا، وَبَعْدَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا شَرَفُهَا عَظِيمٌ، وَخَطَرُهَا جَلِيلٌ،

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج' اہلِ ایمان کی مائیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے اُنہیں فضیلت عطا کی ہے۔ ازواجِ مطہرات میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کی فضیلت کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور اُن کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں' جن کا مرتبہ عظیم ہے اور مقام جلیل القدر ہے۔

سیدہ عائشہ کا تذکرہ اہتمام سے کیوں؟

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَلِمَ صَارَ الشُّيُوخُ يَذْكُرُونَ فَضَائِلَ عَائِشَةَ دُونَ سَائِرِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهَا، أَعْنِي: بَعْدَ خَدِيجَةَ وَبَعْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کیوں ہے کہ مشائخ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اہتمام سے ذکر کرتے ہیں اور دیگر ازواجِ مطہرات کے فضائل نقل نہیں کرتے ہیں جو ان کے بعد ہیں' یعنی سیدہ خدیجہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ جو ازواج ہیں۔

قِيلَ لَهُ: لَمَّا أَنْ حَسَدَهَا قَوْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهَا بِمَا قَدْ بَرَّأَهَا اللهُ

اُس سے یہ کہا جائے گا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بھی منافقین کے کچھ افراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسد کرتے تھے اور اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر' وہ

تَعَالَى مِنْهُ وَأَنْزَلَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَأَكْذَبَ فِيهِ مَنْ رَمَاهَا بِبَاطِلِهِ، فَسَرَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقَرَّ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ عُنِيَ الْعُلَمَاءُ بِذِكْرِ فَضَائِلِهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رُوِيَ أَنَّهُ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: إِنَّكِ لَسْتِ لَهُ بِأُمٍّ فَقَالَتْ: صَدَقَ أَنَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَسْتُ بِأُمِّ الْمُنَافِقِينَ

الزام لگایا تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا حکم نازل کیا اور اس بارے میں قرآن کا حکم نازل کیا اور جس شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا تھا اُس کو جھوٹا قرار دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے اپنے رسول ﷺ کو خوشی عطا کی اور اس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور منافقین کی آنکھوں کو گرم کیا' اسی وجہ سے علماء اہتمام کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہ دنیا اور آخرت میں نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ یہ روایت منقول ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: ایک شخص یہ کہتا ہے کہ آپ اُس کی ماں نہیں ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ ٹھیک کہتا ہے' میں اہلِ ایمان کی ماں ہوں' میں منافقین کی ماں نہیں ہوں۔

بعض فقہاء کا قول

وَبَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ حَلَفَا بِالطَّلَاقِ، حَلَفَ أَحَدُهُمَا أَنَّ عَائِشَةَ أُمُّهُ، وَحَلَفَ الْآخَرُ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِأُمِّهِ فَقَالَ: كِلَاهُمَا لَمْ يَحْنَثْ. فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ هَذَا؟۔ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَحْنَثَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي حَلَفَ أَنَّهَا أُمُّهُ هُوَ مُؤْمِنٌ لَمْ يَحْنَثْ، وَالَّذِي حَلَفَ إِنَّهَا لَيْسَتْ أُمَّهُ هُوَ مُنَافِقٌ لَمْ يَحْنَثْ.

(مصنف فرماتے ہیں:) بعض متقدمین فقہاء کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اُن سے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو طلاق کی قسم اُٹھا لیتے ہیں' اُن میں سے ایک یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں ہیں' اور دوسرا شخص یہ حلف اُٹھاتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں نہیں ہیں۔ تو اُس فقیہ نے جواب دیا: وہ دونوں حانث نہیں ہوں گے۔ اُن سے کہا گیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کا حانث ہونا ضروری ہے۔ تو اُس فقیہ نے کہا: جس شخص نے یہ حلف اُٹھایا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں ہیں وہ شخص مؤمن ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا اور جس شخص نے یہ حلف اُٹھایا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس کی ماں نہیں ہیں تو وہ منافق ہوگا تو وہ بھی حانث نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَشْنَأُ عَائِشَةَ حَبِيبَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيِّبَةَ الْمُبَرَّأَةَ الصِّدِّيقَةَ ابْنَةَ الصِّدِّيقِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اُس شخص کے حوالے سے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب' پاکیزہ' بری اور صدیقہ بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تنقید کرتا ہے' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور اُم المومنین ہیں' اللہ تعالیٰ اُن سے اور اُن کے والد سے راضی ہو' جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنا

1934- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى رَجُلًا يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: میں نے تمہیں دو مرتبہ خواب میں دیکھا' میں نے دیکھا کہ ایک شخص (یعنی فرشتہ) تمہاری تصویر ریشم کے کپڑے میں رکھ کر لایا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: یہ آپ کی اہلیہ ہیں' آپ اس کپڑے کو ہٹائیں۔ جب میں نے ہٹایا تو وہ تمہاری تصویر تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

حکمِ خداوندی کے تحت' سیدہ عائشہ سے شادی

1935- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1934- رواه البخاري: 5078، ومسلم: 2438.

1935- انظر السابق.

حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ بَعْدَ وَفَاةِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ اَنْتِ، فَقُلْتُ: اِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ.

"خدیجہ کے انتقال کے بعد ریشم کے ایک کپڑے میں ایک لڑکی کی تصویر میرے پاس لائی گئی تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا"۔

قَالَ: ثُمَّ اُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَكَشَفْتُهَا، فَإِذَا هِيَ اَنْتِ، فَقُلْتُ: اِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ریشم کے کپڑے میں ایک لڑکی (کی تصویر) لائی گئی' میں نے اُس کپڑے کو ہٹایا تو اُس میں تم تھیں' میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

قَالَ: ثُمَّ اُتِيتُ بِجَارِيَةٍ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَكَشَفْتُهَا فَإِذَا هِيَ اَنْتِ، فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُمْضِهِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک لڑکی کی تصویر ریشم کے کپڑے میں لائی گئی' میں نے اُس کپڑے کو ہٹایا تو اُس میں تم تھیں' میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔ (یعنی روایت کے الفاظ میں راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے' مفہوم یہی ہے)۔

دنیا و آخرت میں زوجۂ محترمہ

1936- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1936- رواه الترمذي:3880 وخرجه الألباني في صحيح الترمذي:3041۔

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى، قَالَتْ: جَاءَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام مجھے (یعنی میری تصویر کو) سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور یہ بتایا تھا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔

امام موسیٰ کاظم کی روایت

1937- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) امام موسیٰ کاظم نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ صُورَةُ عَائِشَةَ . قَالَ: فَنَهَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ

''جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بولے: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کی صاحبزادی کے ساتھ آپ کی شادی کر دی ہے' جبریل کے پاس عائشہ کی تصویر تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیٹی کے ساتھ میری شادی کر

السَّلَامُ اَتَانِي وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَنِي ابْنَتَكَ فَأَرِنِيهَا. قَالَ: فَأَخْرَجَ اِلَيْهِ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ فَاَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ هٰذِهِ الصُّورَةُ الَّتِي اَرَانِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ: اِنَّ لِي ابْنَةٌ صَغِيرَةٌ لَمْ تَبْلُغْ، قَالَ: اَرِنِيهَا فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: هٰذِهِ الصُّورَةُ الَّتِي اَتَانِي بِهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَنِيهَا. قَالَ: زَوَّجْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

دی ہے تو تم وہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو بلایا اور نبی اکرم ﷺ کو دکھایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ تصویر نہیں ہے جو جبریل نے مجھے دکھائی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری ایک چھوٹی بیٹی ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس کو مجھے دکھاؤ۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے آئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ صورت ہے جسے لے کر جبریل میرے پاس آئے تھے اور یہ بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری شادی اس کے ساتھ کر دی ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کی شادی آپ کے ساتھ کر دیتا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ مِقْدَارِ سِنِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقْتَ تَزَوَّجِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر کا تذکرہ

1938- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی اُس وقت اُن کی عمر سات سال تھی اور جب اُن کی رخصتی ہوئی تھی اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔

1939- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1938- رواه البخاري: 5158.

1939- رواه مسلم.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، يَعْنِي: وَقْتَ دُخُولِهِ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے ساتھ شادی کی تھی' اُس وقت اُن کی عمر نو سال تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ جب اُن کی رخصتی ہوئی تھی اُس وقت وہ نو سال کی تھیں اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اُس وقت وہ اُٹھارہ سال کی تھیں۔

1940- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَفَّى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَبْلَ مَخْرَجِهِ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ اُس وقت شادی کی جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو چکا تھا' یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ سے (مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے) سے پہلے کی بات ہے' اُس وقت میری عمر سات یا شاید چھ سال تھی' جب ہم مدینہ منورہ آئے تو خواتین میرے پاس آئیں' میں اُس وقت جھولے میں کھیل رہی تھی' مجھے بخار بھی تھا' اُنہوں نے مجھے تیار کیا اور پھر مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئیں (یعنی میری رخصتی ہوگئی)۔

شوال میں رخصتی کا پسندیدہ ہونا

1941- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1940- رواہ البخاری:3894، ومسلم:1422.

1941- رواہ مسلم:1423، والنسائی 130/6.

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ: وَكَانَتْ تُحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوال کے مہینہ میں میرے ساتھ شادی کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے اور کون سی ایسی خاتون ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ مقرب ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ اُن کے گھرانے کی خواتین کی رخصتی شوال میں ہو۔

بَابُ ذِكْرِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَمُلَاعَبَتِهِ إِيَّاهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تذکرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے ساتھ کھیلنا

1942- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، يَعْنِي: مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا' اُن صاحبزادی نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت میرے لحاف میں لیٹے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے' وہ ابوقحافہ کی صاحبزادی کے حوالے سے آپ سے انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں

1942- رواه البخاري:2581، ومسلم:2442.

وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ، وَأَنَا سَاكِتَةٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّةُ، أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ أُحِبُّ؟ ۔ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَأَحِبِّي هَذِهِ ۔ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاموش رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تم اُس سے محبت نہیں کرتی ہو جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) محبت رکھو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تو وہ اُٹھ گئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس واپس گئیں اور اُنہیں اس بارے میں بتایا جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا اور جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا۔

حضرت عمرو کا سوال اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب

1943- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ ۔ قَالَ: عَائِشَةُ ۔ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے نزدیک کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ اُنہوں نے عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر۔

1943- رواه البخاري: 3662، ومسلم: 2384.

مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ

1944- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟۔ قَالَ: عَائِشَةُ ۔ قَالَ: لَيْسَ عَنْ اَهْلِكَ نَسْاَلُكَ. قَالَ: فَاَبُوهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ سائل نے کہا: ہم آپ کی ازواج کے بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا ردِ عمل

1945- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ، اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقَالَ: اُغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا اَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تنقید کی تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں دفع ہو جاؤ کہ تم قبیح ہو اور برباد ہو جاؤ' کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب خاتون کو اذیت پہنچا رہے ہو۔

مسروق کا طرزِ عمل

1946- اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کرتے تھے تو یہ کہتے تھے:

1944- رواہ الترمذی: 3884، والحاکم 13/4، وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 3049۔

حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي الْمُبَرَّاَةُ الصِّدِّيقَةُ ابْنَةُ الصِّدِّيقِ، حَبِيبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھے اُس خاتون نے یہ حدیث بیان کی ہے جن کی برأت کا اظہار کیا گیا' جو صدیقہ ہیں اور صدیق کی صاحبزادی ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں۔

1947- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، إِنَّ نَاسًا كَانُوا يَلْعَبُونَ فَاطَّلَعَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ فَزَبَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ - فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ، قَالَ: إِنَّكِ لَا تُتْرَكِينَ - فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: قُومِي فَانْظُرِي - فَقَامَتْ وَأَدْخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهَا مِنْ تَحْتِ يَدَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْثِي لَهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ لوگ کھیل کود کر رہے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں جھانک کر دیکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ مجھے رہنے دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُٹھو اور دیکھ لو۔ وہ کھڑی ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا سر اپنے بازو کے نیچے سے نکالا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر افسوس ہوا۔

1948- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے' اُس وقت حبشی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اپنے نیزوں کے ذریعہ کرتب دکھا رہے تھے'

1948- رواه البخاري:949.

يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ قَوْمًا حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَنْصَرِفُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا تا کہ میں بھی اُن کے کرتبوں کو دیکھتی رہوں' پھر وہ اُٹھ گئے یہاں تک کہ مجھے بھی واپس آنا پڑا' تم لوگ خود اندازہ لگالو کہ ایک ایسی لڑکی جس کی عمر کم ہو وہ اس طرح کے کرتب دیکھنے میں کتنی دلچسپی رکھتی ہوگی۔

1949- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَاصِمٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: كَانَ زِنْجٌ يَلْعَبُونَ فِي الْمَدِينَةِ فَوَضَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَنَكَهَا عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں:

زنگی (یعنی سیاہ فام) لوگ مدینہ منورہ میں کرتب دکھا رہے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ٹھوڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر رکھی ہوئی تھی اور اُسے دیکھ رہی تھیں۔

1950- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَكَانَتْ بَعْضَ خَالَاتِهِ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' میں اُس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے گھٹنے پر رکھا اور اُن کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر آپ کو پرے کیا۔ میں نے عرض کی: اے خاتون! یہ کیا

1949- انظر السابق۔

وَاَنَا عِنْدَهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَاَسَرَّ إِلَيْهَا شَيْئًا دُونِي فَدَفَعَتْ فِي صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: مَا لَكِ يَا كَذَا وَكَذَا تَفْعَلِينَ هَذَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: دَعِيهَا فَإِنَّهُنَّ يَفْعَلْنَ هَذَا وَاَشَدَّ مِنْ هَذَا

بات ہے! آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کر رہی ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو! یہ ایسا کر لیتی ہے' اس سے زیادہ شدید کر لیتی ہے۔

1951- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ قَالَ: اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ . قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو بھی مجھے پتا چل جاتا ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو بھی پتا چل جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پتا چلتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم راضی ہو تو کہتی ہو: جی نہیں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم ہے' اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو تم یہ کہتی ہے: جی نہیں! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا چھوڑتی ہو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلقی اختیار نہیں کرتی)۔

بَابُ سَلَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: حضرت جبریل علیہ السلام کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنا

1952- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1951- رواه البخاري:5228، ومسلم:2339.

1952- رواه البخاري:6253، ومسلم:2447.

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ - فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا سلام کہنا

1953- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي: مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ؛ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ - قُلْتُ: نَعَمْ؛ قَالَ: فَذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ - فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے بعد میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے' جو ایک ساتھی ہیں

1953- انظر السابق.

وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

اور مہمان ہیں اور اچھے ساتھی اور اچھے مہمان ہیں۔

1954- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ ـ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل تمہارے سلام کہہ رہے ہیں۔تو میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ عِلْمِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کا تذکرہ

1955- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكَابِرَ يَسْأَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم نامی راوی نے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ہم نے اُن سے دریافت کیا: کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا علمِ وراثت میں بھی ماہر تھیں؟ تو مسروق نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام کو دیکھا ہے کہ وہ علمِ وراثت کے مسائل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کرتے تھے۔

صحابہ کرام کا سیدہ عائشہ سے مسائل دریافت کرنا

1956- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1954- انظر:1952۔

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟۔ قَالَ: اِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ مَشْيَخَةً مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَكَابِرِ يَسْاَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مسلم نامی راوی نے مسروق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا:

کیا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علمِ وراثت کی بھی ماہر تھیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ اور اکابر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے مسائل دریافت کرتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کا رجوع کرنا

1957- اَنْبَاَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ اِنِّي لَاُعْظِمُهُ اَنْ اَذْكُرَهُ لَكِ فَقَالَتْ: مَا هُوَ؟۔ قَالَ: الرَّجُلُ يَاْتِي الْمَرْاَةَ ثُمَّ يَكْسِلُ فَلَا يُنْزِلُ؟۔ فَقَالَتْ: اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَقَالَ اَبُو مُوسَى: لَا اَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اَحَدًا بَعْدَكِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ایک معاملہ کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے درمیان اختلاف مجھے گراں گزرتا ہے اور مجھے اس بات سے بھی اُلجھن ہو رہی ہے کہ میں آپ کے سامنے اُسے ذکر کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ مسئلہ کیا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب کوئی شخص عورت کے پاس آئے اور صحبت کر کے فارغ ہو جائے اور اُسے انزال نہ ہو (تو اُس کا حکم کیا ہو گا؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے (یعنی غسل کے وجوب کیلئے انزال شرط نہیں ہے)۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بعد اب میں کسی سے اِس بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

عروہ بن زبیر کا بیان

1958- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى

ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر جو سیدہ عائشہ رضی اللہ

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ صَحِبْتُ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ حَتَّى قُلْتُ قَبْلَ وَفَاتِهَا بِأَرْبَعِ سِنِينَ أَوْ خَمْسٍ: لَوْ تُوُفِّيَتِ الْيَوْمَ مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ فَاتَنِي مِنْهَا، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَعْلَمَ بِآيَةٍ أُنْزِلَتْ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِسُنَّةٍ وَلَا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ وَلَا أَرْوَى لَهُ، وَلَا بِيَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ وَلَا بِكَذَا وَلَا بِكَذَا وَلَا بِقَضَاءٍ وَلَا بِطِبٍّ مِنْهَا. فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّهْ، الطِّبُّ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتِيهِ؟۔ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَمْرَضُ فَيُنْعَتُ لِيَ الشَّيْءُ وَيَمْرَضُ الْمَرِيضُ فَيُنْعَتُ لَهُ فَيَنْتَفِعُ فَأَسْمَعُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ لِبَعْضٍ فَأَحْفَظُهُ. قَالَ عُرْوَةُ: فَلَقَدْ ذَهَبَ عَنِّي عَامَّةُ عِلْمِهَا لَمْ أَسْأَلْ عَنْهُ

عنہا کے سگے بھانجے ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہا ہوں یہاں تک کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتقال سے چار یا شاید پانچ سال پہلے میں نے سوچا کہ اگر آج اُن کا انتقال ہو جاتا ہے تو مجھے اس بات پر کتنی ندامت ہو گی کہ میں نے اُن سے کتنی باتوں کے حوالے سے استفادہ نہیں کیا' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو آیت کے نزول کے بارے میں' یا وراثت کے بارے میں' یا سنت کے بارے میں ان سے زیادہ علم رکھتا ہو' یا شعر کے بارے میں' یا شعر کو روایت کرنے کے بارے میں' یا عربوں کی تاریخ کے بارے میں' یا نسب کے بارے میں' یا فلاں فلاں علوم کے بارے میں' یا عدالتی فیصلوں کے بارے میں' یا طب کے بارے میں اُن سے زیادہ مہارت رکھتا ہو۔ ایک مرتبہ میں نے اُن سے دریافت کیا: اے امی جان! طب کا علم آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بیمار رہتی تھی تو میرے لیے جو دوائیں تجویز کی جاتی تھیں (اُن کو یاد رکھتی تھی) اسی طرح جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا اور اُس کیلئے جو دوا تجویز کی جاتی تھی اور اُسے نفع ہو جاتا تھا تو میں لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنتی تھی تو اُسے یاد رکھتی تھی۔ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زیادہ تر علم مجھ سے رخصت ہو گیا اور میں نے اُن سے اس بارے میں سوال نہیں کیا۔

1959- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الزَّمِنُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا جَالَسْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں کسی ایسے شخص کے پاس نہیں بیٹھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِقَضَاءٍ وَلَا بِحَدِيثِ جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا أَرْوَى لِشِعْرٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ وَلَا طِبٍّ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ، مِنْ أَيْنَ تَعَلَّمْتِ الطِّبَّ؟۔ قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَنْعَتُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَحَفِظْتُهُ

حدیث' عدالتی فیصلوں' زمانۂ جاہلیت کی تاریخ' شعر کی روایت' علمِ وراثت اور طب کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ ایک مرتبہ میں نے کہا: اے خالہ جان! آپ نے طب کا علم کہاں سے حاصل کیا؟ اُنہوں نے فرمایا: میں لوگوں کو سنا کرتی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے (مختلف بیماریوں کے علاج کے بارے میں) گفتگو کیا کرتے تھے تو میں اُسے یاد رکھتی تھی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

1960- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَيْرِ بْنِ كَثِيرٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللهُ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ يُرِيدُ الْحَجَّ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ فَكَلَّمَهَا خَالِيَيْنِ، لَمْ يَشْهَدْ كَلَامَهُمَا إِلَّا ذَكْوَانُ أَبُو عَمْرٍو وَمَوْلَى عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ فَكَلَّمَهَا مُعَاوِيَةُ، فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ تَشَهَّدَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ ثُمَّ ذَكَرَتْ مَا بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ، وَالَّذِي سَنَّ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ وَحَضَّتْ مُعَاوِيَةَ عَلَى اتِّبَاعِ أَمْرِهِمْ، فَقَالَتْ فِي ذَلِكَ فَلَمْ تَتْرُكْ، فَلَمَّا قَضَتْ مَقَالَتَهَا، قَالَ لَهَا مُعَاوِيَةُ: أَنْتِ وَاللهِ الْعَالِمَةُ بِاللهِ وَبِأَمْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب حج کے ارادہ سے مدینہ منورہ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' ان دونوں کی تنہائی میں گفتگو ہوئی' ان کی گفتگو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان ابوعمرو شریک تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی' جب اُن کی بات پوری ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تشہد کے کلمات پڑھے اور اس بات کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دینِ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء نے جو طریقے مقرر کیے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ترغیب دی کہ وہ اس بارے میں ان حضرات کی پیروی کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حوالے سے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی اور کوئی پہلو نہیں چھوڑا' جب اُنہوں نے گفتگو ختم کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم!

رَسُولِهِ النَّاصِحَةُ الْمُشْفِقَةُ الْبَلِيغَةُ الْمَوْعِظَةِ حَضَضْتِ عَلَى الْخَيْرِ وَأَمَرْتِ بِهِ، وَلَمْ تَأْمُرِينَا إِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَنَا. وَأَنْتِ أَهْلٌ أَنْ تُطَاعِي. فَتَكَلَّمَتْ هِيَ وَمُعَاوِيَةُ كَلَامًا كَثِيرًا فَلَمَّا قَامَ مُعَاوِيَةُ اتَّكَأَ عَلَى ذَكْوَانَ. ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ خَطِيبًا قَطُّ لَيْسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلَغَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بارے میں صحیح علم رکھنے والی ہیں' آپ خیر خواہ ہیں' مہربان ہیں' بلیغ وعظ کرنے والی خاتون ہیں' آپ نے بھلائی کی ترغیب دی اور اس کا حکم دیا' آپ نے ہمیں اُنہی باتوں کا حکم دیا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہیں اور آپ اس بات کی اہل ہیں کہ آپ کی فرمانبرداری کی جائے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تفصیلی گفتگو ہوئی' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھے تو اُنہوں نے ذکوان کو ٹیک لگا کر فرمایا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے ایسا کوئی خطیب نہیں سنا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ بلیغ ہو۔

بَابُ ذِكْرِ جَامِعِ فَضَائِلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جامع فضائل کا تذکرہ

1961- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَقَدْ أُعْطِيتُ تِسْعًا مَا أُعْطِيتَهَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصُورَتِي فِي رَاحَتِهِ حَتَّى أَمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے نو خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو سیدہ مریم بنت عمران کے بعد اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئیں: حضرت جبریل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں میری تصویر لے کر نازل ہوئے تھے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ شادی کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے شادی کی تھی تو میں کنواری تھی' میرے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی کنواری خاتون سے شادی نہیں کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کا سر میری

أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِي، وَلَقَدْ قُبِضَ وَرَأْسُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي، وَلَقَدْ قَبَرْتُهُ فِي بَيْتِي، وَلَقَدْ حَفَّتِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتِي، وَإِنْ كَانَ الْوَحْيُ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ وَإِنِّي لَمَعَهُ فِي لِحَافِهِ، وَإِنِّي لَابْنَةُ خَلِيفَتِهِ وَصِدِّيقِهِ، وَلَقَدْ نَزَلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ، وَلَقَدْ خُلِقْتُ طَيِّبَةً وَعِنْدَ طَيِّبٍ، وَلَقَدْ وُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَرِزْقًا كَرِيمًا

گود میں تھا۔ آپ ﷺ کی قبر مبارک میرے گھر میں ہے' فرشتوں نے میرے گھر کو ڈھانپ لیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ پر جب ایسے وقت میں وحی نازل ہونے لگتی تھی جب آپ ﷺ کسی اہلیہ کے ساتھ ہوتے تو آپ کی اہلیہ آپ سے الگ ہو جاتی تھیں لیکن جب نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ لحاف میں موجود ہوتے تھے پھر بھی آپ ﷺ پر وحی نازل ہو جاتی تھی۔ میں نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ اور آپ ﷺ کے صدیق کی صاحبزادی ہوں۔ میری بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا تھا۔ مجھے پاکیزہ پیدا کیا گیا اور میں پاکیزہ شخص کی اہلیہ رہی اور میرے ساتھ مغفرت اور عزت والے رزق کا وعدہ کیا گیا۔

تیمم کے حکم کا شانِ نزول

1962- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ الرُّخْصَةَ الَّتِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الصَّعِيدِ إِنَّمَا كَانَتْ فِي لَيْلَةٍ حَبَسَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى فِيهَا النَّاسَ وَهِيَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّحِيلِ حَتَّى إِبْهَارِ اللَّيْلِ، أَنَارَ اللَّيْلُ الشَّكُّ مِنَ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَلَيْسَ مَعَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ تیمم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو رخصت کا حکم نازل کیا تھا' اُس کا پس منظر کیا ہے؟ ایک مرتبہ رات کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے لوگوں کو رکنا پڑ گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پالان میں موجود تھیں' یہاں تک کہ رات ختم ہونے لگی' یہاں ایک لفظ کے بارے میں ابن عبدالحمید نامی راوی کو شک ہے' اُس وقت لوگوں کے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن پر ناراضگی کا اظہار

1962- رواه أبو داؤد:318، والنسائي 1/167، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد:310.

النَّاسِ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَائِشَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ يَتَوَضَّئُونَ لِلصَّلَاةِ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرُّخْصَةَ فِي التَّيَمُّمِ: التَّمَسُّحُ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ أُنْزِلَتْ: يَا بُنَيَّةُ مَا عَلِمْتُ. إِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ. وَكَانَ عَمَّارٌ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ ضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ فَمَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ

کیا اور کہا: تم نے لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے اور اُن کے پاس پانی بھی نہیں ہے کہ جس سے وہ نماز کیلئے وضو کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی رخصت کا حکم نازل کیا' یعنی پاک مٹی کے ذریعہ مسح کرنے کا۔ جب یہ آیت نازل ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میری بیٹی! مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ تم برکت والی ہو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں نے اپنی ہتھیلیاں مٹی پر لگائیں اور اُس کے ذریعہ اپنے چہروں کا مسح کیا اور پھر دوبارہ مٹی پر لگائیں اور اُن کے ذریعہ اپنے بازوؤں پر کندھوں تک مسح کیا۔

1963- وَأَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحَجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ قَالَ: ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدِي. فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' جب ہم بیداء یا شاید ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے' وہاں پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنا سر میرے زانوں پر رکھ کر سو رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو رُکنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی

1963- رواہ البخاری:334، ومسلم:367۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَهُوَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي التَّحَرُّكَ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' وہ اپنا ہاتھ بھی میرے پہلو پر مارتے رہے لیکن میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو وہاں پانی موجود نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی۔ تو حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ جس اونٹ پر میں بیٹھی ہوئی تھی' جب اُسے اُٹھایا گیا تو اُس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

سیدہ عائشہ کی فضیلت کی مثال

1964- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عائشہ کو دیگر تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو

1964- رواه البخاری:377 ومسلم:2446۔

الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

دیگر تمام کھانوں پر حاصل ہے"۔

حَدِيثُ الْإِفْكِ

واقعۂ افک کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَزِدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قِصَّةِ الْإِفْكِ إِلَّا شَرَفًا وَنُبْلًا وَعِزًّا، وَزَادَ مَنْ رَمَاهَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ ذُلًّا وَخِزْيًا، وَوَعَظَ مَنْ تَكَلَّمَ فِيهَا مِنْ غَيْرِ الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَشَدِّ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْعِظَةِ. وَحَذَّرَهُمْ أَنْ يَعُودُوا لِمِثْلِ مَا ظَنُّوا مِمَّا لَا يَحِلُّ الظَّنُّ فِيهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے واقعۂ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے شرف' سمجھداری' عزت میں اضافہ کیا اور منافقین کی ذلت اور رسوائی میں اضافہ کیا' منافقین کے علاوہ جن اہلِ ایمان نے اس حوالے سے گفتگو کی تھی اُنہیں وعظ ونصیحت کی جو سخت ترین وعظ تھا اور اُنہیں اس بات سے بچنے کی ہدایت کی کہ وہ دوبارہ ایسا کریں اور اس طرح کا گمان کریں کہ جو گمان کرنا جائز نہیں ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

{لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ يَعِظُكُمُ اللهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} [النور: 17]

"جب تم نے یہ بات سنی تھی تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس حوالے سے گفتگو کریں' تو ہر عیب سے پاک ہے' یہ بڑا بہتان ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم دوبارہ کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم مؤمن ہو"۔

مَيِّزُوا رَحِمَكُمُ اللهُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِمَا رَمَوْهَا بِهِ، وَوَعَظَ الْمُؤْمِنِينَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً

تو اللہ تعالیٰ آپ حضرات پر رحم کرے! آپ اس مقام میں امتیاز تو کریں آپ کو پتا چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پاک قرار دیا ہے اُس چیز کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے جو اُن لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو بلیغ وعظ کیا ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ بْنَ شَاهِينَ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَذْكُرْ أَهْلَ الْكُفْرِ بِمَا رَمَوْهُ بِهِ إِلَّا سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِمَا رَمَوْهُ بِهِ. مِثْلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابوعبداللہ بن شاہین بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اہلِ کفر کا ذکر جب کیا کہ اُنہوں نے جو الزام لگایا تو اس حوالے سے اپنی پاکی کو بیان کیا تاکہ اُس بات کے بڑے ہونے کا اظہار ہو جو اُنہوں نے الزام لگایا ہے' اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وَقَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ} [البقرة: 116]

''اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' اور وہ اس بات سے پاک ہے''۔

قَالَ: فَلَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمَا رُمِيَتْ بِهِ مِنَ الْكَذِبِ سَبَّحَ نَفْسَهُ تَعْظِيمًا لِذَلِكَ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ {لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} [النور: 16] فَسَبَّحَ نَفْسَهُ جَلَّ وَعَزَّ تَعْظِيمًا لِمَا رُمِيَتْ بِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

تو جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ جھوٹا الزام لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کے بڑے ہونے کا اظہار کرنے کیلئے اپنی ذات کا پاک ہونا بیان کیا اور فرمایا:

''جب تم نے اسے سنا تھا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں گفتگو کریں' تو ہر عیب سے پاک ہے' یہ بڑا بہتان ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنے پاک ہونے کو بیان کیا ہے تاکہ اُس چیز کے بڑے ہونے کا اظہار ہو جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام عائد کیا گیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَوَعَظَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً. ثُمَّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ}

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو بلیغ نصیحت کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا ہے' تم اُس کے بارے میں یہ گمان نہ کرو کہ یہ تمہارے حق میں بُرا ہے بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے' اُن لوگوں میں سے ہر ایک شخص نے جو گناہ کمایا ہے اُس کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا اور اُن میں سے جس نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اُس کیلئے بڑا عذاب ہوگا''۔

فَأَعْلَمَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمْ يَضُرَّهَا قَوْلُ مَنْ رَمَاهَا بِالْكَذِبِ، وَلَيْسَ هُوَ بِشَرٍّ لَهَا بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا. وَشَرٌّ عَلَى مَنْ رَمَاهَا. وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھوٹا الزام لگانے والوں کے قول نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور یہ اُن کے حق میں بُرا نہیں تھا بلکہ یہ تو اُن کے حق میں بہتر ہوا' یہ اُن لوگوں کے حق میں بُرا تھا جنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ

أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَإِنْ كَانَ قَدْ مَضَّهَا وَأَقْلَقَهَا وَتَأَذَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَمَّهُ ذَلِكَ إِذْ ذُكِرَتْ زَوْجَتُهُ وَهُوَ لَهَا مُحِبٌّ مُكْرِمٌ، وَلِأَبِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكُلُّ هَذِهِ دَرَجَاتٌ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَاءَتِهَا وَحْيًا يُتْلَى، سَرَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ قَلْبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَلْبَ عَائِشَةَ وَأَبِيهَا وَأَهْلِهَا وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ أَبِيهَا وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ وَعَنْ جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ الطَّاهِرِينَ

عنہا پر الزام لگایا تھا اور وہ شخص عبداللہ بن اُبی بن سلول اور اُس کے ساتھی ہیں جو منافقین سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر یہ پہلو بھی ہے کہ ان لوگوں نے اس طرح سے نبی اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائی اور آپ ﷺ کو غمگین کیا' جب نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کا اس حوالے سے ذکر کیا جاتا تھا حالانکہ نبی اکرم ﷺ اُن زوجہ محترمہ سے محبت کرتے تھے' اُن کا احترام کرتے تھے' اُن کے والد سے محبت کرتے تھے' تو یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو حاصل تھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بری الذمہ ہونے کا حکم اُس وحی میں نازل کیا جس کی تلاوت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ اپنے رسول ﷺ کے دل کو خوش کیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے اہلِ خانہ بلکہ تمام اہلِ ایمان کے دل کو خوش کیا اور اس کے ذریعہ منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو! اُن کے والد سے راضی ہو! تمام صحابہ کرام اور تمام اہلِ بیت اطہار سے راضی ہو!

ابن شہاب زہری کی نقل کردہ جامع روایت

1965- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جو واقعۂ افک کے بارے میں ہے' جس الزام سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بری الذمہ قرار دیا تھا۔ زہری بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے یہ روایت بیان کی ہے جن میں

1965- رواه البخاري: 3661، ومسلم: 2770۔

عَنْهَا. فِيمَا قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَبَرَّأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قَالُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا. وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا. وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي. فَخَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ. فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ. حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ. آذَنَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ. فَتَبَرَّزْتُ لِحَاجَتِي حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ. فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي رَجَعْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ. فَخَرَجْتُ فِي الْتِمَاسِهِ فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ. وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ

سے بعض نے اس روایت کو زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا اور زیادہ صحیح طریقہ سے پورا واقعہ بیان کیا' میں نے ان سب کی روایات کو یاد کیا جو اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے میرے سامنے بیان کی تھیں' اُن کی گفتگو ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ اُن میں سے بعض نے دوسرے کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر یاد رکھا۔ (روایت کے الفاظ یہ ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی سفر پر تشریف لے جاتے تھے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے' اُن ازواج میں سے جس کا نام نکل آتا تھا' نبی اکرم ﷺ اُس خاتون کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جنگ میں جانے کیلئے نبی اکرم ﷺ نے قرعہ اندازی کی تو اُس میں میرا حصہ نکل آیا' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے' مجھے میرے ہودج میں اُٹھا کر لے جایا جاتا تھا اور اُسی میں میں پڑاؤ کرتی تھی۔ جب نبی اکرم ﷺ اُس جنگ سے واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب (ایک جگہ پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے) تو نبی اکرم ﷺ نے روانگی کا حکم دیا' جب لوگوں نے روانگی کی تیاری کی تو میں نکلی تاکہ میں قضائے حاجت کرلوں یہاں تک کہ میں لشکر سے ذرا دور آ گئی' جب میں اپنے معاملہ سے فارغ ہو کر اپنے پالان کی جگہ پر واپس آئی تو میں نے محسوس کیا کہ میرا پتھروں کا بنا ہوا ہار گر گیا ہے' میں اُس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی' اُس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا۔ جو لوگ میرا پالان اُٹھایا کرتے تھے وہ آئے اور اُنہوں نے میرا پالان اُٹھالیا اور اُسے میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سواری

يَرْحَلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَجَعَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكُنَّ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُهَبِّلْهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا تَأْكُلُ إِحْدَانَا الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ.

کیا کرتی تھی' وہ لوگ یہ سمجھے کہ شاید میں اُس کے اندر موجود ہوں' اُس زمانہ میں خواتین بھاری بھر کم نہیں ہوا کرتی تھیں' ہمیں تھوڑا سا کھانا ملا کرتا تھا' اس لیے لوگوں نے جب ہودج کو اُٹھایا تو اُنہیں یہ محسوس نہیں ہوا کہ یہ ہلکا ہے۔

وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ. فَبَعَثُوا الْجَمَلَ. فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ؛ فَجِئْتُ مُبَادِرَةً لَهُمْ أَوْ قَالَتْ: مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ. فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ. فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ فِي مَنْزِلِي إِذْ غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ. فَأَدْلَجَ. فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ. فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي، وَقَدْ كَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ. فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي. وَاللهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ. حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا ثُمَّ رَكِبْتُهَا. فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ

میں لڑکی تھی' جس کی عمر کم تھی' لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنا ہار ملا' میں لشکر کی طرف آئی تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا' تو میں اپنی اُسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں پہلے موجود تھی' میں نے یہ گمان کیا کہ جب وہ لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے تو میری طرف واپس آ جائیں گے۔ میں اپنی اُسی جگہ پر موجود تھی کہ اُسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے آ رہے تھے' وہ ساری رات سفر کرتے رہے تھے' صبح کے وقت وہ اُس جگہ پہنچے جہاں میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اُنہوں نے ایک انسان کا ہیولیٰ دیکھا تو میرے پاس آئے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان لیا کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے' اُن کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہو گئی' میں نے اپنی چادر کے ذریعہ اپنا چہرہ ڈھانپ لیا' اللہ کی قسم! تو ہم نے کوئی بات نہیں کی اور میں نے اُن کی زبانی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی۔ اُنہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اُس پر سوار ہو گئیں' وہ اُس سواری کو لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس آ گئے جنہوں نے دن چڑھ جانے کے بعد پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ تو پھر الزام لگانے والوں

الظَّهِيرَةِ. وَقَدْ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ. وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ. فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ شَهْرًا. وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ الْإِفْكِ، وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ. وَهُوَ يُرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَاهُ حِينَ أَشْتَكِي. إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيَقُولُ: كَيْفَ تِيكُمْ؟ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيبُنِي مِنْهُ. وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقِهْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ. وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ. وَأُمُّهَا ابْنَةُ أَبِي صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ حَتَّى فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا. فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا. فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ: بِئْسَمَا قُلْتِ تَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟۔ قُلْتُ: فَمَاذَا؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ. فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تِيكُمْ؟ قُلْتُ: تَأْذَنُ لِي فَآتِي أَبَوَيَّ. وَأَنَا

میں سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا' وہ ہلاکت کا شکار ہوا۔ جس شخص نے اس میں سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا' جب میں مدینہ منورہ آئی تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی' اس دوران لوگ اس الزام کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے رہے لیکن مجھے اس میں سے کسی بات کا پتا نہیں تھا' مجھے اپنی بیماری کے دوران صرف ایک چیز حیرت کا شکار کرتی تھی اور وہ یہ کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے وہ مہربانی محسوس نہیں ہو رہی تھی جو پہلے میری بیماری کے دوران مجھے محسوس ہوا کرتی تھی' آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تھے اور دریافت کرتے تھے: تمہارا کیا حال ہے؟ اور پھر چلے جاتے تھے۔ یہ چیز مجھے شک کا شکار کرتی تھی لیکن مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ اصل صورتِ حال کیا ہے۔ ایک مرتبہ جب میں کافی کمزور ہو چکی تھی' میں اور اُم مسطح' جو ابورہم بن مطلب کی صاحبزادی ہیں اور اُن کی والدہ ابوصخر بن عامر کی صاحبزادی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں' اُن کا بیٹا مسطح بن اُثاثہ ہے۔ ایک مرتبہ میں اور اُم مسطح' قضائے حاجت کیلئے گئیں' ہم آ رہی تھیں تو اسی دوران اُم مسطح کا پاؤں اُن کی چادر میں اُلجھ گیا تو وہ بولیں: مسطح برباد ہو جائے! میں نے کہا: آپ نے بہت بُری بات کہی ہے' آپ ایک ایسے شخص کو بُرا کہہ رہی ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اُم مسطح نے کہا: اُس نے جو کہا ہے' کیا تم نے وہ نہیں سنا؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ پھر اُنہوں نے الزام لگانے والوں کی بات کے بارے میں مجھے بتایا تو میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا۔ جب میں گھر واپس آئی اور نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اجازت

حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَقْصِيَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا. قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ. فَقُلْتُ لِأُمِّي: يَا أُمَّهْ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهِ؟۔ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ. قَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ وَضِيئَةٌ جَمِيلَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا. قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا. قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ. وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ. ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ. فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالْوُدِّ الَّذِي لَهُمْ فِي نَفْسِهِ. فَقَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ. وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ. وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. وَدَعَا بَرِيرَةَ. فَقَالَ: يَا بَرِيرَةُ. هَلْ رَأَيْتِ شَيْئًا يَرِيبُكِ؟ قَالَتْ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. إِنْ رَأَيْتُ أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ

دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤں؟ میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ اپنے ماں باپ کی طرف سے اس بارے میں تفصیلی صورتِ حال کا علم حاصل کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت دی تو میں اپنے ماں باپ کے گھر آ گئی' میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: اے میری بیٹی! تم پُرسکون رہو! جب بھی کوئی خاتون اپنے شوہر کے نزدیک خوبصورت اور پسندیدہ ہو اور اُس کا شوہر اُس سے محبت کرتا ہو اور اُس عورت کی سوکنیں بھی ہوں تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کیا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگ یہ باتیں کرتے پھر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس رات میں روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہو گئی' اس دوران نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ جب صبح ہوئی تو بھی میں رو رہی تھی' اس واقعہ کے دوران ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ منقطع ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ لیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشارہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ اس الزام سے بری الذمہ ہوں گی اور اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو اُن سے بڑی محبت بھی ہے' اُنہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے۔ جہاں تک حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنگی کا شکار نہیں

حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَيَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ. فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ: مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي. فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا. وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي۔ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ. إِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا مَا تَأْمُرُنَا بِهِ. فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ. وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ. فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ. لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ. وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اسْتَجْهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ. وَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَلَمْ يَزَلْ يُسَكِّنُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا. فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذَاكَ

کیا ہے اُن کے علاوہ اور بھی بہت سی خواتین ہیں تاہم آپ (گھر کی) کنیز سے دریافت کریں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچ بیانی کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی جو تمہیں شک کا شکار کرے۔ تو بریرہ نے کہا: جی نہیں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن میں صرف ایک خرابی دیکھی ہے جس کی وجہ سے اُن پر غصہ آ جاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ لڑکی ہیں اُن کی عمر کم ہے وہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا کہ کون شخص مجھے اُس شخص سے بدلہ دلوائے گا جس کی پہنچائی ہوئی اذیت مجھ تک پہنچی ہے جو میری بیوی کے بارے میں ہے اللہ کی قسم! مجھے اپنی بیوی کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور اُن لوگوں نے جس شخص کے بارے میں الزام عائد کیا ہے اُس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے اور وہ میرے گھر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی داخل ہوا ہے۔ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں آپ کو بدلہ دلواؤں گا اگر اُس فرد کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے تو میں اُس کی گردن اُڑاؤں گا اور اگر اُس کا تعلق خزرج قبیلہ سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جو حکم دیں گے ہم اُس کے مطابق عمل کریں گے۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو خزرج قبیلہ کے سردار تھے اُنہوں نے سعد بن معاذ سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہہ رہے ہو! تم اُسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم اُس کو قتل کرنے پر قادر ہو سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں:)

أَبْكِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي. فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَيَّ فَأَذِنْتُ لَهَا. فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي. قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ وَجَلَسَ، وَلَمْ يَجْلِسْ قَبْلَ ذَلِكَ مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ، وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ شَيْءٌ. فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ وَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ ثُمَّ تُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعد بن عبادہ ایک نیک آدمی تھے لیکن اُس وقت قبائلی حمیت نے اُنہیں یہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا' تو اُسید بن حضیر کھڑے ہوئے جو سعد بن معاذ کے چچازاد تھے' اُنہوں نے سعد بن عبادہ سے کہا: ہم اُس شخص کو ضرور قتل کر دیں گے' تم منافق ہو اور منافقین کی طرف سے بحث کر رہے ہو۔ اس پر اوس اور خزرج قبیلہ کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر موجود تھے' آپ ﷺ مسلسل اُنہیں پُرسکون کرتے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ پُرسکون ہو گئے۔ میرا وہ پورا دن رونے میں گزر گیا' میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور مجھے نیند نہیں آتی تھی' میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا' ابھی وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی' اسی دوران انصار کی ایک عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی' میں نے اُسے اجازت دی تو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے' جب سے یہ بات چل رہی تھی' آپ ﷺ اُس سے پہلے کبھی بیٹھے نہیں تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا' آپ ﷺ کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی' جب نبی اکرم ﷺ بیٹھے تو آپ ﷺ نے شہادت کے کلمات پڑھے اور فرمایا: امابعد! عائشہ تمہارے حوالے سے اس اس طرح کی بات مجھ تک پہنچی ہے' اگر تم بری الذمہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' جب بندہ کوئی گناہ کرے اور

وَسَلَّمَ. وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ وَلَمْ اَقْرَاْ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: اِنِّي وَاللهِ اَعْلَمُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي اَنْفُسِكُمْ فَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ: اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي، فَوَاللهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوسُفَ

پھر توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ختم ہوئی تو میرے آنسو رک گئے یہاں تک کہ مجھے آنسوؤں میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا' میں نے اپنے والد سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے' آپ اُس کا جواب دیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کہوں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیں۔ اُنہوں نے بھی یہ کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں جس کی عمر کم ہے' میں نے قرآن بھی زیادہ نہیں پڑھا ہوا لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا پتا چل چکا ہے کہ آپ نے یہ بات سنی ہے اور یہ آپ کے من میں پختہ ہو چکی ہے اور آپ نے اس کی تصدیق کی ہے' اگر میں یہ کہوں کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں' تو آپ لوگ مجھے سچا نہیں سمجھیں گے' اللہ کی قسم! مجھے آپ کیلئے اور اپنے لیے صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی بات سمجھ آ رہی ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

{فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَاتَصِفُونَ} [یوسف: 18]

''تو اب صبر ہی کیا جا سکتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کر رہے ہو اُس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے''۔

قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَمَا كُنْتُ اَرَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ فِي شَاْنِي وَحْيًا يُتْلَى. لَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں مڑی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی' میرا یہ گمان نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ کے بارے میں کوئی ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی' میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کے

بِأَمْرٍ مِنَ السَّمَاءِ. وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُرِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا فِي النَّوْمِ يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا. فَوَاللهِ مَا رَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ. وَهُوَ الْعَرَقُ. حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ. وَكَانَ إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ أَخَذَهُ الْبُرَحَاءُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ عَلَيْهِ مِثْلُ الْجُمَانِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقُرْآنِ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَيْهِ. قَالَتْ: فَسُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: أَمَّا أَنْتِ يَا عَائِشَةُ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: بِحَمْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَتْ أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

حوالے سے آسمان سے کوئی حکم نازل کرے' مجھے تو یہ اُمید تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کوئی چیز دکھا دے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کر دے گا۔ اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اُٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود افراد میں سے کوئی باہر نہیں گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کی مخصوص کیفیت طاری ہونا شروع ہوئی اور وہ یہ تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کا پسینہ نکل آتا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ آپ کی پیشانی پر یوں پھسلتا تھا جس طرح موتی ہوتے ہیں اور سخت سردی میں بھی ایسا ہوا کرتا تھا' یہ قرآن کے وزن کی وجہ سے تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلی بات کہی وہ یہ تھی: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہی مخصوص ہے۔ میری والدہ نے کہا: تم اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُٹھ کر نہیں جاؤں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں:

{إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ}

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا ہے' تم اسے بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے''۔

إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ الْعَشْرِ كُلِّهَا. فَلَمَّا

اُس کے بعد دس آیات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جب میری

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي؛ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقَدْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ فِي عَائِشَةَ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُؤْتُوا اُولِي الْقُرْبٰى} اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى {وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ} [النور: 22]

برأت کے بارے میں یہ آیات نازل کر دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو پہلے مسطح پر اپنی رشتہ داری کی وجہ سے اور اُن کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے' اُنہوں نے یہ کہا: اب میں مسطح پر کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا' اس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے بارے میں یہ کچھ کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم میں سے جو لوگ فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں' وہ یہ قسم نہ اُٹھائیں کہ وہ قرابت داروں کو کچھ نہیں دیں گے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُنہیں چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں' کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي. فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ مسطح کو خرچ فراہم کرنا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے اُس پر خرچ کرتے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: اب میں اس کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِي؟ فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ اَهْلِ الْاِفْكِ

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے میرے معاملہ میں سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں) اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے صرف بھلائی دیکھی ہے اور مجھے صرف بھلائی کا علم ہے اور میں اپنی سماعت اور بصارت کو محفوظ کرتی ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں یہ وہ خاتون تھیں جو میری برابری کی دعویدار تھیں لیکن اُن کی پرہیزگاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا لیکن اُن کی بہن حمنہ بنت جحش

الزام لگانے کے حوالے سے ہلاکت کا شکار ہونے والے افراد میں شامل ہوئیں۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهَى إِلَيَّ مِنْ خَبَرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ

زہری بیان کرتے ہیں: اُن حضرات نے اس واقعہ کے بارے میں جو کچھ میرے سامنے بیان کیا تھا وہ یہ ہے۔

1966- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، بِطُولِهِ، نَحْوًا مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1967- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا أَيْضًا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے عروہ بن زبیر' سعید بن مسیب' علقمہ بن وقاص لیثی' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے جو اُن پر الزام لگانے والوں کے حوالے سے ہے کہ جو کچھ بھی ان لوگوں نے کہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے برأت کے حکم کو نازل کیا تھا' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جو پہلے والی حدیث کی مانند ہے۔

اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنَ الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَرَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَتْ بِاُمِّ الْمُنَافِقِينَ

1968- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذُكِرَتْ عِنْدَ رَجُلٍ فَسَبَّهَا الطَّاهِرَةُ الذَّكِيَّةُ فَقِيلَ لَهُ: اَلَيْسَتْ بِاُمِّكَ؟- قَالَ: مَا هِيَ لِي بِاُمٍّ. فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ: صَدَقَ، اَنَا اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَمَّا الْكَافِرُونَ فَلَسْتُ لَهُمْ بِاُمٍّ

1969- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّقِّيُّ بِالرَّيِّ، عَنْ اَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ الزُّهْرِيِّ، عَنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا حکم نازل کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا' وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اور تمام اہلِ ایمان کی ماں ہیں' تاہم وہ منافقین کی ماں نہیں ہیں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ایک شخص کے سامنے کیا گیا تو اُس شخص نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بُرا کہنا شروع کر دیا' اُس سے کہا گیا: کیا وہ تمہاری ماں نہیں ہیں؟ اُس نے کہا: وہ میری ماں نہیں ہیں۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے فرمایا: وہ سچ کہہ رہا ہے' میں اہلِ ایمان کی ماں ہوں' جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو میں اُن کی ماں نہیں ہوں۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

اسلام میں سب سے پہلی محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت ہے جس کے بارے میں حضرت حسان

الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَوَّلُ حُبٍّ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ حُبُّ النَّبِيِّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَفِيهِ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے:

تَبَارِيحُ حُبٍّ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
تَحَمَّلَ مِنْهُ مَغْرَمًا مَا تَحْمِلَا
وَإِنَّ اعْتِقَادَ الْحُبِّ كَانَ بِعِفَّةٍ
بِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ عَائِشَ أَوَّلَا
حَبَاهَا بِصَفْوِ الْوُدِّ مِنْهَا فَأَصْبَحَتْ
تَبُوءُ بِهِ فِي جَنَّةِ الْخُلْدِ مَنْزِلَا
حَلِيلَةُ خَيْرِ الْخَلْقِ وَابْنَةُ حِبِّهِ
وَصَاحِبِهِ فِي الْغَارِ إِذْ كَانَ مَوْئِلَا

''محبت کی مشقتیں' شک کے ہمراہ وزن نہیں کی جا سکتیں' تم اُس سے گناہ کا بوجھ اُٹھاؤ گے جو بھی تم اُٹھاؤ گے اور محبت کا اعتقاد بچاؤ کا ذریعہ ہے جو محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالص محبت تھی' جس کے نتیجہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جنت الخلد میں رہنے کی جگہ نصیب ہوگی' وہ مخلوق میں سب سے بہتر شخصیت (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہلیہ ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب شخصیت اور غار میں آپ کے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی ہیں''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَفِي قَلْبِهِ بُغْضٌ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص رسوا ہو جائے اور خسارہ کا شکار ہو جائے جو ایسی حالت میں صبح و شام کرتا ہو کہ اُس کے دل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کیلئے' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے کسی ایک کیلئے بغض موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے (یعنی صحابہ کرام و اہل بیت سے) راضی ہو! اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ كَاتِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَحْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الْقُرْآنُ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَصَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِيَهِ الْعَذَابَ. وَدَعَا لَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَيُمَكِّنَ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَأَنْ يَجْعَلَهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَأَرْدَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَقَالَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي. قَالَ: اللّٰهُمَّ امْلَأْهُ حِلْمًا وَعِلْمًا ۔ وَأَعْلَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ سَتَلْقَانِي فِي الْجَنَّةِ ۔ وَصَاهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ تَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ أُخْتَ مُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا. فَصَارَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَصَارَ هُوَ خَالَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے!

کتاب: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے کاتب ہیں، وحی سے مراد قرآنِ مجید ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت (اُس کے کاتب بنے تھے)، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور وہ فرد ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب سے بچائے، اور اُنہیں یہ دعا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں کتاب کا علم عطا کرے اور اُنہیں حکمرانی عطا کرے اور اُنہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنائے۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے مل رہا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اسے بردباری اور علم سے بھر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ بھی بتایا تھا کہ عنقریب تم مجھ سے جنت میں ملو گے۔ نبی اکرم ﷺ کا اُن سے سسرالی تعلق بھی ہے وہ یوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے شادی کی تھی تو سیدہ اُم حبیبہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے:

{عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً} [الممتحنة: 7]

''عنقریب ایسا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے' آپس میں محبت پیدا کر دے گا''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ اِلَى اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجَ اِلَيَّ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ جب بھی میں اپنی اُمت کے کسی خاندان میں شادی کروں' یا میری اُمت کا کوئی فرد میرے خاندان میں شادی کرے تو وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہو''۔

وَهُوَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ} [التحريم: 8]

''اُس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا''۔

فَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُ اَنْ لَا يُخْزِيَهُ لِاَنَّهُ مِمَّنْ آمَنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَاْتِي مِنَ الْاَخْبَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ اُنہیں رسوا نہیں کرے گا کیونکہ وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اس بارے میں روایات آگے آئیں گی جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہوں گی اور اس بات کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے' ان شاء اللہ!

بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دعا دینا

1970- اَنْبَاَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1970- رواه أحمد 127/4، وعزاه الهيثمي في المجمع 356/9.

السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِمُعَاوِيَةَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سحری کھانے لگے تھے (یا ناشتہ کرنے لگے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبارک کھانے کی طرف آ جاؤ! حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تُو اسے کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچانا۔

حضرت معاویہ کیلئے دعا سے متعلق روایات

1971- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرمانا اور اسے عذاب سے بچانا''۔

1972- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1971- انظر السابق۔

بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

1973- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سحری کیلئے بلایا اور فرمایا: مبارک ناشتہ کی طرف آ جاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرمانا اور اُسے عذاب سے بچانا۔

1974- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

1973- انظر: 1970۔

1974- رواه أحمد 216/4، والترمذي: 3841۔

يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ وَلَا تُعَذِّبْهُ

''اے اللہ! تُو اُسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا' تُو اُسے ہدایت نصیب فرما اور اس کے ذریعہ (دوسروں کو) ہدایت نصیب فرما اور تُو اُسے عذاب نہ دینا''۔

1975- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ اهْدِهِ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تُو اسے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا''۔

1976- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1975- انظر السابق.

قَبْلَهُ

1977- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْأَشْيَبِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ، وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ، وَقِهِ الْعَذَابَ

''اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور اُسے زمین میں حکومت عطا فرما اور اُسے عذاب سے بچانا''۔

1978- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَاقُ بْنُ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي وَصَدْرِي، قَالَ: مَلَأَهُمَا اللهُ عِلْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق بن وحشی اپنے والد وحشی کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' اُن کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے ملا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ اور میرا سینہ۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ تعالیٰ ان دونوں کو علم اور بردباری سے بھر دے۔

1977- رواه الطبراني في الكبير 439/19۔

وَحِلْمًا

1979- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ أَبُو بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي، قَالَ: اللّٰهُمَّ امْلَأْهُ عِلْمًا وَحِلْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وحشی بن حرب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے معاویہ! تمہارے جسم کا کون سا حصہ مجھ سے ملا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرا پیٹ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اسے علم اور بردباری سے بھر دے۔

پہلی سمندری جنگ کی فضیلت

1980- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَاهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَهُوَ بِسَاحِلِ حِمْصَ، وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أُمُّ حَرَامٍ؛ قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن اسود بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے' وہ اُس وقت حمص کے ساحل پر موجود تھے' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کی اہلیہ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمرو بن اسود بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے ہمیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری اُمت کا وہ پہلا گروہ جو سمندری جنگ میں حصہ لے گا

1980- رواہ البخاری:2924۔

قَدْ اَوْجَبُوا

قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: وَأَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ۔ قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: لَا

وہ (اپنے لیے جنت کو) واجب کرلیں گے"۔

سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں بھی اُن میں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُن میں ہوگی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر کے شہر کی طرف جنگ کیلئے جائے گا اُن کی مغفرت ہوجائے گا۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں بھی اُن میں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔

قَالَ الْفِرْيَابِيُّ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ غَزَاهُ مُعَاوِيَةُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا

فریابی بیان کرتے ہیں: پہلی سمندری جنگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا کی روایت

1981- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ أَبُو طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ خَالَةٌ لِأَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَضَحِكَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ مِمَّ ضَحِكْتَ؟۔ قَالَ: رَأَيْتُ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ۔ قَالَتْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدہ اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن کے ہاں سر رکھا (اور سو گئے) جب آپ ﷺ اُٹھے تو آپ ہنس رہے تھے۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اُمت کے کچھ افراد کو دیکھا کہ وہ سمندر پر یوں سوار تھے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر موجود ہوتے ہیں۔ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن

1981- رواہ البخاری: 2877، ومسلم: 1912.

يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِيَ مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ـ ثُمَّ صَنَعَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ. فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِيَ مِنْهُمْ. فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ. فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَغَزَا بِهَا فِي الْبَحْرِ مَعَ أُخْتِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّةً لَهَا بِالسَّاحِلِ فَتَوَقَّصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ

میں شامل کر لے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اسے اُن میں شامل کر لے۔ پھر دو مرتبہ مزید ایسا ہوا تو اُس خاتون نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے والوں میں ہو، تم بعد والوں میں نہیں ہو۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کی تھی، وہ اُس خاتون کو ساتھ لے کر سمندری جنگ میں حصہ لینے کیلئے گئے، اُن کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی تھیں، جب یہ خاتون واپس آ رہی تھیں تو ساحل پر اپنی سواری پر سوار ہونے لگی تو اُس سے گر گئیں اور انتقال کر گئیں۔

بَابُ بِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ بِالْجَنَّةِ

باب: نبی اکرم ﷺ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا

1982- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بَحْرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ـ فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر اگلے دن آپ ﷺ نے اسی کی مانند ارشاد فرمایا اور پھر اگلے دن بھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند ارشاد فرمایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی آتے رہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ (جنتی شخص) یہ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ ہے۔

رَسُولَ اللهِ هُوَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ ذَا

1983- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا مُعَاوِيَةُ، أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ لَتُزَاحِمَنِّي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاویہ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم جنت کے دروازہ پر میرے ساتھ یوں ہو گے جس طرح یہ دو ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیانی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرمایا۔

1984- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَزِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ سَهْمًا فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ خُذْ هَذَا السَّهْمَ حَتَّى تَلْقَانِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: اے معاویہ! اس تیر کو لو اور اس کے ہمراہ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔

1985- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1984- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 20/2.

1985- انظر السابق.

وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَزِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُرْقُسَانِيُّ، وَقَالَ ابْنُ الْفَحَّامِ: عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَا جَمِيعًا: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَهْمًا فَقَالَ: وَافِنِي بِهٰذَا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ الْفَحَّامِ: نَاوَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ سَهْمًا وَقَالَ: خُذْ هٰذَا حَتّٰى تَأْتِيَنِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: تم اس سمیت جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔ یہاں فحام نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تیر بڑھایا اور فرمایا: اسے حاصل کرلو یہاں تک کہ تم اسے لے کر جنت میں میرے پاس آنا۔

1986- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ فِي كَنِيسَةِ الْقَائِلَةَ اِذِ انْتَبَهَ مِنْ قَائِلَتِهِ فَاِذَا هُوَ بِاَسَدٍ، فَاَهْوَى اِلَى سِلَاحِهِ فَقَالَ: لَا تَخَفْ اَنَا رَسُولُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْكَ، اعْلَمْ اَنَّ مُعَاوِيَةَ الرَّحَّالَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ مُعَاوِيَةُ الرَّحَّالُ؟۔ قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عوف بن مالک بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ وہ ایک عبادت خانے میں سوئے ہوئے تھے' وہ قیلولہ کررہے تھے' اسی دوران اُن کی آنکھ کھلی تو وہاں ایک شیر موجود تھا' اُنہوں نے اپنا ہتھیار اُس کی طرف بڑھایا تو اُس نے کہا: آپ نہ ڈریں! میں آپ کے پروردگار کا قاصد ہوں جو آپ کے پاس آیا ہوں' آپ یہ بات جان لیں کہ "معاویہ رحال" اہلِ جنت میں سے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: "معاویہ رحال" کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ۔

1987- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ الْعَبْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ الْحِمْصِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

بَابُ ذِكْرِ مُصَاهَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ بِأُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصاہرت کا تعلق ہونا جو اُن کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہے

1988- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ

{عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً}

[الممتحنة: 7]

قَالَ: الْمَوَدَّةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَكَانَتْ أُمُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان' جن سے تمہاری دشمنی ہے' محبت پیدا کردے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ محبت جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے درمیان پیدا کردی تھی' اُس کی ایک صورت یہ ہوئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے

حَبِيبَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ

ساتھ شادی کر لی تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اُم المؤمنین ہو گئیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ ایمان کے ماموں بن گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی عزیز

1989- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ التَّيْمِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بُزَيْعٍ قَالَ: سَمِعَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسُبَّ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ. فَقَالَ: مَهْلًا لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ صِهْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمر بن بزیع بیان کرتے ہیں:

علی بن عبداللہ بن عباس نے مجھے سنا' میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنا چاہ رہا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! تم اُنہیں بُرا نہ کہو! وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی عزیز ہیں۔

1990- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِنْدِ بْنِ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ أَوْ أَتَزَوَّجَ إِلَّا إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ہند بن ہند بن ابوہالہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بات طے کر دی ہے کہ میں صرف کسی جنتی (خاتون) کے ساتھ ہی شادی کروں گا۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا اور اُس کی قبولیت

1991- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ قَالَ: ثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں اپنی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَتَزَوَّجُ إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي

اُمت میں جس بھی فرد (کے خاندان) میں شادی کروں' یا میری اُمت کا جو شخص میرے خاندان میں شادی کرے تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطا کردی۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِكْتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ بِأَمْرٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا' اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابتِ وحی کروانا

1992- أَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ عِنْدَهُ يَكْتُبُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ كَاتِبَكَ هَذَا الْأَمِينٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے' اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے اور لکھ رہے تھے' حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کے یہ کاتب امین ہیں۔

1993- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1992- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 18/2، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 357/9.

1993- رواه ابن الجوزي في الموضوعات 17/2.

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْرَمُ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ خَطَلٍ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُتِلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَكْتِبَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمْ يَكُنْ فِينَا أَكْتَبُ مِنْهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ ابْنِ خَطَلٍ فَاسْتَشَارَ فِيهِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اسْتَكْتِبْهُ فَإِنَّهُ أَمِينٌ

ابن خطل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھ رہا تھا، وہ فتح مکہ کے دن قتل ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کتابت کروائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے درمیان اُن سے زیادہ اچھا لکھنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اُن کا انجام بھی ابن خطل کی مانند نہ ہو، اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام سے مشورہ لیا تو اُنہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے کتابت کروالیں کیونکہ وہ امین ہیں۔

1994- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ كَاتِبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔

1995- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1995- رواہ أحمد 335/1.

قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَادْعُ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ كَاتِبَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ! اور معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) وہ نبی اکرم ﷺ کے کاتب تھے۔

1996- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي: ابْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَخُو يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، أَنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، سَأَلَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَكَتَبَ لَهُمَا وَخَتَمَ كِتَابَهُمَا ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَيْهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُن دونوں کیلئے تحریر لکھ دیں اور اُس پر مہر لگا کر اُن کے حوالے کر دیں۔

1997- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُفَضَّلٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس، نبی اکرم ﷺ کی خدمت

1996- رواه أبو داود: 1629، وخرجه الألباني في صحيح أبي داود: 1435.

1997- انظر السابق۔

يَزِيدَ قَالَ: قَالَ اَبُو كَبْشَةَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ، فَسَاَلَاهُ فَاَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَاَلَاهُ وَاَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمَا بِذَلِكَ. فَكَتَبَ لَهُمَا وَرَفَعَ اِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَحِيفَتَهُ، فَاَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ: اَيْنَ اَذْهَبُ اِلَى قَوْمٍ بِصَحِيفَةٍ لَا اَدْرِي مَا فِيهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ. قَالَ: فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيفَتَهُ فَنَظَرَ فِيهَا، فَقَالَ: قَدْ كَتَبَ لَكَ مَا آمُرُ لَكَ فِيهَا

میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا تو اُنہوں نے جو مانگا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں حکم دے دیا' آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اس بارے میں اُنہیں تحریر لکھ کے دے دیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تحریر لکھ کے دے دی' اُن دونوں نے اپنی اپنی تحریر کو حاصل کیا تو عیینہ نے کہا: کیا میں اپنی قوم کے پاس ایک ایسا صحیفہ لے کر جاؤں گا جس کے بارے میں مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا مذکور ہے؟ یہ تو متلمس کے صحیفہ کی مانند ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس صحیفہ کو لیا' اُس کا جائزہ لیا اور فرمایا: اُس نے تمہیں یہی لکھ کے دیا ہے جو میں نے تمہیں دینے کا حکم دیا تھا۔

قیامت تک کا اجر

1998- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرِيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو اَبُو عَمْرٍو الْبُسْتِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ: اكْتُبْهَا فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ قَرَاَهَا اِلَى يَوْمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نوف بکالی بیان کرتے ہیں:

جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم اسے لکھو! قیامت کے دن تک جو شخص بھی اسے پڑھے گا' تمہیں اُس کی مانند اجر ملے گا۔

1998- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 16/2۔

الْقِيَامَةِ

بَابُ ذِكْرِ مُشَاوَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ

1999- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشَارَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي أَمْرٍ فَقَالَا لَهُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ - فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: أَمَا كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مَا يُجْزِيَانِ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْعَثَ إِلَى غُلَامٍ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مُعَاوِيَةَ - فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَحْضِرَاهُ أَمْرَكُمَا. حَمِّلَاهُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مشورے لینا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک معاملہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ لیا تو اُن دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اس معاملہ میں اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کے لاؤ۔ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما غصہ میں آ گئے اُن دونوں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش سے تعلق رکھنے والے دو معزز افراد تو اس معاملہ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر پائے اور اب قریش کے ایک نوجوان کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ معاویہ کو میرے پاس بلا کے لاؤ۔ جب وہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر ٹھہر گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: تم اپنا معاملہ اس کے سامنے پیش کرو کیونکہ یہ قوی اور امین ہے۔

اَمْرَ كُمَا؛ فَإِنَّهُ قَوِيٌّ اَمِينٌ

بَابُ ذِكْرِ صُحْبَةِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَهُ

باب: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینا اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اُن کی قدر و منزلت

2000- اَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْمَكِّيُّ يَعْنِي: ابْنَ رَجَاءٍ الْمَكِّيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ؛ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کیے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں (اس لیے تم اُن پر تنقید نہیں کر سکتے)۔

2001- اَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَخَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، زَادَ يَعْقُوبُ: وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں کے قینچی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کے بال چھوٹے کیے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی غلط بات بیان نہیں کر سکتے۔

2001- رواہ أحمد 95/4.

ابْنُ عَبَّاسٍ. مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا

2002- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صاعد نے اپنی سند کے ساتھ (درج ذیل) حدیث نقل کی ہے۔

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

2003- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاللَّفْظُ لِلْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟- قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ قَالَ: اللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟- قَالُوا: اللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ؛ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي. خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا آپ لوگ صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ لوگوں سے حلف اس وجہ سے نہیں لیا کہ میں آپ لوگوں پر کوئی تہمت عائد کر رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے قدر ومنزلت حاصل تھی اُس کے باوجود میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کم روایات نقل کرتا ہوں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس بات پر اُس کی حمد بیان کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اُس نے ہمیں

2002- رواه مسلم: 2701، وأحمد 92/4.

قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا مِنَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: اللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا: اللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ؛ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَلَكِنْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

اسلام کی ہدایت نصیب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تمہارا مقصد صرف یہی ہے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے تحت بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں سے حلف اس لیے نہیں لیا کہ تم لوگوں پر کوئی تہمت عائد کر رہا ہوں بلکہ جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

2004- وَأَخْبَرَنَاهُ ابْنُ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار

2005- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَمْرُو بْنُ عِيسَى الضُّبَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى السَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، رَحِمَهُ اللهُ، خَرَجَ عَلَى قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: سَأُبَشِّرُكُمْ بِمَا بَشَّرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَجِدُونَ رَجُلًا مَنْزِلَتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَتِي، أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم لوگوں کو وہی خوشخبری سناتا ہوں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے جیسے لوگوں کو خوشخبری سنائی تھی' تم کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤ گے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وہ قدر و منزلت حاصل ہو جو مجھے حاصل تھی لیکن اس کے باوجود میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تھوڑی احادیث روایت کی ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

2005- رواہ مسلم: 2701' وابن خزیمۃ 259/4' والحاکم 636/1' والترمذی: 3379۔

مِنِّي، كُنْتُ خَتَنَهُ، وَكُنْتُ فِي كِتَابِهِ، وَكُنْتُ أَرْحَلُ لَهُ رَاحِلَتَهُ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ

سسرالی عزیز ہوں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب ہوں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پالان تیار کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے' کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَوَاضُعِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فِي خِلَافَتِهِ

باب: اپنے عہد خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تواضع کا تذکرہ

2006- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے (جو آگے آ رہی ہے)۔

خود پسندی کی مذمت

2007- قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ابْنُ نَاجِيَةَ: وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَامِرٍ جَالِسَانِ فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْآخَرُ وَكَانَ أَوْزَنَ الرَّجُلَيْنِ، يَعْنِي: ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلَّذِي قَامَ: اجْلِسْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے' اُس وقت ابن زبیر اور ابن عامر بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں صاحبان میں سے ایک کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے' جو ان دونوں میں زیادہ وزنی تھے۔ راوی کی مراد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہونے والے صاحب سے فرمایا: آپ بیٹھ جائیں! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

2006- رواہ أبو داؤد: 5229، والترمذی: 2756، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 357۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا اَوْ مَقْعَدًا فِى النَّارِ

''جو شخص اس بات کا خواہشمند ہو کہ لوگ اُس سے کھڑے ہو کر ملا کریں' اُسے جہنم میں اپنے گھر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) ٹھکانے تک پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے''۔

2008- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ دَخَلَ بَيْتًا فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ لِمُعَاوِيَةَ يُعَظِّمُهُ بِذَلِكَ وَيُفَخِّمُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اجْلِسْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں آئے جس میں عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر موجود تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے اظہار کیلئے عبداللہ بن عامر کھڑے ہو گئے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُمَثَّلَ لَهُ الْعِبَادُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ بندے اُس کیلئے کھڑے ہوں' اُسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے''۔

2009- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى بَغْلَةٍ، عَلَيْهِ قُبَاءٌ مَرْقُوعٌ قَدْ اَرْدَفَ خَلْفَهُ وَصِيفًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن میسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے اور اُن کے جسم پر ایسی قباء تھی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور اُنہوں نے اپنے ملازم کو اپنے پیچھے اپنے ساتھ بٹھایا ہوا تھا۔

2010- وَاَنْبَانَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: لَوْ رَاَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ قُلْتُمْ: هُوَ الْمَهْدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بیان کرتے ہیں:

اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو تم یہ کہتے کہ یہی مہدی (یعنی ہدایت کا مرکز) ہیں۔

2011- وَاَنْبَانَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَقِيلَ لَهُ: اَيُّمَا اَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ اَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟۔ فَقَالَ: اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَاسُ بِهِمْ اَحَدٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابراہیم بن سعد جہنی نے ابواسامہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں سنا' اُن سے سوال کیا گیا: حضرت معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی دوسرے سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

عبداللہ بن مبارک کا جواب

2012- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرِيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، بِمَرْوَ قَالَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ: مُعَاوِيَةُ خَيْرٌ اَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟۔ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: تُرَابٌ دَخَلَ فِي اَنْفِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ اَوْ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مرو میں ایک شخص کو دیکھا' اُس نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بہتر ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ناک میں جانے والی وہ مٹی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے ہوئے گئی تھی' وہ عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ بہتر ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) افضل ہے۔

معافی بن عمران کا اظہارِ ناراضگی

2013- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهْرَيَارَ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، يَسْأَلُ الْمُعَافَى بْنَ عِمْرَانَ فَقَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، أَيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ؟- فَرَأَيْتُهُ غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: لَا يُقَاسُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَاتِبُهُ وَصَاحِبُهُ وَصِهْرُهُ وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن جراح موصلی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو معافی بن عمران سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا' اُس نے کہا: اے ابومسعود! حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں عمر بن العزیز کی کیا حیثیت ہے؟ تو میں نے معافی کو شدید غصہ میں دیکھا' اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا' حضرت معاویہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی عزیز ہیں' اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قابلِ اعتماد فرد ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میرے اصحاب کو اور میرے سسرالی عزیزوں کو میری وجہ سے رہنے دو' جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی۔

حسن بصری کی لعنت

2014- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهْرَيَارَ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: إِنَّ قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ فِي النَّارِ؛ قَالَ: لَعَنَهُمُ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن سے دریافت کیا: کچھ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم میں جائیں گے۔ توحسن نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر لعنت کرے۔

2013- خرجه الألباني في ضعيف الجامع: 1537.

بَابُ ذِكْرِ تَعْظِيمِ مُعَاوِيَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِكْرَامِهِ إِيَّاهُمْ

2015- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ تَفَرَّشَتْ قُرَيْشٌ وَصَنَادِيدُ الْعَرَبِ وَمَوَالِيهَا أَسْفَلَ سَرِيرِهِ وَعَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ

باب: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیت کی تعظیم کرنا اور اُن کا احترام کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' قریش اور عربوں کے سرداروں کیلئے اُنہوں نے بچھونا بچھایا تھا (وہ سب عمائدین) اور اُن کے موالی اُن کے پلنگ سے نیچے تھے اور اُس وقت جنابِ عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ اُن کے دائیں اور بائیں موجود تھے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ سے اظہارِ محبت

2016- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ أَبُو طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے تھے تو یہ کہتے تھے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے! آپ کو خوش آمدید ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں تین لاکھ دینار دینے کا حکم دیا۔ اسی طرح جب وہ ابن زبیر سے ملے تو اُنہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد!

وَسَلَّمَ وَاَهْلًا، وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ اَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهُ بِمِائَةِ اَلْفٍ

آپ کو خوش آمدید ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری کے صاحبزادے ہیں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ایک لاکھ دینے کا حکم دیا۔

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے اظہارِ محبت

2017- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَسْوَدِ، يَعْنِي: الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَافِدَيْنِ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاَجَازَهُمَا فَقَبِلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ثویر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ہمراہ وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو گلے لگا کر ان کو بوسہ دیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتراف

2018- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، اَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْاُبُلِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فَضْلٌ عَلَى يَزِيدَ اِلَّا اَنَّ اُمَّكَ امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَاُمَّهُ امْرَاَةٌ مِنْ كَلْبٍ لَكَانَ لَكَ عَلَيْهِ فَضْلٌ. فَكَيْفَ وَاُمُّكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

جب حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ‘ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ کو یزید پر صرف یہ فضیلت حاصل ہوتی کہ آپ کی والدہ قریش کی خاتون ہوتیں اور اُس کی ماں کا تعلق بنوکلب سے ہے‘ تو بھی آپ کو اُس پر فضیلت حاصل ہوتی تھی‘ تو اُس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت میں کیا ہوسکتا ہے کہ جب آپ کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وَسَلَّمَ

صاحبزادی ہیں۔

حضرت عقیل بن ابوطالب سے حسنِ سلوک

2019- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَقِيلَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْعِرَاقِ لِيُعْطِيَهُ فَاَبَى اَنْ يُعْطِيَهُ شَيْئًا، فَقَالَ: اِذَنْ اَذْهَبُ اِلَى رَجُلٍ اَوْصَلَ مِنْكَ، فَذَهَبَ اِلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَعَرَفَ لَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عراق آئے اور اُن سے کچھ ادائیگی کیلئے کہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں ایسے شخص کے پاس جاتا ہوں جو آپ کی بہ نسبت زیادہ صلہ رحمی کرتا ہے۔ تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ادائیگی کی۔

2020- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَا يَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما‘ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کی جانے والی ادائیگی کو قبول کر لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ تَزْوِيجِ اَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِهِنْدٍ اُمِّ مُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

باب: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہند سے شادی کرنے کا تذکرہ

2021- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ أَبِي حِصْنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حِصْنٍ، عَنْ جَدِّهِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبٍ قَالَ:

حمید بن منہب بیان کرتے ہیں:

سیدہ ہند کا حیران کن واقعہ

كَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ عِنْدَ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيِّ، وَكَانَ الْفَاكِهُ مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ، وَكَانَ لَهُ بُيَيْتٌ لِلضِّيَافَةِ يَغْشَاهُ النَّاسُ عَلَى غَيْرِ إِذْنٍ، فَخَلَا ذَلِكَ الْبَيْتُ يَوْمًا وَاضْطَجَعَ الْفَاكِهُ وَهِنْدٌ فِيهِ فِي وَقْتِ الْقَائِلَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْفَاكِهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، وَأَقْبَلَ رَجُلٌ كَانَ يَغْشَاهُ فَوَلَجَ الْبَيْتَ، فَلَمَّا رَأَى الْمَرْأَةَ، يَعْنِي هِنْدًا وَلَّى هَارِبًا وَأَبْصَرَهُ الْفَاكِهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْبَيْتِ، فَأَقْبَلَ إِلَى هِنْدٍ فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ لَهَا: مَنْ هَذَا الَّذِي كَانَ عِنْدَكِ؟۔ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا، وَلَا انْتَبَهْتُ حَتَّى أَنْبَهْتَنِي؛ قَالَ لَهَا: الْحَقِي بِأَبِيكِ، وَتَكَلَّمَ فِيهَا النَّاسُ، فَقَالَ لَهَا أَبُوهَا: يَا بُنَيَّةُ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيكِ فَأَنْبِئِينِي نَبَأَكِ، فَإِنْ يَكُنِ الرَّجُلُ عَلَيْكِ صَادِقًا دَسَسْتُ إِلَيْهِ مَنْ يَقْتُلُهُ فَتَنْقَطِعُ عَنْكِ الْقَالَةُ، وَإِنْ

ہند بنت عتبہ (مکہ کے ایک شخص) فاکہہ بن مغیرہ مخزومی کی اہلیہ تھی' فاکہہ کا تعلق قریش کے نوجوانوں سے تھا' اُن کی ایک بیٹھک تھی جس میں لوگ آیا کرتے تھے اور اجازت لیے بغیر آ جاتے تھے۔ ایک دن وہ بیٹھک خالی تھی' اُس میں فاکہہ لیٹے ہوئے تھے اور ہند بھی موجود تھیں' یہ قیلولہ کے وقت کی بات ہے' کسی کام کے سلسلہ میں فاکہہ کو باہر جانا پڑ گیا' اسی دوران اُن کا ایک دوست آیا اور بیٹھک کے اندر آ گیا' جب اُس نے خاتون کو دیکھا' یعنی ہند کو دیکھا تو پریشان ہو کر واپس مڑ گیا۔ فاکہہ نے اُسے دیکھ لیا کہ وہ گھر سے باہر نکل رہا ہے۔ فاکہہ' ہند کے پاس آیا اور اپنا پاؤں مار کر اُس سے کہا: یہ شخص کون ہے جو ابھی تمہارے ہاں سے نکلا ہے؟ ہند نے جواب دیا: میں نے تو کسی شخص کو نہیں دیکھا اور نہ ہی مجھے پتا چل سکا ہے' تم مجھے بتا رہے ہو۔ فاکہہ نے اُن سے کہا: تم اپنے باپ کے پاس چلی جاؤ۔ لوگوں نے اس بارے میں بات چیت شروع کر دی تو ہند کے والد نے اُس سے کہا: اے میری بیٹی! لوگ تمہارے بارے میں بہت سی باتیں بنا رہے ہیں' تم اصل صورتِ حال کے بارے میں مجھے بتاؤ! اگر وہ شخص تمہارے حوالے سے سچا ہے تو میں کرائے کے قاتل سے اُسے قتل کروا دیتا ہوں اور تمہارے حوالے سے یہ بات ختم ہو جائے

يَكُ كَاذِبًا حَاكَمْتُهُ اِلَى بَعْضِ كُهَّانِ الْيَمَنِ، فَحَلَفْتُ لَهُ بِمَا كَانُوا يَحْلِفُونَ بِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِنَّهُ لَكَاذِبٌ عَلَيْهَا. فَقَالَ عُتْبَةُ لِلْفَاكِهِ: يَا هٰذَا اِنَّكَ قَدْ رَمَيْتَ ابْنَتِي بِاَمْرٍ عَظِيمٍ فَحَاكِمْنِي اِلَى بَعْضِ كُهَّانِ الْيَمَنِ، فَخَرَجَ الْفَاكِهُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ، وَخَرَجَ عُتْبَةُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَخَرَجُوا مَعَهُمْ بِهِنْدٍ، وَنِسْوَةٌ مَعَهَا، فَلَمَّا شَارَفُوا الْبِلَادَ قَالُوا: غَدًا نَرِدُ عَلَى الْكَاهِنِ، فَتَنَكَّرَتْ حَالُ هِنْدٍ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهَا، فَقَالَ لَهَا اَبُوهَا: اِنِّي قَدْ اَرَى مَا بِكِ مِنْ تَنَكُّرِ الْحَالِ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَكْرُوهٍ عِنْدَكِ، فَاَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ نُشْهِدَ النَّاسَ مَسِيرَنَا، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مَا ذَاكَ لِمَكْرُوهٍ وَلٰكِنِّي اَعْرِفُ اِنَّكُمْ تَأْتُونَ بَشَرًا يُخْطِئُ وَيُصِيبُ، وَلَا آمَنُهُ اَنْ يَسِمَنِي مَيْسَمًا يَكُونُ عَلَيَّ سُبَّةً فِي الْعَرَبِ، قَالَ: اِنِّي سَوْفَ اَخْتَبِرُهُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَنْظُرَ فِي اَمْرِكِ فَصَفَّرَ بِفَرَسٍ حَتَّى اَدْلَى ثُمَّ اَخَذَ حَبَّةً مِنْ حِنْطَةٍ فَاَدْخَلَهَا فِي اِحْلِيلِهِ وَاَوْكَا عَلَيْهَا بِسَيْرٍ، فَلَمَّا وَرَدُوا عَلَى الْكَاهِنِ اَكْرَمَهُمْ وَنَحَرَ لَهُمْ، فَلَمَّا تَغَدَّوْا، قَالَ لَهُ عُتْبَةُ: اِنَّا قَدْ جِئْنَاكَ فِي اَمْرٍ وَاِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْئًا

گی اور اگر وہ جھوٹا ہے تو میں یمن کے کسی کاہن سے اس بارے میں فیصلہ کروا لیتا ہوں۔ تو ہند نے اپنے والد کے سامنے یہ حلف اُٹھایا' اُس طریقہ کے مطابق جس طرح وہ لوگ زمانۂ جاہلیت میں حلف اُٹھایا کرتے تھے کہ وہ شخص اُس کے حوالے سے جھوٹ بول رہا ہے۔ تو عتبہ نے فاکہہ سے کہا: اے فرد! تم نے میری بیٹی پر ایک جھوٹا الزام لگایا ہے' اب تم میرے ساتھ یمن کے کسی کاہن سے فیصلہ کروا لو۔ تو بنومخزوم کی ایک جماعت سمیت فاکہہ روانہ ہوا اور بنوعبد مناف کی ایک جماعت سمیت عتبہ روانہ ہوا۔ یہ لوگ نکلے تو ان کے ساتھ ہند تھی اور ان کے ساتھ دیگر خواتین بھی تھیں۔ سفر طے کرتے ہوئے یہ ایک جگہ پر پہنچے جہاں انہوں نے کہا: کل ہم اُس کاہن تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچ کر ہند کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی اور اُن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا' اُن کے والد نے اُن سے دریافت کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری حالت تبدیل ہو گئی ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے نزدیک کاہن کے پاس جانا پسندیدہ نہیں ہے' اگر ایسا ہی تھا تو تم نے لوگوں کے سفر کرنے سے پہلے ہی یہ بات کہہ دینی تھی۔ ہند نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے ابا جان! میرے نزدیک یہ بات مکروہ نہیں ہے' لیکن میں یہ بات جانتی ہوں کہ آپ ایسے شخص کے پاس جا رہے ہیں جو غلطی بھی کر سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے' اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ وہ مجھ پر کوئی ایسا داغ لگا دے جو میری ہمیشہ کیلئے رسوائی کا باعث بن جائے۔ تو عتبہ نے کہا: میں اپنے معاملہ کو پیش کرنے سے پہلے اُس کا امتحان لوں گا۔ اُس نے گھوڑے کے کان میں آواز پیدا کی جس کے نتیجہ میں اُس کی شرمگاہ سخت ہو گئی۔ عتبہ نے گندم کا ایک دانہ لے کر گھوڑے کی شرمگاہ میں

أَخْتَبِرُكَ بِهِ، فَانْظُرْ مَا هُوَ؟ قَالَ: تَمْرَةٌ فِي كَمَرَةٍ. قَالَ: أُرِيدُ أَبْيَنَ مِنْ هَذَا، قَالَ: حَبَّةٌ مِنْ بُرٍّ فِي إِحْلِيلِ مُهْرٍ، قَالَ: صَدَقْتَ. انْظُرْ فِي أَمْرِ هَؤُلَاءِ النِّسْوَةِ. فَجَعَلَ يَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَيَضْرِبُ لَعَلَّهَا كَنَفُهَا وَيَقُولُ: انْهَضِي. حَتَّى دَنَا مِنْ هِنْدَ فَضَرَبَ لَعَلَّهَا كَنَفُهَا وَقَالَ: انْهَضِي غَيْرَ وَسْخَاءٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَتَلِدِنَّ مَلِكًا يُقَالُ لَهُ: مُعَاوِيَةُ. فَوَثَبَ إِلَيْهَا الْفَاكِهُ فَأَخَذَ بِيَدِهَا. فَنَتَرَتْ يَدَهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَتْ: إِلَيْكَ فَوَاللهِ لَأَحْرِصَنَّ عَلَى أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِكَ. فَتَزَوَّجَهَا أَبُو سُفْيَانَ فَجَاءَتْ بِمُعَاوِيَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

رکھا اور اُس پر کپڑا باندھ دیا۔ جب وہ لوگ کاہن کے پاس گئے تو کاہن نے اُن کی مہمان نوازی کی' ان کیلئے جانور قربان کیا' جب انہوں نے کھانا کھالیا تو عتبہ نے کہا: ہم ایک معاملہ کے سلسلہ میں تمہارے پاس آئے ہیں' میں نے تمہارے لیے ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے جس کے حوالے سے میں تمہارا امتحان لینا چاہتا ہوں' تم بتاؤ کہ وہ کیا چیز ہے؟ اُس نے کہا: بند چیز میں ایک چیز ہے۔ عتبہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم زیادہ واضح طور پر اسے بیان کرو۔ اُس نے کہا: گھوڑے کی شرمگاہ میں گندم کا دانہ ہے۔ عتبہ نے کہا: تم نے سچ کہا ہے' تم ان خواتین کا جائزہ لو۔ وہ اُن خواتین کے قریب ہوا اور ہر خاتون کے کندھے پر ہاتھ رکھتا رہا اور کہتا رہا: اُٹھ جاؤ! یہاں تک کہ جب وہ ہند کے قریب ہوا تو اُس نے ہند کو ہاتھ مارا اور بولا: تم اُٹھ جاؤ! ایسی حالت میں کہ نہ تم گندی ہو نہ زنا کرنے والی ہو اور تم ایک بادشاہ کو جنم دو گی جس کا نام معاویہ ہوگا۔ یہ سن کر فاکہہ اُچھل کر ہند کے پاس آیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا' تو ہند نے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑا لیا اور بولی: تم پرے ہو جاؤ! اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ وہ بادشاہ تمہاری بجائے کسی اور کی اولاد ہو۔ بعد میں حضرت ابوسفیان نے اُس خاتون کے ساتھ شادی کی اور حضرت معاویہ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل کرے۔

2022- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زِيَادٍ الْهِلَالِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن نوفل بیان کرتے ہیں:

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں اپنے معاملہ کی مالک ہوں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب فاکہہ

مُسَاحِقٍ الْمَدِينِيِّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، قَالَ: قَالَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ لِأَبِيهَا: يَا أَبَةِ إِنِّي قَدْ مَلَكْتُ أَمْرِي، قَالَ: وَذَلِكَ حِينَ فَارَقَهَا الْفَاكِهُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَلَا تُزَوِّجْنِي رَجُلًا حَتَّى تَعْرِضَهُ عَلَيَّ، قَالَ: ذَلِكَ لَكِ، قَالَ: فَقَالَ لَهَا ذَاتَ يَوْمٍ: يَا بُنَيَّةُ قَدْ خَطَبَكِ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكِ وَلَسْتُ بِمُسَمٍّ لَكِ وَاحِدًا مِنْهُمَا حَتَّى أَصِفَهُ لَكِ، أَمَّا الْأَوَّلُ فَفِي الشَّرَفِ الصَّمِيمِ وَالْحَسَبِ الْكَرِيمِ تَخَالِينَ بِهِ هَوَجًا مِنْ غَفْلَتِهِ وَذَلِكَ أَسْجَاحٌ مِنْ شِيمَتِهِ، حَسَنُ الصُّحْبَةِ، سَرِيعُ الْإِجَابَةِ، إِنْ تَابَعْتِيهِ تَابَعَكِ، وَإِنَّ مِلْتِ بِهِ كَانَ مَعَكِ، تَقْضِينَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَتَكْتَفِينَ بِرَأْيِكِ عَنْ رَأْيِهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَفِي الْحَسَبِ وَالرَّأْيِ الْأَرِيبِ بَدْرُ أَرُومَتِهِ وَعِزُّ عَشِيرَتِهِ، يُؤَدِّبُ أَهْلَهُ وَلَا يُؤَدِّبُونَهُ، إِنِ اتَّبَعُوهُ أَسْهَلَ بِهِمْ، وَإِنْ جَانَبُوهُ تَوَعَّرَ بِهِمْ، شَدِيدُ الْغَيْرَةِ، سَرِيعُ الطَّيْرِ، صَعْبُ حِجَابِ الْقُبَّةِ، إِنْ حَاجَّ فَغَيْرُ مَنْزُورٍ، وَإِنْ نُوزِعَ فَغَيْرُ مَقْصُورٍ، قَدْ بَيَّنْتُ لَكِ أَمْرَهُمَا كِلَاهُمَا، قَالَتْ لَهُ: أَمَّا الْأَوَّلُ فَسَيِّدٌ مُطَاعٌ لِكَرِيمَتِهِ، مُوَاتٌ لَهَا فِيمَا عَسَى إِنْ لَمْ تَعْتَصِمْ أَنْ تَلِينَ بَعْدَ إِبَائِهَا وَتَضِيعَ تَحْتَ

بن مغیرہ سے اُن کی علیحدگی ہو گئی تھی۔ (ہند نے اپنے والد سے کہا:) آپ میری شادی اُس وقت تک نہیں کریں گے جب تک پہلے مجھے رشتہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے۔ تو عتبہ نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر ایک دن عتبہ نے اپنی بیٹی سے کہا: اے میری بیٹی! تمہاری قوم کے دو افراد نے تمہارے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے' میں اُن میں سے کسی ایک کا نام تمہارے سامنے اُس وقت تک نہیں لوں گا جب تک میں اُن کی صفت تمہارے سامنے بیان نہیں کر دیتا' جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ عزت دار' اچھے حسب کا مالک ہے' اُس کی لاپرواہی کے حوالے سے تم اُس کے بارے میں یہ خیال کرو گی کہ وہ حماقت کا شکار ہے حالانکہ یہ نرمی اُس کی عادت کا حصہ ہے وہ اچھا ساتھی ہے' بات پر تیزی سے عمل کرتا ہے' اگر تم اُس کی پیروی کرو گی تو وہ تمہاری پیروی کرے گا اور اگر تم اُس سے اُکتا جاتی ہو تو وہ پھر بھی تمہارے ساتھ رہے گا' تم اُس کے مال میں سے خرچ کرو گی اور اُس سے مشورہ لینے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو وہ بھی حسب کا عمدہ ہے اور سمجھدارانہ رائے کے حوالے سے اپنے نسب کا چودھویں کا چاند اور اپنے خاندان کیلئے باعثِ عزت فرد ہے' وہ اپنے اہلِ خانہ کو ادب سکھاتا ہے' اہلِ خانہ اُسے ادب نہیں سکھاتے ہیں' اگر اہلِ خانہ اُس کی پیروی کریں تو وہ اُن کیلئے نرم رہتا ہے اور اگر نافرمانی کریں تو وہ اُن پر سختی کرتا ہے' مزاج میں غصہ ہے' تیزی سے فیصلہ کرتا ہے' سخت مزاج ہے' اگر بحث کرے تو زیادہ حرکت نہیں کرتا اور اگر اُس سے جھگڑا کیا جائے تو کوتاہی نہیں کرتا' میں نے ان دونوں کا معاملہ تمہارے سامنے بیان کر دیا ہے۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے کہا: جہاں تک پہلے فرد کا تعلق ہے تو

خِبَائِهَا، وَاِنْ جَاءَتْ لَهُ بِوَلَدٍ اَحْمَقَتْ، فَاِنْ اَنْجَبَتْ فَعَنْ خَطَاءٍ اَنْجَبَتْ، اطْوِ ذِكْرَ هٰذَا عَنِّي، فَلَا تُسَمِّهِ لِي وَاَمَّا الْآخَرُ فَبَعْلُ الْحُرَّةِ الْكَرِيمَةِ اِنِّي لِاَخْلَاقِ هٰذَا لَوَاقِعَةٌ، وَاِنِّي لَهُ لَمُوَافِقَةٌ، وَاِنِّي لَآخُذُ بِاَدَبِ الْبَعْلِ مَعَ لُزُومِي لِقُبَّتِي وَقِلَّةِ بُلْغَتِي، وَاِنَّ السَّلِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَحَرِيٌّ اَنْ يَكُونَ الْمُدَافِعَ عَنْ حَرِيمِ عَشِيرَتِهِ، الذَّائِدَ عَنْ كَتِيبَتِهَا، الْمُحَامِي عَنْ حَفِيظَتِهَا، الزَّائِنُ لِاَرُومَتِهَا، غَيْرَ مُوَاكِلٍ وَلَا زُمَّيْلٍ عِنْدَ ضَعْضَعَةِ الْحَوَادِثِ فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ. قَالَتْ: زَوِّجْنِي مِنْهُ، وَلَا تُلْقِنِي اِلَيْهِ اِلْقَاءَ الْمُسْتَسْلِسِ السَّلِسِ، وَلَا تَسِمْهُ بِي سَوْمَ الْمُغَاطِسِ الضَّرِسِ، وَاسْتَخِرِ اللّٰهَ فِي السَّمَاءِ يَخِرْ لَكَ بِعِلْمِهِ فِي الْقَضَاءِ

وہ سردار ہے' اپنی بیوی کا حاکم ہوگا لیکن یہ بیوی کو خرابی کا شکار بھی کر دے گا کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ عورت کی نافرمانی کے بعد وہ عورت نرم ہو جائے اور اُس کے گھر میں رہتے ہوئے ضائع ہو جائے' اگر ایسی عورت اُس کے بچہ کو جنم دے گی تو حماقت کا اظہار کرے گی اور اگر وہ بچہ کو جنم دینے کا ارادہ نہیں رکھتی پھر بھی بچہ کی پیدائش کا امکان تو موجود ہوگا' آپ اس کا تذکرہ میرے سامنے نہ کریں اور اس کا نام میرے سامنے نہ لیں' جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو وہ آزاد اور معزز عورت کا شوہر بن سکتا ہے کیونکہ یہ واقعی صحیح اخلاق کا مالک ہے اور مجھے اُس میں دلچسپی محسوس ہوتی ہے' میں اپنے شوہر کی پابندیوں کی پیروی کروں گی' اپنے گھر میں رہوں گی اگرچہ مجھے وہاں تھوڑا رزق نصیب ہو اور میرے اور اُس کے درمیان کا تعلق اس لائق ہوگا کہ وہ شخص ضروریات پوری کرنے والا ہو اور اپنے خاندان کی طرف سے کسی زیادتی کا دفاع کرنے والا ہو' اپنی بیوی پر الزام کو دور کرنے والا ہو' اُس کی ہر حوالے سے حفاظت کرنے والا ہو اور حسب ونسب کے اعتبار سے اُس کا لحاظ کرنے والا ہو' زمانہ کے حوادث کے وقت وہ بیوی کا ساتھ دینے والا ہو' وہ شخص کون ہے؟ عتبہ نے جواب دیا: وہ ابوسفیان بن حرب بن اُمیہ ہے۔ ہند نے کہا: آپ میری شادی اُس کے ساتھ کروا دیں لیکن مجھے ایسے رخصت نہ کروائیں جیسے کوئی کمزوری کا شکار شخص کرتا ہے اور مجھے اُس کے پاس ایسے نہ چھوڑیں جس طرح غوطہ لگانے والا' بُرے اخلاق کا مالک شخص چھوڑ دیتا ہے' آپ اُس اللہ سے استخارہ کریں جو آسمان میں ہے' وہ اپنے علم کے مطابق تقدیر کے فیصلہ کو آپ کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

بَابُ ذِكْرِ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنْ وُلِّيتَ فَاعْدِلْ

نبی اکرم ﷺ کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس وصیت کا تذکرہ کہ اگر تم حکمران بنے تو انصاف سے کام لینا

2023- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رَحِمَهُ اللهُ: مَا زِلْتُ فِي طَمَعٍ مِنَ الْخِلَافَةِ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اُس وقت سے خلافت کی اُمید تھی جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے:

''اے معاویہ! اگر تم بادشاہ بنے تو اچھے طریقہ سے رہنا''۔

حضرت معاویہ کی حکومت کی پیشگوئی

2024- وَأَنْبَأَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ، أَيْضًا، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ صَاحِبُ مِقْسَمٍ طَرْسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: كُنْتُ أُوَضِّئُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أُفْرِغُ عَلَيْهِ مِنْ إِنَاءٍ فِي يَدِي فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةً شَدِيدَةً فَفَزِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو وضو کروا رہا تھا' میں آپ ﷺ پر برتن سے پانی انڈیل رہا تھا' آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور تیز نظروں سے دیکھا تو میں گھبرا گیا اور برتن میرے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں میری اُمت کے معاملہ کا نگران بنائے تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے انصاف سے کام لینا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

فَسَقَطَ الْاِنَاءُ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، اِنْ وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي فَاتَّقِ اللهَ وَاعْدِلْ قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَطْمَعُ فِيهَا مُنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاَسْاَلُ اللهَ اَنْ يَرْزُقَنِي الْعَدْلَ فِيكُمْ

بیان کرتے ہیں: جس دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی' اُس دن سے مجھے توقع تھی (کہ میں خلیفہ کے منصب پر فائز ہوں گا) اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے عدل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

2025- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْاَغَرِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ اِدَاوَةٌ يَحْمِلُهَا اَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوُضُوئِهِ، فَاشْتَكَى اَبُو هُرَيْرَةَ فَحَمَلَهَا مُعَاوِيَةُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُوَضِّئُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاتَّقِ اللهَ وَاعْدِلْ - فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّي مُبْتَلًى بِذَلِكَ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وُلِّيتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک برتن تھا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (کہیں جاتے ہوئے) اُٹھا کر رکھتے تھے' اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا لیا' ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا: اے معاویہ! اگر تم مسلمانوں کے کسی معاملہ کے نگران بنو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور انصاف سے کام لینا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سننے کے بعد میں مسلسل یہ توقع کرتا رہا کہ میں اس میں مبتلا ہوں گا یہاں تک کہ میں خلیفہ بن گیا۔

بَابُ فَضَائِلِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللهُ

باب: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

2026- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

2026- رواه الترمذي: 3799، وابن ماجه: 146، وأحمد: 1/99.

وَبُنْدَارٌ، وَابْنُ سِنَانٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي: الزُّبَيْرِيَّ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

اِئْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

''طیب ومطیب کوخوش آمدید''

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو؛ اس شخص کو خوش آمدید ہے جو طیب اور مطیب ہے۔

2027- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي: ابْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رَحِمَهُ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ - فَقَالَ: عَمَّارٌ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: عمار! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طیب اور مطیب کو خوش آمدید۔

2027- انظر السابق۔

2028- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمار کو جب بھی دو معاملوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اُس نے اُسے اختیار کیا جو زیادہ ہدایت والا تھا''۔

حضرت عمار کی شہادت کی پیشگوئی

2029- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک باغی گروہ عمار کو قتل کرے گا''۔

بَابُ فَضْلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَحِمَهُ اللهُ

باب: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

2030- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

2028- رواہ الترمذی:3800، والحاکم 388/3۔

2029- رواہ البخاری:447، ومسلم:2915۔

2030- رواہ أحمد 161/1، والترمذی:3744۔

بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ رَحِمَهُ اللهُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کروں! خبردار! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمرو بن العاص' قریش کے صالح افراد میں سے ایک ہے''۔

قریش کے صالح فرد

2031- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِي مَا حُسْنُهَا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن ابوملیکہ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تم لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کرتے ہو' مجھے نہیں معلوم کہ وہ کتنی اچھی ہیں' البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عمرو بن العاص قریش کے صالح افراد میں سے ایک ہے''۔

2032- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

2031- انظر السابق۔

2032- رواہ أحمد 327/2، والحاکم 240/3.

سَلَمَةَ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَبْنَاءُ الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ عَمْرٌو وَهِشَامٌ

''عاص کے دونوں صاحبزادے مؤمن ہیں: عمرو اور ہشام''۔

ذِكْرُ الْكَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے درمیان کے باہمی اختلافات کے حوالے سے خاموشی اختیار کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی رحمت ان سب حضرات پر نازل ہو!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَنْبَغِي لِمَنْ تَدَبَّرَ مَا رَسَمْنَاهُ مِنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ اَنْ يُحِبَّهُمْ وَيَتَرَحَّمَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ. وَيَتَوَسَّلَ اِلَى اللهِ الْكَرِيمِ بِهِمْ وَيَشْكُرَ اللهَ الْعَظِيمَ اِذْ وَفَّقَهُ لِهٰذَا. وَلَا يَذْكُرَ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَنْقُرَ عَنْهُ وَلَا يَبْحَثَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے فضائل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کے فضائل کے حوالے سے جو کچھ تحریر کیا ہے' جو شخص ان میں غور وفکر کرے گا اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ ان سب سے محبت رکھے' ان کیلئے دعائے رحمت کرے' ان کیلئے دعائے مغفرت کرے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے وسیلہ کو پیش کرے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اس بات کی توفیق دی ہے اور وہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کا تذکرہ نہ کرے' وہ اس حوالے سے تفتیش نہ کرے' بحث نہ کرے۔

ایک اعتراض اور اُس کا جواب

فَاِنْ عَارَضَنَا جَاهِلٌ مَفْتُونٌ قَدْ خُطِئَ بِهِ عَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ فَقَالَ: لِمَ قَاتَلَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ وَلِمَ قَتَلَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ؟- قِيلَ لَهُ: مَا بِنَا وَبِكَ اِلَى ذِكْرِ هٰذَا حَاجَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا اضْطُرِرْنَا اِلَى عِلْمِهَا. فَاِنْ قَالَ: وَلِمَ؟ قِيلَ لَهُ: لِاَنَّهَا فِتَنٌ شَاهَدَهَا

اگر کوئی جاہل' فتنہ کا شکار شخص اعتراض کرنے کی کوشش کرے جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہو اور وہ یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کے ساتھ لڑائی کیوں کی تھی؟ اور فلاں نے فلاں کو قتل کیوں کیا تھا؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: ہمیں اور تمہیں اس کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' یہ چیز ہمیں فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی اس کا علم حاصل کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر وہ شخص یہ کہے کہ کیوں؟ تو

الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا فِيهَا عَلَى حَسَبِ مَا أَرَاهُمُ الْعِلْمُ بِهَا وَكَانُوا أَعْلَمَ بِتَأْوِيلِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ. وَكَانُوا أَهْدَى سَبِيلًا مِمَّنْ جَاءَ بَعْدَهُمْ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ. عَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ وَشَاهَدُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاهَدُوا مَعَهُ وَشَهِدَ لَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْأَجْرِ الْعَظِيمِ. وَشَهِدَ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَيْرُ قَرْنٍ. فَكَانُوا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْرَفَ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْقُرْآنِ وَبِالسُّنَّةِ وَمِنْهُمْ يُؤْخَذُ الْعِلْمُ وَفِي قَوْلِهِمْ نَعِيشُ، وَبِأَحْكَامِهِمْ نَحْكُمُ وَبِأَدَبِهِمْ نَتَأَدَّبُ وَلَهُمْ نَتَّبِعُ وَبِهَذَا أُمِرْنَا.

اُس سے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے فتنے تھے جن کا سامنا صحابہ کرام نے کیا' تو ان فتنوں کے بارے میں اُن کی آراء اُن کے علم کے حوالے سے تھی اور وہ اس کی تاویل کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ علم رکھتے تھے کیونکہ بعد والوں کی بہ نسبت وہ زیادہ ہدایت والے راستہ پر تھے کیونکہ وہ اہلِ جنت ہیں جن پر قرآن نازل ہوا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مغفرت اور عظیم اجر اُنہیں حاصل ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے بارے میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ بہترین زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں' قرآن کے بارے میں' سنت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے' ان حضرات سے ہی علم حاصل کیا گیا ہے اور ان کے اقوال کے مطابق ہم زندگی بسر کرتے ہیں' ان کے بیان کیے ہوئے احکام اور آداب کے مطابق ہم آداب سیکھتے ہیں اور ہم انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

فَإِنْ قَالَ: وَأَيْشِ الَّذِي يَضُرُّنَا مِنْ مَعْرِفَتِنَا لِمَا جَرَى بَيْنَهُمْ وَالْبَحْثِ عَنْهُ؟۔ قِيلَ لَهُ: مَا لَا شَكَّ فِيهِ وَذَلِكَ أَنَّ عُقُولَ الْقَوْمِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْ عُقُولِنَا، وَعُقُولُنَا أَنْقَصُ بِكَثِيرٍ وَلَا نَأْمَنُ أَنْ نَبْحَثَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَنَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَنَتَخَلَّفَ عَمَّا أُمِرْنَا فِيهِمْ. فَإِنْ قَالَ: وَبِمَ

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ یہ بات بتائیں کہ ہمیں اس بات کی معرفت کیا نقصان دے گی جو اس چیز کے حوالے سے ہو کہ جو صحابہ کرام کے آپس کے اختلافات کے بارے میں ہے اور اس بارے میں بحث کرنے کا کیا نقصان ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: یہ وہ چیز ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور وہ یہ کہ اُن حضرات کی عقل ہماری عقل سے زیادہ تھی اور ہماری عقل اُن کی عقل کے مقابلہ میں بہت زیادہ ناقص ہے' تو ہمارے لیے اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب

أُمِرْنَا فِيهِمْ؟۔ قِيلَ: أُمِرْنَا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِمْ وَالْمَحَبَّةِ لَهُمْ وَالِاتِّبَاعِ لَهُمْ، دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَقَوْلُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا بِنَا حَاجَةٌ إِلَى ذِكْرِ مَا جَرَى بَيْنَهُمْ، قَدْ صَحِبُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاهَرَهُمْ وَصَاهَرُوهُ، فَبِالصُّحْبَةِ يَغْفِرُ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ، وَقَدْ ضَمِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنْ لَا يُخْزِيَ مِنْهُمْ وَاحِدًا وَقَدْ ذَكَرَ لَنَا اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ أَنَّ وَصْفَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، فَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ وَنَعَتَهُمْ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ، وَأَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ أَنَّهُ قَدْ تَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا تَابَ عَلَيْهِمْ لَمْ يُعَذِّبْ وَاحِدًا مِنْهُمْ أَبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

ہم اُن کے آپس کے معاملات کے بارے میں بحث کریں گے تو ہم حق کے راستہ سے بھٹک نہ جائیں اور اُس چیز سے پیچھے نہ رہ جائیں جس کے بارے میں ہمیں حکم دیا گیا ہے جو اُن حضرات کے حوالے سے ہے' اگر وہ شخص یہ کہے کہ ہمیں ان حضرات کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اُن کیلئے دعائے مغفرت کریں' اُن کیلئے دعائے رحمت کریں' اُن سے محبت رکھیں' اُن کی پیروی کریں۔ کتاب وسنت اور مسلمانوں کے ائمہ کے اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں' اُن کے درمیان کے جو باہمی اختلافات تھے اُن کا تذکرہ کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے' یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں' ان کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق ہے' نبی اکرم ﷺ کا ان کے ساتھ تعلق ہے' یہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی مغفرت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اُن میں سے کسی کو بھی رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے کہ ان حضرات کی صفت تورات اور انجیل میں بیان ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی صفت عمدہ طور پر بیان کی ہے اور ان کی خوبیاں احسن انداز میں ذکر کی ہیں' ہمارے پروردگار نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اُس نے ان کی توبہ کو قبول کیا ہے اور جب وہ کسی کی توبہ قبول کرلے تو پھر اُسے کبھی عذاب نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور یہ اُس سے راضی ہوں۔ یہ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّمَا مُرَادِي مِنْ ذَلِكَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میری مراد اس سے یہ ہے کہ میں اُس چیز

لِاَنْ اَكُونَ عَالِمًا بِمَا جَرَى بَيْنَهُمْ فَاَكُونَ لَمْ يَذْهَبْ عَلَيَّ مَا كَانُوا فِيهِ لِاَنِّي اَحَبُّ ذٰلِكَ وَلَا اَجْهَلُهُ. قِيلَ لَهُ: اَنْتَ طَالِبُ فِتْنَةٍ لِاَنَّكَ تَبْحَثُ عَمَّا يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ وَلَوِ اشْتَغَلْتَ بِاِصْلَاحِ مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ فِيمَا تَعَبَّدَكَ بِهِ مِنْ اَدَاءِ فَرَائِضِهِ وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهِ كَانَ اَوْلَى بِكَ. وَقِيلَ: وَلَا سِيَّمَا فِي زَمَانِنَا هٰذَا مَعَ قُبْحِ مَا قَدْ ظَهَرَ فِيهِ مِنَ الْاَهْوَاءِ الضَّالَّةِ. وَقِيلَ لَهُ: اشْتِغَالُكَ بِمَطْعَمِكَ وَمَلْبَسِكَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ اَوْلَى بِكَ. وَتَكَسُّبُكَ لِدِرْهَمِكَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ وَفِيمَا تُنْفِقُهُ؟ اَوْلَى بِكَ. وَقِيلَ: لَا يَاْمَنُ اَنْ يَكُونَ بِتَنْقِيرِكَ وَبَحْثِكَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الْقَوْمِ اِلَى اَنْ يَمِيلَ قَلْبُكَ فَتَهْوَى مَا لَا يَصْلُحُ لَكَ اَنْ تَهْوَاهُ وَيَلْعَبَ بِكَ الشَّيْطَانُ فَتَسُبَّ وَتُبْغِضَ مَنْ اَمَرَكَ اللّٰهُ بِمَحَبَّتِهِ وَالِاسْتِغْفَارِ لَهُ وَبِاتِّبَاعِهِ فَتَزِلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَتَسْلُكَ طَرِيقَ الْبَاطِلِ.

کا عالم بن جاؤں جو ان کے باہمی اختلافات تھے اور میں ایسا شخص بن جاؤں گا جو ان کی صورتِ حال سے واقف ہو گا کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں اور میں اس سے ناواقف نہ رہوں۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: تم فتنہ کے طلبگار ہو کیونکہ تم اُس چیز کے بارے میں بحث کرنا چاہتے ہو جو تمہیں نقصان دے گی' جو تمہیں فائدہ نہیں دے گی' اگر تم اُس چیز کو درست کرنے میں مشغول رہو جو اللہ تعالیٰ کیلئے تم پر لازم ہے جس کا تعلق تمہاری عبادت سے ہے جو فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں کے اجتناب سے تعلق رکھتی ہے تو یہ چیز تمہارے لیے زیادہ مناسب ہوگی۔ اُس سے یہ بھی کہا جائے گا کہ ہمارے زمانہ میں تو یہ بطورِ خاص زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس میں گمراہ کرنے والی خواہشات' لوگوں کے درمیان پھیل چکی ہیں۔ اُس سے یہ بھی کہا جائے گا کہ تم جو اپنے کھانے پینے میں مشغول ہوتے ہو وہ کہاں گیا؟ یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے' تمہارا درہم کمانا کہ تم کہاں سے اس کو حاصل کرتے ہو اور کہاں خرچ کرتے ہو؟ اس چیز کی تحقیق تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے۔ یہ بھی کہا جائے گا کہ اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ تمہارے اس بحث و تمحیص کے نتیجہ میں جو اُن حضرات کے آپس کے اختلافات کے بارے میں ہوگی' تمہارا دل بھٹک جائے اور اُس چیز کی طرف مائل ہو جائے جو تمہارے لیے درست نہیں ہے کہ تم اُس کی طرف مائل ہوتے' تو یوں شیطان تمہارے ساتھ کھیلنے لگے اور تم اُس شخص کو بُرا کہنا شروع کر دیا اُس سے بغض رکھو جس کی محبت کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور جس کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم دیا ہے اور جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے' تو یوں تم ہدایت کے راستہ سے بھٹک جاؤ گے اور باطل

کے راستہ پر چل پڑو گے۔

فَإِنْ قَالَ: فَاذْكُرْ لَنَا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَعَمَّنْ سَلَفَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتَ لِتَرُدَّ نُفُوسَنَا عَمَّا تَهْوَاهُ مِنَ الْبَحْثِ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اگر وہ شخص یہ کہے کہ آپ ہمارے سامنے کتاب وسنت اور مسلمانوں کے علماء' جو سلف صالحین سے تعلق رکھتے ہیں' اُن کے حوالے سے یہ ذکر کریں جو آپ کی بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتا ہے' تا کہ ہمارے دل اُس سے لوٹ آئیں جس بحث وتحیص کی وہ خواہش رکھتے ہیں' جس کا تعلق صحابہ کرام کے باہمی اختلاف سے ہے۔

قِيلَ لَهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِمَا ذَكَرْتُهُ مِمَّا فِيهِ بَلَاغٌ وَحُجَّةٌ لِمَنْ عَقَلَ. وَنُعِيدُ بَعْضَ مَا ذَكَرْنَاهُ لِيَتَيَقَّظَ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْمُسْتَرْشِدُ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ:

تو اُس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ بات ذکر کی ہے جس میں بلاغ اور حجت پائی جاتی ہے اُس شخص کیلئے جو عقل رکھتا ہو اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں سے بعض باتوں کو دُہرا دیتے ہیں تا کہ ہدایت کے حصول کا طلبگار مؤمن شخص اُس کے ذریعہ حق کے راستہ کی طرف جانے کیلئے بیدار ہو جائے۔

قرآن مجید میں صحابہ کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا، يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ، وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ} [الفتح: 29]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار کیلئے سخت ہیں اور ایک دوسرے کیلئے رحم کرنے والے ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پاؤ گے' اُن کی مخصوص علامت اُن کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہو گی' تورات اور انجیل میں اُن کی مثال (یہ بیان کی گئی ہے:) وہ کھیت کی مانند ہیں جو کونپل نکالتا ہے اُسے مضبوط کرتا ہے پھر وہ موٹی ہو جاتی ہے اور تنے پر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور کسان کو اچھی لگتی ہے' (یہ مثال اس لیے بیان کی گئی ہے) تا کہ ان کے ذریعہ کافروں کے دل جلیں''۔

ثُمَّ وَعَدَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَغْفِرَةَ وَالْأَجْرَ الْعَظِيمَ. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ} [التوبة: 117]

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے نبی پر، مہاجرین اور انصار پر رحمت کی، جنہوں نے نبی کی پیروی کی اُس تنگی کی گھڑی میں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ} [التوبة: 100] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے، سبقت لے جانے والے پہلے لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان لوگوں کی پیروی کی، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگیا''..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ} [التحريم: 8] الْآيَةُ.

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اُس دن نبی کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نور اُن کے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہوگا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ} [آل عمران: 110] الْآيَةُ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم بہترین اُمت ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ} [الفتح: 18] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے راضی ہوگیا''..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى مَنْ جَاءَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ فَاسْتَغْفَرَ لِلصَّحَابَةِ وَسَأَلَ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ أَنْ لَا يَجْعَلَ فِي قَلْبِهِ

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو صحابہ کرام کے بعد آئیں گے اور صحابہ کرام کیلئے دعائے مغفرت کریں گے اور وہ اپنے مالک (یعنی اللہ تعالیٰ) سے یہ دعا مانگیں گے کہ وہ ان حضرات

غِلًّا لَهُمْ. فَأَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

کیلئے کوئی کھوٹ اُن کے دل میں پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کی اچھے انداز میں تعریف کی ہے اور فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {رَءُوفٌ رَحِيمٌ}

''اور وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے''..... یہ آیت یہاں تک ہے: ''مہربان رحم کرنے والا''۔

احادیثِ رسول میں صحابہ کی فضیلت کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

''سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے' پھر اُن کے بعد والوں کا ہے' پھر اُن کے بعد والوں کا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ أَصْحَابِي وَفِي أَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ وَاخْتَارَ أُمَّتِي عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ

''اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کے علاوہ باقی تمام جہانوں میں سے میرے اصحاب کو منتخب کیا ہے اور میرے اصحاب میں سے چار افراد کو میرے لیے منتخب کیا ہے: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی' اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے اصحاب میں سب سے بہتر بنایا ہے اور میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے اور اُس نے میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں کے مقابلہ میں منتخب قرار دیا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ مَثَلَ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ

''میری اُمت میں میرے اصحاب کی مثال یوں ہے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے' کھانا نمک کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا''۔

رُوِيَ هَذَا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا يَقُولُ: قَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: ہمارا نمک تو رخصت ہو گیا ہے' اب ہم کیسے

ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اپنی رسالت کے ہمراہ اُنہیں مبعوث کیا' پھر اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کے بعد اپنے بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو اُن کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُن اصحاب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنا دیا جو اُس کے دین کی خاطر جنگ کیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يُقَالُ لِمَنْ سَمِعَ هَذَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتَ عَبْدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ اتَّعَظْتَ بِمَا وَعَظَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، وَإِنْ كُنْتَ مُتَّبِعًا لِهَوَاكَ خَشِيتُ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص اس بات کو اللہ تعالیٰ سے سن لے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن لے تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ اگر تم ایک ایسے بندے ہو جسے بھلائی کی توفیق دی گئی ہے تو تم اُس کے ذریعہ نصیحت حاصل کر لو گے جو وعظ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا ہے' اور اگر تم اپنی خواہشِ نفس کے پیروکار ہو تو مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے کہ تم اُن افراد میں سے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ} [القصص: 50]

''اور اُس سے زیادہ گمراہ اور کون ہو گا جو اپنی خواہشِ نفس کی پیروی کرے' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کے برخلاف ہو''۔

وَكُنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اور تم اُن افراد میں سے ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

{وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ}

''اور اگر اللہ تعالیٰ اُن میں بھلائی جانتا تو اُنہیں سنوا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سنوا دیتا تو بھی وہ منہ موڑ لیتے جبکہ وہ اعراض کرنے والے

[الانفال: 23]

وَيُقَالُ لَهُ: مَنْ جَاءَ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَطْعَنَ فِي بَعْضِهِمْ وَيَهْوَى بَعْضَهُمْ وَيَذُمَّ بَعْضًا وَيَمْدَحَ بَعْضًا فَهَذَا رَجُلٌ طَالِبُ فِتْنَةٍ، وَفِي الْفِتْنَةِ وَقَعَ؛ لِأَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ مَحَبَّةُ الْجَمِيعِ وَالِاسْتِغْفَارُ لِلْجَمِيعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ. وَنَحْنُ نَزِيدُكَ فِي الْبَيَانِ لِيَسْلَمَ قَلْبُكَ لِلْجَمِيعِ وَتَدَعَ الْبَحْثَ وَالتَّنْقِيرَ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ہوتے''۔

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: جو شخص اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کی طرف آئے اور اُن میں سے بعض پر الزام عائد کرے اور بعض پر تنقید کرے اور بعض کو بُرا کہے اور بعض کی تعریف کرے تو ایسا شخص فتنہ کا طلبگار ہوگا اور فتنہ میں واقع ہو جائے گا کیونکہ اُس پر تو یہ واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام کے ساتھ محبت رکھے اور تمام حضرات کیلئے دعائے مغفرت کرے' اللہ تعالیٰ ان حضرات کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے۔ اور اب ہم اس بات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کریں گے تاکہ تمام لوگوں کا دل سلامت رہے اور تم صحابہ کرام کے باہمی اختلاف کے حوالے سے بحث وتمحیص کو چھوڑ دو۔

حضرت ابن عباس کا قول

2033- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کو بُرا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اُن کیلئے دعائے مغفرت کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا پتا تھا کہ وہ عنقریب آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے۔

2034- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالِاسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتَتِلُونَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کیلئے دعائے مغفرت کا حکم دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا تھا کہ وہ عنقریب ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے۔

عوام بن حوشب کا قول

2035- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتَلِفُ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ وَلَا تَذْكُرُوا غَيْرَهُ فَتُحَرِّشُوا النَّاسَ عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کی اچھائیوں کا ذکر کرو اس طرح تمہارے دلوں کو اُن سے اُلفت محسوس ہوگی اور اس کے علاوہ اُن کا ذکر نہ کرو ورنہ تم لوگوں کو اُن کے خلاف کر دو گے۔

ابومیسرہ کا خواب

2036- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ قِبَابًا فِي رِيَاضٍ مَضْرُوبَةً فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: لِذِي الْكَلَاعِ وَأَصْحَابِهِ، وَرَأَيْتُ قِبَابًا فِي رِيَاضٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومیسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں خیمے لگے ہوئے ہیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ذی کلاع اور اُن کے ساتھیوں کے ہیں۔ میں نے باغ میں کچھ اور خیمے بھی دیکھے تو دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ کیسے ہو

فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوا: لِعَمَّارٍ وَاَصْحَابِهٖ. فَقُلْتُ: وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا؟ قَالَ: اِنَّهُمْ وَجَدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

سکتا ہے! انہوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ تو اُس شخص نے جواب دیا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت والا پایا ہے۔

2037- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَهْرَيَارَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: رَاَى عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ اَبُو مَيْسَرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ؛ قَالَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا قِبَابٌ مَضْرُوبَةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوا: لِذِي الْكَلَاعِ وَحَوْشَبٍ وَكَانَا مَعَ مَنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ: فَاَيْنَ عَمَّارٌ؟ قَالُوا: اَمَامَكَ. قُلْتُ: وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ: لَقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَجَدُوْهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل بیان کرتے ہیں:

عمرو بن شرحبیل ابومیسرہ، جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے ایک ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور وہاں خیمے لگے ہوئے ہیں، میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ ذی کلاع اور حوشب کے ہیں، یہ دو ایسے افراد تھے جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہاں ہیں (جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑائی میں حصہ لیا تھا)۔ تو فرشتوں نے بتایا: وہ آگے ہیں۔ میں نے کہا: انہوں نے تو ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کی تھی۔ تو فرشتہ نے کہا: جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت والا پایا۔

حسن بصری کا قول

2038- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدربہ بیان کرتے ہیں:

عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ فِي مَجْلِسٍ فَذَكَرَ كَلَامًا وَذَكَرَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَبَرَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ قُلُوبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمًا مَا اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِقَامَةِ دِينِهِ فَتَشَبَّهُوا بِأَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ فَإِنَّهُمْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ عَلَى الْهَدْيِ الْمُسْتَقِيمِ

حسن ایک محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے کچھ کلام ذکر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں جو دل کے اعتبار سے اس اُمت میں سب سے زیادہ نیک تھے' علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ گہرائی والے تھے' بناوٹ میں سب سے کم تھے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیلئے منتخب کیا تھا' انہوں نے اللہ کے دین کو قائم کیا' تو تم لوگ اُن کے اخلاق کی پیروی کرو اور اُن کے طریقوں کی پیروی کرو' ربِ کعبہ کی قسم! یہ لوگ صحیح ہدایت پر تھے۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّعْنَةِ عَلَى مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو بُرا کہے' اُس پر لعنت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ يَلْعَنُونَ أَصْحَابَهُ، فَلَعَنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنَ أَصْحَابَهُ أَوْ سَبَّهُمْ فَقَالَ:

مَنْ لَعَنَ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

وَيُقَالُ: الصَّرْفُ الْفَرْضُ، وَالْعَدْلُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر لعنت کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر لعنت کی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر لعنت کریں' یا اُنہیں بُرا بھلا کہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو شخص میرے اصحاب پر لعنت کرے' اُس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ صرف سے مراد فرض چیز اور

التَّطَوُّعُ. ثُمَّ أَمَرَ جَمِيعَ النَّاسِ أَنْ يَحْفَظُوهُ فِي أَصْحَابِهِ وَأَنْ يُكْرِمُوهُمْ.

عدل سے مراد نفلی چیز ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا خیال رکھیں اور اُن کا احترام کریں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَمَنْ لَمْ يُكْرِمْهُمْ فَقَدْ أَهَانَهُمْ، وَمَنْ سَبَّهُمْ فَقَدْ سَبَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَقَّ اللَّعْنَةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص صحابہ کرام کا احترام نہیں کرتا وہ اُن کی توہین کرتا ہے اور جو شخص اُنہیں بُرا کہتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے اور جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق بن جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"جب اس اُمت کے آخری لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں گے تو جس شخص کے پاس علم موجود ہو وہ اُس کو ظاہر کرے کیونکہ اُس موقع پر علم کو چھپانے والا شخص اُس شخص کی مانند ہوگا جو اُس چیز کو چھپاتا ہے جو چیز اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

2039- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، يَعْنِي: ابْنَ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَائِنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيُظْهِرِ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ عِلْمَهٗ، فَاِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ كَكَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

"جب اس اُمت کے آخر والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں تو آدمی اُس علم کو ظاہر کرے جس کا اُسے علم ہو' کیونکہ اُس وقت علم کو چھپانے والا اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے"۔

2040- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْوَاسِطِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ، فَاِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اس اُمت کا آخری حصہ اس کے ابتدائی حصے والوں پر لعنت کرے تو اُس وقت جس شخص کے پاس علم موجود ہو' وہ اُس کو ظاہر کرے کیونکہ اُس موقع پر علم کو چھپانے والا شخص اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے"۔

علم کا اظہار ضروری ہے

2041- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوْسُفَ الشِّكْلِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ خَلَفُ بْنُ تَمِيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أَظْهَرَتْ أُمَّتِي الْبِدَعَ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"جب میری اُمت میں بدعتیں ظاہر ہو جائیں گی اور میرے اصحاب کو بُرا کہا جانے لگے گا تو اُس وقت عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے کیونکہ اُس وقت علم کو چھپانے والا اُس چیز کو چھپانے والے کی مانند شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل کی ہے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

2042- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُمِرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالملک بن عمیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور لوگ اُنہیں بُرا کہتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسُبَّ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا

"دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اس اُمت کا آخری والا حصہ پہلے والوں کو بُرا نہیں کہے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ ظَهَرَ هَذَا فِي مَوَاضِعَ كَثِيرَةٍ مِنْ بُلْدَانِ الدُّنْيَا، يَلْعَنُونَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنْ يَضُرَّ ذَلِكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا يَضُرُّونَ أَنْفُسَهُمْ وَقَدْ رَسَمْتُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ فَضَائِلَهُمْ رَضِيَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو دنیا کے مختلف شہروں میں کئی مقامات پر یہ چیز ظاہر ہوئی کہ لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں اور یہ چیز نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی' ایسے لوگ خود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ میں نے اس کتاب کو تحریر کر دیا ہے' یعنی کتاب "الشریعہ" میں اُن حضرات کے فضائل تحریر کیے ہیں اور پھر اُس کے بعد یہ چیز ظاہر کی ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کو بُرا کہتا ہے' یا اُن پر لعنت کرتا ہے' یا اُنہیں اذیت پہنچاتا

عَنْهُمْ، وَيُظْهِرُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا عَلَى مَنْ سَبَّهُمْ أَوْ لَعَنَهُمْ وَآذَاهُمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّعْنَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ مَلَائِكَتِهِ وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

ہے تو اُس پر کس طرح سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے فرشتوں کی طرف سے اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت واجب ہو جاتی ہے۔

گستاخِ صحابہ پر لعنت

2043- أَنْبَأَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو منتخب کیا' اُس نے اُن میں سے میرے وزیر' مددگار' سسرالی عزیز بنائے' جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

2044- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا، وَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے اصحاب کو منتخب کیا' اُس نے اُن اصحاب میں سے میرے لیے وزیر' سسرالی عزیز اور مددگار بنائے' تو جو شخص اُنہیں بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا"۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: الصَّرْفُ وَالْعَدْلُ: الْفَرِيضَةُ وَالنَّافِلَةُ

ابراہیم بن منذر نامی راوی بیان کرتے ہیں: صرف اور عدل سے مراد فرض اور نفل عبادت ہے۔

صحابہ کرام کے احترام کی تلقین

2045- وَأَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكُوفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْمُؤَدِّبُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ. وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ. وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ

"میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم میرے بعد اُنہیں نشانہ نہ بنالینا' جو شخص اُن سے محبت رکھے گا تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اُن سے محبت رکھے گا اور جو اُن سے بغض رکھے گا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اُن سے بغض

2045- رواه أحمد 87/4، والترمذي: 2862.

آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

رکھے گا' جو شخص انہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور جو مجھے اذیت پہنچائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کی گرفت کرے گا''۔

2046- أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَهُ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو''۔

اُس کے بعد راوی نے آخر تک حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2047- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ زِيَادٍ يُعْرَفُ بِابْنِ خَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَأَصْحَابِي يَقِلُّونَ، فَلَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَعَنَ اللهُ مَنْ سَبَّهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور میرے اصحاب کم ہو جائیں گے تو تم میرے اصحاب کو بُرا نہ کہنا' جو شخص اُنہیں بُرا کہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو''۔

2048- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اِنَّا نُسَبُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں بُرا کہا جاتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

گستاخِ صحابہ کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

2049- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْاَكْفَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

''جو شخص میرے اصحاب کو بُرا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہو گی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

2050- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، وَاَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میرے اصحاب کو برا نہ کہو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک مُد یا نصف مُد (صدقہ و خیرات کرنے) کے برابر نہیں ہو سکتا''۔

2051- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ يُدْرِكْ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو بھی اُن (صحابہ کرام) کے ایک مُد یا نصف مُد تک بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

صحابہ کرام کی فضیلت کا بیان

2052- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ قَالَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

''تم میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو بھی وہ ان (صحابہ کرام) میں سے کسی ایک کے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا''۔

2053- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ: إِنِّي أَسْمَعُ نَاسًا يَتَنَاوَلُونَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجْرِي لَهُمْ أُجُورَهُمْ، فَلَمَّا قَبَضَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّ أَنْ يُجْرِيَ ذَلِكَ الْأَجْرَ لَهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں کچھ لوگوں کو سنتا ہوں کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر تنقید کرتے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اُن کا اجر جاری کر دیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو موت دی تو اس بات کو پسند کیا کہ اُن کے اجر کو اُن کیلئے جاری کر دے۔

صحابہ کرام کے عمل کی فضیلت

2054- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، يَعْنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا نہ کہو کیونکہ اُن میں سے کسی ایک کا گھڑی بھر کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرنا' تم میں سے کسی ایک کے زندگی بھر کے اعمال سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نصیحت

2055- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَادَةُ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَوْصِنِي، قَالَ: إِيَّاكَ وَالنُّجُومَ، فَإِنَّهَا تَدْعُو إِلَى الْكِهَانَةِ، وَلَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تُؤَخِّرْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
میمون بن مہران بیان کرتے ہیں:
میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے! اُنہوں نے فرمایا: تم علمِ نجوم سیکھنے سے بچنا کیونکہ یہ کہانت کی طرف لے جاتا ہے اور تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو بُرا نہ کہنا اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اُس میں تاخیر نہ کرنا۔

2056- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَيْضًا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت عیاض انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي، وَمَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي حَفِظَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْنِي فِي أَصْحَابِي وَأَصْهَارِي تَخَلَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

"میرے اصحاب' میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میرا خیال رکھنا اور جو شخص میرے اصحاب اور میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میرا خیال رکھے گا' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص میرے اصحاب اور میرے سسرالی عزیزوں کے حوالے سے میری حفاظت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دے گا اور عنقریب اُس کی گرفت کرے گا"۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ خَالَفَ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَلَحِقَتْهُ اللَّعْنَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ رَسُولِهِ وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا لَا فَرِيضَةً وَلَا تَطَوُّعًا، وَهُوَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا، وَضِيعُ الْقَدْرِ، كَثَّرَ اللهُ بِهِمُ الْقُبُورَ، وَأَخْلَى مِنْهُمُ الدُّورَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) وہ شخص رسوا ہو گیا اور خسارہ کا شکار ہو گیا جو اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب کو بُرا کہتا ہے کیونکہ ایسا شخص اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے اور فرشتوں اور تمام اہلِ ایمان کی طرف سے لعنت اُس تک پہنچ جائے گی' اللہ تعالیٰ اُس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا اور وہ دنیا میں ذلیل ہوگا' وہ اپنی حیثیت کو ضائع کر دے گا' (ہماری دعا ہے:) اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ذریعہ قبرستان بھر دے اور دنیا کو اُن سے خالی کر دے۔

نبی اکرم ﷺ کا خطاب

2057- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سہل بن مالک انصاری نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٍ الْأُمَوِيُّ، وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَسُؤْنِي قَطُّ فَاعْرِفُوا ذَلِكَ لَهُ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَاضٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَاعْرِفُوا ذَلِكَ لَهُمْ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ لِأَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ احْفَظُونِي فِي أَخْتَانِي وَفِي أَصْهَارِي وَفِي أَصْحَابِي، لَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَظْلَمَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ. فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِمَّا تُوهَبُ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْفَعُوا أَلْسِنَتَكُمْ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا مَاتَ الرَّجُلُ فَلَا تَقُولُوا فِيهِ إِلَّا خَيْرًا

ثُمَّ نَزَلَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ هَذَا الْبَابِ مَا فِيهِ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَقَلَ

''اے لوگو! ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی بُرائی نہیں کی تو تم لوگ اس حوالے سے اُس کو پہچان لو' اے لوگو! بے شک میں عمر بن خطاب' عثمان' علی' طلحہ بن عبیداللہ' زبیر بن عوام' سعد بن مالک' عبدالرحمٰن بن عوف (اور) مہاجرین اوّلین سے راضی ہوں' تو تم لوگ ان کو پہچان لو' اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت کر دی ہے' اے لوگو! میرے دامادوں' میرے سسرالی عزیزوں اور میرے اصحاب کے حوالے سے میرا خیال رکھنا' کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ کی گئی زیادتی کے حوالے سے تم سے حساب لے' کیونکہ یہ ایک ایسی غلطی ہوگی جس کی معافی نہیں ہوگی' اے لوگو! مسلمانوں کے حوالے سے اپنی زبانیں روک کر رکھنا' جب کوئی شخص انتقال کر جائے تو تم اُس کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہنا''۔

اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے آ گئے۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس باب میں وہ چیز ذکر کر دی ہے جو اُس شخص کیلئے کافی ہوگی جو سمجھ رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے

فَصَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَبِّ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحَبَّهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ. وَحُجَّةٌ عَلَى مَنْ سَبَّهُمْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ حُرِمَ التَّوْفِيقَ. وَاَخْطَاَ طَرِيقَ الرَّشَادِ. وَلَعِبَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ، فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهُ

اُسے اس بات سے محفوظ رکھا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بُرا کہے' وہ اُن حضرات سے محبت رکھتا ہو' اُن کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہو اور یہ چیز اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے جو اُنہیں بُرا کہتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے لوگ توفیق سے محروم ہیں اور ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور شیاطین ان کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں (اپنی رحمت سے) دور اور پرے کر دے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا جَاءَ فِي الرَّافِضَةِ وَسُوءِ مَذْهَبِهِمْ

باب: رافضیوں اور اُن کے بُرے مسلک کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَوَّلُ مَا نَبْتَدِئُ بِهِ مِنْ ذِكْرِنَا فِي هٰذَا الْبَابِ. اَنَّا نُجِلُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ. وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. وَعَقِيلَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَاَوْلَادَهُمْ. وَاَوْلَادَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. وَذُرِّيَّتَهُمُ الطَّيِّبَةَ الْمُبَارَكَةَ. عَنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ قَدْ خَطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ. اَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَى قَدْرًا وَاَصْوَبُ رَاْيًا وَاَعْرَفُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَنْحَلُهُمُ الرَّافِضَةُ اِلَيْهِ. مِنْ سَبِّهِمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علیؑ بن ابوطالب' سیدہ فاطمہ' حضرت حسن اور حضرت حسین' حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہم' ان کی اولاد' حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور اُن کی پاکیزہ اور مبارک اولاد' رافضیوں کے مسلک سے لاتعلق ہیں وہ رافضی جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت اس سے بلند شان رکھتے ہیں اور اس حوالے سے درست رائے رکھتے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے زیادہ معرفت رکھتے ہیں جو باتیں رافضیوں نے اُن کی طرف منسوب کی ہیں کہ وہ (یعنی اہل بیت)' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کو بُرا کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اور اُن کی پاکیزہ اور مبارک اولاد کو' اس بات سے محفوظ رکھا جو باتیں یہ لوگ اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ چیز ہم دلائل اور براہین کے ذریعہ ثابت کر چکے ہیں جن کا

وَالزُّبَيْرَ وَعَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَدْ صَانَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ عَمَّا يَنْحَلُونَهُمْ إِلَيْهِ بِالدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ الَّتِي تَقَدَّمَتْ مِنْ ذِكْرِهِمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ إِلَّا بِكُلِّ جَمِيلٍ، بَلْ هُمْ كُلُّهُمْ عِنْدَنَا إِخْوَانٌ عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ فِي الْجَنَّةِ، قَدْ نَزَعَ اللهُ الْكَرِيمُ مِنْ قُلُوبِهِمُ الْغِلَّ، كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ذکر اس سے پہلے گزر چکا ہے' جس کا تعلق حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' سیدہ عائشہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ہے۔ یہ تمام حضرات ہمارے نزدیک ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور جنت میں پلنگوں پر ایک دوسرے کے مدمقابل بیٹھے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے اختلاف ختم کر دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

''ہم اُن کے دلوں میں سے اختلاف کو الگ کر دیں گے اور وہ بھائی' بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوں گے''۔ اللہ تعالیٰ اِن حضرات سے راضی ہو۔

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِمَذْهَبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضَائِلِهِمْ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ وَفَاتِهِ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ وَفَاتِهِ، وَمَا ذُكِرَ مِنْ عِظَمِ مُصِيبَتِهِ بِمَا جَرَى عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ

اس سے پہلے ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کے بیان میں یہ ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اُن کا مسلک کیا ہے اور ان حضرات کے فضائل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کچھ منقول ہے' نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت اُن کے کون سے مناقب بیان کیے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت اُن کے مناقب کس طرح بیان کیے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جو مصیبت لاحق ہوئی تھی اُس کو انہوں نے کس طرح عظیم سمجھا

عَنْهُ مِنْ قَتْلِهٖ وَتَبْرَأَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَتْلِهٖ، وَكَذَا وَلَدُهٗ وَذُرِّيَّتُهُ الطَّيِّبَةُ يُنْكِرُوْنَ عَلَى الرَّافِضَةِ سُوْءَ مَذَاهِبِهِمْ، وَيَتَبَرَّءُوْنَ مِنْهُمْ. وَيَأْمُرُوْنَ بِمَحَبَّةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؛

تھا اور جس شخص نے اُنہیں قتل کیا تھا اُس کے حوالے سے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاتعلقی کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اُن کی اولاد نے رافضیوں کے بُرے مسلک کا انکار کیا ہے' ان لوگوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان وتمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔

روافض کی مختلف اقسام

لِأَنَّ الرَّافِضَةَ لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ. وَلَا نِكَاحُهُمْ نِكَاحَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا طَلَاقُهُمْ طَلَاقَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَهُمْ أَصْنَافٌ كَثِيْرَةٌ.

کیونکہ رافضی لوگ جمعہ یا جماعت میں شریک نہیں ہوتے ہیں' وہ اسلاف پر تنقید کرتے ہیں' اُن کا نکاح مسلمانوں کے نکاح کے طریقہ کے مطابق نہیں ہوتا' اُن کی طلاق مسلمانوں کی طلاق کے مطابق نہیں ہوتی۔ رافضیوں کی کئی قسمیں ہیں۔

مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰهٌ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ معبود ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: بَلْ عَلِيٌّ كَانَ أَحَقَّ بِالنُّبُوَّةِ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّ جِبْرِيْلَ غَلِطَ بِالْوَحْيِ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جس اس بات کا قائل ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بہ نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ نبوت کے زیادہ حقدار ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لاتے ہوئے غلطی ہو گئی۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: هُوَ نَبِيٌّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بعد نبی ہوئے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْتُمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَيُكَفِّرُوْنَ جَمِيْعَ الصَّحَابَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: هُمْ فِي النَّارِ إِلَّا سِتَّةً.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر قرار دیتا ہے' یہ لوگ کہتے ہیں: چھ افراد کے علاوہ باقی تمام صحابہ جہنم میں جائیں گے۔ (نعوذ باللہ)

وَمِنْهُمْ مَنْ يَرَى السَّيْفَ عَلَى

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا خَنَقُوهُمْ حَتَّى يَقْتُلُوهُمْ.

مسلمانوں پر تلوار اُٹھائی جائے گی اور اگر وہ اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ اُن کا گلا دبا کر اُنہیں مار دیں گے۔

وَقَدْ أَجَلَّ اللهُ الْكَرِيمُ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَذَاهِبِهِمُ الْقَذِرَةِ الَّتِي لَا تُشْبِهُ الْمُسْلِمِينَ

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کو اس سے بلند و برتر رکھا ہے کہ وہ اس بُرے مسلک کے قائل ہوں جو مسلمانوں کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔

وَفِيهِمْ مَنْ يَقُولُ بِالرَّجْعَةِ. نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يَنْحَلُ إِلَى مَنْ قَدْ أَجَلَّهُمُ اللهُ الْكَرِيمُ وَصَانَهُمْ عَنْهَا. رَضِيَ اللهُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَجَزَاهُمْ عَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا.

اُن میں سے ایک گروہ وہ ہے جو رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے' ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ اس بات کی نسبت اُن حضرات کی طرف کی جائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بلند و برتر رکھا اور اس سے محفوظ رکھا جن کا تعلق اہلِ بیت سے ہے' اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی طرف سے اہلِ بیت کو جزائے خیر عطا کرے۔

وَأَنَا أَذْكُرُ مِنَ الْأَخْبَارِ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْتُ. وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ:

اب میں وہ روایات ذکر کروں گا جو میری بیان کردہ باتوں پر دلالت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ہدایت کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔

روافض کے بارے میں پیشگوئی

2058- أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَابِقٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثًا قَالَهَا وَسَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبْزٌ، يُقَالُ لَهُمُ: الرَّافِضَةُ فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشا فرمایا ہے: اے علی! تم جنتی ہو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کا بُرا لقب ہوگا اُنہیں رافضی کہا جائے گا' جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُنہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی علامت کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جمعہ یا جماعت کے

فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ: وَمَا عَلَامَتُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟۔ قَالَ: لَا يَرَوْنَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

قائل نہیں ہوں گے اور ابوبکر و عمر کو برا کہیں گے۔

2059- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عِنْدِي فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ وَتَبِعَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يُصَغِّرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَجَاهِدْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟۔ قَالَ: لَا يَشْهَدُونَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری باری تھی' آپ میرے پاس موجود تھے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُن کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے اور تمہارا ساتھ دینے والے افراد جنت میں ہوں گے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ تم سے محبت رکھتا ہے (حالانکہ) وہ ایسے لوگ ہوں گے جو اسلام کو کمتر سمجھیں گے' صرف لفظی طور پر اُس کا اعتراف کریں گے' وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے آگے نہیں جائے گا' اُنہیں رافضی کہا جائے گا' اگر تم اُن کا زمانہ پاؤ تو اُن کے ساتھ جنگ کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی مخصوص علامت کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوں گے اور پہلے والے اسلاف پر تنقید کریں گے۔

روافض سے قتال کا حکم

2060- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي: ابْنَ سَالِمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: أَبْشِرْ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ قَوْمًا يَجِيئُونَ مِنْ بَعْدِكَ يُصَغِّرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ، لَهُمْ نَبْزٌ، يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے' خبردار! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہوں گے اور تمہارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو اسلام کو کمتر سمجھیں گے اور پھر وہ اُسے ایک طرف کر دیں گے' اُن کا بُرا لقب ہوگا' اُن کو رافضی کہا جائے گا' اگر تم اُن کا زمانہ پاؤ تو اُن سے جنگ کرنا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

2061- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، وَالْهَاشِمِيِّ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ فَاطِمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: هَذَا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: یہ جنتی ہے اور اس کے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اسلام کا اظہار کریں گے اور پھر اُسے ایک طرف کر دیں گے' اُن کا بُرا لقب ہوگا' اُن کا نام رافضی ہوگا' جو شخص اُن کا زمانہ پائے وہ اُن سے لڑے کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

يَغُطُّونَ الْإِسْلَامَ يَلْفِظُونَهُ، لَهُمْ نُبُزٌ، يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيُقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

2062- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو زُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَأْتِي قَوْمٌ لَهُمْ نُبُزٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ فَإِنْ لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟- قَالَ: يُقَرِّظُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو بُرے لقب والے ہوں گے' اُنہیں رافضی کہا جائے گا' جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم اُنہیں قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُن کی مخصوص نشانی کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے بارے میں ایسے نظریات رکھتے ہوں گے جو چیزیں تمہارے اندر نہیں پائی جاتی ہیں اور وہ اسلاف پر تنقید کرتے ہوں گے۔

2063- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ لَهُمْ نُبُزٌ، يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ، يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا وَلَيْسُوا مِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

آخری زمانہ میں کچھ لوگ نکلیں گے جن کا مخصوص بُرا لقب ہوگا' اُنہیں رافضی کہا جائے گا' وہ ہمارے ساتھی ہونے کے دعویدار ہوں گے حالانکہ وہ ہمارے ساتھی نہیں ہوں گے' اُن کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو بُرا کہتے ہوں گے' تو جہاں کہیں

2062- رواه أبو يعلى 116/12، والطبراني في الكبير 242/12، وعبد الله بن أحمد في السنة 548/2، وابن أبي عاصم في السنة 476/2.

شِيعَتِنَا، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّهُمْ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

بھی تمہارا اُن سے سامنا ہو تو تم اُن کو قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔

2064- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ

''آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا' وہ اسلام کو پرے کر دیں گے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

2065- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، شَرُّهُمْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُخَالِفُونَ أَعْمَالَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ اُمت ستّر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سب سے زیادہ بُرا وہ فرقہ ہوگا جو ہماری' یعنی اہلِ بیت کی محبت کا دعویدار ہوگا اور ہمارے اعمال کے برخلاف کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت علی

تَعَالَى: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ رُوِيتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. فَهَلْ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ بَعْدِهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَدْ حَرَقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ، وَخَدَّ لَهُمْ أُخْدُودًا فِي الْأَرْضِ، وَنَفَى قَوْمًا وَحَذَّرَ قَوْمًا، وَنَذَرَ، وَخَوَّفَ، وَمَا قَصَّرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَبَرِئَ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تو یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم اُنہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں، تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو قتل کیا تھا' یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے اُنہیں قتل کیا؟ اُنہیں جواب دیا جائے گا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں آگ میں جلوا دیا تھا اور اُن کیلئے آگ لگوائی تھی' اُنہوں نے کچھ لوگوں کو جلاوطن کروایا تھا اور لوگوں کو اُن سے بچنے کی تلقین کی تھی' اُنہوں نے لوگوں کو ڈرایا تھا' خوف دلایا تھا اور اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی اور اُنہوں نے اُس شخص سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت علی کا بدمذہبوں کو سزا دینا

2066- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ هُوَ؟- قَالَ: مَنْ أَنَا؟- قَالُوا: أَنْتَ هُوَ؟- قَالَ: وَيْلَكُمْ مَنْ أَنَا؟- قَالُوا: أَنْتَ رَبُّنَا. قَالَ: ارْجِعُوا فَتُوبُوا. فَأَبَوْا فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا، ثُمَّ قَالَ لِقَنْبَرٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

شیعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میں کون ہوں؟ اُن لوگوں نے کہا: آپ ہمارے پروردگار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور توبہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی گردنیں اُڑا دیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے زمین میں گڑھے کھدوائے اور پھر اپنے غلام قنبر سے فرمایا: تم میرے پاس

اُئْتِنِي بِحِزَمِ الْحَطَبِ، فَأَتَاهُ بِهَا فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ:

لَمَّا رَأَيْتُ الْأَمْرَ أَمْرًا مُنْكَرًا
أَوْقَدْتُ نَارًا وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا

لکڑیوں کے گٹھے لے کر آؤ۔ وہ اُنہیں لے کر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں آگ میں جلوا دیا۔ پھر یہ فرمایا:

''جب کبھی میں کوئی منکر بات دیکھوں گا تو میں اپنی آگ کو سلگا دوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

2067- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ هُوَ؟۔ قَالَ: مَنْ هُوَ؟۔ قَالُوا: هُوَ، قَالَ: وَيْلَكُمْ مَنْ أَنَا؟۔ قَالُوا: أَنْتَ رَبُّنَا، قَالَ: ارْجِعُوا وَتُوبُوا، فَأَبَوْا فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ ثُمَّ خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا، ثُمَّ قَالَ: يَا قَنْبَرُ ائْتِنِي بِحِزَمِ الْحَطَبِ، فَأَتَاهُ بِحِزَمٍ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ:

لَمَّا رَأَيْتُ الْأَمْرَ أَمْرًا مُنْكَرًا
أُوقِدَتْ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

کچھ شیعہ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہی وہ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون؟ اُنہوں نے کہا: وہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! وہ کون؟ اُنہوں نے کہا: ہمارے پروردگار۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور توبہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بات ماننے سے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی گردنیں اُڑوا دیں اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے زمین میں خندقیں کھدوائیں اور پھر فرمایا: اے قنبر! میرے پاس لکڑیوں کے گٹھے لے کر آؤ۔ وہ اُن کے پاس لکڑیاں لے کر آئے تو اُنہوں نے اُن لوگوں کو جلوا دیا اور پھر فرمایا:

''جب بھی میں کوئی منکر چیز دیکھوں گا تو آگ جلا دوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

2068- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عثمان بن ابوعثمان بیان کرتے ہیں:

سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الشِّيعَةِ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

شیعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے۔

2069- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّافِضَةِ: وَاللهِ لَئِنْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْكُمْ لَنُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وَلَا نَقْبَلُ مِنْكُمْ تَوْبَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضیل بن مرزوق بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن حسن کو سنا' وہ ایک رافضی سے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں تم پر قابو دے دیا تو ہم تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیں گے اور ہم تم سے توبہ بھی قبول نہیں کریں گے۔

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَقَتْ عَلَيْنَا الرَّافِضَةُ كَمَا مَرَقَتِ الْحَرُورِيَّةُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ رافضیوں نے ہمارے خلاف اُسی طرح بغاوت کی ہے جس طرح حروریوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا جواب

2070- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي: الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ الشِّيعَةَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلِيًّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن اصم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قیامت سے پہلے دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! یہ لوگ

مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: كَذَبُوا وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِشِيعَةٍ، وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَبْعُوثًا مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ وَلَا اقْتَسَمْنَا مَالَهُ

شیعہ نہیں ہیں' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ زندہ ہونا ہوتا تو نہ تو ہم اُن کی بیواؤں کی دوسری شادیاں کروا دیتے اور نہ ہی اُن کا مال (وراثت میں) تقسیم کرتے۔

امام جعفر صادق کا فتویٰ

2071- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ نَقُولُ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهِيَ ثَلَاثٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حفص بن غیاث بیان کرتے ہیں:

میں نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم اہلِ بیت اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ

2072- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لِي: أَلَا أُعْجِبُكَ؟- قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ، قَالَ: إِنِّي فِي الْمَنْزِلِ قَدْ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لِلْقَيْلُولَةِ، فَجَاءَنِي الْغُلَامُ فَقَالَ: بِالْبَابِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقُلْتُ: مَا جَاءَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا وَلَهُ حَاجَةٌ، أَدْخِلْهُ، فَدَخَلَ فَقُلْتُ: مَا حَاجَتُكَ؟- فَقَالَ: مَتَى

عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانگی نہیں ہوئی؟ میں نے کہا: کس بات پر؟ اُنہوں نے کہا: میں ایک گھر میں موجود تھا' میں آرام کرنے کیلئے اپنی جگہ پر لیٹ چکا تھا' میرا غلام میرے پاس آیا اور بولا: دروازے پر ایک شخص موجود ہے جو اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے کہا: اس وقت اگر یہ آیا ہے تو اسے کوئی ضروری کام ہوگا' تم اُسے اندر آنے دو۔ وہ اندر آیا تو میں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اُس نے کہا: اُن صاحب کو کب دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: کون سے صاحب کو؟ اُس نے کہا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے کہا: اُنہیں اُسی وقت ہی زندہ کیا جائے گا جب قبروں میں موجود

يُبْعَثُ ذَاكَ الرَّجُلُ؟۔ قُلْتُ: اَيُّ رَجُلٍ؟۔ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ. قُلْتُ: لَا يُبْعَثُ حَتّٰى يُبْعَثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ. قَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَقُولُ كَمَا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ الْحَمْقَاءِ؛ قَالَ: قُلْتُ: اَخْرِجُوا هٰذَا عَنِّي، لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ هُوَ وَلَا ضِرْبُهُ مِنَ النَّاسِ

باقی سب لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اُس نے کہا: آپ کے بارے میں میری یہ رائے نہیں تھی کہ آپ بھی اس بات کے قائل ہوں گے جس کے یہ بیوقوف لوگ قائل ہیں۔ میں نے کہا: اس شخص کو میرے پاس سے باہر نکال دے اور آئندہ یہ یا اس قسم کے لوگ میرے ہاں نہ آئیں۔

امام باقر کا 'عقیدۂ رجعت کا انکار

2073- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ يَسُبُّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ: لَا. فَتَوَلَّهُمَا وَاسْتَغْفِرْ لَهُمَا وَاَحِبَّهُمَا. قُلْتُ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ. قَالَ: لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جابر نامی راوی نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں کے' یعنی اہلِ بیت کے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! تم اُن دونوں سے تعلق رکھو' اُن دونوں کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اُن دونوں سے محبت رکھو۔ میں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رجعت کے عقیدہ پر ایمان رکھتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

شیخین سے محبت کی تلقین

2074- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمِ بْنِ جُعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ رَهْطٌ مِنَ الشِّيعَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن حکیم بن جعفر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں کچھ شیعہ حضرات بھی موجود تھے' اُن میں سے کسی نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ

فَعَابَ بَعْضُهُمْ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَقُلْتُ: عَلَى مَنْ يَقُولُ هٰذَا لَعْنَةُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: مِنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَخَذْنَاهُ. قَالَ: فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟۔ فَقَالَ: وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِمَا؟۔ فَقُلْتُ: يُقِلُّونَهُمَا. فَقَالَ: اِنَّمَا يَقُولُ ذَاكَ الْمُرَّاقُ. تَوَلَّهُمَا مِثْلَ مَا تَتَوَلَّى بِهِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عنہما کو بُرا کہنا چاہا تو میں نے کہا: جو شخص یہ بات کہتا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: ہم نے تو یہ بات امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میری ملاقات امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو میں نے دریافت کیا: آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: لوگ اُن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: لوگ تو اُن کی حیثیت کو کمتر کرتے ہیں۔تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ باغی ہیں جو ایسا کرتے ہیں' تم ان دونوں سے محبت رکھو جس طرح تم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہو۔

امام زید کا قول

2075- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ: الْبَرَاءَةُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْبَرَاءَةُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن برید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ کو سنا' وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے برأت کا اظہار کرنا' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برأت کے اظہار کے مترادف ہے۔

امام جعفر صادق کا فرمان

2076- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ اَبِي لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اِنَّ جَارًا لِي يَزْعُمُ اَنَّكَ تَتَبَرَّاُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: میرا ایک پڑوسی یہ کہتا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

فَقَالَ: بَرِئَ اللهُ مِنْ جَارِكَ، وَاللهِ اِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَنْفَعَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَرَابَتِي مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَقَدِ اشْتَكَيْتُ شَكَاةً فَأَوْصَيْتُ إِلَى خَالِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ

سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔تو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے پڑوسی سے لاتعلقی کرے! اللہ کی قسم! میں تو یہ اُمید رکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر کے ساتھ میری رشتہ داری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا' ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا تھا تو میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم کو وصیت کی تھی (جو حضرت ابوبکر کی اولاد میں سے ہیں)۔

شریک کا واقعہ

2077- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِشَرِيكٍ شَيْئًا فِي أَمْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ شَرِيكٌ: يَا جَاهِلُ، إِنَّا مَا عَلِمْنَا بِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى خَرَجَ فَصَعِدَ هٰذَا الْمِنْبَرَ، فَوَاللهِ مَا سَأَلْنَاهُ حَتَّى قَالَ لَنَا: تَدْرُونَ مَنْ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَكَتْنَا. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، يَا جَاهِلُ وَكُنَّا نَقُومُ فَنَقُولُ: كَذَبْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابان بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے شریک سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے معاملہ کے بارے میں کچھ کہا' تو شریک نے اُس سے کہا: اے جاہل! ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات پتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ گھر سے نکلے اور اس منبر پر چڑھے' اللہ کی قسم! ہم نے اُن سے کوئی سوال نہیں کیا تھا' اُنہوں نے خود ہی ہم سے کہا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس اُمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ ہم خاموش رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر ہیں اور پھر حضرت عمر ہیں۔ اے جاہل! کیا ہم نے اُنہیں کھڑا ہو کر یہ کہنا تھا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَشَرِيكٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: إِنَّمَا يَعْنِي شَرِيكٌ أَنَّ هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ كَانَ بِالْكُوفَةِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ شریک نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ شریک نامی اس راوی سے مراد وہ صاحب ہیں جو کوفہ میں ہوتے تھے اور ہمارے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ

وَعِنْدَنَا لَا نَخْتَلِفُ فِيهِ مَنْ قَبْلَنَا مِنْ صَحَابَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشْهُورٌ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک ہیں اور یہ بات بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

2078- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: جَاءَ بِشْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَفَاهُ، وَكَانَ قَتَلَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، فَقَالَ: هَكَذَا يُصْنَعُ بِأَهْلِ الْبَلَاءِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ: بِفِيكَ الْحَجَرُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بیان کرتے ہیں:

بشر بن جرموز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس پر ناراضگی کا اظہار کیا' اُس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا' اُس نے کہا: کیا آزمائش کا شکار ہونے والوں کے ساتھ اس طرح کیا جاتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے منہ میں پتھر آئیں! میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں' طلحہ اور زبیر اُن افراد میں شامل ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اور اُن کے دلوں میں جو اختلاف تھا ہم نے اُسے ہٹا دیا ہے اور وہ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے''۔

2079- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، أَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازہ پر موجود ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کا قاتل جہنم میں داخل ہوگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

بِالْبَابِ. فَقَالَ: لَيَدْخُلُ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

فرماتے ہوئے سنا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

حضرت طلحہ کے صاحبزادے کو حضرت علی کا قول

2080- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ میں اور تمہارے والد اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47]

''اور ہم نے اُن کے سینوں میں جو اختلاف تھا اُسے الگ کر دیا ہے اور وہ پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بھائی بن کر بیٹھے ہوں گے''۔

قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: دِينُ اللهِ إِذَنْ أَضْيَقُ مِنْ حَدِّ السَّيْفِ، تَقْتُلُهُمْ وَيَقْتُلُونَكَ وَتَكُونُ أَنْتَ وَهُمْ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: التُّرَابُ فِي فِيكَ فَمَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا

اس پر ایک شخص نے اُن سے کہا: اللہ کا دین تو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہے' آپ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں' وہ آپ کو قتل کرتے ہیں پھر وہ اور آپ لوگ بھائی بھائی بن کر پلنگوں پر آمنے سامنے بھی بیٹھے ہوں گے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک ہو! (اگر وہ ہم نہیں ہوں گے) تو پھر کون ہوں گے؟

ہم نہیں تو کون؟

2081- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ عَنْهُ حِينَ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ الْجَمَلِ فَانْطَلَقَ إِلَى بَيْتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي؛ قَالَ: وَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتَاهُ يَبْكِينَ، يَذْكُرْنَ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ، وَقَدْ أَجْلَسُوا وَلِيدَةً بِالْبَابِ تُؤْذِنُهُنَّ بِعَلِيٍّ إِذَا جَاءَ؛ قَالَ: فَأَلْهَى الْوَلِيدَةَ مَا تَرَى النِّسْوَةَ يَفْعَلْنَ. فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِنَّ وَتَخَلَّفْتُ، فَقُمْتُ بِالْبَابِ فَقَالَ لَهُنَّ: مَا قُلْتُنَّ؟ فَأَسْكَتْنَ، فَانْتَهَرَهُنَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَا سَمِعْتَ، ذَكَرْنَا عُثْمَانَ وَقَرَابَتَهُ وَقِدَمَهُ، وَذَكَرْنَا الزُّبَيْرَ وَقِدَمَهُ، وَذَكَرْنَا طَلْحَةَ كَذَلِكَ. فَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ كَالَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ} [الحجر: 47] وَمَنْ هُمْ إِنْ لَمْ نَكُنْ نَحْنُ أُولَئِكَ؟

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صلت بن عبداللہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب وہ اہلِ جمل کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے' وہ اپنے گھر تشریف لائے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' وہاں اُن کی اہلیہ اور اُن کی دو صاحبزادیاں بیٹھی ہوئی رو رہی تھیں' وہ حضرت عثمان' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو یاد کر رہی تھیں اور اُنہوں نے دروازہ پر ایک لڑکی کو بٹھایا ہوا تھا جو اُنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنے کے بارے میں بتا دے کہ جب وہ آئیں۔ لیکن وہ لڑکی غفلت کا شکار ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن خواتین کے پاس آ گئے' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہ گیا' میں دروازہ پر کھڑا ہوا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن خواتین سے دریافت کیا: تم لوگ کیا کہتی ہو؟ وہ خواتین خاموش رہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو مرتبہ اُنہیں ڈانٹا تو اُن میں سے ایک خاتون نے کہا: وہی جو آپ نے سنا ہے کہ ہم حضرت عثمان' اُن کی رشتہ داری اور اُن کے مقدم ہونے کا ذکر کر رہی تھیں' حضرت زبیر اور اُن کے مقدم ہونے کا ذکر کر رہی تھیں' اسی طرح حضرت طلحہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ میں اُس شخص کی مانند ہوؤں گا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''ہم اُن کے سینوں میں سے اختلاف کو دور کر دیں گے اور وہ پلنگوں پر بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے''۔

(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر وہ ہم نہیں ہوں گے تو پھر کون ہوگا؟

2082- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ قَوْمًا اَشْبَهَ بِالنَّصَارٰى مِنَ السَّبَائِيَّةِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: هُمُ الرَّافِضَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری بیان کرتے ہیں:

میں نے کوئی ایسی قوم نہیں دیکھی جو سبائیہ فرقہ سے زیادہ عیسائیوں سے مشابہت رکھتی ہو۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: اس سے مراد رافضی ہیں۔

قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَسَمِعْتُ الدَّقِيقِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ: لَا يُصَلَّى خَلْفَ الرَّافِضِيِّ

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دقیقی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے یزید بن ہارون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: رافضی کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

2083- وَاَنْبَاَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ قَوْمًا اَشْبَهَ بِالنَّصَارٰى مِنَ السَّبَائِيَّةِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: هُمُ الرَّافِضَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری فرماتے ہیں:

میں نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو سبائیہ فرقہ سے زیادہ عیسائیوں سے مشابہت رکھتی ہو۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: اس سے مراد رافضی ہیں۔

حضرت علی سے منسوب جھوٹی روایات

2084- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: مَا كُذِبَ عَلَى اَحَدٍ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَا كُذِبَ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں: اس اُمت میں کسی کی طرف بھی اتنی جھوٹی باتیں منسوب نہیں کی گئیں جتنی جھوٹی باتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

2085- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

2085- رواه الحاكم 123/3، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 1004.

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ:

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ فِيكَ مِثْلٌ مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ

''اے علی! تمہارے اندر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی ایک مثال پائی جاتی ہے' یہودیوں نے اُن سے بغض رکھا یہاں تک کہ اُن کی والدہ پر بھی بہتان لگا دیا اور عیسائیوں نے اُن سے محبت رکھی تو اُنہیں اُس مقام تک پہنچا دیا جو مقام اُن کا نہیں تھا''۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مَطْرٍ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي

اُس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاکت کا شکار ہوں گے' ایسا محبت کرنے والا جو اُس میں اتنی شدت رکھتا ہو جو میری طرف وہ باتیں بھی منسوب کر دے جو مجھ میں نہیں ہیں اور ایسا بغض رکھنے والا جو جھوٹا الزام عائد کرتا ہو اور میری دشمنی اُسے اس بات پر مجبور کر دے کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے۔

2087/2086- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَفَهْدُ بْنُ حَيَّانَ، وَأَبُو جَابِرٍ الْمَكِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَزْدِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسوار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کچھ لوگ مجھ سے محبت کریں گے اور اُن کی مجھ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم میں ڈال دے گا اور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے اور اُن کے مجھ سے بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں جہنم میں ڈال دے گا۔

سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَيُحِبَّنِي رِجَالٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّي النَّارَ، وَيُبْغِضُنِي رِجَالٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبُغْضِي النَّارَ

2088- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ؛ عَدُوٌّ مُبْغِضٌ، وَمُحِبٌّ مُفْرِطٌ

ابوبختری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے حوالے سے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک وہ دشمن جو بغض رکھتا ہو اور ایک وہ محبت کرنے والا جو افراط کا شکار ہو۔

2089- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَيُحِبَّنِي أَقْوَامٌ يَدْخُلُونَ بِحُبِّي النَّارَ، وَلَيُبْغِضُنِي أَقْوَامٌ يَدْخُلُونَ بِبُغْضِي النَّارَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوار عدوی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کچھ لوگ مجھ سے محبت رکھیں گے اور وہ میری محبت کی وجہ سے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے اور وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: جَمِيعُ مَا ذَكَرْنَاهُ يَدُلُّ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَذْهَبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو کچھ بھی ہم نے ذکر کیا ہے یہ سب اُس شخص کی رہنمائی کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مسلک کے بارے میں واقفیت رکھتا ہو جو اُن کا مسلک

أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ: أَنَّ الرَّافِضَةَ أَسْوَأُ النَّاسِ حَالَةً، وَأَنَّهُمْ كَذَبَةٌ فَجَرَةٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذُرِّيَّتَهُ الطَّيِّبَةَ أَبْرِيَاءُ مِمَّا تَنْحَلُهُ الرَّافِضَةُ إِلَيْهِمْ

وَأَنَّ الْمُحِبَّ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي يَرْجُو الثَّوَابَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمُحِبُّ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَجَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ لَمْ تَصِحَّ لَهُ مَحَبَّةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ بَرَّأَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذُرِّيَّتَهُ الطَّيِّبَةَ مِنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الْأَنْجَاسِ الْأَرْجَاسِ.

وَنَقُولُ: إِنَّهُ مَنْ أَبْغَضَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ تَنْفَعْهُ مَحَبَّةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، بَلْ هُوَ عِنْدَنَا مُنَافِقٌ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

هَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِهِ نَأْمُرُ إِخْوَانَنَا، وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے اور دیگر تمام صحابہ کرام سے راضی ہو! اور رافضیوں کی حالت سب سے زیادہ بُری ہے اور وہ جھوٹے اور گناہگار لوگ ہیں' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی پاک ذریت اُس (نظریہ) سے لاتعلق ہیں جس کی طرف رافضی اُن کی نسبت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والا وہ شخص جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھی جا سکتی ہے' یہ وہ شخص ہے جو حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہو اور جو شخص ایسا نہیں ہو گا تو اُس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت بھی ٹھیک نہیں ہو گی' اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور اُن کی پاکیزہ ذریت کو رافضیوں کے مسلک سے لاتعلق رکھا ہے' جو (روافض) نجس اور گندگی ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہو' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی محبت اُسے نفع نہیں دے گی اور وہ شخص ہمارے نزدیک منافق شمار ہو گا' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

''کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

یہ ہمارا مسلک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی عقیدہ پیش کریں گے اور ہم اپنے بھائیوں کو بھی اسی کا حکم دیتے ہیں' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

2090- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ اَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: مَهْلًا يَا اَبَا جُحَيْفَةَ؛ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَيْحَكَ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَبُغْضُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَيْحَكَ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ بُغْضِي وَحُبُّ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

ابوجحیفہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر فرد! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ابوجحیفہ رُک جاؤ! خبردار! کیا میں تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں' اے ابوجحیفہ! تمہارا ستیاناس ہو! میری محبت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا بغض کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

مہدی بن سابق کے اشعار

2091- اَنْشَدَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ، الْمَعْرُوفُ بِابْنِ اَبِي الطِّيبِ، قَالَ: اَنْشَدَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: اَنْشَدَنِي مَهْدِيُّ بْنُ سَابِقٍ:

اِنِّي رَضِيتُ عَلِيًّا قُدْوَةً عَلَمًا
كَمَا رَضِيتُ عَتِيقًا صَاحِبَ الْغَارِ
وَقَدْ رَضِيتُ اَبَا حَفْصٍ وَشِيعَتَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن زکریا بیان کرتے ہیں:

مہدی بن سابق نے مجھے یہ اشعار سنائے:

''میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں پیشوا ہونے پر راضی ہوں (یعنی اُس پر یقین رکھتا ہوں) جس طرح میں حضرت عتیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں جو غار کے ساتھی ہیں اور میں حضرت ابوحفص

وَمَا رَضِيتُ بِقَتْلِ الشَّيْخِ فِي الدَّارِ
كُلُّ الصَّحَابَةِ عِنْدِي قُدْوَةٌ عِلْمٍ
فَهَلْ عَلَيَّ بِهَذَا الْقَوْلِ مِنْ عَارِ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمْ
إِلَّا لِوَجْهِكَ أَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

(یعنی حضرت عمر) رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں سے بھی راضی ہوں اور میں ایک بزرگ کے گھر میں قتل (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت) سے راضی نہیں ہوں' تمام صحابہ میرے نزدیک علم کے پیشوا ہیں' تو کیا میرے نزدیک یہ عقیدہ رکھنے میں کوئی عار کی بات ہے' (اے اللہ!) اگر تُو یہ جانتا ہے کہ میں ان حضرات سے صرف تیری رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں تو تُو مجھے آگ سے آزادی نصیب کردے"۔

عباد بن بشار کے اشعار

2092- أَنْشَدَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ مِمَّا قَرَأْنَاهُ عَلَيْهِ، قَالَ: أَنْشَدَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: أَنْشَدَنَا عَبَّادُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَتَّى مَتَى عَبَرَاتُ الْعَيْنِ تَنْحَدِرُ
وَالْقَلْبُ مِنْ زَفَرَاتِ الشَّوْقِ يَسْتَعِرُ
وَالنَّفْسُ طَائِرَةٌ، وَالْعَيْنُ سَاهِرَةٌ
كَيْفَ الرُّقَادُ لِمَنْ يَعْتَادُهُ السَّهَرُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَاصِحٌ لَكُمْ
كُونُوا عَلَى حَذَرٍ قَدْ يَنْفَعُ الْحَذَرُ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ يَحِلَّ بِكُمْ
مِنْ رَبِّكُمْ غِيَرٌ مَا فَوْقَهَا غِيَرُ
مَا لِلرَّوَافِضِ أَضْحَتْ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ
تَسِيرُ آمِنَةً يَنْزُو بِهَا الْبَطَرُ
تُؤْذِي وَتَشْتُمُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ وَهُمْ
كَانُوا الَّذِينَ بِهِمْ يُسْتَنْزَلُ الْمَطَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن زکریا غلابی بیان کرتے ہیں:

عباد بن بشار نے ہمیں یہ اشعار سنائے:

"کب تک آنکھوں سے آنسو بہتے رہیں گے اور دل سے شوق کی وجہ سے آہیں نکلتی رہیں گی' ذہن بے قرار رہے گا' آنکھ جاگتی رہے گی' وہ شخص کیسے سوسکتا ہے جس کی عادت جاگتے رہنا بن گئی ہو' اے لوگو! میں تمہاری خیرخواہی کرنے والا ہوں' تم لوگ احتیاط سے رہو کیونکہ احتیاط فائدہ دیتی ہے' مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تمہارا پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے زمانہ کے وہ حادثات (یعنی دنیاوی عذاب) حلال نہ ہو جائے کہ اُس سے بڑھ کر کوئی حادثات (یعنی دنیاوی عذاب) نہیں ہوتے' روافض کا کیا معاملہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان محفوظ ہو کر چلتے ہیں اور حق کے انکار کے ہمراہ اُچھلتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اذیت پہنچاتے ہیں اور اُنہیں بُرا کہتے ہیں حالانکہ وہ اصحاب وہ ہیں جن کے وسیلہ سے بارش کے نزول کی دعا کی جاتی ہے' (اُن اصحاب میں سے کچھ وہ ہیں) جو

مُهَاجِرُونَ لَهُمْ فَضْلٌ بِهِجْرَتِهِمْ
وَآخَرُونَ هُمْ آوَوْا وَهُمْ نَصَرُوا
كَيْفَ الْقَرَارُ عَلَى مَنْ قَدْ تَنَقَّصَهُمْ
ظُلْمًا وَلَيْسَ لَهُمْ فِي النَّاسِ مُنْتَصِرُ
إِنَّا إِلَى اللهِ مِنْ ذُلٍّ أَرَاهُ بِكُمْ
وَلَا مَرَدَّ لِأَمْرٍ سَاقَهُ الْقَدَرُ
حَتَّى رَأَيْتُ رِجَالًا لَا خَلَاقَ لَهُمْ
مِنَ الرَّوَافِضِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا شَعَرُوا
إِنِّي أُحَاذِرُ أَنْ تَرْضَوْا مَقَالَتَهُمْ
أَوْ لَا فَهَلْ لَكُمْ عُذْرٌ فَتَعْتَذِرُوا
رَأْيُ الرَّوَافِضِ شَتْمُ الْمُهْتَدِينَ فَمَا
بَعْدَ الشَّتِيمَةِ لِلْأَبْرَارِ يُنْتَظَرُ
لَا تَقْبَلُوا أَبَدًا عُذْرًا لِشَاتِمِهِمْ
إِنَّ الشَّتِيمَةَ أَمْرٌ لَيْسَ يُغْتَفَرُ
لَيْسَ الْإِلَهُ بِرَاضٍ عَنْهُمْ أَبَدًا
وَلَا الرَّسُولُ وَلَا يَرْضَى بِهِ الْبَشَرُ
النَّاقِضُونَ عُرَى الْإِسْلَامِ لَيْسَ لَهُمْ
عِنْدَ الْحَقَائِقِ إِيرَادٌ وَلَا صَدَرُ
وَالْمُنْكِرُونَ لِأَهْلِ الْفَضْلِ فَضْلَهُمْ
وَالْمُفْتَرُونَ عَلَيْهِمْ كُلَّمَا ذُكِرُوا
قَدْ كَانَ عَنْ ذَا لَهُمْ شُغْلٌ بِأَنْفُسِهِمْ
لَوْ أَنَّهُمْ نَظَرُوا فِيمَا بِهِ أُمِرُوا
لَكِنْ لِشِقْوَتِهِمْ وَالْحِينُ يَصْرَعُهُمْ

ہجرت کرنے والے ہیں اور اُنہیں اُن کی ہجرت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے' جبکہ دوسرے (یعنی انصار) وہ ہیں جو (ہجرت کے مقام) کے رہائشی تھے اور اُنہوں نے (مہاجرین کی) مدد کی' اُس شخص پر کیسے قرار ہوسکتا ہے جو ظلم کے طور پر ان کی تنقیص کرے اور ایسے لوگوں کو دوسرے لوگوں میں کوئی مددگار بھی نہیں ملے گا' بے شک ہم نے اپنی کمزوری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ کمزوری تمہیں لاحق ہے اور جو چیز تقدیر میں طے ہو چکی ہو' اُس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے' یہاں تک کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہو گا' اُن کا تعلق روافض سے ہے اور وہ گمراہ ہیں اور اُنہیں اس کا شعور بھی نہیں ہے' میں اس بات سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں کہ تم لوگ اُن کے مؤقف سے راضی ہو' اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر تمہارے پاس کوئی ایسا عذر نہیں ہوگا جسے تم پیش کرسکو' روافض کا مسلک یہ ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بُرا کہا جائے' تو نیک لوگوں کو بُرا کہنے کے بعد کس بات کا انتظار رہ جاتا ہے! ان حضرات کو بُرا کہنے والے لوگوں سے تم کبھی کوئی عذر قبول نہ کرو کیونکہ بُرا کہنا ایک ایسا کام ہے جس کی مغفرت نہیں ہو گی' اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوگا اور نہ ہی رسول راضی ہوں گے اور نہ ہی کوئی بشر راضی ہوگا' یہ لوگ اسلام کی رسّی کو توڑنے والے ہیں' تحقیق کے وقت نہ تو ان کے پاس کوئی اعتراض ہوتا ہے اور نہ ہی جواب ہوتا ہے' یہ لوگ فضیلت والے حضرات کی فضیلت کے منکر ہیں اور جب کبھی بھی اُن حضرات کا ذکر ہوتا ہے تو یہ لوگ اُن حضرات کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں' اُنہوں نے اپنے آپ کو اسی کام میں مصروف رکھا ہوا ہے' اگر وہ غور وفکر کریں تو اُنہیں

قَالُوا بِبِدْعَتِهِمْ قَوْلًا بِهِ كَفَرُوا
قَالُوا وَقُلْنَا وَخَيْرُ الْقَوْلِ أَصْدَقُهُ
وَالْحَقُّ أَبْلَجُ وَالْبُهْتَانُ مُنْتَشِرُ
وَفِي عَلِيٍّ وَمَا جَاءَ الثِّقَاتُ بِهِ
مِنْ قَوْلِهِ عِبَرٌ لَوْ أَغْنَتِ الْعِبَرُ
قَالَ الْأَمِيرُ عَلِيٌّ فَوْقَ مِنْبَرِهِ
وَالرَّاسِخُونَ بِهِ فِي الْعِلْمِ قَدْ حَضَرُوا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ أَبُو بَكْرٍ
وَأَفْضَلُهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عُمَرُ
وَالْفَضْلُ بَعْدُ إِلَى الرَّحْمَنِ يَجْعَلُهُ
فِيمَنْ أَحَبَّ فَإِنَّ اللهَ مُقْتَدِرُ
هَذَا مَقَالُ عَلِيٍّ لَيْسَ يُنْكِرُهُ
إِلَّا الْخَلِيعُ وَإِلَّا الْمَاجِنُ الْأَشِرُ
فَارْضَوْا مَقَالَتَهُ أَوْ لَا فَمَوْعِدُكُمْ
نَارٌ تَوَقَّدُ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ
وَإِنْ ذَكَرْتُ لِعُثْمَانَ فَضَائِلَهُ
فَلَنْ يَكُونَ مِنَ الدُّنْيَا لَهَا خَطَرُ
وَمَا جَهِلْتُ عَلِيًّا فِي قَرَابَتِهِ
وَفِي مَنَازِلَ يَعْشُو دُونَهَا الْبَصَرُ
إِنَّ الْمَنَازِلَ أَضْحَتْ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَعْلَامُ وَالْغُرَرُ
أَهْلُ الْجِنَانِ كَمَا قَالَ الرَّسُولُ لَهُمْ
وَعْدًا عَلَيْهِ فَلَا خُلْفٌ وَلَا غَدَرُ

اس بات کا حکم نہیں دیا گیا' لیکن اپنی بدنصیبی کی وجہ سے اور خرابی کی وجہ سے وہ اپنی بدعت کے نتیجہ میں ایک ایسے قول کے قائل ہیں کہ وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں' وہ ایک مؤقف رکھتے ہیں اور ہم ایک مؤقف رکھتے ہیں اور سب سے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو سچی ہو' حق واضح ہوتا ہے اور بہتان روشن نہیں ہوتا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ثقہ راویوں نے یہ بات نقل کی ہے جو عبرت کا درجہ رکھتی ہے' اگر عبرت آدمی کے کام آ سکتی ہو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منبر پر ارشاد فرمایا تھا جبکہ علم میں رسوخ رکھنے والے حضرات وہاں موجود تھے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر ہیں اور اُن کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے حضرت عمر ہیں' ان کے بعد فضیلت کا معاملہ رحمٰن کے سپرد ہے کہ وہ جسے چاہے فضیلت عطا کردے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اقتدار رکھنے والا ہے' یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جس کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو الگ ہونے والا' اختلاف رکھنے والا اور شر والا ہو' تو تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان سے راضی ہو جاؤ' ورنہ تمہارے لیے اُس آگ کی وعید ہے جسے بھڑکایا جائے گا اور پھر نہ وہ باقی رہنے دے گی اور نہ ہی چھوڑے گی اور اگر تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہو تو اُن کا دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تھا اور اُن کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے تم ناواقف نہ رہنا' جن منازل میں وہ رہے' آنکھ وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتی' منازل (یعنی درجات و مقامات) ان چار حضرات کے درمیان واضح ہیں' یہ پیشوا ہیں' اکابرین ہیں' بڑے ہیں' جنتی ہیں' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کے طور پر

وَفِي الزُّبَيْرِ حَوَارِيِّ النَّبِيِّ إِذَا
عُدَّتْ مَآثِرُهُ زُلْفَى وَمُفْتَخَرُ
وَاذْكُرْ لِطَلْحَةَ مَا قَدْ كُنْتَ ذَاكِرَهُ
حُسْنَ الْبَلَاءِ وَعِنْدَ اللهِ مُدَّكَرُ
إِنَّ الرَّوَافِضَ تُبْدِي مِنْ عَدَاوَتِهَا
أَمْرًا تَقَصَّرَ عَنْهُ الرُّومُ وَالْخَزَرُ
لَيْسَتْ عَدَاوَتُهَا فِينَا بِضَائِرَةٍ
لَا بَلْ لَهَا وَعَلَيْهَا الشَّيْنُ وَالضَّرَرُ
لَا يَسْتَطِيعُ شِفَا نَفْسٍ فَيَشْفِيهَا
مِنَ الرَّوَافِضِ إِلَّا الْحَيَّةُ الذَّكَرُ
مَا زَالَ يَضْرِبُهَا بِالذُّلِّ خَالِقُهَا
حَتَّى تَطَايَرَ عَنْ أَفْحَاصِهَا الشَّعْرُ
دَاوِ الرَّوَافِضَ بِالْإِذْلَالِ إِنَّ لَهَا
دَاءَ الْجُنُونِ إِذَا هَاجَتْ بِهَا الْمِرَرُ
كُلُّ الرَّوَافِضِ حُمُرٌ لَا قُلُوبَ لَهَا
صُمٌّ وَعُمْيٌ فَلَا سَمْعٌ وَلَا بَصَرُ
ضَلُّوا السَّبِيلَ أَضَلَّ اللهُ سَعْيَهُمُ
بِئْسَ الْعِصَابَةُ إِنْ قَلُّوا أَوْ إِنْ كَثُرُوا
شَيْنُ الْحَجِيجِ فَلَا تَقْوَى وَلَا وَرَعُ
إِنَّ الرَّوَافِضَ فِيهَا الدَّاءُ وَالدَّبَرُ
لَا يَقْبَلُونَ لِذِي نُصْحٍ نَصِيحَتَهُ
فِيهَا الْحَمِيرُ وَفِيهَا الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ
وَالْقَوْمُ فِي ظُلَمٍ سُودٍ فَلَا طَلَعَتْ

ان کیلئے یہ کہا تھا (کہ یہ حضرات جنتی ہیں)' تو اس وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہوگی اور عہد شکنی نہیں ہوگی' اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں' جب اُن کی خصوصیات شمار کی جائیں گی تو وہ بہت سی ہوں گی اور قابلِ فخر باتیں بھی ہوں گی' تم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو یاد کرو اور یہ یاد کرو کہ اُنہوں نے کس طرح اچھے طریقہ سے آزمائش کا سامنا کیا اور اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیز ہے جو نصیحت دینے والی ہے' روافض نے اپنی دشمنی کی وجہ سے وہ چیز ظاہر کی جس کے حوالے سے اہلِ روم اور چھوٹی آنکھوں والے (یعنی مشرقِ بعید کے افراد) بھی نہیں کر سکے' اُن کی عداوت ہمارے درمیان نہیں رہ سکتی' وہ باقی نہیں رہے گی اور عداوت پر بے عزتی اور نقصان لاحق ہوں گے' کسی بھی جان کی شفاء کی استطاعت نہیں رکھتا کہ اُسے روافض کے حوالے سے شفاء دے' البتہ سانپ کا معاملہ مختلف ہے' وہ سانپ مسلسل اُنہیں ذلت کے ہمراہ مارتا رہے گا یہاں تک کہ اُن کے جسم سے بال جھڑ جائیں گے' روافض کو ذلت کی دوا دو کیونکہ اُنہیں جنون کی بیماری ہے جس میں صفراوی مادہ جوش میں آ جاتا ہے' تمام روافض گدھے ہیں' ان میں عقل نہیں ہے' یہ بہرے اور اندھے ہیں' ان میں سماعت اور بصارت نہیں ہے' یہ حق کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو گمراہ کر دیا اور یہ بُرا گروہ ہیں' خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں' بحث کرنے والے کیلئے یہ شرمندگی کا باعث ہیں' ان میں نہ تقویٰ ہے' نہ پرہیزگاری ہے' روافض میں بیماری اور خرابی ہے' یہ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو قبول نہیں کرتے ہیں' یہ گدھے ہیں' اونٹ ہیں اور گائے ہیں (یعنی جانوروں کی طرح بے عقل ہیں)' یہ تاریکی میں سیاہی کا شکار ہیں' باقی مخلوق کے

مَعَ الْأَنَامِ لَهُمْ شَمْسٌ وَلَا قَمَرُ
لَا يَأْمَنُونَ وَكُلُّ النَّاسِ قَدْ أَمِنُوا
وَلَا أَمَانَ لَهُمْ مَا أَوْرَقَ الشَّجَرُ
لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهِمْ لَا وَلَا بَقِيَتْ
مِنْهُمْ بِحَضْرَتِنَا أُنْثَى وَلَا ذَكَرُ

بَابُ ذِكْرِ هِجْرَةِ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: يَنْبَغِي لِكُلِّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا رَسَمْنَاهُ فِي كِتَابِنَا هَذَا وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ أَنْ يَهْجُرَ جَمِيعَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَالْمُرْجِئَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ، وَكُلَّ مَنْ يُنْسَبُ إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ، وَجَمِيعَ الرَّوَافِضِ، وَجَمِيعَ النَّوَاصِبِ، وَكُلَّ مَنْ نَسَبَهُ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُ مُبْتَدِعٌ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ، وَصَحَّ عَنْهُ ذَلِكَ. فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُكَلَّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَلَا يُجَالَسَ وَلَا يُصَلَّى خَلْفَهُ، وَلَا يُزَوَّجَ وَلَا يَتَزَوَّجَ إِلَيْهِ مَنْ عَرَفَهُ، وَلَا يُشَارِكَهُ وَلَا يُعَامِلَهُ وَلَا يُنَاظِرَهُ وَلَا يُجَادِلَهُ. بَلْ يُذِلُّهُ بِالْهَوَانِ لَهُ. وَإِذَا لَقِيتَهُ فِي طَرِيقٍ أَخَذْتَ فِي غَيْرِهَا إِنْ أَمْكَنَكَ.

ہمراہ ان کیلئے نہ سورج نکلتا ہے' نہ چاند نکلتا ہے' یہ محفوظ نہیں ہیں' باقی سب لوگ محفوظ ہیں' انہیں اُس وقت تک امان نصیب نہیں ہوگی جب تک درخت باقی ہیں' اللہ تعالیٰ ان میں برکت نہ رکھے اور نہ ہی ان میں سے کسی عورت یا مرد کو ہمارے سامنے لائے''۔

باب: اہلِ بدعت اور نفسانی خواہشات کے پیروکاروں سے لاتعلقی اختیار کرنے کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم نے اس کتاب' یعنی کتاب ''الشریعہ'' میں جو کچھ تحریر کیا ہے' جو شخص اُس کو مضبوطی سے تھامے گا اُس کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کے تمام پیروکاروں سے لاتعلقی اختیار کرے جن کا تعلق خارجی' قدریہ' مرجئہ' جہمیہ فرقوں سے ہے اور ہر اُس شخص سے لاتعلقی اختیار کرے جو معتزلہ کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں' یا رافضیوں کے تمام فرقوں' یا ناصبیوں کے تمام فرقوں کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں' اور ہر اُس شخص سے لاتعلقی اختیار کرے جو مسلمانوں کے ائمہ کی طرف یہ بات منسوب کرتا ہے کہ وہ بدعتی تھے' ایسے بدعتی جو گمراہی کا شکار ہوں جبکہ اُس شخص کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہو۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ کلام کیا جائے' یا اُسے سلام کیا جائے' یا اُس کی ہمنشینی اختیار کی جائے' یا اُس کے پیچھے نماز ادا کی جائے' یا اُس کے ہاں شادی کی جائے' یا اُس کی شادی کروائی جائے' یا اُس کے ساتھ شراکت داری کی جائے' یا معاملہ کیا جائے' یا مناظرہ کیا جائے' یا بحث کی جائے' بلکہ اُس کی توہین کرتے ہوئے اُس کو ذلت کا شکار کیا جائے گا اور اگر وہ راستہ

فَإِنْ قَالَ: فَلِمَ لَا أُنَاظِرُهُ وَأُجَادِلُهُ وَأَرُدُّ عَلَيْهِ قَوْلَهُ؟۔ قِيلَ لَهُ: لَا يُؤْمَنُ عَلَيْكَ أَنْ تُنَاظِرَهُ وَتَسْمَعَ مِنْهُ كَلَامًا يُفْسِدُ عَلَيْكَ قَلْبَكَ وَيَخْدَعُكَ بِبَاطِلِهِ الَّذِي زَيَّنَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَتَهْلِكَ أَنْتَ؛ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّكَ الْأَمْرُ إِلَى مُنَاظَرَتِهِ وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ بِحَضْرَةِ سُلْطَانٍ أَوْ مَا أَشْبَهَهُ لِإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ. فَأَمَّا لِغَيْرِ ذَلِكَ فَلَا.

میں مل جائے گا تو اگر آپ کیلئے ممکن ہو تو آپ راستہ تبدیل کرلیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں اُس کے ساتھ مناظرہ کیوں نہ کروں اور بحث کیوں نہ کروں اور اُس کے قول کی تردید کیوں نہ کروں؟ اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ تمہارے حوالے سے اس بات کا اندیشہ موجود ہے کہ جب تم اُس کے ساتھ مناظرہ کرو گے اور اُس کا کلام سنو گے تو وہ تمہارے دل میں خرابی پیدا کرسکتا ہے اور اپنی باطل بات کے ذریعہ تمہیں دھوکہ دے سکتا ہے' وہ باطل بات جسے شیطان نے اُس کیلئے آراستہ کیا ہوگا اور اس صورت میں تم ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے' البتہ اگر صورتِ حال یوں ہو کہ مناظرہ کیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو' یا حاکمِ وقت کی موجودگی میں اُس کے سامنے حجت کو ثابت کرنا ہو' یا اس طرح کی کوئی اور صورتِ حال ہو جس میں اُس کے خلاف حجت کو ثابت کرنا مقصود ہو تو پھر حکم مختلف ہے' لیکن اگر اس کے علاوہ صورتِ حال ہو تو پھر ایسا نہیں کیا جائے گا۔

بدمذہبوں سے لاتعلقی اختیار کرنا

وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ لَكَ فَقَوْلُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمُوَافِقٌ لِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْحُجَّةُ فِي هِجْرَتِهِمْ بِالسُّنَّةِ. فَقِصَّةُ هِجْرَةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُ فِي غَزَاتِهِ بِغَيْرِ عُذْرٍ: كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ. وَمُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ چیز جو میں نے آپ کے سامنے ذکر کی ہے' یہ اُن حضرات کا قول ہے جو پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ائمہ ہیں اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق بھی ہے' جہاں تک اِن لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرنے کی دلیل کا تعلق ہے جس دلیل کا تعلق سنت سے ہو تو اُس کی دلیل اُن تین حضرات سے لاتعلقی اختیار کرنے کا واقعہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شرکت کیلئے نہیں گئے تھے' اُنہیں کوئی عذر نہیں تھا' وہ حضرت کعب بن مالک' حضرت ہلال بن اُمیہ اور حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم ہیں' اللہ تعالیٰ ان حضرات پر رحمت کرے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے لاتعلقی

بِهِجْرَتِهِمْ. وَأَنْ لَا يُكَلَّمُوا، وَطَرَدَهُمْ حَتَّى نَزَلَتْ تَوْبَتُهُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهَكَذَا قِصَّةُ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ لَمَّا كَتَبَ إِلَى قُرَيْشٍ يُحَذِّرُهُمْ خُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِجْرَتِهِ وَطَرْدِهِ. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَهُ فَعَاتَبَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى فِعْلِهِ فَتَابَ عَلَيْهِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَفْضَلُ الْعَمَلِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ

وَضَرْبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِصَبِيغٍ. وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْ لَا يُجَالِسُوهُ؛ قَالَ: فَلَوْ جَاءَ إِلَى حَلْقَةٍ مَا هِيَ قَامُوا وَتَرَكُوهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ

وَسَنَذْكُرُ عَنِ التَّابِعِينَ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَعْنَى مَا قُلْنَاهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اختیار کرنے کا حکم دیا کہ اُن کے ساتھ بات چیت نہ کی جائے اور اُنہیں پرے کر دیا جائے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی توبہ کا حکم نازل ہوا (تو اُن سے لاتعلقی کو ختم کیا گیا)۔ اسی طرح حضرت حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب اُنہوں نے قریش کو خط لکھا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن کی طرف نکلنے کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے لاتعلقی اختیار کی اور اُنہیں پرے کر دیا' جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ کا حکم نازل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے فعل پر عتاب کیا تھا اور پھر اُن کی توبہ کو قبول کر لیا تھا۔ اسی طرح ایک دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھی جائے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھا جائے''۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ کی پٹائی کروائی تھی اور اہلِ بصرہ کو یہ حکم بھجوایا تھا کہ وہ اُس کی ہم نشینی اختیار نہ کریں اور اگر وہ کسی حلقہ کے پاس آئے تو وہ لوگ اُٹھ جائیں اور اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد کرتا ہے''۔

اب ہم تابعین اور مسلمانوں کے ائمہ کے حوالے سے وہ روایات ذکر کریں گے جو اسی مفہوم کی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

بدعتی کی تعظیم کی مذمت

2093- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْخُشَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَحِمَهَا اللهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

2094- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

بدعتی لوگ سب سے بُرے ہیں

2095- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَلَّبِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَهْلُ الْبِدَعِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

"بدعتی لوگ، خلق (یعنی انسانوں) اور خلیقہ (یعنی جانوروں وغیرہ) میں سب سے زیادہ بُرے ہیں"۔

2096- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اِذَا لَقِيتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيقٍ فَخُذْ فِي غَيْرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن ابوکثیر فرماتے ہیں:

جب تمہاری کسی بدعتی سے کسی راستہ میں ملاقات ہو تو تم راستہ تبدیل کرلو۔

2097- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق ہمدانی فرماتے ہیں:

جو کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

بدعتیوں کی ہم نشینی سے بچنے کی تلقین

2098- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ اَبُو قِلَابَةَ يَقُولُ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْاَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ. فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي الضَّلَالَةِ اَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ بَعْضَ مَا لُبِّسَ عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

تم نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کی ہم نشینی اختیار نہ کرو اور اُن کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو، کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ لوگ تمہیں گمراہی میں ڈبو دیں گے، یا دین کو تمہارے لیے اُلجھن کا باعث بنا دیں گے جس طرح وہ اُن کیلئے اُلجھن کا باعث بنا ہے۔

اعمال کے ضیاع کا سبب

2099- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ تُحْبِطُ الْأَعْمَالَ

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں:
دینی معاملات میں بحث و تمحیص' اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔

2100- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْمُطِيعِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ؛ قَالَ: فَوَلَّى أَيُّوبُ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ: وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
سلام بن ابومطیع بیان کرتے ہیں:
ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ تو ایوب نے منہ پھیر لیا' اُنہوں نے اپنی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے فرمایا کہ میں نصف بات بھی نہیں کروں گا' نصف بات بھی نہیں کروں گا۔

2101- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِي أَسْمَاءَ تُحَدِّثُ قَالَتْ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ، فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ، قَالَ: لَا، قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: لَا، لَتَقُومَنَّ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّهْ، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا

سعید بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی دادی اسماء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: دو آدمی محمد بن سیرین کے پاس آئے' اُن کا تعلق بدعتی فرقہ سے تھا' اُن دونوں نے کہا: اے ابوبکر! ہم آپ کے ساتھ بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ ابن سیرین نے کہا: جی نہیں۔ اُن دونوں نے کہا: ہم آپ کے سامنے اللہ کی کتاب کی ایک آیت پڑھنا چاہتے ہیں۔ ابن سیرین نے کہا: جی نہیں! یا تو تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ! ورنہ میں اُٹھ جاتا ہوں۔

تم اپنا گم شدہ دین تلاش کرو

2102- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي مَخْلَدٌ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، تَعَالَ أُخَاصِمُكَ فِي الدِّينِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ أَبْصَرْتُ دِينِي،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ہشام بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید! آیئے تاکہ میں دین کے بارے میں آپ کے ساتھ بحث کروں۔ تو حسن بصری نے فرمایا: مجھے اپنے دین کے بارے میں بصیرت حاصل ہے' اگر تم اپنے دین کو گم کر چکے ہو تو اُس کو

فَإِنْ كُنْتَ أَضْلَلْتَ دِينَكَ فَالْتَمِسْهُ

تلاش کرلو۔

امام مالک کا واقعہ

2103- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: انْصَرَفَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَوْمًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِي، قَالَ: فَلَحِقَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ، كَانَ يُتَّهَمُ بِالْإِرْجَاءِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، اسْمَعْ مِنِّي شَيْئًا أُكَلِّمُكَ بِهِ وَأُحَاجُّكَ وَأُخْبِرُكَ بِرَأْيِي؛ قَالَ لَهُ مَالِكٌ: فَإِنْ غَلَبْتَنِي؟ قَالَ: إِنْ غَلَبْتُكَ اتَّبَعْتَنِي؛ قَالَ: فَإِنْ جَاءَنَا رَجُلٌ آخَرُ فَكَلَّمَنَا فَغَلَبَنَا؟ قَالَ: نَتَّبِعُهُ؛ فَقَالَ مَالِكٌ: يَا عَبْدَ اللهِ، بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينٍ وَاحِدٍ وَأَرَاكَ تَنْتَقِلُ مِنْ دِينٍ إِلَى دِينٍ

معن بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: ایک دن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے آ رہے تھے اُنہوں نے میرے ہاتھ کے ذریعہ ٹیک لگائی ہوئی تھی' ایک شخص اُن سے ملا جس کا نام ابوجویریہ تھا' اُس پر یہ الزام تھا کہ وہ ''ارجاء'' کا عقیدہ رکھتا ہے' اُس نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ میری بات سنئے! میں آپ کے ساتھ کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں اور بحث کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی رائے کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ امام مالک نے اُس سے دریافت کیا: اگر تم مجھ پر غالب آ گئے تو کیا ہوگا؟ اُس نے کہا: اگر میں آپ پر غالب آ گیا تو آپ کو میری پیروی کرنا ہوگی۔ امام مالک نے فرمایا: اگر ہمارے پاس ایک اور شخص آ گیا اور اُس نے ہمارے ساتھ بحث کی اور وہ ہم دونوں پر غالب آ گیا؟ اُس نے کہا: پھر ہم اُس شخص کی پیروی کر لیں گے۔ امام مالک نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی دین کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اور تمہیں میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک دین سے دوسرے دین کی طرف منتقل ہونا چاہتے ہو۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دین کو بحث کا ہدف بنالیتا ہے وہ اکثر (عقائد میں) ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تلقین

2104- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اُن سے بدعتیوں کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم دیہاتی شخص اور کمسن لڑکے کے دین کا جائزہ لو جو کتاب کے بارے

الْعَزِيزِ فَسَأَلَهُ عَنْ بَعْضِ الْأَهْوَاءِ، فَقَالَ: انْظُرْ دِينَ الْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ فِي الْكِتَابِ فَاتَّبِعْهُ وَالْهَ عَنْ مَا سِوَى ذَلِكَ

میں ہے اور پھر اُس کی پیروی کرو اور اُس کے علاوہ ہر ایک سے لاتعلق ہو جاؤ۔

2105- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ التَّيْمِيِّ: مَا دُمْتَ عَلَى هَذَا الرَّأْيِ فَلَا تَقْرَبْنَا، وَكَانَ مُرْجِئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے محمد بن سائب تیمی سے کہا: جب تک تم اپنے اس مؤقف پر قائم ہو تم ہمارے قریب نہ آنا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔

2106- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ قَطُّ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

جو شخص بدعت اختیار کرتا ہے وہ تلوار کو حلال کر لیتا ہے (یعنی واجب القتل ہو جاتا ہے)۔

بدعتیوں کا آخری ٹھکانہ جہنم ہے

2107- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ ضَلَالَةٍ، وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا إِلَى النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ گمراہ ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا ٹھکانہ صرف جہنم ہوگا۔

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

2108- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری فرماتے ہیں:

هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَاحِبُ بِدْعَةٍ لَا تُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ وَلَا حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ وَلَا جِهَادٌ وَلَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

بدعتی شخص کی نماز قبول نہیں ہوگی' حج قبول نہیں ہوگا' عمرہ قبول نہیں ہوگا' جہاد قبول نہیں ہوگا' کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہو گی۔

2109- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوقلابہ فرماتے ہیں:

جو شخص بدعت اختیار کرتا ہے وہ تلوار کو حلال کر لیتا ہے۔

2110- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الشَّقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، أَنَّهُ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْجَوْزَاءِ بِيَدِهِ، لِأَنْ تَمْتَلِئَ دَارِي قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُجَاوِرَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ. وَلَقَدْ دَخَلُوا فِي هَذِهِ الْآيَةِ

{هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ}

[آل عمران:119]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن مالک نے ابوجوزاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نفسانی خواہشات کے پیروکاروں کا ذکر کیا اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابوجوزاء کی جان ہے! میرا گھر بندروں اور خنزیروں سے بھر جائے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُن افراد میں سے کوئی ایک میرے پڑوس میں آ کر رہے' یہ وہ لوگ ہیں جو اس آیت کے حکم میں داخل ہیں:

''یہ تم ہی ہو جو اُن سے محبت رکھتے ہو' وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو' جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے! اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو غصہ کی وجہ سے تمہارے خلاف انگلیاں چباتے ہیں' تم فرما دو: تم اپنے غصہ سمیت مر جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ سینوں میں موجود باتوں کا علم رکھتا ہے''۔

2111- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ: كَانَ أَيُّوبُ يُسَمِّي أَصْحَابَ الْبِدَعِ خَوَارِجَ، وَيَقُولُ: إِنَّ الْخَوَارِجَ اخْتَلَفُوا فِي الِاسْمِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى السَّيْفِ

سلام بن ابو مطیع بیان کرتے ہیں:
ایوب' بدعتیوں کو خارجیوں کا نام دیتے تھے اور فرماتے تھے: خارجیوں نے نام میں اختلاف کیا تھا اور تلوار پر اکٹھے ہو گئے تھے۔

2112- أَنْبَأَنَا أَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السِّكِّينِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنِ السُّنِّيُّ؟ فَقَالَ: السُّنِّيُّ الَّذِي إِذَا ذُكِرَتِ الْأَهْوَاءُ لَمْ يَغْضَبْ لِشَيْءٍ مِنْهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابوبکر بن عیاش سے ایک شخص نے کہا: اے ابوبکر! سُنّی کون ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: سُنّی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے نفسانی خواہشات کا ذکر کیا جائے تو وہ اُن میں سے کسی کے حوالے سے غضب ناک نہ ہو۔

2113- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ: إِنَّ الَّذِي تُعْرَضُ عَلَيْهِ السُّنَّةُ فَيَقْبَلُهَا لَغَرِيبٌ وَأَغْرَبُ مِنْهُ صَاحِبُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
یونس بن عبید بیان کرتے ہیں:
وہ شخص جس کے سامنے سنت پیش کی جائے اور وہ اُسے قبول کر لے' ایسے لوگ کم ہیں اور اس سے بھی زیادہ کم سنت کے عالم ہیں۔

2114- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ: رَأَيْتُ زُهَيْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَاءَ إِلَى زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ فَكَلَّمَهُ فِي رَجُلٍ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ هُوَ؟۔ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ بِبِدْعَةٍ. فَقَالَ زَائِدَةُ: هَيْهَاتَ أَمِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ هُوَ؟۔ فَقَالَ زُهَيْرٌ: مَتَى كَانَ النَّاسُ هَكَذَا؟۔ فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
احمد بن یونس بیان کرتے ہیں:
میں نے زہیر بن معاویہ کو دیکھا' وہ زائدہ بن قدامہ کے پاس آئے اور اُن سے اُس شخص کے بارے میں بات چیت کی جو اُن کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: اہلِ سنت کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں اس کی بدعت سے واقف نہیں ہوں۔ زائدہ نے کہا: کیا یہ اہلِ سنت میں سے ہے؟ زہیر نے کہا: پہلے لوگ

زَائِدَةُ: وَمَتَى كَانَ النَّاسُ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اس طرح کے کب ہوتے تھے۔تو زائدہ نے کہا: پہلے لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کب کہا کرتے تھے۔

2115- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ خُوَيْلٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: تَنْهَانَا عَنْ مُجَالَسَةِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ وَهَذَا ابْنُكَ عِنْدَهُ؛ قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ ابْنُهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ قَدْ عَرَفْتَ رَأْيِي فِي عَمْرٍو وَتَأْتِيهِ قَالَ: فَقَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ فُلَانٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَنْهَاكَ عَنِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ؛ وَلَأَنْ تَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَلْقَاهُ بِرَأْيِ عَمْرٍو وَأَصْحَابِ عَمْرٍو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خویل بیان کرتے ہیں: میں یونس بن عبید کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے ہیں اور آپ کا بیٹا اُن کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر میں اُن کا بیٹا بھی آ گیا تو اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! عمرو کے بارے میں تم میری رائے سے واقف ہو اور پھر بھی تم اُس کے پاس چلے گئے تھے۔اُس نے کہا: میں فلاں شخص کے ساتھ گیا تھا۔اُنہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے تمہیں زنا کرنے سے' چوری کرنے سے' شراب پینے سے منع کیا ہے لیکن تم ان سب چیزوں کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ تم عمرو اور عمرو کے ساتھیوں کے عقیدہ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

سفیان ثوری کی نصیحت

2116- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى هَارُونُ بْنُ مَسْعُودٍ الدِّهْقَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: اتَّقُوا هَذِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُضِلَّةَ، قِيلَ لَهُ: بَيِّنْ لَنَا رَحِمَكَ اللهُ؛ قَالَ سُفْيَانُ: أَمَّا الْمُرْجِئَةُ فَيَقُولُونَ: الْإِيمَانُ كَلَامٌ بِلَا عَمَلٍ، مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان ثوری فرماتے ہیں:

ان نفسانی خواہشات کے پیروکاروں' گمراہ لوگوں سے بچ کے رہو۔ اُن سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ہمارے سامنے اس کو بیان کیجئے۔سفیان نے کہا: مرجئہ فرقہ کے لوگ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام ہے' اس میں عمل شامل نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلٌ إِيمَانَهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَالْمَلَائِكَةِ وَإِنْ قَتَلَ كَذَا وَكَذَا مُؤْمِنًا وَإِنْ تَرَكَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَإِنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ، وَهُمْ يَرَوْنَ السَّيْفَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَأَمَّا الشِّيعَةُ فَهُمْ أَصْنَافٌ كَثِيرَةٌ: مِنْهُمُ الْمَنْصُورِيَّةُ؛ وَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: مَنْ قَتَلَ أَرْبَعِينَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمِنْهُمُ الْخَنَّاقُونَ الَّذِينَ يَخْنُقُونَ النَّاسَ وَيَسْتَحِلُّونَ أَمْوَالَهُمْ.

معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' تو ایسا شخص مؤمن شمار ہو گا اور اُس کا ایمان مکمل ہو گا' جو حضرت جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کے ایمان کے مترادف ہو گا خواہ وہ اتنے اتنے لوگوں کو قتل کر دے وہ مؤمن ہی رہے گا' خواہ وہ غسلِ جنابت کو ترک کر دے' خواہ وہ نماز ترک کر دے اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اہلِ قبلہ پر تلوار اُٹھائی جا سکتی ہے۔ جہاں تک شیعہ فرقہ کا تعلق ہے تو ان کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے ایک منصوریہ ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اہلِ قبلہ میں سے چالیس آدمیوں کو قتل کر دے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ان میں سے ایک فرقہ خناقون ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گلے دبا دیتے ہیں اور اُن کے اموال کو حلال سمجھتے ہیں۔

مختلف گمراہ فرقوں کے نظریات

وَمِنْهُمُ الْخِرْيَنِيَّةُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: أَخْطَأَ جِبْرِيلُ بِالرِّسَالَةِ. وَأَفْضَلُهُمُ الزَّيْدِيَّةُ وَهُمْ يَنْتَفُونَ مِنْ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَيَرَوْنَ الْقِتَالَ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى يَغْلِبَ أَوْ يُغْلَبَ، وَمِنْهُمُ الرَّافِضَةُ الَّذِينَ يَتَبَرَّءُونَ مِنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ وَيُكَفِّرُونَ النَّاسَ كُلَّهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً: عَلِيًّا وَعَمَّارًا وَالْمِقْدَادَ وَسَلْمَانَ، وَأَمَّا الْمُعْتَزِلَةُ فَهُمْ يُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَبِالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَلَا يَرَوْنَ الصَّلَاةَ خَلْفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ؛ إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى هَوَاهُمْ، وَكُلٌّ أَهْلُ هَوًى، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ

ان میں سے ایک فرقہ خرینیہ ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسالت کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام سے غلطی ہو گئی تھی۔ اس فرقہ میں سب سے بہتر زیدیہ ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے جو شخص بھی بغاوت کرتا ہے اُس کا ساتھ دینا ضروری ہے خواہ وہ غالب آ جائے یا مغلوب ہو جائے۔ اُن میں سے ایک فرقہ رافضیوں کا ہے جو تمام صحابہ کرام سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دیتے ہیں' صرف چار افراد کو کافر نہیں کہتے: حضرت علی' حضرت عمار' حضرت مقداد اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہم۔ ایک فرقہ معتزلہ ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو قبر کے عذاب کا' حوض کا' شفاعت کا انکار کرتے ہیں' یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ قبلہ میں سے کسی کے پیچھے نماز ادا کرنا درست نہیں ہے' صرف اُس شخص کے پیچھے نماز ادا کی جا سکتی ہے جس کا تعلق اُن کے فرقہ سے ہو

السَّيْفَ عَلَى اَهْلِ الْقِبْلَةِ.

وَاَمَّا اَهْلُ السُّنَّةِ فَاِنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ السَّيْفَ عَلَى اَحَدٍ، وَهُمْ يَرَوْنَ الصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ مَعَ الْاَئِمَّةِ تَامَّةً قَائِمَةً. وَلَا يُكَفِّرُونَ اَحَدًا بِذَنْبٍ، وَلَا يَشْهَدُونَ عَلَيْهِ بِشِرْكٍ وَيَقُولُونَ: الْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، مَخَافَةَ اَنْ يُزَكُّوا اَنْفُسَهُمْ. لَا يَكُونُ عَمَلٌ اِلَّا بِاِيمَانٍ، وَلَا اِيمَانٌ اِلَّا بِعَمَلٍ.

قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ قِيلَ لَكَ: مَنْ اِمَامُكَ فِي هَذَا؟۔ فَقُلْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ

اور تمام فرقوں کے لوگ اہلِ قبلہ پر تلوار اُٹھانے کو درست سمجھتے ہیں۔

جہاں تک اہلِ سنت کا تعلق ہے تو وہ کسی پر بھی تلوار اُٹھانے کو درست نہیں سمجھتے' وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز اور جہاد حکمرانوں کے ساتھ ہی مکمل ہوتا ہے' وہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے اور اُس کے خلاف شرک کی گواہی نہیں دیتے' وہ یہ کہتے ہیں کہ ایمان' قول اور عمل کا مجموعہ کا نام ہے اور وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے آپ کو پاکیزہ قرار دیں' وہ یہ کہتے ہیں کہ عمل صرف ایمان کے ساتھ ہوسکتا ہے اور ایمان صرف عمل کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

سفیان نے فرمایا: اگر تم سے یہ پوچھا جائے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تمہارا پیشوا کون ہے؟ تو تم کہہ دینا: سفیان ثوری ہے۔

بَابُ عُقُوبَةِ الْاِمَامِ وَالْاَمِيرِ لِاَهْلِ الْاَهْوَاءِ

باب: حاکمِ وقت اور امیر کا بدعتیوں کو سزا دینا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: يَنْبَغِي لِاِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَلِاُمَرَائِهِ فِي كُلِّ بَلَدٍ اِذَا صَحَّ عِنْدَهُ مَذْهَبُ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ مِمَّنْ قَدْ اَظْهَرَهُ اَنْ يُعَاقِبَهُ الْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ. فَمَنِ اسْتَحَقَّ مِنْهُمْ اَنْ يَقْتُلَهُ قَتَلَهُ. وَمَنِ اسْتَحَقَّ اَنْ يَضْرِبَهُ وَيَحْبِسَهُ وَيُنَكِّلَ بِهِ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ. وَمَنِ اسْتَحَقَّ اَنْ يَنْفِيَهُ نَفَاهُ، وَحَذَّرَ مِنْهُ النَّاسَ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کے حکمران اور اُن کے امراء کیلئے یہ مناسب ہے کہ ہر شہر میں وہ یہ کریں کہ جب کسی شخص کے بارے میں بدعتی ہونا مستند طور پر ثابت ہو جائے تو پھر اُسے شدید ترین سزا دیں' اُن میں سے جو شخص قتل کیے جانے کا مستحق ہو اُسے قتل کر دیں' جو پٹائی کا' یا قید کیے جانے کا' یا سزا ملنے کا مستحق ہو اُسے وہ سزا دیں' جو شخص جلاوطنی کا مستحق ہو اُسے جلاوطن کر دیں اور لوگوں کو اُس سے بچنے کی تلقین کریں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: وَمَا الْحُجَّةُ فِيمَا قُلْتَ؟۔ قِيلَ: مَا لَا تَدْفَعُهُ الْعُلَمَاءُ مِمَّنْ نَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ. وَذَلِكَ اَنَّ عُمَرَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے' اس بارے میں آپ کی دلیل کیا ہے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ جن علماء کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہے اُنہوں نے ان روایات کو قبول

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ صَبِيغًا التَّمِيمِيَّ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: أَنْ يُقِيمُوهُ حَتَّى يُنَادِيَ عَلَى نَفْسِهِ، وَحَرَمَهُ عَطَاءَهُ، وَأَمَرَ بِهِجْرَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي النَّاسِ. وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَتَلَ بِالْكُوفَةِ فِي صَحْرَاءَ أَحَدَ عَشَرَ جَمَاعَةً ادَّعَوْا أَنَّهُ إِلَهُهُمْ، خَدَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أُخْدُودًا وَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ وَقَالَ:

لَمَّا سَمِعْتُ الْقَوْلَ قَوْلًا مُنْكَرًا
أَجَّجْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرَا

وَهَذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ فِي شَأْنِ الْقَدَرِيَّةِ: تَسْتَتِيبُهُمْ فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ وَقَدْ ضَرَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عُنُقَ غَيْلَانَ وَصَلَبَهُ بَعْدَ أَنْ قَطَعَ يَدَهُ، وَلَمْ يَزَلِ الْأُمَرَاءُ بَعْدَهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ يَسِيرُونَ فِي أَهْلِ الْأَهْوَاءِ إِذَا صَحَّ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ عَاقَبُوهُ عَلَى حَسَبِ مَا يَرَوْنَ، لَا يُنْكِرُهُ الْعُلَمَاءُ

کیا ہے اور وہ روایات ہماری دلیل ہیں اور وہ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ تمیمی کو کوڑے لگوائے تھے اور اہلکاروں کو حکم دیا تھا کہ وہ اسے کھڑا کریں یہاں تک کہ یہ اپنے خلاف بلند آواز میں پکار کر کہے' اُنہوں نے اُس کی تنخواہ روک لی تھی اور اُسے جگہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا اور وہ لوگوں کے درمیان ہمیشہ کمتر حیثیت کا مالک رہا تھا۔ اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں صحرا میں گیارہ افراد کو قتل کروا دیا تھا جو اس بات کے دعویدار تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے معبود ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے گڑھے کھدوائے تھے اور اُنہیں آگ میں جلوا دیا تھا اور یہ کہا تھا:

''جب میں کوئی منکر بات سنوں گا تو آگ بھڑکا لوں گا اور قنبر کو بلا لوں گا''۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عدی بن ارطاۃ کو قدریوں کے بارے میں خط لکھا تھا کہ تم اُن سے توبہ کرواؤ' اگر وہ توبہ کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ تم اُن کی گردنیں اُڑا دینا۔

اسی طرح ہشام بن عبدالملک نے غیلان کی گردن اُڑا دی تھی اور اُس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اُسے مصلوب کر دیا تھا۔ اُن کے بعد بھی ہر زمانہ کے مسلمان حکمران' بدعتیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے رہے ہیں کہ جب اُن کے سامنے مستند طور پر کسی کا بدعتی ہونا ثابت ہو جائے تو وہ اپنی رائے کے مطابق اُسے سزا دیتے ہیں اور علماء نے اس بات کا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدعتی کو سزا دینا

2117- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْحُبَابِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ صَبِيغًا التَّمِيمِيَّ فِي مُسَائَلَتِهِ عَنْ حُرُوفِ الْقُرْآنِ حَتّٰى اضْطَرَبَتِ الدِّمَاءُ فِي ظَهْرِهِ، وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَبَعَثَ اِلَى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَنْ لَا تُجَالِسُوهُ. فَلَوْ جَاءَ اِلَى حَلْقَةٍ مَا هِيَ قَامُوا وَتَرَكُوهُ

نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ تمیمی کو قرآن کے حروف کے بارے میں سوال اُٹھانے پر کوڑے لگوائے تھے یہاں تک کہ اُس کی پشت سے خون نکلنے لگا تھا' اُنہوں نے اہلِ بصرہ کو پیغام بھیجا تھا کہ تم اس کے ساتھ نہ بیٹھنا' اگر یہ کسی حلقہ کی طرف آئے تو وہاں جو لوگ موجود ہوں وہ اُٹھ کر چلے جائیں اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔

2118- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْاَلُ عَنْ تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ؟۔ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَمْكِنِّي مِنْهُ؛ قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَاتَ يَوْمٍ يُغَدِّي النَّاسَ اِذْ جَاءَهُ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ فَتَغَدّٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ، قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

{وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا}

[الذاریات: 2]

فَقَالَ عُمَرُ: اَنْتَ هُوَ؟ فَقَامَ اِلَيْهِ فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتّٰى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ. فَقَالَ: وَالَّذِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! ہماری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو قرآن کی تفسیر کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اُس پر قابو دے دینا۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کے وقت ناشتہ دے رہے تھے اُن کے پاس ایک شخص آیا جس کے جسم پر کپڑے اور عمامہ تھا' اُنہوں نے ناشتہ کیا' جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اُن ہواؤں کی قسم ہے جو بکھیر کر اُڑا دیتی ہیں اور جو بوجھ اُٹھانے والی ہیں"۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہی وہ ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے' اُنہوں نے اپنی کلائیاں چڑھا لیں اور مسلسل اُسے مارتے رہے یہاں تک کہ اس شخص کا عمامہ گر گیا' پھر

نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. أَلْبِسُوهُ ثِيَابَهُ وَاحْمِلُوهُ عَلَى قَتَبٍ ثُمَّ أَخْرِجُوهُ حَتَّى تَقْدَمُوا بِهِ بِلَادَهُ ثُمَّ لِيَقُمْ خَطِيبًا ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَخْطَأَ. فَلَمْ يَزَلْ وَضِيعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ

اُنہوں نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تمہیں ایسی حالت میں پاتا کہ تم نے سر منڈوایا ہوا ہوتا تو میں نے تمہارا سر اُڑا دینا تھا' تم لوگ اس کے کپڑے اسے پہناؤ' اسے کسی پالان پر بٹھاؤ اور پھر اسے نکال دو' پھر اسے لے کر اس کے علاقہ میں جاؤ اور پھر یہ خطبہ دینے کیلئے کھڑا ہو کر یہ کہے کہ صبیغ نے علم حاصل کرتے ہوئے غلطی کی تھی' تو وہ مرتے دم تک اپنی قوم میں کمتر حیثیت کا مالک رہا' حالانکہ وہ پہلے اپنی قوم کا سردار ہوتا تھا۔

2119- وَأَنْبَأَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَدِمَ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ صَبِيغُ بْنُ عِسْلٍ، كَانَ عِنْدَهُ كُتُبٌ وَكَانَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ وَلَهُ طُرُقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں:
بنو تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مدینہ منورہ آیا' جس کا نام صبیغ بن عسل تھا' اُس کے پاس کچھ تحریریں تھیں اور وہ قرآن کی متشابہ آیات کے بارے میں سوال کرتا پھرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے جو مختلف طرق سے منقول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَأَمَّا حَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هَذَا الْجُزْءِ فِي الَّذِينَ قَتَلَهُمْ وَأَحْرَقَهُمْ. وَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو ہم اُس سے پہلے اُس جزء میں اس کا ذکر کر چکے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُن لوگوں کو قتل کرنے اور جلانے کے بارے میں ہیں۔ جہاں تک حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں روایات کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں:

بدعتیوں کے بارے میں اکابرین کا مسلک

2120- فَأَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ اَسِيرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاسْتَشَارَنِي فِي الْقَدَرِيَّةِ؟- فَقُلْتُ: اَرَى اَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ فَاِنْ تَابُوا وَاِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ. فَقَالَ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ رَاْيِي. قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ رَاْيِي

ابو سہیل بن مالک بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہا تھا' اُنہوں نے قدریہ فرقہ کے لوگوں کے بارے میں مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ آپ اُن سے توبہ کروائیں' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُنہیں تلوار کے سپرد کر دیں۔ اُنہوں نے کہا: میری رائے بھی یہی ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں: میرا مؤقف بھی یہی ہے۔

منکرینِ تقدیر کی سزا

2121- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ فِيهِ اِلَى اُذُنَيَّ مَا تَقُولُ فِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ؟- قُلْتُ: اَرَى اَنْ يُسْتَتَابُوا فَاِنْ تَابُوا وَاِلَّا ضُرِبَتْ اَعْنَاقُهُمْ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: ذٰلِكَ الرَّاْيُ فِيهِمْ، وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَكَفَى بِهَا

{فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ} [الصافات: 162]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو سہیل نافع بن مالک بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا' اُنہوں نے اپنی زبان سے یہ کہا اور میرے کانوں نے یہ سنا کہ تم اُن لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو کہ جو یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ میں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ ایسے لوگوں سے توبہ کروائی جائے' اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ اُن کی گردنیں اُڑوا دی جائیں۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن لوگوں کے بارے میں میری رائے بھی یہی ہے' اللہ کی قسم! اگر صرف یہ آیت ہوتی تو اُن کیلئے یہی کافی تھی:

''بے شک تم لوگ اور جن کی تم عبادت کرتے ہو' تم کسی کو اُس کے خلاف بہکا نہیں سکتے' البتہ اُس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو جہنم میں جانے والا ہو''۔

ایک بدعتی شخص کا انجام

2122- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحِمْصِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ غَيْلَانَ يَقُولُ فِي الْقَدَرِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَجَبَهُ أَيَّامًا ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ؟۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُهَاجِرٍ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا تَقُولَ شَيْئًا، فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:

عمرو بن مہاجر بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو پتا چلا کہ غیلان نامی شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرتا ہے' اُنہوں نے اُسے بلوایا اور کچھ دن تک اپنے پاس نہیں آنے دیا' پھر اُسے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور فرمایا: اے غیلان! تمہارے بارے میں کس طرح کی روایات مجھ تک پہنچی ہیں؟ عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے غیلان کو اشارہ کیا کہ تم نے کوئی بات نہیں کہنی۔ اُس نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا، إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا}

[الانسان: 2]

''کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا جب وہ قابلِ ذکر چیز نہیں تھا' بے شک ہم نے انسان کو ایسے مادہ سے پیدا کیا ہے جو (مرد اور عورت) کا ملا ہوا مادہ ہوتا ہے' اور ہم نے اُسے جانچ لیا اور پھر اُسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا' بے شک ہم نے اُس کی راستہ کے بارے میں رہنمائی کی' تو یا تو وہ شکر کرنے والا (یعنی حق کو قبول کرنے والا) ہوگا یا کفر کرنے والا ہوگا''۔

قَالَ عُمَرُ: اقْرَأْ آخِرَ السُّورَةِ:

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سورت کا آخری حصہ بھی پڑھ لو:

{وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا}

''تم صرف وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ علم والا' حکمت والا ہے' وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے اور ظلم کرنے والوں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ يَا غَيْلَانُ؟۔ قَالَ: أَقُولُ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَبَصَّرْتَنِي، وَأَصَمَّ فَأَسْمَعْتَنِي، وَضَالًّا فَهَدَيْتَنِي، فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ غَيْلَانُ عِنْدَكَ صَادِقًا وَإِلَّا

پھر اُنہوں نے فرمایا: اے غیلان! تمہارا کیا مؤقف ہے؟ تو اُس نے کہا: میں یہ کہتا ہوں کہ میں پہلے نابینا تھا' آپ نے مجھے بصیرت عطا کی ہے' پہلے میں بہرا تھا آپ نے مجھے سماعت عطا کی ہے' میں گمراہ تھا آپ نے مجھے ہدایت عطا کی ہے۔ تو حضرت عمر بن

فَاصْلُبْهُ. قَالَ: فَأَمْسَكَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَدَرِ. فَوَلَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ دَارَ الضَّرْبِ بِدِمَشْقَ. فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَفْضَتِ الْخِلَافَةُ إِلَى هِشَامٍ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَقَطَعَ يَدَهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَالذُّبَابُ عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: يَا غَيْلَانُ هَذَا قَضَاءٌ وَقَدَرٌ؛ قَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا هَذَا قَضَاءٌ وَلَا قَدَرٌ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ هِشَامٌ فَصَلَبَهُ

عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر غیلان تیرے نزدیک سچ کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تُو اسے مصلوب کروا دینا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ تقدیر کے بارے میں کلام کرنے سے رُک گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے دمشق میں دارِ ضرب کا نگران مقرر کیا' جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور خلافت ہشام کے پاس آئی تو غیلان نے پھر تقدیر کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔ ہشام نے اُس کی طرف پیغام بھیج کر اُسے بلوایا اور اُس کا ہاتھ کٹوا دیا' ایک آدمی اُس کے پاس سے گزرا' اُس کے ہاتھ پر مکھیاں بیٹھی ہوئی تھیں' اُس نے کہا: اے غیلان! یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ غیلان نے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو! اللہ کی قسم! یہ تقدیر کا فیصلہ نہیں تھا۔ تو ہشام نے دوبارہ اُسے بلوایا اور اُسے مصلوب کروا دیا۔

بدعتی کو سزا دینے کی فضیلت

2123- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ. حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ. أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ. كَتَبَ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ: بَلَغَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ غَيْلَانَ وَصَالِحٍ. وَاللّٰهِ لَقَتْلُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ قَتْلِ أَلْفَيْنِ مِنَ الرُّومِ وَالتُّرْكِ. قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: صَالِحٌ مَوْلَى ثَقِيفٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

رجاء بن حیوہ نے ہشام بن عبدالملک کو خط لکھا: اے امیرالمؤمنین! مجھے یہ روایت پتا چلی ہے کہ غیلان اور صالح کے حوالے سے آپ کے ذہن میں کچھ اُلجھن پائی جاتی ہے' اللہ کی قسم! ان دونوں کو قتل کرنا' دو ہزار رومیوں اور ترکوں (یعنی غیر مسلموں) کو قتل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ہشام بن خالد نے یہ بات بیان کی ہے کہ صالح نامی شخص ثقیف قبیلہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

2124- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ الْأَشْعَرِيُّ، حِنصِيٌّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ نُسِيٍّ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هِشَامًا قَطَعَ يَدَ غَيْلَانَ وَلِسَانَهُ وَصَلَبَهُ، قَالَ لَهُ: حَقٌّ مَا تَقُولُ؟۔ قَالَ: نَعَمْ؛ قَالَ: أَصَابَ وَاللهِ السُّنَّةَ وَالْقَضِيَّةَ، وَلَأَكْتُبَنَّ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأُحَسِّنَنَّ لَهُ مَا صَنَعَ

ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں:

میں عبادہ بن نسی کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُنہیں بتایا کہ امیر المؤمنین ہشام نے غیلان کا ہاتھ کٹوا دیا ہے' اُس کی زبان کٹوا دی ہے اور اُسے مصلوب کروا دیا ہے' تو اُس شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ ٹھیک ہے! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اُس نے درست کیا ہے' یہ سنت کے مطابق ہے اور صحیح فیصلہ ہے' میں امیر المؤمنین کو اس بارے میں خط لکھوں گا اور اُنہوں نے جو کچھ کیا ہے اُس کی تعریف کروں گا۔

2125- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَهْ، لَوْ سَمِعْتَ رَجُلًا يَسُبُّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِهِ؟۔ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ عُنُقَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! اگر آپ کسی شخص کو سنیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بُرا کہہ رہا ہو تو آپ اُس کے ساتھ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى قَاضِيَ الْمَدِينَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔

قرآن کے منکر کی سزا

2126- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمٌ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں خالد بن عبداللہ قسری کے پاس موجود تھا' وہ خطبہ دے

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْقَسْرِيَّ وَهُوَ يَخْطُبُ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ، وَذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ارْجِعُوا فَضَحُّوا تَقَبَّلَ اللهُ مِنْكُمْ. فَإِنِّي مُضَحٍّ بِالْجَعْدِ بْنِ دِرْهَمٍ. إِنَّهٗ زَعَمَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يُكَلِّمْ مُوسٰى تَكْلِيمًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَقُولُ الْجَعْدُ بْنُ دِرْهَمٍ عُلُوًّا كَبِيرًا ثُمَّ نَزَلَ فَذَبَحَهٗ

رہے تھے' جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے' یہ قربانی کے دن کی بات ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ واپس جاؤ اور قربانی کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیاں قبول کرے' میں جعد بن درہم کو ذبح کرنے لگا ہوں جو اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل نہیں بنایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات اُس چیز سے بلند و برتر ہے جو جعد بن درہم بیان کرتا ہے۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے جعد کو ذبح کر دیا۔

2127- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي: ابْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يُكَلِّمْ مُوسٰى يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

2128- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخِرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الضَّرِيرُ الدُّورِيُّ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُدَامَةَ، عَنِ الْمُجَاشِعِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى

{يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ}

[آل عمران: 106]

فَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَأَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

وَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ فَأَهْلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے''۔

جہاں تک اُن کا تعلق ہے جن کے چہرے سفید ہوں گے' اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں۔

جہاں تک اُن کا تعلق ہے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے' تو اس

الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ

سے مراد بدعتی اور نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ ہیں۔

2129- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَلَّبِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ السَّاحِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَدَثَ فِي أُمَّتِي الْبِدَعُ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

"جب میری اُمت میں بدعتیں نمودار ہوں اور میرے اصحاب کو بُرا کہا جانے لگے تو اُس وقت عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے' اُن (علماء) میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہوگی"۔

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ: مَا إِظْهَارُ الْعِلْمِ؟۔ قَالَ: إِظْهَارُ السُّنَّةِ، إِظْهَارُ السُّنَّةِ

عبداللہ بن حسین کہتے ہیں: میں نے ولید بن مسلم سے کہا: علم کے اظہار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت کا اظہار کرنا' سنت کا اظہار کرنا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ رَسَمْتُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ مِنْ أَوَّلِهِ لِآخِرِهِ مَا أَعْلَمُ أَنَّ جَمِيعَ مَنْ شَمِلَهُ الْإِسْلَامُ مُحْتَاجٌ إِلَى عِلْمِهِ لِفَسَادِ مَذَاهِبِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ، وَلَمَّا قَدْ ظَهَرَ كَثِيرٌ مِنَ الْأَهْوَاءِ الضَّالَّةِ وَالْبِدَعِ الْمُتَوَاتِرَةِ مَا أَعْلَمَ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ تَقْوَى بِهِ نُفُوسُهُمْ، وَمَقْمَعَةٌ لِأَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ عَلَى حَسَبِ مَا عَلَّمَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس کتاب' یعنی کتاب "الشریعہ" میں شروع سے لے کر آخر وہ تمام چیزیں تحریر کر دی ہیں جن کا مجھے علم تھا' جو اسلام کے بنیادی احکام ہیں اور جن کے علم کی ضرورت پیش آتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے مذہب میں خرابی آ چکی ہے اور نفسانی خواہشات اور بدعتوں کے پیروکار لوگ بہت زیادہ ہو چکے ہیں' میں نے اپنے علم کے مطابق وہ چیزیں تحریر کی ہیں جن کے ذریعہ اہلِ حق کے نفوس قوت حاصل کریں گے اور اہلِ بدعت اور گمراہوں کا قلع قمع ہو سکے گا' یہ اُس کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے علم عطا کیا تھا اور اس حوالے سے حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

امام ابوبکر بن ابوداؤد کا قصیدہ

وَقَدْ كَانَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْشَدَنَا قَصِيدَةً قَالَهَا فِي السُّنَّةِ وَهٰذَا مَوْضِعُهَا. وَاَنَا اَذْكُرُهَا لِيَزْدَادَ بِهَا اَهْلُ الْحَقِّ بَصِيرَةً وَقُوَّةً اِنْ شَاءَ اللّٰهُ:

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر نے ایک طویل قصیدہ کہا ہے جو سنت کے بارے میں ہے' اس مقام پر میں اُس کو ذکر کرنا چاہوں گا' تاکہ اس کے ذریعہ اہلِ حق کی بصیرت اور قوت میں اضافہ ہو' اگر اللہ نے چاہا۔

اَمْلٰى عَلَيْنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ فِي مَسْجِدِ الرَّصَافَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوبکر بن ابوداؤد نے رصافہ کی مسجد میں جمعہ کے دن جب شعبان کا مہینہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' 309 ہجری میں یہ قصیدہ ہمیں املاء کروایا تھا' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے!

تَمَسَّكْ بِحَبْلِ اللّٰهِ وَاتَّبِعِ الْهُدٰى
وَلَا تَكُ بِدْعِيًّا لَعَلَّكَ تُفْلِحُ
وَدِنْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَالسُّنَنِ الَّتِي
اَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ تَنْجُو وَتَرْبَحُ
وَقُلْ: غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ مَلِيكِنَا
بِذٰلِكَ دَانَ الْاَتْقِيَاءُ وَاَفْصَحُوا
وَلَا تَغْلُ فِي الْقُرْآنِ بِالْوَقْفِ قَائِلًا
كَمَا قَالَ اَتْبَاعٌ لِجَهْمٍ وَاَسْجَحُوا
وَلَا تَقُلِ: الْقُرْآنُ خَلْقٌ قَرَاءَتُهُ
فَاِنَّ كَلَامَ اللّٰهِ بِاللَّفْظِ يُوضَحُ
وَقُلْ يَتَجَلَّى اللّٰهُ لِلْخَلْقِ جَهْرَةً
كَمَا الْبَدْرُ لَا يَخْفٰى وَرَبُّكَ اَوْضَحُ
وَلَيْسَ بِمَوْلُودٍ وَلَيْسَ بِوَالِدٍ
وَلَيْسَ لَهُ شِبْهٌ تَعَالَى الْمُسَبَّحُ

''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو' ہدایت کی پیروی کرو' بدعتی نہ بنو تاکہ تم فلاح حاصل کرلو' اللہ کی کتاب اور اُن سنتوں کو اختیار کرو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں' تاکہ تم نجات پا جاؤ اور تمہیں منافع حاصل ہو اور تم یہ کہو: ہمارے پروردگار کا کلام مخلوق نہیں ہے' پرہیزگار لوگوں کا یہی مسلک ہے اور یہی اُنہوں نے بیان کیا ہے اور تم قرآن کے بارے میں توقف سے کام لے کر خیانت نہ کرو' اُن لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے یہ مؤقف ظاہر کیا اور تم یہ بھی نہ کہو کہ قرآن کی قرأت مخلوق ہے کیونکہ اللہ کا کلام لفظ سے زیادہ واضح ہوتا ہے اور تم یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے سامنے واضح طور پر تجلّی کرے گا' جس طرح چودھویں کا چاند (دیکھنے والے کی آنکھ سے) پوشیدہ نہیں رہتا اور تمہارا پروردگار زیادہ واضح ہوگا' اللہ تعالیٰ خود کسی کی اولاد نہیں ہے اور نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اُس کے مشابہ ہے' وہ بلند و برتر ہے اور ہر عیب سے پاک ہے' جہمی شخص اس بات کا انکار کرتا ہے اور اپنے مؤقف کی تائید میں ہمارے پاس صریح حدیث موجود ہے جسے حضرت

وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ هٰذَا وَعِنْدَنَا
بِمِصْدَاقِ مَا قُلْنَا حَدِيثٌ مُصَرِّحُ
رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَقَالِ مُحَمَّدٍ
فَقُلْ مِثْلَ مَا قَدْ قَالَ فِي ذَاكَ تَنْجَحُ
وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ اَيْضًا يَمِينَهُ
وَكِلْتَا يَدَيْهِ بِالْفَوَاضِلِ تَنْضَحُ
وَقُلْ: يَنْزِلُ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
بِلَا كَيْفٍ جَلَّ الْوَاحِدُ الْمُتَمَدِّحُ
اِلَى طَبَقِ الدُّنْيَا يَمُنُّ بِفَضْلِهِ
فَتُفْرَجُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفْتَحُ
يَقُولُ: اَلَا مُسْتَغْفِرٍ يَلْقَ غَافِرًا
وَمُسْتَمْنِحٌ خَيْرًا وَرِزْقًا فَيُمْنَحُ
رَوَى ذَاكَ قَوْمٌ لَا يُرَدُّ حَدِيثُهُمْ
اَلَا خَابَ قَوْمٌ كَذَّبُوهُمْ وَقُبِّحُوا
وَقُلْ: اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ
وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْاَرْجَحُ
وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ
عَلِيٌّ حَلِيفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ
وَاِنَّهُمْ وَالرَّهْطُ لَا رَيْبَ فِيهِمُ
عَلَى نُجُبِ الْفِرْدَوْسِ فِي الْخُلْدِ تَسْرَحُ
سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةٌ
وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ الْمُمَدَّحُ
وَقُلْ: خَيْرُ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ
وَلَا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ

جریر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے، توتم اس بارے میں وہی کہو جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، توتم کامیابی حاصل کرلو گے، جہمی شخص رحمٰن کے دائیں ہاتھ کا بھی انکار کرتا ہے حالانکہ اُس کے دونوں ہاتھ عطیات لوٹا رہے ہیں اور تم یہ کہو کہ پروردگار روزانہ رات کے وقت (آسمانِ دنیا کی طرف) نزول کرتا ہے لیکن اس کی کیفیت بیان نہیں ہوسکتی، (اللہ تعالیٰ کی ذات) جلیل القدر ہے جو ایک ہے اور اُس کی تعریف کی گئی ہے، وہ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور اپنے فضل کے ہمراہ احسان کرتا ہے، تو (اُس کے نزول کے وقت) آسمان کے دروازے کشادہ ہوتے ہیں اور کھولے جاتے ہیں، وہ فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے! جو مغفرت کرنے والے کی بارگاہ میں آئے اور کیا کوئی بھلائی اور رزق کے حصول کا طلبگار نہیں ہے! کہ اُسے وہ عطا کیا جائے، یہ روایت اُن لوگوں نے نقل کی ہے جن کی حدیث کو مسترد نہیں کیا جا سکتا، خبردار! وہ قوم رسوائی کا شکار ہوگئی جنہوں نے ان روایات کو جھٹلایا اور انہیں قبیح قرار دیا، تم یہ کہو کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر آپ ﷺ کے دو وزیر ہیں جو دونوں آپ ﷺ کے پرانے ساتھی ہیں، پھر راجح قول کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور ان حضرات کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر چوتھے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جو بھلائی کے حلیف ہیں اور بھلائی کے ذریعہ ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے، یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ جنت الفردوس کے منتخب مقام پر ہمیشہ رہیں گے (ان کے علاوہ) حضرت سعید، حضرت سعد، حضرت ابن عوف، حضرت طلحہ، حضرت عامر، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم (بھی جنتی ہیں) جن کی تعریف کی گئی ہے اور تم تمام صحابہ کے بارے میں اچھی رائے رکھو اور تم طعن کرنے والے نہ ہو

فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْیُ الْمُبِیْنُ بِفَضْلِهِمْ
وَفِی الْفَتْحِ آیٌ فِی الصَّحَابَةِ تَمْدَحُ
وَبِالْقَدَرِ الْمَقْدُوْرِ اَیْقِنْ فَاِنَّهُ
دِعَامَةُ عِقْدِ الدِّیْنِ وَالدِّیْنُ اَفْیَحُ
وَلَا تُنْكِرَنَّ جَهْلًا نَكِیْرًا وَمُنْكَرًا
وَلَا الْحَوْضَ وَالْمِیْزَانَ اِنَّكَ تُنْصَحُ
وَقُلْ: یُخْرِجُ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ بِفَضْلِهِ
مِنَ النَّارِ اَجْسَادًا مِنَ الْفَحْمِ تُطْرَحُ
عَلَی النَّهَرِ فِی الْفِرْدَوْسِ تَحْیَا بِمَائِهِ
كَحَبَّةِ حَمْلِ السَّیْلِ اِذْ جَاءَ یَطْفَحُ
وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلْخَلْقِ شَافِعٌ
وَقُلْ فِی عَذَابِ الْقَبْرِ: حَقٌّ مُوَضَّحُ
وَلَا تُكَفِّرَنَّ اَهْلَ الصَّلَاةِ وَاِنْ عَصَوْا
فَكُلُّهُمْ یَعْصِیْ وَذُو الْعَرْشِ یَصْفَحُ
وَلَا تَعْتَقِدْ رَاْیَ الْخَوَارِجِ اِنَّهُ
مَقَالٌ لِمَنْ یَهْوَاهُ یُرْدِیْ وَیَفْضَحُ
وَلَا تَكُ مُرْجِئًا لَعُوْبًا بِدِیْنِهِ
اَلَا اِنَّمَا الْمُرْجِیُّ بِالدِّیْنِ یَمْزَحُ
وَقُلْ: اِنَّمَا الْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَنِیَّةٌ
وَفِعْلٌ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ مُصَرَّحُ
وَیَنْقُصُ طَوْرًا بِالْمَعَاصِیْ وَتَارَةً
بِطَاعَتِهِ یُنْمٰی وَفِی الْوَزْنِ یَرْجَحُ
وَدَعْ عَنْكَ آرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَهُمْ
فَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَزْكٰی وَاَشْرَحُ

جاؤ جو عیب بیان کرتا ہے اور جرح کرتا ہے کیونکہ وحی مبین میں ان حضرات کی فضیلت بیان کی ہے، سورۃ الفتح میں کئی آیات ایسی ہیں جو صحابہ کے بارے میں ہیں اور تعریف بیان کرتی ہیں اور ہر چیز تقدیر کے تابع ہے اس پر یقین رکھو کیونکہ یہ ستون ہے جو دین کو مضبوط کرتا ہے اور دین زیادہ واضح ہے اور جہالت کی وجہ سے تم منکر نکیر کا، یا حوضِ کوثر کا، یا میزان کا انکار نہ کرنا، تمہیں یہ نصیحت کی جاتی ہے اور تم اس بات کے قائل ہونا کہ اللہ تعالیٰ جو عظیم ہے وہ اپنے فضل کے تحت جہنم سے کچھ جسموں کو نکالے گا جو کوئلہ بن گئے ہوں گے اور پھر اُنہیں جنت الفردوس میں ایک نہر میں ڈالا جائے گا تو وہ اُس کے پانی کی وجہ سے یوں زندہ ہو جائیں گے جس طرح سیلابی پانی کے راستہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے، (اور تم اس بات کے بھی قائل رہنا) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق کی شفاعت کریں گے اور قبر کے عذاب کے بارے میں تم اس بات کے قائل ہونا کہ یہ واضح طور پر حق ہے اور تم نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمانوں) کو کافر قرار نہ دینا، اگرچہ وہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرتے ہوں، وہ نافرمانی کریں گے تو عرش والی ذات اُن سے درگزر کر دے گی اور تم خارجیوں کے مسلک کا اعتقاد نہ رکھنا، جو ایک ایسا موقف ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے اور وہ آدمی کو پرے کر دیتا ہے اور رسوا کر دیتا ہے اور تم مرجئی نہ بن جانا جو اپنے دین سے کھیلتا ہے، خبردار! مرجئی شخص اپنے دین کے ساتھ مذاق کرتا ہے اور تم یہ کہو کہ ایمان، قول (یعنی زبانی اقرار)، نیت (یعنی دل کے ذریعہ تصدیق) اور فعل (یعنی عمل) کا مجموعہ ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے صراحت کے ساتھ یہ بات ثابت ہے اور یہ گناہوں کی وجہ سے کبھی کم ہو جاتا ہے اور نیکی کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے اور میزان میں اس کا پلڑا بھاری ہوگا، (کتاب و سنت کے خلاف) لوگوں کی آراء اور اُن کے اقوال کو تم چھوڑ دو کیونکہ نبی

وَلَا تَكُ مِنْ قَوْمٍ تَلَهَّوْا بِدِينِهِمْ
فَتَطْعَنُ فِي أَهْلِ الْحَدِيثِ وَتَقْدَحُ
إِذَا مَا اعْتَقَدْتَ الدَّهْرَ يَا صَاحِ هَذِهِ
فَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ تَبِيتُ وَتُصْبِحُ

ثُمَّ قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: هَذَا قَوْلِي وَقَوْلُ أَبِي وَقَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ مَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ نُدْرِكْ مِمَّنْ بَلَغَنَا عَنْهُ. فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان زیادہ پاکیزہ اور زیادہ واضح ہے اور تم اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو اپنے دین سے کھلواڑ کرتے ہیں اور محدثین پر طعن وتنقید کرتے ہیں' اے صاحب! جب تک تم ان باتوں کا اعتقاد رکھو گے تو تم بھلائی پر صبح وشام کرو گے"۔

اُس کے بعد امام ابوبکر بن ابوداؤد نے یہ کہا تھا کہ یہ میرا مؤقف ہے اور میرے والد (امام ابوداؤد) کا مؤقف ہے اور امام احمد بن حنبل کا مؤقف ہے اور جن اہلِ علم کو ہم نے پایا ہے اور جن کو ہم نے نہیں پایا لیکن اُن کے حوالے سے روایات ہم تک پہنچی ہیں' اُن سب کا یہی مسلک ہے' جو شخص اس کے علاوہ میری طرف کوئی بات منسوب کرے گا وہ جھوٹ کہے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَبِهَذَا وَبِجَمِيعِ مَا رَسَمْتُهُ فِي كِتَابِنَا هَذَا وَهُوَ كِتَابُ الشَّرِيعَةِ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ جُزْءًا نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَنْصَحُ إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَأَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ وَجَمِيعِ الْمَسْتُورِينَ فِي ذَلِكَ؛ فَمَنْ قَبِلَ فَحَظُّهُ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَمَنْ رَغِبَ عَنْهُ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْهُ، وَأَقُولُ لَهُ كَمَا قَالَ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمِهِ لَمَّا نَصَحَهُمْ فَقَالَ

{فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ}
[غافر: 44]

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہم نے اپنی اس کتاب' یعنی کتاب "الشریعہ" میں تحریر کیا ہے جو 23 اجزاء پر مشتمل ہے' ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسی مسلک کو پیش کرتے ہیں اور اہلِ سنت سے تعلق رکھنے والے اپنے بھائیوں کی خیرخواہی کرتے ہیں جن کا تعلق اہلِ قرآن' اہلِ حدیث' اہلِ فقہ سے ہے اور اُن تمام لوگوں سے جو اس حوالے سے مستور ہیں' جو شخص اس کو قبول کرلے گا تو اگر اللہ نے چاہا تو بھلائی میں سے حصہ حاصل کرے گا اور جو شخص اس سے منہ موڑے گا' یا اس میں سے کسی چیز سے منہ موڑے گا تو ہم اُس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور میں اُس سے وہی بات کہوں گا جو اللہ کے انبیاء میں سے ایک نبی نے اپنی قوم سے کہی تھی جب اُنہوں نے اُن کی خیرخواہی کرلی تو یہ فرمایا:

"عنقریب تم یاد کرو گے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیا تھا اور میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے"۔